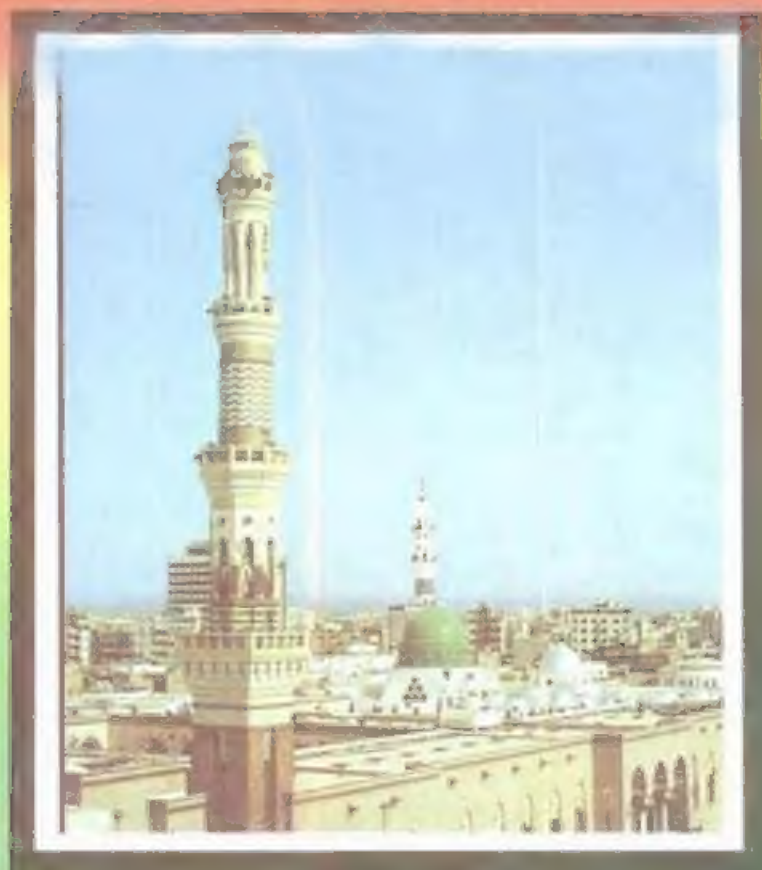


سیرت ابی ابن ہشام

جلد دوم



دارۃ اسلامیات ۱۹۰۰ تا کی لکھنؤ

فون : ۶۲۲۹۹۱-۶۲۲۵۵

480

رحمتِ دو عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ پر
معروف و مستند کتاب کا اردو ترجمہ

سیرتِ ابی
ابن ہشام جلد دوم

تألیف
محمد بن اسحاق بن یسار ابو محمد عبد الملک بن ہشام
م ۱۵۱ھ ————— م ۲۱۳ھ

اردو ترجمہ
سید حسین علی حسنی نظامی دہلوی
تہذیب جدید
سعود اشرف عثمانی

ادارۃ انیسٹریٹس، پبلشرز، ایکسپورٹرز

جملہ حقوق محفوظ

بجوالہ COPR - 4060:

سنٹرل کاپی رائٹس آفس حکومت پاکستان

ا ب ن - س

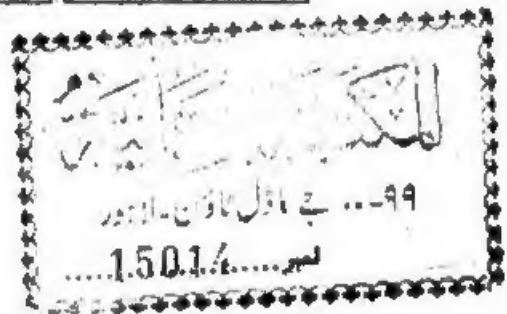
نام کتاب	سیرت ابن ہشام جلد دوم
طباعت	سنہ
باہتمام	اشرف برادران سہم الرحمن
ناشر	ادارۃ اسلامیات - لاہور
تعداد	ایک ہزار ایک سو
کتابت	مشتاق احمد جلالپوری
مطبع	ارشاد سلمان وہاب پرنٹرز لاہور
قیمت	

ادارۃ انیشیایٹرز، پبلشرز، ایکسپورٹرز

☆ رجسٹرڈ ایڈریس: لاہور، پاکستان	☆ ۱۹۰ - انارکلی، لاہور، پاکستان	☆ رجسٹرڈ ایڈریس: لاہور، پاکستان
ٹیلی فون: ۴۲۲۲۲۲	ٹیلی فون: ۴۲۲۲۲۲	ٹیلی فون: ۴۲۲۲۲۲

ملنے کے پتے

ادارۃ اسلامیات - ۱۹۰ - انارکلی لاہور
دارالاشاعت - اردو بازار - کراچی
ادارۃ المعارف - مدرسہ دارالعلوم کورنگی کراچی
مکتبہ دارالعلوم - کورنگی کراچی



فہرست مضامین

(سیرت ابن ہشام جلد دوم)

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
		۱۹	باب ۵۵ - سورۃ انفال کا نزول (۱)
۲۸	نمود و نمائش کی ممانعت	۱۹	سورۃ انفال کی آیات
۲۹	جہاد کی تیاری	۱۹	روایتی کے حالات
۲۹	سُحُج و اُشْتی	۲۰	فرشتوں کی مدد
۲۹	دھوکے کا اندیشہ	۲۱	ثابت قدمی کا حکم
۲۹	شجاعت و استقامت	۲۱	رسول اللہ کا لکھنا پھینکنا
۳۰	حکم میں تخفیف	۲۲	کفار کو تنبیہ
۳۱	پانچ خاص عطیے	۲۲	اطاعت کا حکم
۳۱	قیدیوں کے بارے میں آیات	۲۳	ایمان کی دعوت
۳۲	میراث کا حکم	۲۳	اللہ تعالیٰ کی نعمت
۳۳	باب ۵۶ - طمر کاٹے بدر (مہاجرین)	۲۳	تقویٰ کی برکات
۳۳	بنی مطلب	۲۴	قریش کی جہالت
۳۴	بنی عبد شمس	۲۴	باب ۵۷ - سورۃ انفال کا نزول (۲)
۳۴	بنی اسد بن غزیہ	۲۶	حضرت عائشہ کی روایت
۳۵	بنی کعب بن غنم	۲۶	بہائی کے لئے مال خرچ کرنے والے
۳۵	بنی نضل	۲۶	کفار کے لئے مہلت
۳۵	بنی اسد	۲۶	جہاد کی ترغیب
۳۵	بنی عبد الدار	۲۸	انفوج کے مقامات
۳۶	بنی زہرہ	۲۸	انحضرت کا خواب
۳۶	بنی تیم بن مرہ	۲۸	ثبات اور ذکر اللہ
۳۶	بنی مخزوم		

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۴۸	بنی قریوس - بنی مرغضہ	۳۸	بنی عدی بن کعب
۴۹	بنی لؤذان - بنی غصینہ	۳۸	بنی جمح بن عمرو
۴۹	بنی ساعدہ - بنی ہدی	۳۸	بنی سم بن عمرو
۵۰	بنی طریف - قبیلہ جہنیہ - بنی جشم	۳۹	بنی مالک بن حسل
۵۱	بنی عبیدہ - بنی خناس	۴۰	بنی حرث بن فہرہ
۵۲	بنی نعمان - بنی سواد بن غنم	۴۱	باب دوم - شمر کاٹے بدر (اوس)
۵۲	بنی عدی بن نابی	۴۱	بنی عبدالاشمل
۵۳	بنی زریق - بنی خالد	۴۲	بنی سواد بن کعب
۵۳	بنی علدہ - بنی جملان - بنی یباحہ	۴۲	بنی عبد بن ذراح
۵۴	بنی جیب - بنی ثعلبہ - بنی عسیرہ	۴۲	بنی حارث
۵۴	بنی عمرو - بنی عبیدہ - بنی عائذ	۴۳	بنی ضبعہ
۵۵	بنی زید بن ثعلبہ - بنی سواد بن مالک	۴۳	بنی ائیہ بن زید
۵۵	بنی علیک بن عمرو	۴۳	بنی عبید بن زید
۵۵	بنی قیس بن عبیدہ	۴۴	بنی ثعلبہ بن عمرو
۵۶	بنی عدی بن عمرو - بنی عدی بن عامر	۴۴	بنی جھینی
۵۶	بنی حرام بن جندب	۴۴	بنی غنم بن سلم
۵۷	بنی عوف بن مبدول - بنی ضناہ بن مبدول	۴۵	بنی معاویہ بن مالک
۵۷	بنی ثعلبہ - بنی دینار - بنی قیس بن مالک	۴۶	باب دوم - شمر کاٹے بدر (غزیرج)
۵۸	دیگر اصحاب	۴۶	بنی امرئ القیس - بنی زید
۵۸	اصحاب بدر کی کل تعداد	۴۶	بنی عدی - بنی احمر
۵۹	باب سوم - شہداء اور مقتولین قریش اور اسیر	۴۷	بنی جشم - بنی زید - بنی ہدارہ
۵۹	شہداء کے بقعہ	۴۷	بنی ابجر - بنی حلی
۶۰	مقتولین قریش : بنی عشمس	۴۸	بنی جزہ بن عدی - بنی سالم
۶۰	بنی نوفل بن عبد مناف	۴۸	بنی احرم - بنی وعد

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۷۳	آیات قرآنی	۶۱	بنی اسد - بنی عبدالدار
۷۴	سرے زید بن حارثہ	۶۱	بنی تیم بن مترہ - بنی مخزوم
۷۵	باب ۹۲ کعب بن اشرف یہودی کا قتل	۶۲	بنی سہم - بنی حجج
۷۵	کعب کی اسلام دشمنی	۶۳	بنی عامر بن لوی - مقتولین کی تعداد
۷۵	مسلمانوں کی دل آزاری	۶۴	دیگر مقتولین
۷۵	محمد بن مسلمہ کی منصوبہ بندی	۶۵	اسیران قریش : بنی ہاشم - بنی مطلب
۷۶	ابو نائلہ کی کعب سے ملاقات اور گفتگو	۶۵	بنی عبد شمس - بنی نوفل
۷۶	کعب کی بد فطرتی	۶۵	بنی عبدالدار - بنی اسد
۷۷	جادوؤں افراد کی دعا نگی	۶۶	بنی مخزوم - بنی سہم بن عمرو
۷۷	کعب کا قتل	۶۷	بنی مہج -
۷۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری	۶۷	بنی عامر بن لوی - بنی حارث بن فہر
۷۸	صحیفہ اور حویضہ	۶۷	دیگر اسیران قریش
۷۸	بنی قریظہ کا واقعہ	۶۸	اشعار حضرت علیؑ
۸۰	باب ۹۳ - غزوہ احد (۱)	۷۰	باب ۱ - غزوات اور سرایا
۸۰	قریش کا صلاح مشورہ	۷۰	غزوہ بنی سلیم
۸۰	احسان کا بدلہ	۷۰	غزوہ سویق
۸۱	قریشی عورتیں	۷۰	ابوسفیان کا ظلم
۸۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب	۷۱	غزوہ ذی امر
۸۲	جنگ کے متعلق مشورہ	۷۱	غزوہ بھران
۸۲	عبداللہ بن ابی کی رائے	۷۱	غزوہ بنی قینقاع
۸۲	مسلمانوں کا جذبہ شہادت	۷۱	واقعے سے متعلق آیات
۸۳	منافقوں کی واپسی	۷۲	یہود کی شرارتیں
۸۳	آنکھ اور دل کا اندھا	۷۲	عبداللہ بن ابی کی گستاخی
۸۳	احد کی گھاٹی میں پڑاؤ -	۷۳	خدا اور رسولؐ سے محبت

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۹۶	عبدالرحمن بن عوف	۸۴	تیر اندازوں کو ہدایت
۹۶	مسلمانوں کو خوشخبری	۸۴	کم عمر مجاہد
۹۷	باب ۹۶ - غزوہ احد (۴)	۸۵	حضرت ابودھانہ
۹۷	ابی بن خلف کی بدعتی	۸۵	ابوعروہ فاسق
۹۷	غضب الہی	۸۶	علبرداروں کو ابوسفیان کی تنبیہ
۹۸	مشرکین کا حملہ	۸۶	مسلمانوں کی شجاعت
۹۸	نماز ظہر	۸۶	رسول اللہ کی تلوار کا حق
۹۸	یمان اور قش	۸۸	باب ۹۷ - غزوہ احد (۲)
۹۹	یزید بن عاصب اور اس کا باپ	۸۸	حضرت حمزہ کی شہادت
۹۹	قرمان منافق	۸۸	ضمیری کی روایت
۱۰۰	مخیر بنی	۸۹	وحشی سے گفتگو
۱۰۱	حمث بن سوسد	۹۰	رسول اللہ کی خدمت میں حاضری
۱۰۱	اصیرم کی شہادت	۹۱	باب ۹۸ - غزوہ احد (۳)
۱۰۱	عمرو بن جموح کا جہاد اور شہادت	۹۱	مصعب بن عمیر کی شہادت
۱۰۲	حضرت حمزہ اور ہندہ	۹۱	عامر بن ثابت
۱۰۲	حضرت عمرؓ اور حسان بن ثابت	۹۲	حفظہ خلیل الملائکہ
۱۰۳	باب ۹۹ - غزوہ احد (۵)	۹۲	ہزیمت کے اسباب
۱۰۳	ابوسفیان کی ہرزہ سرائی	۹۳	قریش کا جھنڈا
۱۰۴	اگلی جنگ	۹۳	چہرہ اقدس پر زخم
۱۰۴	مشرکین کا تعاقب	۹۴	بد نصیب لوگ
۱۰۴	سعد بن زید	۹۴	ابوجہشہ بن الجراح
۱۰۵	رسول اللہ کا رنج و ملال	۹۴	زیاد بن سکن کی جانشاندی
۱۰۵	آیات قرآن مجید	۹۵	آتم حمارہ کی جانشاندی
۱۰۶	شہداء کی نماز جنازہ	۹۵	ابودھانہ اور سعد بن ابی وقاص
		۹۵	قتادہ کی معزوب آنکھ کا ٹھیک مونا
		۹۵	اش بن نضر

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۳۳	دھوکے بازی اور قنداری	۱۰۶	عبداللہ بن حبش
۱۳۴	اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعت کی حفاظت	۱۰۷	شہداء کا اعزاز
۱۳۵	ابن طارِق کی شہادت	۱۰۸	عمنہ کا رنج و اندوہ
۱۳۶	نذیر بن وثنہ کی شہادت	۱۰۹	رسول اللہ سے محبت و عقیدت
۱۳۷	حضرت خبیبؓ کی شہادت	۱۱۰	باب ۹ - غزوہ اُحد (۶)
۱۳۸	واقعہ کے بارے میں قرآنی آیات	۱۱۱	شرکین کا تعاقب
۱۳۹	خبیبؓ کے اشعار	۱۱۲	جذبہ جہاد
۱۴۰	اشعار حسانؓ بن ثابت	۱۱۳	تعاقب کی جنگی تدبیر
۱۴۱	باب ۱۰ - بیر معونہ کا واقعہ	۱۱۴	ابوسفیان کا پیغام
۱۴۲	معتکین کی روانگی	۱۱۵	معاویہ بن مغیرہ کا قتل
۱۴۳	عامر بن طفیل کا فریب	۱۱۶	عبداللہ بن ابی کی ذلت
۱۴۴	عمرو بن امیہ اور منذر کی روانگی	۱۱۷	مسلمانوں کی آزمائش
۱۴۵	دو عالمیوں کا قتل	۱۱۸	باب ۱۱ - غزوہ اُحد اور آیات قرآنی (۱)
۱۴۶	رسول اللہ کا مدد	۱۱۹	سودہ آل عمران
۱۴۷	رتبہ شہادت	۱۲۰	باب ۱۲ - غزوہ اُحد اور آیات قرآنی (۲)
۱۴۸	عامر بن طفیل پر حملہ	۱۲۱	سودہ آل عمران
۱۴۹	باب ۱۳ - یہود بنی نضیر کی جلا وطنی	۱۲۲	باب ۱۳ - شہداء اسلام اور مقتولین قریش
۱۵۰	یہود کی ناپاک سازش	۱۲۳	شہداء اسلام مہاجرین
۱۵۱	بنی نضیر کا معاشرہ	۱۲۴	انصار شہداء
۱۵۲	مناقضین کی فتنہ پروری	۱۲۵	مقتولین قریش
۱۵۳	یہود کی اموال کی تقسیم	۱۲۶	اشعار حضرت حسانؓ بن ثابت
۱۵۴	آیات قرآنی	۱۲۷	کعب بن مالک کے اشعار
۱۵۵	باب ۱۴ - غزوہ ذات الرقاع	۱۲۸	باب ۱۴ - رجب کا المناک واقعہ
۱۵۶	ذات الرقاع کی وجہ تسمیہ	۱۲۹	عظیم کے لئے درخواست

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۵۹	کعب بن اسد کی عہد شکنی	۱۴۶	صلوٰۃ خوف
۱۵۹	عہد شکنی کی تفتیش	۱۴۸	خود کش کا واقعہ
۱۶۰	کڑی آزمائش اور منافقین	۱۴۸	آیات قرآنی
۱۶۱	حضرت سعد بن معاذ کا جذبہ ایمانی	۱۴۸	حضرت جابر کے ٹوٹ کا واقعہ
۱۶۱	چند مشرکین	۱۵۰	عبادت کا ذوق و شوق
۱۶۱	مسلمان قادیانی کا اعزاز	۱۵۱	واپسی پر مدینہ میں قیام
۱۶۲	مسلمانوں کا شاعر	۱۵۲	باب ۱ - غزوہ بدر اکی فرہ اور دوسرے الجندل
۱۶۲	باب ۱ - غزوہ خندق (۳)	۱۵۲	ابوسہیان کا گریز
۱۶۲	حضرت سعد بن معاذ	۱۵۲	عنسی بن عمرو حمیری
۱۶۳	حضرت صفیہ کی شہادت	۱۵۲	غزوہ دومہ الجندل
۱۶۴	نعمیم کا کارنامہ	۱۵۳	باب ۱ - غزوہ خندق (۱)
۱۶۵	مشرکین میں پھوٹ	۱۵۳	یہود اور قریش کا گٹھ جوڑ
۱۶۶	سخت آمدھی	۱۵۳	یہود اور غطفان
۱۶۶	مشرکین کی حالت	۱۵۳	کفادہ کے مرکبہ افراد
۱۶۸	باب ۱ - غزوہ بنی قریظہ	۱۵۴	خندق کی کھدائی
۱۶۸	یہود سے جنگ کا حکم	۱۵۴	آیات قرآنی
۱۶۸	ہر اول دستہ	۱۵۵	معجزات نبوی
۱۶۹	جبرائیل علیہ السلام	۱۵۵	سخت زمین کا نرم ہو جانا
۱۶۹	نماز کی ادائیگی	۱۵۵	کھجوروں میں برکت
۱۶۹	بنی قریظہ کا محاصرہ	۱۵۶	کھانے میں برکت
۱۷۰	ابولہبہ کی توبہ	۱۵۶	معجزانہ پیش گوئیاں
۱۷۱	آیت قرآنی	۱۵۸	باب ۱ - غزوہ خندق (۲)
۱۷۱	توبہ کی قبولیت	۱۵۸	کفادہ کی آمد
۱۷۲	چند لوگوں کا قبول اسلام	۱۵۸	حیی بن اخطب اور کعب بن اسد

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۸۹	سازلی سفر	۱۸۲	حضرت سعد بن معاذ کی شہادت
۱۹۰	ادیشولی پر چھاپہ	۱۸۳	یہود کا قتل
۱۹۰	غزوہ ذی قرد	۱۸۴	حق بن اعطب کا قتل
۱۹۰	مسلمان شہسوار	۱۸۴	ایک عورت سے قصاص
۱۹۱	رسول اللہ کی نصیحت	۱۸۴	ذہیر بن باطا قرظی کا واقعہ
۱۹۱	محرم کی سبقت اہل شہادت	۱۸۵	عطیہ اور دفاعہ
۱۹۱	مسلمانوں کے گھوڑوں کے نام	۱۸۶	اموال کی تقسیم
۱۹۲	ایشیوں کے مقتول	۱۸۶	باب ۱۱ - ارشادات قرآن مجید
۱۹۳	غفاری کی بیوی کی نذر	۱۸۶	آیات قرآنی
۱۹۴	باب ۱۵ - غزوہ بنی مصطلق	۱۸۶	باب ۱۱ - غزوہ قرظیہ کے بعد کے واقعات
۱۹۴	غزوہ بنی مصطلق	۱۸۶	حضرت سعد بن معاذ کی شہادت
۱۹۴	عبداللہ بن ابی کی فتنہ پر داری	۱۸۶	غزوہ عندق میں شہرہ کے اسلام
۱۹۵	رسول اللہ کو خبر	۱۸۶	کفار کے متولین
۱۹۵	اسیر بن خنیر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو	۱۸۶	غزوہ قرظیہ کے شہید
۱۹۶	دفاعہ بن زید کی ہلاکت	۱۸۶	سلام بن ابی النقیع کا قتل
۱۹۶	ابن ابی کے بارے میں آیات قرآنی	۱۸۶	غیر میں ورود
۱۹۶	مقیس کی حیلہ جوئی	۱۸۶	باب ۱۲ - سرکردہ افراد کا قبول اسلام
۱۹۸	مقتولین بنی مصطلق	۱۸۶	حمزہ بن اسام اور خالد بن ولید کا قبول اسلام
۱۹۸	ام المؤمنین حضرت جویریہ	۱۸۶	بخاشی کے دربار میں
۱۹۸	حارث کا قحہ	۱۸۶	بخاشی کی ناراضگی
۱۹۹	زکوٰۃ کی وصولی اور بنی مصطلق	۱۸۶	قبول اسلام
۲۰۱	باب ۱۶ - واقعہ افک	۱۸۸	عثمان بن طلحہ کا قبول اسلام
۲۰۱	حضرت عائشہؓ کی وعایت	۱۸۹	باب ۱۷ - دیگر غزوات
۲۰۲	صفوان بن مطلق	۱۸۹	غزوہ بنی لیان

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۱۳	باب ۱۱۸ - بیعت رضوان	۲۰۲	تہمت کے اثبات
۲۱۴	جنگ کی بیعت	۲۰۲	حضرت عائشہؓ کو تہمت کا علم
۲۱۴	صلح کی کوشش اور حضرت عمرؓ کا اضطراب	۲۰۳	رسول اللہؐ کا رنج و ملال
۲۱۵	صلح حدیبیہ اور صلح نامہ	۲۰۳	تہمت لگانے والے
۲۱۶	ابو جندل اور آنحضرتؐ کا ایقانے عہد	۲۰۳	کشیدگی
۲۱۶	صلح ندے پر گواہیاں	۲۰۴	حضرت عائشہؓ کا رنج و ملال
۲۱۶	قربانی اور صلح	۲۰۴	صبر جمیل
۲۱۶	سورۃ فتح کا نزول	۲۰۵	نزول وحی اور ہرثمت کی خوش خبری
۲۲۰	صلح کے فوائد	۲۰۵	حضرت ابویوبؓ اور ان کی اہلیہ
۲۲۱	باب ۱۱۹ - مکہ کے منظلوم مسلمان	۲۰۵	آیات قرآنی
۲۲۱	ابولہب کا واقعہ	۲۰۶	عفو و درگزر کا حکم
۲۲۱	علیؓ کا قتل	۲۰۶	صفوان اور حسان
۲۲۲	ابولہب کا گروہ	۲۰۸	باب ۱۲۰ - حدیبیہ کا واقعہ
۲۲۲	قریش کی درخواست	۲۰۸	عمرؓ کے ارادے سے روانگی
۲۲۲	علیؓ کا خون بہا	۲۰۸	مسلمانوں کی تعداد
۲۲۳	آہم کلثوم کی ہجرت	۲۰۸	آنحضرتؐ کی گفتگو
۲۲۳	عورتوں کی ہجرت کا سوال	۲۰۹	حدیبیہ میں درود
۲۲۳	عروہ کا جواب	۲۱۰	بدیل اور فرماہ
۲۲۴	امام زہری کی تشریح	۲۱۱	عروہ بن مسعود
۲۲۴	مشرک عورتوں سے صلح	۲۱۱	جاثار صحابہ
۲۲۴	فتح مکہ کی خوشخبری	۲۱۲	خراش بن امیہ
۲۲۵	باب ۱۲۱ - غزوہ خیبر (۱)	۲۱۲	قریش کے آدمی
۲۲۵	خیبر کی طوت روانگی	۲۱۲	حضرت عثمانؓ کی روانگی
۲۲۵	حامر بن اکوع کی ہدی	۲۱۳	حضرت عثمانؓ کی شہادت کی افواہ

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۲۷	جہانگیر بن علاط	۲۲۵	عامر کی شہادت
۲۲۰	باب ۱۲۲ - خیبر کے مال غنیمت کی تقسیم	۲۲۶	اہل خیبر کو اطلاع اور فرار
۲۲۰	حصہ فادوں کی تعداد	۲۲۷	مقامات سفر
۲۲۰	اشعارہ مجروحے	۲۲۷	قلحوں کی تسخیر
۲۲۱	شق کی تقسیم	۲۲۷	چند چیزوں کی مانعت
۲۲۱	کتیبہ کی تقسیم	۲۲۸	صنائی کا بیان
۲۲۲	فدک کا معاملہ	۲۲۸	بنی سہم کی حاضری
۲۲۲	بنو الدار کے نام و نسب	۲۲۹	آخری طلحہ اہل مدینہ
۲۲۳	ابن سل کا قتل	۲۲۹	یاسر کی ہلاکت
۲۲۳	آنحضرتؐ کا فیصلہ	۲۲۹	حضرت علیؓ کا اعزاز
۲۲۴	دیگر روایات	۲۳۰	نافع کی روایات
۲۲۴	یہود کی جلا وطنی	۲۳۰	کعب بن عمرو کا قتل
۲۲۵	وادی القریٰ کی تقسیم	۲۳۱	باب ۱۲۱ - غزوہ خیبر (۲)
۲۲۷	باب ۱۲۳ - مہاجرین حبشہ کی واپسی	۲۳۱	حضرت صفیہ کا عذاب اور تعبیر
۲۲۷	رسول اللہؐ کی مسرت	۲۳۱	کنانہ بن ربیع سے پوچھ گچھ
۲۲۷	مہاجرین حبشہ کے نام	۲۳۲	یہود کی جان بخشی کی درخواست
۲۲۸	متوفی مہاجرین	۲۳۲	ذہر آلود گوشت
۲۲۸	مہاجر خواتین	۲۳۳	مدینہ کی طرف واپسی
۲۲۸	مہاجرین کی اولاد	۲۳۳	پربہ کا برتن
۲۲۸	باب ۱۲۴ - عمرہ القضاء	۲۳۳	حضرت صفیہؓ سے نکاح
۲۲۸	عمرہ کی تیاری اور دعا	۲۳۴	حضرت بلالؓ کی پرمیاری
۲۲۹	حضرت میمونہؓ سے نکاح	۲۳۵	غزوہ خیبر اور مسلمان خواتین
۲۳۰	حویطب کی گفتگو	۲۳۶	شہداءؓ کی خبر
۲۳۰	آیات قرآنی	۲۳۶	اسودہؓ کی شہادت

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۶۷	ابن حشر اور ابن ابی امیہ کا اسلام	۲۵۶	باب ۱۲۵ - غزوہ موتہ
۲۶۸	ابوسفیان بن حرب	۲۵۶	فوج کا انتظام
۲۶۹	لشکر گاہ میں سے گزر	۲۵۶	عبداللہ بن رواحہ کی کیفیت
۲۶۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں	۲۵۷	ردیوں کی فوج
۲۶۹	ابوسفیان کا قبول اسلام	۲۵۸	شوق شہادت
۲۷۰	ابوسفیان کا گھر پناہ گاہ	۲۵۸	جنگ اور حضرت زیدؓ کی شہادت
۲۷۰	رسول اللہ کے لشکر کے مناظر	۲۵۸	حضرت جعفرؓ کی شہادت
۲۷۱	ابوسفیان کی مکہ واپسی	۲۵۸	حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کی شہادت
۲۷۱	رسول اللہ کا عجز و انکسار	۲۵۹	حضرت خالد بن ولید کی سالاری
۲۷۱	ابوقحافہ کا قبول اسلام	۲۵۹	رسول اللہ کا رینج و طال
۲۷۲	مسلمانوں کا مکہ میں داخلہ	۲۶۰	کاہنہ کا انتباہ
۲۷۳	بعض مشرکین سے جنگ	۲۶۰	لشکر کی واپسی
۲۷۳	مسلمانوں کا شعار	۲۶۱	شہداء سے موتہ
۲۷۵	باب ۱۲۸ - فتح مکہ (۲)	۲۶۲	باب ۱۲۷ - صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی
۲۷۵	عبداللہ بن خطلہ	۲۶۲	بنو بکر اور بنو خزاعہ میں خونریزی
۲۷۶	بعض مجرموں کا قتل	۲۶۲	بنو بکر کی زیادتی
۲۷۷	بیت اللہ کا طواف	۲۶۳	رسول اللہ سے مدد کی درخواست
۲۷۷	خطبہ مبارکہ	۲۶۳	صلح کے لئے سلسلہ جنابی
۲۷۸	بیت اللہ کی کلید برداری	۲۶۴	ابوسفیان کی گفتگو
۲۷۸	بیت اللہ کے اندر قضا ویر	۲۶۵	حضرت علیؓ کا مشورہ
۲۷۹	بیت اللہ میں نماز	۲۶۵	قریش کا عھد
۲۷۹	عقاب اور حادثہ کا قبول اسلام	۲۶۵	فتح مکہ کی تیاری
۲۷۹	قتل کا ایک واقعہ	۲۶۶	مطلب بن ابی بلتعہ کا خط
۲۸۰	حرم کعبہ اور رسول اللہ کا خطبہ	۲۶۶	باب ۱۲۹ - فتح مکہ (۱)
		۲۶۷	مکہ کے لئے روانگی

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۹۲	باب ۱۳ - غزوہ حنین (۲)	۲۸۱	انصار کی پریشانی
۲۹۴	ابوقحافہ کا واقعہ	۲۸۱	فصلہ کا قبول اسلام
۲۹۳	فرشتوں کی مدد	۲۸۱	صفوان بن امیہ
۲۹۵	مقتولین کا تقار	۲۸۲	فتح مکہ پر مسلمانوں کی تعداد
۲۹۵	ورید بن حتمہ	۲۸۳	باب ۱۲ - بنی جزیمہ اور خالد بن ولید
۲۹۶	ابوعامر اشعری کی شہادت	۲۸۳	عباس بن مرواس کا اسلام
۲۹۷	جنور آب کے لئے رسول اللہ کی دعا	۲۸۳	بنی جزیمہ اور حضرت خالد بن ولید
۲۹۷	ذیر بن عوام اور ہوازن	۲۸۴	رسول اللہ کا دُیا
۲۹۷	ابوعامر کی شان اسلام	۲۸۴	رسول اللہ کا اظہارِ بریت
۲۹۸	کمزوروں کے قتل کی ممانعت	۲۸۵	خالد کا طرد
۲۹۹	آنحضرت کی رضامی بہن شیماء	۲۸۵	قریش اور بنو جزیمہ کے سابقہ معاملات
۲۹۹	غزوہ حنین اور آیات قرآنی	۲۸۶	ایک نوجوان کا واقعہ
۲۹۹	شہداء حنین کے نام	۲۸۷	عزی کی بربادی
۲۹۹	بحیر کے اشعار	۲۸۸	باب ۱۱ - غزوہ حنین (۱)
۳۰۰	ہوازن کے ایک شخص کے اشعار	۲۸۸	قبیلہ ہوازن کا اجتماع
۳۰۱	باب ۱۲ - غزوہ طائف	۲۸۸	ورید بن حتمہ
۳۰۱	طائف کی قلعہ بندی	۲۸۹	مغبروں کی خبر
۳۰۱	طائف کے راستے کے واقعات	۲۹۰	شکر کی تعداد
۳۰۲	طائف کا محاصرہ	۲۹۱	فات انطا طنائی درخت
۳۰۲	اسلام کی پہلی بھینق	۲۹۱	مسلمانوں کی ابتدائی ہزیمت
۳۰۳	اہل طائف سے گفت و شنید	۲۹۱	ہوازن کے علیہ دراک قتل
۳۰۳	رسول اللہ کا دُیا	۲۹۲	دشمن کا ظہور
۳۰۴	مسلمانوں کی دوائی	۲۹۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقلال
۳۰۴	عینیہ بن حصن کا ارادہ	۲۹۳	اُمّ سلیم

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۳۱۸	چند مسلمانوں کی بے چارگی	۳۰۴	اہل طائف کے غلام
۳۱۹	اعراب کا غدر	۳۰۵	شہدائے طائف کے نام
۳۱۹	حضرت علی بن ابی طالب	۳۰۵	بدو کا کے بجائے دعا
۳۲۰	ابو خبیثہ کی پشیمانی	۳۰۶	ہوازن پر احسان
۳۲۱	عذاب شدہ بستیاں	۳۰۷	قیدیوں کی واپسی
۳۲۱	رسول کیم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور بارش	۳۰۸	باب ۱۳ غنیمت جنین اور اس کی تقسیم
۳۲۲	ابن نصیت کی منافقت	۳۰۸	مالک بن عوف کا اسلام
۳۲۳	باب ۱۳ - غزوہ تبوک (۲)	۳۰۸	مال غنیمت
۳۲۳	حضرت ابوذر غفاریؓ	۳۰۹	مؤلفہ القلوب کے لئے عطیات
۳۲۳	حضرت ابوذرؓ کی وفات کا واقعہ	۳۱۰	قبائل وارتقسیم
۳۲۴	منافقین کی باتیں	۳۱۱	جعیل بن سراقہ کی فضیلت
۳۲۵	اکیدر و متاعبدال کی گرفتاری	۳۱۲	ذوالخویمرہ کا اعتراض
۳۲۶	چشمے کے کم پانی کا زیادہ ہو جانا	۳۱۲	انصار سے رسول اللہؐ کی گفتگو
۳۲۶	ذوالجہادین کی وفات	۳۱۳	باب ۱۴ رسول اللہؐ کا عمر اور کعب بن زہیر کا اسلام
۳۲۷	ذوالجہادین کی وجہ تسمیہ	۳۱۴	عمرہ کی ادائیگی
۳۲۷	پچھلے چلنے والوں کے بارے میں استفسار	۳۱۴	کعب بن زہیر کا اسلام
۳۲۸	مسجد ضرار اور اس کے بنانے والے	۳۱۵	بارگاہ نبوت میں حاضری
۳۲۹	۱۸ مہینے تک مساجد	۳۱۵	قصیدہ بانٹ سعاد
۳۳۰	باب ۱۴ - کعب بن مالکؓ بن ربیع اور بلال بن امیہ	۳۱۶	باب ۱۵ - غزوہ تبوک (۱)
۳۳۰	پچھلے دھندلے چند مخلص مسلمان	۳۱۶	جہاد کی تیاری
۳۳۰	کعب بن مالک کا بیان	۳۱۶	ہجر بن قیس
۳۳۱	تساہل اور سستی	۳۱۶	آیات قرآنی
۳۳۱	صاف گوئی اور راست بازی	۳۱۸	خدا کی راہ میں خرچ
۳۳۲	دیگر دو افراد		

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۳۵۵	عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ	۳۳۳	مسلمانوں کا قطع تعلق
۳۵۶	مخلص معذورین	۳۳۳	غسان کے حاکم کا خط
۳۶۰	باب ۱۱ - سفر اور اس کے واقعات	۳۳۴	اہلبیت سے علیحدگی کا حکم
۳۶۰	سورۃ فتح کا نزول	۳۳۴	توبہ کی قبولیت
۳۶۰	بنی تمیم کا وفد	۳۳۵	رسول اللہ کی بارگاہ میں
۳۶۱	وفد کے ارکان	۳۳۶	آیات قرآنی
۳۶۱	بنی تمیم کی مغفرت	۳۳۸	باب ۱۲ - ثقیف کا وفد
۳۶۱	عطلہ کی تقریر	۳۳۸	حضرت عروہ بن مسعد
۳۶۲	نابت بن تمیم کی جوابی تقریر	۳۳۹	عمرو بن أمیہ اور عبد یاسیل
۳۶۲	زبرخان کے اشعار اور حسان کا جواب	۳۳۹	بارگاہ نبوی میں وفد
۳۶۳	وفد بنی عامر	۳۳۹	مدینہ میں آمد
۳۶۴	عامر اور زید کی ہلاکت	۳۴۰	عہد نامے کے سلاطین پر حجت
۳۶۵	بنی سعد بن بکر کا وفد	۳۴۰	ثقیف کی شرائط
۳۶۶	باب ۱۳ - مختلف وفود (۱)	۳۴۱	حضرت عثمان بن ابی العاص کی سرداری
۳۶۶	وفد بنی عبدالقیس	۳۴۱	ثقیف اور رمضان کے روزے
۳۶۷	منذر بن سادہ کی قبول اسلام	۳۴۲	لات کے بتکدے کا انہدام
۳۶۸	وفد بنی حنیفہ	۳۴۲	ابو بکر اور عتاب کا اسلام
۳۶۸	وفد بنی طے اور ان کا اسلام	۳۴۳	ثقیف کے ساتھ عہد نامے کا مضمون
۳۶۹	عدی بن حاتم	۳۴۴	باب ۱۴ - تفسیر سورۃ برأت اور اعلان برأت (۱)
۳۷۰	رسول اللہ کا حسن سلوک	۳۴۴	پہلا ج
۳۷۰	عدی کو مشورہ	۳۴۴	سورۃ برأت
۳۷۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں	۳۴۴	اعلان برأت اور حضرت علیؓ
۳۷۲	فروہ بن سبک کی حاضری	۳۴۶	باب ۱۵ - تفسیر سورۃ برأت (۲)
۳۷۳	باب ۱۶ - مختلف وفود (۲)	۳۵۱	نافیقین کا استہزاء
۳۷۳	بنی زبید کا وفد	۳۵۲	

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۳۸۸	خطبہ حجۃ الوداع	۳۸۳	وفد بنی کنندہ
۳۸۹	دیگر روایات	۳۸۴	اشعث کی نسبت
۳۹۰	عمر بن خطاب کی روایت	۳۸۵	عمر بن عبداللہ ازوی
۳۹۰	لشکرِ آسامہ بن زید	۳۸۵	اہلِ جریش سے جنگ
۳۹۰	حکمرانی کی طرف اپنی	۳۸۶	شاہانِ حمیر کے مکتوب
۳۹۱	رسول اللہ کے قاصد	۳۸۶	مکتوبِ نبوی
۳۹۱	حضرت عیسیٰ کے قاصد	۳۸۸	حضرت معاذ بن جبل کو وصیت
۳۹۳	باب ۱۳ - غزوات و سرایا (۱)	۳۸۸	فردہ بن عمرو کا اسلام اور شہادت
۳۹۳	غزوات کا اجمالی ذکر	۳۸۹	باب ۱۴ - بنو حارث کا قبولِ اسلام اور دیگر وفود
۳۹۳	سرایا کا اجمالی ذکر	۳۸۹	حضرت خالد بن ولید کی روانگی
۳۹۴	غالب بن عبدالمشک کے لشکر کی تفصیل	۳۸۰	مکتوبِ نبوی
۳۹۴	جندب بن میکث کا واقعہ	۳۸۰	بنی حارث کا وفد
۳۹۵	اللہ تعالیٰ کی مدد	۳۸۱	حضرت عمرو بن حزم
۳۹۵	دیگر سرایا	۳۸۳	رفاعہ بن زید کی حاضری
۳۹۶	حضرت زید کے لشکرِ حزام کی تفصیل	۳۸۳	وفدِ ہمدان کی حاضری
۳۹۶	باہمی تصفیہ	۳۸۴	رسول اللہ کی تحریر
۳۹۷	دوبارہ چٹکش	۳۸۴	مسئلہ کذاب اور اسود عینی
۳۹۸	رفاعہ بن زید کی بارگاہِ رسالت میں حاضری	۳۸۴	عمال اور امراء کا تقرر
۳۹۹	رسول اللہ کا فیصلہ	۳۸۵	مسئلہ کذاب کا غلط
۴۰۰	باب ۱۵ - غزوات و سرایا (۲)	۳۸۶	باب ۱۵ - حجۃ الوداع
۴۰۰	حضرت زید کے جہادِ عراق کی تفصیل	۳۸۶	حج کی تیاری
۴۰۱	عبداللہ بن رواحہ کا غزوہ	۳۸۶	حضرت عائشہ اور مناسکِ حج
۴۰۱	غزوہ ابن عقیث	۳۸۷	حضرت علیؓ کی ین سے واپسی
۴۰۱	غزوہ عبداللہ بن انیس	۳۸۷	حضرت علیؓ کے خلاف شکایت

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۴۱۵	ثمامہ بن اُمّال کا اسلام	۴۰۲	مزید سرایا کا ذکر
۴۱۶	ثمامہ کا عمرہ	۴۰۳	حضرت عیینہ بن حصن کے جہاد کی تفصیل
۴۱۶	جیش حلقہ بن مجزہ	۴۰۳	حضرت غالب بن عبد اللہ کے غزوہ کی تفصیل
۴۱۷	سرایا کرز بن جابر	۴۰۴	حضرت عمرو بن عامر کا غزوہ ذات السلاسل
۴۱۷	غزوہ علی بن ابی طالب	۴۰۴	واقع طائی کی روایت
۴۱۷	لشکر اُسامہ	۴۰۵	حضرت ابو بکرؓ کی نصیحت
۴۱۸	باب ۵ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال	۴۰۶	عون بن مالک کی روایت
۴۱۸	مرضی کی ابتداء	۴۰۷	باب ۶ - غزوات و سرایا (۳)
۴۱۸	بیعت میں دُعاے مغفرت	۴۰۷	غزوہ ابی حدرد
۴۱۹	حضرت عائشہؓ کے گھر میں علالت	۴۰۷	اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن
۴۱۹	اذواج مطہرات کے اسمائے مبارکہ	۴۰۸	رسول اللہ کی نانا منگی
۴۱۹	حضرت خدیجہ الکبریٰؓ	۴۰۸	بد دُعا کا اثر
۴۲۰	حضرت عائشہؓ	۴۰۹	عامر بن الاصبط کی دیت
۴۲۰	حضرت سودہؓ	۴۰۹	غزوہ ابی حدرد اور رفاح بن قیس کا قتل
۴۲۰	حضرت زینب بنت جحشؓ	۴۱۰	رسول اللہ کے ارشادات
۴۲۰	حضرت اُمّ سلمہؓ	۴۱۱	غزوہ عبدالرحمن بن عوف
۴۲۱	حضرت حفصہؓ	۴۱۱	غزوہ ابو عبیدہ بن الجراح
۴۲۱	حضرت ام حبیبہؓ	۴۱۲	جیش عمرو بن امیہ
۴۲۱	حضرت جویریہؓ	۴۱۲	قریشی کا قتل
۴۲۱	حضرت صفیہؓ	۴۱۳	بنو بکر کے آدمی کا قتل
۴۲۲	حضرت سمیونہؓ	۴۱۴	باب ۷ - غزوات و سرایا (۴)
۴۲۳	حضرت زینب بنت خوزیمہ	۴۱۴	غزوہ ذید بن ثارہ
۴۲۴	قریشی اذواج مطہرات	۴۱۵	غزوہ سالم بن عمیر
۴۲۴	دیگر اذواج مطہرات	۴۱۶	غزوہ عمیر بن حدی

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۴۲۲	حضرت ابن عباسؓ کی روایت	۴۲۴	علاقت اور حضرت عائشہؓ کے مہر قیام
۴۲۳	حضرت عمرؓ کا خطبہ	۴۲۵	مرحی کی شدت
۴۲۴	انصار سے گفتگو	۴۲۵	آنحضرتؐ کے ارشادات
۴۲۵	بیعت اور خلافت	۴۲۶	باب ۱۵۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال (۲)
۴۲۵	دو انصاری	۴۲۶	لشکرِ سامیہ کے لئے حکم
۴۲۶	حضرت ابو بکرؓ کا پہلا خطبہ	۴۲۶	انصار سے حینِ صلوات کی وصیت
۴۲۷	حضرت عمرؓ کی روایت	۴۲۷	آسامہ کے لئے دعا
۴۲۸	رسول اللہؐ کی تجہیز و تکفین	۴۲۷	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی امامت
۴۲۸	غسل	۴۲۸	وصال کا دن
۴۲۹	لحد	۴۲۹	مسجد میں تشریف آوری
۴۲۹	نماز جنازہ	۴۳۰	حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ
۴۳۰	سب سے آخری شخص	۴۳۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال
۴۳۰	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری اور شادادست مبارک	۴۳۱	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کیفیت
۴۳۱	استاذ کا فتنہ اور سبب	۴۳۱	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا صبر و استقامت
	۱۱	۴۳۲	باب ۱۵۲۔ سفینہ بنی ساعدہ
		۴۳۲	باب ۱۵۳۔ مشورہ اور اختلاف

گویا کہ موت کی طرف لے جائے جا رہے ہیں اور موت کو وہ آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔“

وَإِذْ يَحْيِيكَ اللَّهُ إِلهُكَ إِنَّهُ يَمْلِكُ أَنْ يُقْضِيَكَ فَيَكُونُ لَكَ ذَنْبٌ ۚ وَتُحْيِيكَ اللَّهُ إِنَّهُ يَمْلِكُ أَنْ يُقْضِيَكَ فَيَكُونُ لَكَ ذَنْبٌ ۚ وَتُحْيِيكَ اللَّهُ إِنَّهُ يَمْلِكُ أَنْ يُقْضِيَكَ فَيَكُونُ لَكَ ذَنْبٌ ۚ وَتُحْيِيكَ اللَّهُ إِنَّهُ يَمْلِكُ أَنْ يُقْضِيَكَ فَيَكُونُ لَكَ ذَنْبٌ ۚ

مداور وہ وقت یاد کرو جبکہ مومنو خدا تم سے ایک گروہ کا دونوں گروہوں میں سے وعدہ فرما رہا تھا کہ یا تو سودا گروں کا قافلہ تم کو دلا دے گا اور یا قریش کو تم سے مغلوب کرے گا اور تم یہ چاہتے تھے کہ بغیر کھانے والا تمہارے ہاتھ لگے یعنی قافلہ تمہارے ہاتھ آجائے اور جنگ کی زیادہ مشقت دُشمنانی پڑے مگر خدا تعالیٰ نے یہ مناسب سمجھا اور یہی ابدیہ کیا کہ اپنے کلمات کے ساتھ حق کو حق کر دکھائے اور کافروں کا پیچھا کاٹ دے۔“

اگر کافروں سے مقابلہ نہ کرنا اور تجارت کا مال تمہیں مل جاتا تو پھر اسلام کو کچھ فائدہ نہ پہنچتا اور اب جو کفار کے سرگروہ قتل ہو گئے تو اسلام کی بہت سی رکاوٹیں دفع ہو گئیں اور کفر کی کمرٹوٹ گئی اور دیکھو کہ جب تم نے خدا پر بھروسہ کیا اور اپنی کم تعدادی اور بے موسلانی کو کچھ خیال میں نہ لاکر اپنے حوصلے بلند کئے اور دین کی عزت افزائی اور خدا و رسول کی اطاعت پر تم کمر بستہ ہو گئے اور جہاد کو تم نے سعادتِ دین اور خدا کے قرب کا وسیلہ اور اُس کی رضا مندی کا ذریعہ سمجھا تو پھر خدا نے بھی کس کس طرح سے تمہاری مکر تھامی اور تمہاری امداد و اعانت فرمائی کہ تم پر آسمان سے پانی برسایا جس سے تم کو تروتازگی حاصل ہوئی اور راستے تمہارے واسطے صاف ہو گئے اور بہت سی آسانیاں تم کو حاصل ہوئیں اور بظرافت اس کے تمہارے دشمنوں کے واسطے مینہ قہر و غضب ہو گیا کہ وہ اُس میں بھیج کر نقل و حرکت بھی نہ کر سکے اور اُن کو از حد پریشانیاں لاحق ہوئیں جن کے سبب سے وہ تم سے پہلے بلند کے پانی کو قبضہ میں نہ کر سکے تم نے اُس پر قبضہ کر لیا اور تمہارے قدم ثابت ہو گئے اور تمہارے قلب ایسے نڈر اور بے خوف ہو گئے کہ طیغانی شکوک اور خطرات بالکل اُن سے دفع ہوئے اور تم نے صدقِ دل سے خدا پر بھروسہ کیا اور سمجھ لیا کہ خدا کا وعدہ سچا ہے وہ ہم کو ضرور دشمنانِ دین اور کفار پر غالب کرے گا۔ اگرچہ ہمارے تعداد کم ہے تو کیا ہے ہمارا یقین اور ایمان تو کثیر ہے اور خدا کی مدد پر ہمارا بھروسہ تو پورا ہے اور جب تم نے ایسی سچی نیت کی تو پھر خدا نے اپنے فرشتوں کو فرمایا :

إِذْ يَرْفَعُ رُوحُكَ إِلَى الْمَلَكِ فَيَكُونُ لَكَ ذَنْبٌ ۚ وَتُحْيِيكَ اللَّهُ إِنَّهُ يَمْلِكُ أَنْ يُقْضِيَكَ فَيَكُونُ لَكَ ذَنْبٌ ۚ وَتُحْيِيكَ اللَّهُ إِنَّهُ يَمْلِكُ أَنْ يُقْضِيَكَ فَيَكُونُ لَكَ ذَنْبٌ ۚ

فرشتوں کی مدد

كُلِّبَتْ بَنَاتُ ذَالِجٍ بِأَتَمِّهِمْ شَاقُوا اللَّهَ وَتَرْتَمَوْهُ وَمَنْ تَشَاقَى اللَّهَ وَتَرْتَمَوْهُ فَإِنَّ اللَّهَ
يُقَدِّرُ لَكُمْ الْعِقَابَ ۝

اور اسے رسول، وہ وقت یاد کرو جبکہ تمہارا پروردگار فرشتوں کی طرف وحی کر رہا تھا کہ میں تمہارے
ساتھ ہوں تم ایمان والوں کو ثبات قدم رکھو غریب میں کفار کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا
پس تم کفار کی گردنیں مارو اور ہر مہذبہ ان کا جدا جدا کر دو اور یہ اس سبب سے کہ ان کفار
نے خدا و رسول کی مخالفت کی اور جو شخص خدا و رسول کی مخالفت کرتا ہے بے شک خدا اس
کو سخت عذاب کرتا ہے۔

ثابت قدمی کا حکم | يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَانْحَلُوا عَنْكُمُ
الزُّبُرَ بَارَئُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَيْدُ مَيْمُونٍ وَبَرٍّ ۝ وَاللَّهُ مُتَحَدِّثٌ إِلَى الْمُتَحَدِّثِينَ
إِلَى فِتْنَةٍ فَقَدْ بَارَأَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَمَا دَاخِلُ جَهَنَّمَ دُونَ الْفُجْجِ ۝

اے مومنو! جب تم کفار سے مقابلہ کرو تو ان کے سامنے سے پشت پھیر کر دے بھاگو اور جو ان سے
پشت پھیر کر بھاگے گا بغیر کسی جنگی مصلحت کے یا اپنے لشکر سے مل کر جنگ کرنے کے خیال سے وہ یقیناً
خدا کے غضب میں آگیا اور جہنم اس کا ٹھکانہ ہے اور برا ٹھکانہ ہے (کیونکہ اس جگہ والے نے
جو بغیر کسی مصلحت کے بھاگے خدا کی امداد پر بھروسہ نہیں کرتا۔ پھر یہ کیسے عزت اور توقیر کا مستحق ہے بلکہ
اس کے واسطے ہمیشہ دنیا میں ہی اور آخرت میں ہی ذلت اور حقیر ہے اور اگر یہ ثابت قدم رہا اور
پوری گوشش کے ساتھ جہاد کرتا رہا تو اس کے واسطے دو جہان کی نیک نامی ہے ۝

رسول اللہ کا لنگریاں پھینکنا | اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفار کی طرف
لنگریاں پھینکنے کے متعلق فرمایا ہے۔

وَمَا تَمَيَّتْ يَدُكَ مَيْتٌ وَالْكَرَّ اللَّهُ تَرْمِي وَيُسْبِلُ الْمُؤْمِنِينَ وَجْهَهُ بَلَاءٌ حَسَنًا (۱۱)
یعنی اے رسول جو لنگر تم نے کفار کی طرف پھینکے تھے وہ تم نے نہیں پھینکے تھے بلکہ وہ خدا نے پھینکے
تھے اور خدا ہی نے تم کو مدد دی اور تم کو کفار پر غالب کیا تاکہ مومنوں کی اچھی آوازش کرے۔

(یعنی دیکھ لے کہ دشمن کی کثرت تعداد کو دیکھ کر گھبراتے ہیں یا نہیں اور ان کے ساز و سامان سے ان پر
کچھ خوف و رعب غالب ہوتا ہے یا نہیں۔ مگر شاباش ہے مسلمانوں کو کہ وہ خدا کی آزمائش میں پورے
اتہرے اور خدا کی امداد کے وعدہ پر جو ہر مسلمان سے اُس نے کیا ہے۔ چنانچہ اس کا فرمان ہے۔

وَمَا كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (۸ : ۱۵) یعنی مسلمانوں کی

مدد کرنا ہم پر فرض ہے ۔

کفار کو تنبیہ | اِنَّ تَسْتَعْجِلُوْا فَعَلًا جَاءَ كَرَّ الْفَتْحِ وَاِنْ تَتَّخِذُوْا اٰمِنًا كَلِمَةً وَاِنْ تَعُوْذُوْا
لَعَنَّا ۚ وَكُنْ تَغْنِيْ عَنْكُمْ فِتْنَتُهُمْ شَيْئًا وَاِنْ تَتَّقُوْا ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

وہ اگر تم نے فتح قلب کی توبہ شک فتح تمہارے پاس آگئی اور تم اہل اسلام کی دشمنی سے باز رہو
تو یہ تمہارے واسطے بہتر ہے اور اگر پھر تم جنگ و فساد کے ساتھ دوبارہ ایسا کرو گے تو ہم بھی دوبارہ
ایسا کریں گے اور تمہارا لشکر اگرچہ کثیر ہو مگر تم کو کچھ فائدہ نہ پہنچا سکے گا اور بے شک اللہ تعالیٰ
مؤمنوں کے ساتھ ہے ۔

اطاعت کا حکم | يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تَوَلَّوْا عَنَّهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ عَسَىٰ
وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۚ إِنَّ فَتْرَةَ اللَّهِ طَائِفَةٌ
اللَّهُ الْعَزِيزُ الْبَكْرُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝ وَلَا تَوَلَّوْا عَنَّا ۚ فَمِنْهُمْ خَبِيرٌ لَّا يَسْمَعُهُمْ ۝

یعنی اے ایمان والو تم خدا و رسول کی فرمانبرداری کرو (کیونکہ یہی تمہاری دینی اور دنیاوی ترقی کا
دریہ ہے) اور رسول کے حکم کو سن کر اس سے روگردانی نہ کرو اور ان منافق لوگوں کی طرح نہ
ہو جاؤ جو کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور درحقیقت وہ نہیں سکتے ۔

(یعنی چونکہ وہ منافق ہیں بظاہر زبان سے کہہ دیتے ہیں کہ ہاں ہم نے حکم سن لیا اور ان کے دل میں
جو اسلام کی محبت نہیں ہے اس سبب سے اُس حکم پر کاربند نہیں ہوتے نہ خدا کے وعدہ کو سچا جانتے

ہے اس وعدہ پر مجبور نہ کہہ سکتے انہوں نے کفار کی کثرت اور اپنی قلت پر کچھ خیال نہ کیا اور ایسا دیرادھلے کئے جیسے
شیر بکریوں پر جاڑتے ہیں یا جیسے شہناز بند پر ہار چڑیں کو شکار کہتے ہیں۔ چنانچہ آقاؐ فنا اس وحشی جوش کے طفیل کفر
کی بیخ و بنیا دکنگھڑی اور اسلام کے باؤں دنیا میں جم گئے اور مسلمانوں کا سر عزت آسمان اٹھار پر پہنچا۔ سچ ہے اسلام کی
یہ شان ہے اور مسلمانوں کی بھانیاں بان ہے ورنہ اسلام کہاں بلانے نام ہے جس میں اسلام کا جوش نہیں اور
اپنے پتے اور برحق دین کی غیرت اور حسرت نہیں بھلا وہ بھی کہیں مسلمان ہے خدا تعالیٰ ہم کو بھی وہی توفیق عطا فرمائے
کہ جسے جو ہماری بزرگوں کو عنایت کی سنی۔ جن کی کوششوں کے طفیل آج ہم مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور وہی
صدق اور یقین ہم کو نصیب فرمائے تاکہ ہم بھی اپنے پیارے اور نچے مذہب کی ترقی اور عروج کے لئے عملی
کارروائیاں ظہور میں لائیں ۔

(مترجم)

ہیں۔ پس اُن کا سننا اور نہ سننا کیساں ہے کیونکہ ظاہر میں اطاعت کرتے ہیں اور باطن میں نافرمانی، بے شک خدا کے نزدیک سب حیوانات میں وہی بدترین جوحی بات نہ سنتے ہیں نہ بولتے ہیں نہ سمجھتے ہیں (اور نہ اُن کو یہ تمیز ہے کہ حکم الہی کی مخالفت میں وہ کس عذاب اور مصیبت کے مستحق ہوتے ہیں اور اسے مومنوں) اگر خدا ان لوگوں کی کچھ بھلائی چاہتا تو ان کو بھی حق بات سننا یعنی دل سے وہ حکم کو سنتے اور اُس پر کاربند ہوتے تو اگر یہ منافق لوگ تمہارے ساتھ جہاد بھی شریک بھی ہوں تو کیا ہو گا بسوا اس کے کہ پشت پھیر کر وہاں سے جاگیں گے (کیونکہ خدا کی امداد پر اُن کا بھروسہ نہیں ہے)

ایمان کی دعوت | اِیَّاہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَا کُمْ لِمَا یُحْیِیْہُ لَکُمْ۔ اے ایمان والو! خدا اور رسول کے حکم کو دل و جان سے قبول کرو جبکہ وہ تم

کو ایسی بات کی طرف بلائیں جو تمہاری زندگی کا کافی کی موجب ہے یعنی جہاد کی طرف جس کی بدولت تم دولت کی تحت الشری سے عزت کے عرش پر پہنچے اور جو کفار تمہاری کمزوری کی حالت میں تم کو نہایت ظہور ذلیل سمجھتے تھے آج تمہارے سامنے ذلیل ہوئے۔ اگر تم جہاد نہ کرتے اور ہمت کو پشت کے ہوئے بیٹھے رہتے تو کفار تمہارا نام صغیر ہستی سے مشاویتے چنانچہ تم دیکھ لو۔

اللہ تعالیٰ کی نعمت | اِذْ کُہْرُ وَاِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ تَمْتَلِقُوْنَ فِی الْاَرْضِ تَمَیْزُوْنَ اَنْ یَّذْخَظَ لَکُمُ النَّاسُ فَاذْکُہْرُ وَاَیْذْکُہْرُ یَقْصِرُ ۝ وَاَمَّا تَمَیْزُوْنَ فِی الْاَرْضِ تَمَیْزُوْنَ۔ اے ایمان والو! تم کو یاد کرو جبکہ تم تھوڑے اور زمین میں کمزور لوگ تھے کسی قسم کی لڑائی یا جہاد کی تم میں طاقت نہ تھی مگر تم چونکہ اپنے دین پر استقلال کے ساتھ قائم تھے اور خدا و رسول کی اطاعت میں مرکب تھے اور کفار کے قتلوں سے (خوف زدہ تھے کہ جہاں ہم جائیں گے یہ ہم کو پریشان کر دیں گے) خدا نے تم کو ایک امن کا شمع کا نہ دیا اور اپنی امداد کے ساتھ تمہاری تائید فرمائی اور اچھے اچھے رزق تم کو نصیب کئے تاکہ تم شکریہ کرو۔

ایمان والو! تم کو یاد کرو جبکہ تم تھوڑے اور زمین میں کمزور لوگ تھے کسی قسم کی لڑائی یا جہاد کی تم میں طاقت نہ تھی مگر تم چونکہ اپنے دین پر استقلال کے ساتھ قائم تھے اور خدا و رسول کی اطاعت میں مرکب تھے اور کفار کے قتلوں سے (خوف زدہ تھے کہ جہاں ہم جائیں گے یہ ہم کو پریشان کر دیں گے) خدا نے تم کو ایک امن کا شمع کا نہ دیا اور اپنی امداد کے ساتھ تمہاری تائید فرمائی اور اچھے اچھے رزق تم کو نصیب کئے تاکہ تم شکریہ کرو۔

ایمان والو! تم کو یاد کرو جبکہ تم تھوڑے اور زمین میں کمزور لوگ تھے کسی قسم کی لڑائی یا جہاد کی تم میں طاقت نہ تھی مگر تم چونکہ اپنے دین پر استقلال کے ساتھ قائم تھے اور خدا و رسول کی اطاعت میں مرکب تھے اور کفار کے قتلوں سے (خوف زدہ تھے کہ جہاں ہم جائیں گے یہ ہم کو پریشان کر دیں گے) خدا نے تم کو ایک امن کا شمع کا نہ دیا اور اپنی امداد کے ساتھ تمہاری تائید فرمائی اور اچھے اچھے رزق تم کو نصیب کئے تاکہ تم شکریہ کرو۔

تقویٰ کی برکات | اِیَّاہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اِنْ تَلَّوْا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَکُمْ فُرْقَانًا وَ یُخْرِجْکُمْ مِّنْکُمْ۔ اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی یاد کرتے رہو تو اللہ تم کو فرقہ دے گا اور تم کو اپنے دشمنوں سے نکل دے گا۔

تَسْبِيًا لِّكَ وَتَعْظِيمًا لِّكَ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

یعنی اے ایمان والو! اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے (اور اس کے وعدہ کو سچا جان کر اس کی راہ میں دینی حمیت اور جوش کے ساتھ جہاد پر مکر کو مضبوط پابند ہو گے) تو وہ تمہارے واسطے ایسا فیض پہنکا کر دیگا۔ جس سے حق اور باطل جدا جدا ہو جائیں گے۔

جب تم اس پر کاربند ہو گے تب وہ تمہارے گناہ میں بخش دے گا اور تمہاری برائیاں دور کرے گا۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی نعمت فرماتے کا ذکر کیا ہے جبکہ کفار آپ کے قتل یا قید یا شہر بدر کرنے کے لئے مکر کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے چبڑے سے محفوظ رکھ کر ان کا مکر انہی پر الٹا کر دیا۔

قریش کی جہالت | پھر اس کے بعد قریش کی جہالت کے سبب اپنے حق میں بددعا کرنے کو فرماتا ہے۔

إِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِن سَكَنَ هَذَا مُوَاحِقٌ مِّنْ جِثَدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حَجَا تَمَرًا
مِّنَ السَّمَاءِ أَوْ تَرْفِتْنَا بَعْدَ آبِ آلِ يَحْيَىٰ ۝

اے اور تم اپنے حق یعنی دینی اور دنیاوی عزت کو پہنچو گے اور تمہارے مخالفین عیسیت و نابود ہو کر تمہارے دین کو عزت ہوگی اور تمام دنیا پر تم سمرانی کرو گے۔ خدا کا وعدہ اور اس کا فرمان سچا ہے اور اس نے اس وعدہ کو پورا کر کے دکھادیا کہ جس وقت تک مسلمان دین پر قائم رہے اور خدا کے وعدہ پر یقین رکھا اسی وقت تک ان کے دینی و دنیاوی کام بنتے رہے اور دنیا میں عزت سے انہوں نے زندگی بسر کی۔ اور جس وقت سے یہ خدا کی طرف سے غافل ہوئے اور اس کے فتح و نصرت کے وعدے معمول گئے اور ان کا یقین سست ہو گیا اور علی کا درواہیاں انہوں نے ترک کیں اور رہبانیت اور گوشہ نشینی کو اسلام سمجھا اسی وقت سے ذات نے ان کو گھیر لیا اور جیسے کہ غالب تھے مغلوب ہو گئے اور نیک نامی اور جہاد ہی ان کی بدنامی اور بزدلی سے بدل ہوئی۔ اب اگر اس ذات سے عزت حاصل کرنا چاہیں تو جب تک خدا کے وعدہ کو سچا سمجھ کر علی کا درواہا پر کاربند نہ ہوں گے وہ عزت حاصل ہونی دشوار ہے۔

(مترجم)

قی ہے تیرے پاس سے نازل ہوا ہے تو ہم پر آسمان سے پیغمبر بھیجا دیکھ دینے والے عذاب میں ہم کو مبتلا
نہرا اور یہ بھی کہتے تھے کہ اگرچہ ہم ناحق پر ہیں مگر خدا ہم کو عذاب نہ کرے گا کیونکہ ہم اُس سے مغفرت
مانگتے ہیں اور دوسری یہ بات ہے کہ امت کا رسول جب تک اُس امت کے درمیان ہوتا ہے عذاب
الہی اُس امت پر نازل نہیں ہوتا۔ لہذا ہم پر بھی عذاب الہی نازل نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس
کلامِ چہالت کا بیان فرمایا ہے :-

ہات کا بیان فرمایا ہے :-
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ
وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَقْتُلُونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا
أَوْلِيَاءَ كَإِنْ أَفْلَحُوا إِنْ أَفْلَحُوا إِلَّا الْخَافُونَ وَلَئِنْ أَلْغَوْهُمْ لَذِيكُمُوهُنَّ وَمَا كَانَ
صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مَكَاةٌ وَقَعْدِيَّةٌ فَذَرُونَا الْعَذَابَ إِنَّمَا
كُنْتُمْ تُكْفِرُونَ (۲۵:۸)

۱۰ اور اللہ (عیسیٰ) نہیں تھا کہ انہیں ایسی حالت میں عذاب دیتا کہ تو ان میں تھا اور اللہ انہیں ایسی حالت میں (یعنی) عذاب دینے والا نہیں کہ وہ استغفار کرتے رہیں اور ان میں (ایسی) کیا بات ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ دے حالانکہ وہ سب گرام سے ہجرت نہیں کیا کہ وہ اس کے (حقیقی) سرپرست نہیں۔ اس کے حقیقی سرپرست تو مومن تھے لوگ ہیں اور لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے اور اس گمراہ کے پاس ان کی نماز، بیٹھوں اور تالیفوں کے سوا کچھ نہ تھی، تو اس کفر کے عوض میں جہنم کرتے تھے عذاب ملکہو ۱۰

سُورَةُ الْاَنْفَالِ کا نزول (۲)

حضرت عائشہؓ کی روایت | ابن اسحاق کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یا ایہذا القرآن میں کی اس آیت کے نازل ہونے کے متوہدے ہی عرصہ کے بعد بدر کا واقعہ ہوا۔

وَدَعَانِي وَالْمَكِّيَّةَ يَمِينًا اُذْ لِيَ النَّعْمَةِ وَمَتَّاهُمْ وَلِيَّةً اِنَّ لَدُنَا اَنْكَارٌ وَ
جَحِيْمٌ مَا ذَلَعَا مَا ذَا غَضَبَةٍ وَقَدْ اَبَا اِلَيْمًا

دو اور اسے رسول تم ان دولت مند چھلانے والوں کو اور مجھ کو چھوڑ دو اور تھوڑی مہلت ان کو دو۔
دیکھو تو میں ان کو کسی سزا دیتا ہوں۔ یقیناً ہمارے پاس ان کے واسطے زنجیریں اور پیریاں اور درخ
کاغذ اب ایسا کھانا جو خلق سے اعلیٰ تر ہے اور وہ تاک خطاب ہے۔

برائی کے لئے مال خرچ کرنے والے | ابن اسحاق کہتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَسْخَرُوْا مِنْهُمْ
سَبِيْلًا لِلّٰهِ لَسِيْئَةٌ يَنْفِقُوْنَ لَهَا لَمْ يَكُوْنْ عَلَيْهِمْ حَرَجٌ لَّمْ يَغْلِبُوْا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَ اِلٰهَ
يَجْتَنُّهُمْ يَخْشَوْنَ ۝

”بے شک کافر اپنے مال اس واسطے خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو خدا کے راستے سے روکیں تو غنیمت یہ اس
خرچ کرنے سے ان کو نصرت ہوگی کہ ہمارے ہم نے اتنا مال کیوں برباد کیا اور ہر وہ مسلمانوں کو مغلوب
ہوں گے اور کافر جو قسم کی طرف لکھے گئے جائیں گے۔“

کفار کے لئے مہلت | پھر اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو خطاب فرماتا ہے :-
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ يَنْتَهِوْا لَنُغْفِرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ وَاِنْ
يَعُوْذُوْا فَقَدْ سَلَفَتْ اِنَّهُمْ لَمُتَّوْنَ ۝

”یعنی کفار یہ ہے کہ وہ اگر وہ اپنے کفر سے باز رہیں اور اسلام قبول کریں تو ان کی ساری پہلی

کارروائیاں بخش دی جائیں گی اور اگر وہ باز نہ رہیں گے اور ہر شرارت کریں گے تب وہی سلوک ان کے ساتھ ہو گا جو جنگ بدر میں ان سے پہلوں کے ساتھ ہو چکا ہے۔“

جہاد کی ترغیب | پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب اور اپنے دین کی غیرت و حمیت دلا کر کفار کے مقابلہ اور مقابلہ میں ان کو آمادہ کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

وَقَالُوا مَوْمِنٌ حَتَّى لَا تَكُونُ فِي نَفْسِهِ وَيَكُونُ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالُوا أَنْتَهُمْ قَالَتْ
اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ وَإِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ
الْمَوْتَ وَيَحْيِي النُّفُوسَ (٢٠: ٨)

”اور اے مسلمانو! تم کو کفار سے یہاں تک قتل و قتل کرنا چاہیے کہ اگر کافر فتنہ و فساد باقی رہے اور دین سدا اشدھی کا ہو جائے۔ پھر اگر کفار پہنچ کر سے باز نہ آکر مسلمان ہو جاویں تو اللہ ان کے اعمال اور غلوں و فتنایں کا نگران ہے اور اگر وہ ایمان سے روگردانی کریں اور اسے وصول تمہارا کھانا نہ مانیں تو اسے مسلمانوں میں جان لو کہ خدا تمہارا مولا ہے اور اچھا مولا اور اچھا مددگار ہے۔“

مقام کو اس پر مجبور کرنا چاہیے اور قتل کی کثرت فوج اور ساز و سامان سے خون ریز ہو کر جہاد

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مالِ غنیمت کی تقسیم کے احکام نازل فرمائے ہیں ۔

وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَدِمْتُم مِّن شَيْءٍ كَانَ مَنَاسِكَةً وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ
الْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِن كُنتُمْ أَعْتَدْتُم بِاللَّهِ وَمَا أَتَوْنَا عَلَىٰ عَهْدِنَا
يَوْمَ الْقَرَرِ ثَانِي يَوْمَ أَتَيْنَا الْجَمْعَيْنِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (٧١: ٨)

اور جان لو کہ مالی قیمت میں جو چیز تمہارے ہاتھ آئے اس میں سے پانچواں حصہ خدا و رسول اور ذی القربیٰ اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے واسطے ہے اگر تم اللہ پر اس چیز پر ایمان لائے ہو جو ہم نے پہلے ہمہ پر (جو چھوڑ ہے) نازل کی امتیاز کے دن کے لئے (جس دن کہ حق اور باطل میں تمیز ہوئی اور حق غالب ہوا ایسی بد کے دن) میں دن دو فوجیں آپس میں لڑیں (ایک مسلمانوں کی اور دوسری کافروں کی) اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

افواج کے مقامات اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدُوِّ الدِّينِ وَهُوَ بِالْعُدُوِّ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبِ
اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ لَخَتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ وَلَكِنْ لِيَقْضِ
اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَن بَيْتِنَا وَيُنَيِّتَ عَنْ بَيْتِنَا وَارِثَ

اللّٰهُ تَسْمِعْتُمْ عَلَيْهِ ۞

یاد کرو جس وقت کہ تم جنگل کے دولے کنارہ پر تھے (یعنی جو مدینہ کی طرف تھا) اور مشرکین پرے کنارہ پر تھا اور قافلہ کے لوگ تم سے نیچے کی طرف تھے اسے مسلمانو اگر تم مشرکین سے جنگ کا ہدفہ کرتے تو ان کی کثرت اور ساز و سامان کو دیکھ کر ضرور وہہ کا خلاف کرتے مگر خدا چاہتا تھا کہ اس کام کو ظہور پذیر کرے جو تقدیر میں مقدر کر چکا تھا (اسی سبب اُس نے مشرکین کا تم سے یکایک سامنا کر دیا) تاکہ جو ہلاک ہو وہ حجت روشن سے ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ حجت روشن سے زبور ہو اور بے شک اللہ سننے والا علم والا ہے ۝

اِذَا يُرِيكُمْ اللّٰهُ فِي مَنَاصِكُمْ فَيَلِيْكُمْ وَكَفَّ اَزْ اَكْثَرِ كَثِيْرًا لِّفَيْسَلْتَعُوْا
اَنْتُمْ دَعَاۤءًا وَّالَيْكُمْ اللّٰهُ سَلُّوْا رَاۤءَ عَلِيْہِمْ يَدَاۤءِ الصُّلٰہِ وَرَاۤءَ اِذَا يُرِيكُمْ

آنحضرت کی حالت کا خواب

اِذَا التَّحِيْرُ فِيْ اَعْيُنِكُمْ قَبِيْرًا وَّ يَقِيْلُكُمْ فِيْ اَعْيُنِهِمْ وَلِيَقْنِيْ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۔
۝ (اسے رسول) وہ وقت یاد کرو جبکہ خدا نے تم کو کافروں کا لشکر تمہارے خواب میں حضور ا دکھا یا اگر وہ ان کی تعداد تم کو بہت دکھاتا تو ضرور تم جنگ سے دل چھوڑ دیتے اور آپس میں لڑنے یا نہ لڑنے کی نسبت جھگڑنے لگتے مگر اللہ تعالیٰ نے تم کو سلامت رکھا بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے اور اے مسلمانو یاد کرو وہ وقت جب اللہ تعالیٰ تم کو تمہاری آنکھوں میں کفار کا لشکر متھوڑا دکھایا تھا تاکہ تمہارے حوصلے پست نہ ہوں اور تم کو بھی کفار کی آنکھوں میں حضور ا دکھایا تھا تاکہ وہ بھی تمہارے مقابلہ سے نہ ہماگ جائیں تاکہ اللہ تعالیٰ اُس کام کو پورا کرے جو تقدیر میں ہو چکا تھا ۝

اَيَّاكُمْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا اَلْقَيْتُمْ ذِفْتَ فَاَنْتُمْ وَاِذَا كُنْتُمْ اِلٰہُ لَعَلَّكُمْ
تَفْلِحُوْنَ ۝ وَاَطِيعُوْا اللّٰهَ وَتَسْـَٔلُوْہٗ وَلَوْ تَنَادَّوْا فَاَفْتَقَفْتُمْ فَلَوْ ا
تَدَّحَبَ سِيْرًا يَّحْكُمُوْا اَصْحٰبُہٗ وَاِنَّ اللّٰهَ تَمَعَ الصَّابِرِيْنَ ۞

ثبات اور ذکر اللہ

۝ اے مسلمانو جب تم کفار کے لشکر سے مقابلہ کرو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو یاد کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ اور خدا و رسول کی اطاعت کرو۔ اور آپس میں اختلاف نہ کرو۔ اس سے تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا جائے گی اور مقابلہ کے وقت صبر کیا کہو بے شک خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ۝

وَلَا تَمْلِكُوْا كَالَّذِيْنَ خَسِرُوْا اٰمِيْنَ يٰۤاَيُّہٗ بُطْرًا ۝ وَّيُحٰٓذِرُ النَّاسَ (۱۰۰)
اور اے مسلمانو! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے گھروں میں مکہ

نمود و نمائش کی ممانعت

سے اترامٹ اور لوگوں کے دکھاوے کے واسطے نکلے جیسے کہ ابو جہل نے کہا تھا کہ ہم بجز میں جا کر ناپ کاٹنے نہیں گے اور شرابی نہیں گے تاکہ تمام عرب میں ہماری دعا کا بیٹھ جائے بلکہ اے مسلمانو! تم کو ان باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ تم خالص جہاد اور اعلا کلمۃ الحق کی نیت سے گھر سے نکلو اور خدا کے دین پر سے اپنی جان مال کو قربان کرو۔ اگر یہ نیت تمہاری سچی ہوگی تو ضرور خدا تمہاری مدد فرمائے گا اور دونوں جہان میں تمہارے درجات بلند کرے گا۔ لہذا تم کو لازم ہے کہ خلوص دل سے دین اسلام کی ترقی کے لئے جہاد پر کمر باندھو۔ اگے فرماتا ہے قَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ فِي الْحَضَرِ وَبِغْيَتِهِمْ تَحْلِفُهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَفِعُوا بِهَا (پس اے رسول!) اگر تم کفار و مشرکین کو جنگ میں پاؤ تو ان کو اس قدر قتل کرو کہ اپنی ہیبت سے پچھلے کافروں کو بھی جھکا دو تاکہ ان کو نصیحت اور عبرت ہو۔

جہاد کی تیاری کا حکم اَوَاعِدُوا النَّجْمَ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ مَتَابِلِ الْخَيْلِ تَرْسِمُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ - اور کفار کی جنگ کے لئے اے مسلمانو! جہاں تک تم سے ہو سکے قوت و زور اور گھوڑوں کے پالنے سے تیاری کرو تاکہ اس سامان سے تم اپنے اور خدا کے دشمنوں کو خوف زدہ کرو۔

وَمَا تَنْفَعُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَوْفَ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَغْلِبُونَ ۝
اور اے مسلمانو! جہاد کے سادو سامان میں جو کچھ تم خرچ کرو گے خدا اس سب کا ثواب تم کو پورا دیدیگا اور تم کچھ بھی کم نہ دینے جاؤ گے۔

صلح و اشتی اِنْ يَخِذُوا بِاللِّسَانِ مَا جُنَحَ لَهَا وَكُوَيْلٌ عَلَى اللَّهِ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝
اور اے رسول اگر تم سے کفار صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اُس کے واسطے مائل ہو جاؤ اور خدا پر بھروسہ کرو۔ بیشک وہ سننے والا علم والا ہے۔

دھوکہ کا اندیشہ اِنْ يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ الْجُنُودِ فَاَصْبَحُوا حَتًّا ۝
بَنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ۝ وَاللَّيْلُ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ نَوَافِلُ ۝
فی الْقُدُسِ جَمِيعًا ۝ مَا أَكَلَتْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَاللَّيْلُ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۝
اور اگر کفار صلح کر کے تم کو دھوکہ دینا چاہیں تو بیشک اے رسول خدا تم کو کافی سختی دے گی کہ تم نے اپنی ہوا و مومنوں کے ساتھ تمہاری تائید فرمائی اور مومنوں کا دل میں اللہ کی اتم زمین پر کافر اور کفر کرنے سے بھرنے والے ہیں محبت و ڈال کے لئے نفل و کرم سے بھری ہوئی محبت و اللہ کی اتم زمین پر کفر و کفر کرنے والے ہیں۔
شیعاعت و استغاثت اِس کے اگے فرماتا ہے: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَبِّبْ اللَّهُ وَحَمَّ ابْنُكَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَبِّبْ اللَّهُ وَحَمَّ ابْنُكَ
وَلَا يَكُنْ مِنْكُمْ جَانِبٌ يُغْلَبُ وَلَا تَقَامِنِ الْكَافِرِينَ كَفَرُوا بِالْحَقِّ قَوْمٌ هَافِيَةٌ ۝

”اسے نبی تم کو خدا اور تمہارے فرمانبردار زمین کا نبی ہیں۔ اسے نبی مومنوں کو جہاد پر آمادہ کرو۔ اگر تم میں سے
 بیس مبروئے شخص ہوں گے تو بے شک وہ دو سو کافروں پر غالب ہوں گے۔ کیونکہ اگر تم میں سے
 تئو آدمی ہوں گے تو بے شک ہزار کافروں پر غالب ہوں گے۔ کیونکہ کفار ایسے لوگ ہیں جو حق کو نہیں
 سمجھتے و نیک نیتی سے جنگ کرتے ہیں یہ

حکم میں تخفیف اور چونکہ مسلمانوں میں ہر قسم کے لوگ تھے کمزور بھی اور بہادر بھی، اس لئے اللہ تعالیٰ
 لکھنوروں اور ضعیفوں کی رعایت فرمائی اور یہ حکم نازل کیا۔

اِذْ نَخَفْتَ اللّٰهُ عَنْكَ وَ عَلِيَّكَ مَضْعَاً قَاتِلَ يَكُنْ مِنْكَ مَا قَاتَ صَارَتْ يَغْلِبُوْنَ
 مَا قَاتِيْنَ وَ اِنْ يَكُنْ مِنْكَ الْفَتْ يَغْلِبُوْنَ الْفَتِيْنَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

یعنی اے مسلمانو! اب خدا نے تم سے سابق حکم میں تخفیف کر دی ہے اور وہ جانتا ہے کہ تم میں کمزور لوگ
 بھی (شہادت اور ثواب کی امید سے جہاد میں شریک ہوتے ہیں تو اگر تمہارے لشکر میں سو آدمی مبر کر نیولے ہوں گے
 تو وہ دو سو کافروں پر غالب ہونگے اور اگر تم میں ہزار مبر کر نیولے ہونگے تو دو ہزار کفار پر غالب ہونگے اور خدا مبر کر نیوالوں کے ساتھ ہے۔

اسے اور تم دین حق کے واسطے جنگ کرتے ہو۔ اس سبب باوجود قلت تعداد اور بے سامانی کے بھی تم ان پر
 غالب ہو گے۔ خدا کا وعدہ تمہارا ہے مگر انہوں کہ مسلمان خود اپنے غلت میں ماکر ذلت پر تیر پھیلانے ہوئے مزے سے سوتے ہیں
 اور زمانہ گنتا ہی ان کو صبر و حرکت کے لئے آمادہ کرتا ہے مگر یہ ہوں ملک میں کرتے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے بزرگوار
 سلف کی پیروی نصیب فرمائے اور جہاد کے ہوش و خواص درست کرے تاکہ یہ اسلام کی ترقی و منزل اور مسلمانوں کی کثرت و
 فلاح کے اسباب پر نظر ڈال کر اپنی گمشدہ عزت کے حاصل کرنے کے واسطے عمل کام میں مشغول ہوں۔

لے اسی سبب سے مبر کرنے والے اور اپنی جان کو خدا کے حضور بذکر کرنے والے باوجود کم تعدادی اور
 قلت سانہ و سامان کے کفار کی کثیر تعداد پر غالب ہوتے ہیں اور دنیا میں عزت اور کثرت کا مال
 فہمست حاصل کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو لونڈی غلام بناتے ہیں اور آخرت میں اگر شہید ہونے تو عطا
 جواد یعنی ہمیشہ کی زندگی کافی حاصل کرتے ہیں اور اگر زندہ بچے تو خدا کی رضا مندی کے ستم ہو کر ثواب عظیم
 پاتے ہیں اور خدا کے محبوب ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ اس کافران ہے:-

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سَابِقِيْنَ اَمَّا تَقُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

یعنی یقیناً وہ لوگ خدا کے محبوب ہیں اور خدا ان سے بحد محبت رکھتا ہے جو اس کے راستہ میں
 یعنی دین حق کی ترقی کے لئے اس طرح مستعدی اور ثابت قدمی جہاد کرتے ہیں گویا وہ میر پلائی دیار ہیں۔
 جس کو دشمنوں کے صبر پہنچنے سے جنبش تک نہیں ہوتی یہ ان کے صبر اور ثابت قدمی کی تعریف ہے

اور درحقیقت ایسی ہی مستعدی کا کام بھی پلتا ہے۔

پانچ خاص عطیے ابن اسحاق کہتے ہیں محمد سے حضرت امام باقر ابو جعفر علی زین العابدین بن سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو رعب کے ساتھ مدد دی گئی ہے اور تمام زمین میرے لئے مسجد اور پاکی بنائی گئی ہے اور مجھ کو جامع کلم عنایت ہوئے ہیں اور مالِ غنیمت میرے واسطے حلال کیا گیا ہے اور شفاعت کا مرتبہ مجھ کو دیا گیا ہے۔ یہ پانچ باتیں ایسی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عنایت نہیں ہوئیں۔

قیدیوں کے بارے میں آیات اچھا اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیدیوں سے فدیہ لینے کے بارے میں نالاغی کا ہر فرماتا ہے اور پھر اس کی اہانت دیتا ہے۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يُلَاقِيَ أَتَىٰ يُلَاقِيهِ فِي الْقُرْآنِ مَنْ تَوَلَّىٰ قَوْمًا عَمَّا مَلَكَ الدُّنْيَا
وَاللَّهُ يَرْيِيهِ الْآخِرَةَ ۖ ط

کسی نبی کو یہ بات ملائی نہیں کہ اس کے پاس قیدی ہوں اور وہ ان کو فدیہ لے کہ زندہ چھوڑ دے یہاں تک کہ زمین میں خوب مشرکین کو قتل نہ کرے۔ تم اے مسلمانو! اسبابِ دنیا کا ادا کرتے ہو اور اللہ آخرت کا ادا کرتا ہے۔

كُلُّكُمْ بِكَيْفَاتٍ مِنَ اللَّهِ لِمَسْكُوتٍ فِيمَا أَخَذَ ثُمَّ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَكُلُوا مِنْمَا غَنِمْتُمْ
حَدَّ ذَلِيلَتِمْ وَأَتَقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

اگر کتابِ الٰہی سبقت نہ کرتی (یعنی خدا تم کو اس کے حجاز کا حکم دینے والا نہ ہوتا تو) یہ جو تم نے فدیہ وغیرہ لیا ہے ضرور تم کو عذابِ عظیم چھو لیتا۔ اب تم ہلاؤ وہ اس مال کو جو حلال اور طیب سمجھ کر کھاؤ جو کفار سے تم نے غنیمت میں حاصل کیا ہے اور خدا سے ہر وقت ڈرتے رہو بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ الْأَمْوَالِ إِنَّ يَغْلِبُ اللَّهُ رِجْلًا
فَكُلُوا مِنْكُمْ حَيْثُ أَتَىٰ نِكْمٌ خَيْرٌ مِّمَّا أَخَذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرَ اللَّهُ وَاللَّهُ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

اے نبی! ان قیدیوں سے کہہ دو جو تمہارے قبضہ میں ہیں کہ اگر خدا تمہارے دلوں میں بھلائی کو جانے کا (یعنی اگر تم اسلام قبول کرو گے) تو جو فدیہ تم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر تم کو عنایت کرے گا اور

تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشے والا مہربان ہے۔“

پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو باہم الفت و محبت پر رغبت دلائی ہے اور مہاجرین اور انصار کو دین میں اپنی دوستی کا اہل کیا ہے اور دونوں کے تعلق باہم وابستہ کر دیئے ہیں اور کفار میں سے ایک کو دوسرے کا دوست فرمایا ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ اے مومنو! اگر تم باہم محبت کو قائم نہ رکھو گے اور مسلمانوں کے بدلے کافروں سے محبت کرو گے تو زمین میں بہت بڑا فتنہ اور فساد پیدا ہو گا۔ اس لئے لازم ہے کہ اگر کافر قریبی رشتہ دار بھی ہو تب بھی اُس سے محبت نہ کرے اور اپنے دینی بھائیوں کو اُس پر مقدم سمجھے۔

پھر فرماتا ہے :-

میراث کا حکم | وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ هُمْ مَعَهُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ
يُنْكَهَ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ أُولَئِكَ يَبْتَغِي فِي كِتَابِ إِنْ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ
حَلِيلٌ ۝ (۸۰ : ۷۵)

یعنی اے مسلمانو! جو لوگ تمہارے بعد ایمان لائے اور تمہارے ساتھ انہوں نے ہجرت اور جہاد کیا وہ بھی تم میں سے ہیں اور کتاب الہی یعنی میراث کے مقدمہ میں جو مسلمان رشتہ دار قریب کے ہیں وہ دور کے رشتہ داروں سے مقدم ہیں۔ بیشک خدا ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔



باب

شترکائے بدر

(مہاجرین)

بنی مطلب ابن اسحاق کہتے ہیں بنی ہاشم بن عبد مناف اور بنی مطلب بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ ہیں یہ لوگ اس مبارک جہاد یعنی بدر کی جنگ میں شریک تھے :-

- ۱ - سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -
- ۲ - شیر خدا و شیر رسول حضرت امیر حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا -
- ۳ - حضرت علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم، حضور کے چچا زاد بھائی -
- ۴ - زید بن حارثہ بن شریل بن کعب بن عبد العزیٰ بن امرئ القیس الکلبی - جن پر خدا و رسول نے انعام کیا -

ابن ہشام کہتے ہیں زید بن حارثہ بن شریل بن کعب بن عبد العزیٰ بن امرئ القیس بن عامر بن نعمان بن عامر بن عبدود بن عوف بن عذرہ بن زید اللہ بن زبیدہ بن ثمر بن کلب بن وبرہ -

۵ - ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آقا و غلام انسہ

۶ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آقا و غلام ابوبکشہ -

ابن ہشام کہتے ہیں ابوبکشہ فارسی تھے اور انسہ حبشی تھے -

۷ - ابن اسحاق کہتے ہیں اور ابو مرثد کنانہ بن حصن بن یربوع بن عمرو بن یربوع بن خزیمہ بن سعد بن طریف

بن حلال بن غنم بن فہی بن یحیر بن سعد بن قیس بن عیلان -

ابن ہشام کہتے ہیں کنانہ بن حصین ہے -

۸ - ابن اسحاق کہتے ہیں اور ان کا بیٹا مرثد بن ابی مرثد حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کا حلیف یہ بھی شریک تھے -

۹۔ عبیدہ بن حرث بن مطلب

۱۰۔ طفیل بن حرث

۱۱۔ اور حصین بن حرث - یہ تینوں بھائی تھے۔

۱۲۔ مسلح جن کا نام عوف بن اثاثہ بن عباد بن مطلب ہے۔

اس قبیلے کے یہ بارہ آدمی تھے۔

بنی عبد شمس | بنی عبد شمس بن عبد مناف میں سے یہ حضرات تھے :-

۱۔ عثمان بن عفان بن ابی العاص بن اُمیہ بن عبد شمس اپنی زوجہ حضرت بی بی رقیہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی) کی علالت کے سبب سے مدینہ میں رہ گئے تھے مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالی غنیمت میں ان کا حقہ لگایا تھا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور میرا ثواب؟ فرمایا تم کو جہاد کا ثواب بھی ملے گا۔

۲۔ ابو حذیفہ بن عقیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس

۳۔ ابو حذیفہ کے آزاد غلام سالم

ابن ہشام کہتے ہیں ابو حذیفہ کا نام ہشام ہے اور سالم کو ان کی ماں ثبیہ بنت یعارہ بن زید بن عبیدہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن ادس نے بہت کے نام پر چھوڑ دیا تھا۔ پھر ابو حذیفہ نے ان کو متبذی کر لیا اور بعض لوگوں کا قول ہے ثبیہ بنت یعارہ ابو حذیفہ بن عقیبہ کی بیوی تھی اور اُس نے سالم کو بہت کے نام پر آزاد کر دیا تھا۔ اس سبب سے لوگ سالم کو ابو حذیفہ کا آزاد غلام کہنے لگے۔

۴۔ ابن اسحاق کہتے ہیں لوگوں کا بیان ہے کہ ابو العاص بن اُمیہ کے آزاد غلام صبیح نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں حاضر ہونے کی تیاری کی تھی۔ مگر یکایک بیماریاں ہونے سے مجبور ہو گئے تب انہوں نے اپنے آؤٹ پر ابولہ بن عبد اللہ بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم کو سوار کر دیا اور صبیح اس کے بعد تمام واقعات میں آپ کے ساتھ شریک ہوئے۔

جی اسد بن خزیمہ | بنی عبد شمس کی شاخ بنی اسد بن خزیمہ کے حلفاء میں سے یہ لوگ اس جنگ میں شریک تھے :-

۱۔ عبد اللہ بن جہش بن رثاب بن یحمر بن صبرہ بن مُرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد۔

۲۔ عکاشہ بن محسن بن حرثان بن قیس بن مُرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد۔

۳۔ شجاع بن وہب بن لہیعہ بن اسد بن صہیب بن مالک بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد اور
ان کے بھائی عقبہ بن وہب۔

۵۔ یزید بن قیش بن زباب بن یحییٰ بن صبرہ بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد۔

۶۔ ابوسنان بن محسن بن حسان بن قیس (عکاشہ بن محسن کے بھائی) اور

۷۔ ان کے بیٹے سنان بن ابی سنان

۸۔ محرز بن نضلہ بن عبد اللہ بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد

۹۔ لہیعہ بن اکثم بن سجرہ بن عمرو بن لکیز بن عامر بن غنم بن دودان بن اسد۔

بنی کبیر بن غنم | اور بنی کبیر بن غنم بن دودان بن اسد کے حلفاء میں سے یہ حضرات تھے :-
۱۔ ثقیف بن عمرو۔

۲۔ مالک بن عمرو اور

۳۔ مدلجہ بن عمرو۔

ابن ہشام کہتے ہیں مدلاجہ بن عمرو ہے۔ یہ تینوں بھائی تھے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں یہ لوگ بنی جمرآل بنی سلیم میں سے ہیں اور ابو مخشی ان کے حلیف ہیں۔ یہ سب
سولہ آدمی تھے۔

ابن ہشام کہتے ہیں ابو مخشی طائی ہیں ان کا نام سوہ بن مخشی ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں اور بنی نوفل بن عبد مناف سے یہ حضرات شریک تھے :-

بنی نوفل | ۱۔ عقبہ بن غزوہ بن جابر بن وہب بن نسیب بن مالک بن حرث بن مازن بن

منصفہ بن حکم بن خصیفہ بن قیس بن عیلان۔

۲۔ اور عقبہ بن غزوہ کے آٹھ غلام جنہاں یہ دو شخص تھے۔

اور بنی اسد بن عبد العزیٰ میں سے :-

بنی اسد | ۱۔ زبیر بن غوام بن خویلد بن اسد

۲۔ حاطب بن ابی بلتعہ اور

۳۔ حاطب کے آٹھ غلام سعد۔ یہ سب تین آدمی تھے۔

ابن ہشام کہتے ہیں ابو بلتعہ کا نام عمرو بنی ہے اور سعد کلبی تھے۔

بنی عبد الدار | ابن اسحاق کہتے ہیں اور بنی عبد الدار بنی قحطانی میں سے یہ حضرات تھے :-

- ۱۔ مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی۔
- ۲۔ سوید بن سعد بن حریملہ بن مالک بن عیلہ بن سبا بن عبد الدار بن قصی۔ یہ دو شخص تھے۔

بنی زہرہ | بنی زہرہ بن کلاب میں سے :-

۱۔ عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ۔

۲۔ سعد بن ابی وقاص۔ اور ابی وقاص کا نام مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھا اور

۳۔ ان کے بھائی عمیر بن ابی وقاص۔

۴۔ ان کے حلفاء میں سے مقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ بن ثمامہ بن مطرود بن عمرو بن سعد بن زہیر بن ثور بن ثعلبہ بن مالک بن ثمرید بن ہزل بن فاس بن وریم بن القین بن احمود بن ہرہ بن عمرو بن الحاف بن قضاہ۔

ابن ہشام کہتے ہیں بعض کا قول ہے کہ ہزل بن فاس بن ذرہ ہے اور ذہیر بن ثور ہے۔

۵۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور عبد اللہ بن مسعود بن شمع بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تیم بن سعد بن ہزہل۔

۶۔ مسعود بن ربیعہ بن عمرو بن سعد بن عبد العزیٰ بن حمالہ بن غالب بن محلم بن عائذہ بن سلیح بن ہون بن فزیرہ۔

ابن ہشام کہتے ہیں ان کا لقب قارہ تھا۔ کیونکہ یہ لوگ بے مثال تیر انداز تھے۔

۷۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور ذوالشالین بن عبد عمرو بن نفلہ غیثان بن سلیم بن ملک بن رقصی بن حارثہ بن عمرو بن عامر کی اولاد سے اور یہ قبیلہ خزاعہ کی ایک شاخ ہے۔

ابن ہشام کہتے ہیں ذوالشالین کا نام عمیر تھا۔

۸۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور خباب بن ارت۔ یہ سب لوگ اٹھ اشخاص تھے۔

ابن ہشام کہتے ہیں خباب بن ارت بنی تیم میں سے تھے اور ان کی اولاد گوذہ میں ہے اور بعض کہتے ہیں خزاعہ سے تھے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں بنی تیم بن مرہ میں سے :-

بنی تیم بن مرہ | ۱۔ حضرت ابو بکر صدیق جن کا نام عقیق بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب

بن سعد بن تیم ہے۔ ابن ہشام کہتے ہیں ابو بکر کا نام عبد اللہ ہے اور عقیق خوب محمودی اور دوزخ

سے آزادی کے سبب ان کا لقب ہے۔

۲۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور حضرت ابوبکرؓ کے آزاد غلام بلال، جن کو امتیہ بن خلف سے حضرت ابوبکرؓ نے خریدا تھا اور سی بلال بن رباح ہیں۔

۳۔ اور عامر بن فہیرہ۔ ابن ہشام کہتے ہیں عامر بن فہیرہ کو حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ نے بنی اسد سے خریدا تھا۔ جن میں عامر کی پیدائش تھی۔

۴۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور قسیمیہ بن سنان جو قبیلہ نمر بن قاسط میں سے تھے۔

ابن ہشام کہتے ہیں نمر بن قاسط بن حبیب بن اقصیٰ بن حدلیہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار۔ اور بعض کہتے ہیں اقصیٰ بن غمی بن حدلیہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار۔ اور بعض کا قول ہے حبیب بن عبد اللہ بن جدرعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم کے آزاد غلام تھے اور کہا جاتا ہے کہ یہ رومی تھے۔ جن لوگوں کا یہ بیان ہے کہ یہ نمر بن قاسط میں سے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ روم میں قید تھے وہاں سے ان کو خرید لیا تھا اور حدیث میں وارد ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حبیب روم میں سے سبقت کرنے والا ہے۔

۵۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم۔ یہ ملک شام میں گئے ہوئے تھے اور اس وقت وہاں سے واپس آئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدر کی جنگ سے فارغ ہو کر آ رہے تھے۔ آپؐ نے ان کا بھی حقہ لگایا تھا۔ انہوں نے عرض کیا اور یا رسول اللہ میرا ثواب؟ فرمایا تم کو ثواب بھی ہوگا۔ یہ پانچ شخص تھے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں اور بنی مخزوم بن یقظ بن مضرہ میں سے :-

بنی مخزوم ۱۔ ابوسلمہ بن عبد اللہ۔ اور ابوسلمہ کا نام عبد اللہ بن عبد اللہ بن بلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔

۲۔ شماس بن عثمان بن شریہ بن سوید بن ہری بن عامر بن مخزوم۔ ابن ہشام کہتے ہیں شماس کا نام عثمان ہے اور شماس ان کا اس سبب سے نام ہو گیا کہ شماس میں سے ایک شماس تکہ میں آیا۔ یہ بہت خوب صورت تھا۔ اس کی خوب صورتی کو دیکھ کر مکہ کے لوگ متعجب ہوئے۔ حقیہ بن ربیعہ عثمان کے ماموں نے کہا۔ میں اس شماس سے زیادہ حسین ایک لڑکا تم کو دکھاتا ہوں۔ اور میرا چچا بھی عثمان کو لاکر دکھایا۔ اس وقت عثمان کو ایک شماس کہنے لگے۔ یہ ابن شہاب نہ ہری وغیرہ نے بیان کیا ہے۔

۳۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور ارقم بن ابی ارقم۔ ابی ارقم کا نام عبد مناف بن اسد ہے اور اسد کی

کفیت ابو جندب بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔

۴۔ حماد بن یاسر۔ ابن ہشام کہتے ہیں حماد بن یاسر غسی قبیلہ مدح سے ہیں۔

۵۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور مصعب بن عوف بن عامر بن فضل بن عقیف بن کلیب بن حبشہ بن سلول بن کعب بن عمرو، ان کے حلیف بنی خزاعہ میں سے۔ یہ سب پانچ فسخ ہیں۔

اور بنی ہدی بن کعب میں سے :-

بنی ہدی بن کعب | ۱۔ عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن عبداللہ بن قریظ بن رباح بن

لدارع بن ہدی۔

۲۔ اور ان کے بھائی زید بن خطاب۔

۳۔ اور مہجیع، عمر بن خطاب کے آزاد غلام تھے اہل یمن سے تھے اور بدر کی جنگ میں سب سے پہلے مسلمانوں میں سے تیر کی ضرب سے شہید ہوئے۔

ابن ہشام کہتے ہیں مہجیع عک بن عدنان کی اولاد سے تھے۔

۴۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور عمرو بن سراقہ بن حنظل بن انس بن اڑاعہ بن عبداللہ بن قریظ بن رباح بن رزاعہ بن ہدی بن کعب۔

۵۔ اور ان کے بھائی عبداللہ بن سراقہ۔

۶۔ اور واثق بن عبداللہ بن عبد مناف بن عزیر بن ثعلبہ بن یرجوع بن حنظلہ بن مالک بن نذیر بن تمیم بن ان کے حلیف۔

۷۔ اور عولی بن ابی غولی

۸۔ اور مالک بن ابی غولی ان کے حلیف۔

ابن ہشام کہتے ہیں ابو غولی بنی عجل بن نجیم بن مصعب بن علی بن بکر بن وائل میں سے تھے۔

۹۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور عامر بن لہیعہ غز بن حائل میں سے آل خطاب کے حلیف۔

ابن ہشام کہتے ہیں حنظل بن وائل بن قاسط بن ہشب بن اخی بن جدیلہ بن اسد بن ریعہ بن نزار

ہے اور بعض کہتے ہیں اخی بن وکی بن جدیلہ ہے۔

۱۰۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور عامر بن بکیر بن عبد یلیل بن ناشب بن فیرو بنی سعد بن لیث میں سے۔

۱۱۔ اور عاقل بن بکیر

۱۲۔ اور خالد بن بکیر

۱۳۔ ایاس بن بکیر بنی مدی بن کعب کے حلیف

۱۴۔ اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بن عبد العزیٰ بن عبد اللہ بن قرط بن رباح بن رزاح بن مدی بن کعب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدر سے واپس آنے کے بعد شام سے آئے تھے جنود نے ان کا مال ضیعت میں حصہ لگایا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا اجر؟ فرمایا تم کو اجر بھی ملے گا۔ یہ سب چودہ آدمی تھے۔

بنی جمح بن عمرو | اور بنی جمح بن عمرو بن ہصیع بن کعب میں سے :-

۱۔ عثمان بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔

۲۔ اور ان کے فرزند سائب بن عثمان اور ان کے دونوں بھائی۔

۳۔ قدامہ بن مظعون

۴۔ اور عبد اللہ بن مظعون

۵۔ اور عمر بن حارث بن عمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ یہ پانچ شخص تھے۔

بنی سہم بن عمرو | اور بنی سہم بن عمرو بن ہصیع بن کعب میں سے :-

۱۔ خنیس بن حذافہ بن قیس بن مدی بن سعید بن سہم ایک شخص۔

بنی مالک بن حسل | اور بنی عامر بن لوئی کی شاری بنی مالک بن حسل بن عامر میں سے :-

۱۔ ابو سیرہ بن ابی اہم بن عبد العزیٰ بن ابی قیس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل۔

۲۔ اور عبد اللہ بن عمرو بن عبد العزیٰ بن ابی قیس بن عبد ود بن نصر بن مالک۔

۳۔ اور عبد اللہ بن سہیل بن عمرو بن عبد مس بن عبد ود بن نصر بن مالک یہ اپنے باپ سہیل بن عمرو کے ساتھ مکہ سے آئے تھے۔ جب بدر میں آکر ٹھہرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر مل گئے اور آپ کے ساتھ جہاد کیا۔

۴۔ اور عمیر بن عوف (سہیل بن عمرو کے آزاد غلام)

۵۔ اور سعد بن خولہ ان کے حلیف یہ پانچ شخص تھے۔

ابن ہشام کہتے ہیں سعد بن خولہ اہل یمن سے تھے۔

بنی حارث بن فہرہ | ابن اسحاق کہتے ہیں اور بنی حارث بن فہرہ میں سے :-

۱۔ ابو عبیدہ یعنی عامر بن عبد اللہ بن جراح بن ہلال بن امیب بن

خلیبہ بن حرث ۔

۲۔ اور عمرو بن حرث بن زہیر بن ابی شداد بن زبیر بن ہلال بن ابی اہیب بن غلبہ بن حرث ۔

۳۔ اولاد کے بجائے صفوان بن وہب اور یہ دونوں بیٹا کے بیٹے تھے ۔

۴۔

۵۔ اور عمرو بن ابی مرثد بن زبیر بن ہلال بن اہیب بن غلبہ بن حرث ۔ یہ پانچ شخص تھے ۔

یہ تمام مہاجرین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی جنگ میں شریک ہوئے
مراستی شخص تھے ۔

ابن ہشام کہتے ہیں ابن اسحاق کے علاوہ بہت اہل علم مہاجرین میں سے بدر کی جنگ میں
ان لوگوں کو بھی بیان کرتے ہیں ۔ بنی عامر بن لوئی میں سے وہب بن سعد بن ابی مرثد اور عاتب
بن عمرو اور بنی حرث بن فہر میں سے عیاض بن ابی زہیر ۔



شمر کا بے بدر (اوس)

ابن اسحاق کہتے ہیں بدر کی جنگ میں آنحضرت کے ساتھ انصار کے قبائل میں سے یہ لوگ تھے :-
بنی عبدالاشہل قبیلہ اوس بن حارث بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر کی شاخ بنی عبدالاشہل بن ہشام بن حرث بن خزرج بن اوس بن مالک بن اوس میں سے :-

- ۱۔ سعد بن معاذ بن نعمان بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل -
- ۲۔ اور عمرو بن معاذ بن نعمان بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل -
- ۳۔ اور حرث بن اوس بن معاذ بن نعمان -
- ۴۔ اور حرث بن انس بن رافع بن امرئ القیس -
- ۵۔ اور بنی حمید بن کعب بن عبدالاشہل سے سعد بن زید بن مالک بن عبید -
- ۶۔ اور بنی زحرہ بن عبدالاشہل سے سلمہ بن سلمہ بن ویش بن زحرہ بن زحرہ -
- ۷۔ اور عباد بن بشر بن ویش بن زحرہ بن زحرہ -
- ۸۔ اور سلمہ بن ثابت بن ویش -
- ۹۔ اور رافع بن یزید بن کزہ بن سکین بن زحرہ -
- ۱۰۔ اور حرث بن خزرج بن عدی بن ابی بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج (بنی عوف بن خزرج میں سے ان کے حلیف)
- ۱۱۔ اور محمد بن سلمہ بن خالد بن عدی بن محمد بن حارث بن حرث (بنی حارث میں سے ان کے حلیف)
- ۱۲۔ اور سلمہ بن اطم بن حرث بن عدی بن محمد بن حارث بن حرث (ان کے حلیف) ابن ہشام کہتے ہیں ان

۱۔ زحرہ بعض نسخوں میں زاکہ زہر اور عین کے پیش اور واؤ کے سکون کے ساتھ ہے اور بعض میں زاکہ زہر اور عین کے سکون اور واؤ کے زہر کے ساتھ ہے - ۱۲ (مترجم)

ابن حریث بن عدی ہے۔

۱۳۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور ابو الہشیم بن تیمان۔

۱۴۔ اور عبید بن تیمان۔ ابن ہشام کہتے ہیں فتیک بن تیمان بھی کہا جاتا ہے۔

۱۵۔ ابن ہشام کا قول ہے کہ عبداللہ بن ہمل بھی تھے جو بنی زعفر سے ہیں اور بعض کہتے ہیں قبیلہ غسان سے ہیں۔ ابن اسحاق کہتے ہیں یہ سب پندرہ آدمی تھے۔

بنی سواد بن کعب | ابن اسحاق کہتے ہیں اور بنی ظفر کی شاخ بنی سواد بن کعب میں سے اور کعب ہی کو ظفر بھی کہتے ہیں۔ ابن ہشام کہتے ہیں ظفر بن خزرج بن مالک بن اوس ہے۔

۱۔ قتادہ بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد۔

۲۔ اور عبیدہ بن اوس بن مالک بن سواد یہ دو شخص تھے۔

ابن ہشام کہتے ہیں عبیدہ بن اوس وہ شخص ہے جس کو مقرر کہتے ہیں کیونکہ انہوں نے چار کافروں کو بدر کی جنگ میں قید کیا تھا جن میں حضرت علیؑ کے بھائی عقیل بن ابی طالب بھی تھے۔

بنی عبد بن زراح | ابن اسحاق کہتے ہیں اور بنی عبد زراح بن کعب میں سے :-
۱۔ نصر بن حرث بن عبد۔

۲۔ اور معتب بن عبید۔

۳۔ اور ایک شخص اُن کے حلفاء میں سے عبداللہ بن طارق۔ یہ گل تین آدمی تھے۔

بنی حارثہ | اور بنی حارثہ بن حرث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس میں سے :-
۱۔ مسعود بن سعد بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ۔

ابن ہشام کہتے ہیں مسعود بن عبد سعد بھی کہا جاتا ہے۔

۲۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور ابو عبس بن جیسہ بن عمرو بن زید بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ۔

۳۔ اور ان کے حلفاء میں سے ابو بردہ بن دینار جن کا نام ہانی بن دینار بن عمرو بن عبیدہ بن کلاب بن دہمان بن غنم بن ذبیان بن تمیم بن کاہل بن ذہل بن ہنی بن بلی بن عمرو بن حاتم بن قضاہہ بن یثیم بن غنم تھے۔

بنی ضبیعہ | ابن اسحاق کہتے ہیں اور بنی عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کی شاخ بنی ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف میں سے :-

۱۔ عامر بن ثابت بن قیس اور قیس ہی ابو الفلح بن عاصم بن مالک بن اُمیہ بن ضبیعہ ہے۔

۲۔ اور معتب بن قشیر بن ملیح بن زید بن عطاء بن ضبیعہ۔

۳- اور ابوہریرہ بن ابراہیم بن زید بن عوف بن غنیمہ -

۴- اور عمرو بن معبد بن ابراہیم بن زید بن عوف بن غنیمہ - ابن ہشام کہتے ہیں عمیر بن معبد ہے -

۵- ابن اسحاق کہتے ہیں اور سہیل بن حنیف بن واہب بن حکیم بن ثعلبہ بن مجدہ بن حرث بن عمرو بن عدی
وہی شخص ہیں جن کو بخرج بن خنسل بن عوف بن عمرو بن عوف کہا جاتا ہے - یہ پانچ شخص تھے -

اور بنی اُمیہ بن زید بن مالک میں سے :-

بنی اُمیہ بن زید | ۱- بلشہ بن عبد المنذر بن زید بن اُمیہ -

۲- ابراہیم بن عبد المنذر بن زید -

۳- اور سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن اُمیہ -

۴- اور عویم بن ساعدہ -

۵- اور رافع بن عنبہ - ابن ہشام کہتے ہیں عنبہ ان کی ماں تھی -

۶- اور عبید بن ابی عبید -

۷- اور ثعلبہ بن حاطب -

۸- ابولہبہ بن عبد المنذر -

۹- حرث بن حاطب -

لوگوں کا بیان ہے کہ ابولہبہ بن عبد المنذر اور حرث بن حاطب دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ پر پہلے تھے مگر آنحضرتؐ نے ان کو واپس مدینہ بھیج دیا اور ابولہبہ کو مدینہ کا حاکم بنایا اور مالِ فیتہ میں ان دونوں کا حصہ لگایا تھا - ابن ہشام کہتے ہیں مقامِ مدینہ میں پہنچ کر آپؐ نے ان کو واپس کیا تھا اور حاطب بن عمرو بن عبید بن اُمیہ ہے اور ابولہبہ کا نام بشیر ہے -

ابن اسحاق کہتے ہیں اور بنی عبید بن زید بن مالک میں سے :-

بنی عبید بن زید | ۱- اُمیس بن قتادہ بن سعید بن خالد بن حرث بن عبید -

۲- اور ان کے خلفاء میں سے جو قبیلہ بلی سے تھے مسن بن عدی بن جد بن عجلان بن غنیمہ -

۳- اور ثابت بن اقرم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان -

۴- اور عبد اللہ بن سلمہ بن مالک بن حرث بن عدی بن عجلان -

۵- اور زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان -

۶- اور ابی بن رافع بن زید بن حارثہ بن جد بن عجلان -

۷۔ اور عاصم بن عدی بن جعد بن جملان بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے مگر آنحضرت نے ان کو واپس فرما دیا تھا۔ پھر مالِ غنیمت میں ان کا حقد لگایا۔ یہ سب سات آدمی تھے۔

بنی ثعلبہ بن عمرو | اور بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف میں سے :-
۱۔ عبد اللہ بن جُبیر بن نعمان بن اُمیہ بن برک۔ برک کا نام امرئ القیس بنی ثعلبہ ہے۔

۲۔ اور عاصم بن قیس۔ ابن ہشام کہتے ہیں عاصم بن قیس بن ثابت بن نعمان بن اُمیہ بن امرئ القیس بن ثعلبہ ہے۔

۳۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور ابو ضیاح بن ثابت بن نعمان بن اُمیہ بن امرئ القیس بن ثعلبہ۔

۴۔ اور ابو جہ۔ ابن ہشام کہتے ہیں یہ ابو ضیاح کا بھائی ہے اور ابو جہ بھی کہا جاتا ہے۔ اور امرئ القیس کو برک بن ثعلبہ بھی کہتے ہیں۔

۵۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور سالم بن عمیر بن ثابت بن نعمان بن اُمیہ بن امرئ القیس بن ثعلبہ۔ ابن ہشام کہتے ہیں ثابت بن عمرو بن ثعلبہ بھی کہا جاتا ہے۔

۶۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور حرث بن نعمان بن اُمیہ بن امرئ القیس بن ثعلبہ۔

۷۔ اور فوات بن جُبیر بن نعمان، ان کا حقد بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں لگایا تھا۔ یہ سب سات افراد تھے۔

بنی جُمہلی | اور بنی جُمہلی بن کلفہ بن عمرو بن عوف میں سے :-

۱۔ منذر بن محمد بن عقبہ بن امیہ بن حلاج بن حرث بن جُمہلی بن کلفہ۔ ابن ہشام کہتے ہیں غریس بن جُمہلی بھی کہا جاتا ہے۔

۲۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور ان کے حلقہ میں سے جو بنی اُنیف سے تھے۔ ابو عقیل بن عبد اللہ بن ثعلبہ بن تیمان بن عامر بن مالک بن عامر بن اُنیف بن جثم بن عبد اللہ بن تیم بن ارشد بن عامر بن عقیل بن قسمل بن فران بن عمرو بن لحاف بن قضاہ یہ دو شخص تھے۔

ابن ہشام کہتے ہیں تیم بن الاشہ اور قسمل بن فاران بھی کہا جاتا ہے۔

بنی غنم بن سلم | ابن اسحاق کہتے ہیں اور بنی غنم بن سلم بن امرئ القیس بن مالک بن اوس

۱۔ سعد بن غنیمہ بن حرث بن مالک بن کعب بن سخط بن کعب بن حارث بن غنم

۲۔ اور منذر بن قدامہ بن عرفجہ۔

۳۔ مالک بن قدامہ بن عرفجہ -

ابن ہشام کہتے ہیں عرفجہ بن کعب بن سخاط بن کعب بن عارضہ بن غنم ہے -

۴۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور حرث بن عرفجہ بن کعب بن سخاط بن کعب بن عارضہ بن غنم -

۵۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور تمیم (بنی غنم کے آئندہ غلام) یہ کل پانچ آدمی تھے - ابن ہشام کہتے ہیں تمیم سعد بن غنیمہ کے آزاد غلام تھے -

ابن اسحاق کہتے ہیں اور بنی معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن بنی معاویہ بن مالک عوف میں سے :-

۱۔ جبیر بن حنیک بن حرث بن قیس بن حیشہ بن حرث بن امیہ بن معاویہ ،

۲۔ اور مالک بن نمیلہ ان کے حلیف بنی خزیمہ میں سے -

۳۔ اور نعمان بن عھر قبیلہ بنی میں سے ان کے حلیف - یہ سب تین شخص تھے -

غرضیکہ قبیلہ اوس کے کل اکٹھے آدمی تھے جو جنگ بدر میں شریک ہوئے اور بن کلاب غنیمت میں حصہ لگا یا گیا -



شترکائے بدر (خزرج)

بنی خزرج میں سے یہ لوگ رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بدر کے جہاد میں شریک تھے۔

بنی امرئ القیس | بنی خزرج بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر کی شاخ۔ بنی خزرج۔ پھر ان کی شاخ بنی امرئ القیس بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج میں سے :-

- ۱۔ خادہ بن زید بن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس۔
 - ۲۔ سعد بن ربیعہ بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس۔
 - ۳۔ اور عبد اللہ بن رواحہ بن امرئ القیس بن عمرو بن امرئ القیس۔
 - ۴۔ اور غلام بن شویہ بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرئ القیس۔ یہ سب چار شخص تھے۔
- اور بنی زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج میں سے :-

- ۱۔ بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن خلاص بن زید۔ ابن ہشام کہتے ہیں خلاص بھی کہا جاتا ہے مگر یہ ہمارے نزدیک غلط ہے۔
- ۲۔ اور ان کا بھائی سماک بن سعد۔ یہ دو شخص تھے۔

بنی عدی | اور بنی عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج میں سے :-

- ۱۔ سیح بن قیس بن عشیہ بن اُمیہ بن مالک بن عامر بن عدی۔
- ۲۔ اور عباد بن قیس بن عشیہ ان کے بھائی۔ ابن ہشام کہتے ہیں قیس بن عتبہ بن اُمیہ بھی کہا جاتا ہے۔
- ۳۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور عبد اللہ بن عتبہ۔ یہ تین شخص تھے۔

بنی احمر | اور بنی احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج میں سے :-

۱۔ یزید بن حرث بن قیس بن مالک بن اعر۔ اعدیہ ہی وہ شخص ہیں جن کو ابن فہم کہا جاتا ہے۔
اس قبیلہ کے یہ ایک شخص تھے۔ ابن ہشام کہتے ہیں فہم ان کی ماں کا نام ہے اور یہ بنی قیس
بن جبرئیل سے ایک عودت تھی۔

بنی جشم۔ بنی زید | ابن اسحاق کہتے ہیں اور بنی جشم بن حرث بن خزرج اور بنی زید بن حرث
بن خزرج میں سے :-

۱۔ غلب بن اساف بن عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم۔

۲۔ اور عبداللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبد باد بن زید۔

۳۔ اور ابن کابحائی حرث بن زید بن ثعلبہ

۴۔ اور صفیان بن بشر۔ یہ چار شخص تھے۔

ابن ہشام کہتے ہیں صفیان بن نسر بن عمرو بن حرث بن کعب بن لہید ہے۔

بنی جدارہ | ابن اسحاق کہتے ہیں اور بنی جدارہ بن عوف بن حرث بن خزرج میں سے :-
۱۔ تمیم بن یحیٰ بن قیس بن عدی بن اُمیہ بن جدارہ۔

۲۔ اور عبداللہ بن عمیر بنی حارثہ میں سے۔ ابن ہشام کہتے ہیں بعض کا قول ہے عبداللہ بن عمیر
بن عدی بن اُمیہ بن جدارہ۔

۳۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور زید بن مزین بن قیس بن عدی بن اُمیہ بن جدارہ۔ ابن ہشام کہتے
ہیں زید بن مری ہے۔

۴۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور عبداللہ بن عرقط بن عدی بن اُمیہ بن جدارہ۔ یہ سب چار شخص تھے۔

بنی ابجر | اور بنی ابجر میں سے جو بنی خدرہ بن عوف بن خزرج ہیں :-
۱۔ عبداللہ بن ریح بن قیس بن عمرو بن عباد بن ابجر ایک شخص تھے۔

بنی جہلی | اور بنی عوف بن خزرج میں سے یعنی ان کی شاخ بنی عبید بن مالک بن سالم بن غنم بن
عوف بن خزرج سے اور یہی لوگ بنی جہلی کہلاتے ہیں۔ ابن ہشام کہتے ہیں جہلی سالم بن

غنم بن عوف کی عرفیت ہے چونکہ اس کا پیٹ بہت بڑا تھا اس سبب سے لوگ جہلی کہتے تھے۔

۱۔ اس قبیلہ میں سے عبداللہ بن عبید بن اُبی بن مالک بن حرث بن عبید۔ اور سلول اُبی
کی ماں کا نام ہے۔

۲۔ اور ادیس بن غولی بن عبداللہ بن حرث بن عبید۔ یہ دو شخص تھے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں بنی لوزان بنی فہم بن سالم میں سے ہے۔
بنی لوزان ۱۔ ربیع بن ایاس بن عمرو بن فہم بن امیہ بن لوزان۔

۲۔ اودان کے بھائی ورقہ بن ایاس۔

۳۔ اور عمرو بن ایاس راہل میں سے ان کے حلیف (یہ تین شخص تھے۔ ابن ہشام کہتے ہیں۔
 کہا جاتا ہے کہ عمرو بن ایاس ورقہ اور ربیع کے بھائی تھے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں اور ان کے حلفاء میں سے جو قبیلہ بنی شاخ بنی غصینہ سے
بنی غصینہ تھے۔ ابن ہشام کہتے ہیں غصینہ ان کی ماں تھی اور باپ ان کا عمرو بن عمارہ تھا۔

۱۔ مجذہ بن زیاد بن عمرو بن زمرہ بن عمر بن عامر بن مالک بن غصینہ بن عمرو بن ہیشہ بن مشنہ
 بن قمر بن تمیم بن الاش بن عامر بن حمید بن قسمل بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاہ۔
 ابن ہشام کہتے ہیں قشر بن تمیم بن الاشہ اور قسمل بن فران بھی کہا جاتا ہے اور مجذہ کا
 نام جہد اللہ ہے۔

۲۔ ابن ہشام کہتے ہیں اور جہاد بن خشیش بن عمرو بن زمرہ۔

۳۔ اور مخاب بن ثعلبہ بن غزمرہ بن اصرمہ بن عمرو بن عمارہ۔ ابن ہشام کہتے ہیں مخات بن ثعلبہ بھی
 کہا جاتا ہے۔

۴۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور عبد اللہ بن ثعلبہ بن غزمرہ بن اصرمہ۔

۵۔ لوگوں کا بیان ہے کہ بنی ہرا میں سے ان کا حلیف عتبہ بن ربیعہ بن خالد بن معاویہ بھی بدر
 میں شریک تھا۔ یہ پانچ شخص بدر میں شریک تھے۔ ابن ہشام کہتے ہیں عتبہ بن ربیعہ بن معاویہ میں سے ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں اور بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج کی شاخ بنی ثعلبہ بن خزرج
بنی ساعدہ بن ساعدہ میں سے ہے۔

۱۔ ابو جہد سماک بن خزرجہ۔ ابن ہشام کہتے ہیں ابو جہانہ سماک بن اوس بن خزرجہ بن لوزان بن
 جہد و بن زید بن ثعلبہ ہے۔

۲۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور منذر بن عمرو بن غنیم بن حارثہ بن لوزان بن جہد و بن زید بن ثعلبہ
 یہ دو شخص تھے۔ ابن ہشام کہتے ہیں منذر بن عمرو بن لوزان بن غنیم ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں اور بنی ہدی میں سے ہے۔

بنی ہدی ۱۔ عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ ابو اسید مالک

ذبیحہ بن بدی -

۲ - اور مالک بن مسعود - یہ دو شخص تھے -

اور بنی طرف بن خزرج بن ساعدہ میں سے :-

بنی طریف ۱ - عبد ربہ بن حق بن اوس بن وقش بن ثعلبہ بن طریف ایک شخص تھے -

اور ان کے خلفاء میں سے جو قبیلہ بنجینہ سے تھے :-

قبیلہ بنجینہ ۱ - کعب بن حمار بن ثعلبہ - ابن ہشام کہتے ہیں کعب بن حمار قبیلہ غشیان سے تھا -

۲ - ابن اسحاق کہتے ہیں اور عمرو

۳ - اور زیاد

۴ - اور عمرو کے بیٹے بسبس بن شریک تھے - ابن ہشام کہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ عمرو اور زیاد بشر کے بیٹے تھے -

۵ - ابن اسحاق کہتے ہیں اور عبداللہ بن عامر قبیلہ بلی سے - یہ سب پانچ آدمی تھے -

بنی جشم اور بنی جشم بن خزرج کی شاخ بنی سلمہ بن سعید بن علی بن اسد بن سارہ بن کرید بن جشم بن خزرج ہجران کی شاخ بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ میں سے :-

۱ - غراش بن صمہ بن عمرو بن جوح بن زید بن حرام -

۲ - اور حباب بن منذر بن جوح بن زید بن حرام

۳ - اور عمیر بن عامر بن جوح بن زید بن حرام

۴ - غراش بن صمہ کے آئندہ غلام تمیم

۵ - عبداللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام

۶ - اور معاذ بن عمرو بن جوح

۷ - اور معوذ بن عمرو بن جوح بن زید بن حرام

۸ - اور غلام بن عمرو بن جوح بن زید بن حرام

۹ - اور عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام

۱۰ - اور حلیب بن اسود ان کے آئندہ غلام

۱۱ - اور ثابت بن ثعلبہ بن زید بن حرث بن حرام - اور ثعلبہ وہی شخص ہیں جن کو خزرج بھی کہا جاتا ہے -

۱۲ - اور عمیر بن حرث بن ثعلبہ بن حرث بن حرام - یہ سب بائزہ آدمی تھے - ابن ہشام کہتے ہیں :-

جموح بن کاہیاں ذکر ہوا۔ جموح بن زید حرام ہیں اور وہ جموح بنو صمدہ کے دوا ہیں وہ جموح بن حرام ہیں اور بعض کہتے ہیں صمدہ بن عمرو بن جموح بن حرام اور غیر بن مرث بن لہم بن ثعلبہ ہیں۔
بنی عبید ابن اسحاق کہتے ہیں اور بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کہ شاخ بنی قلسا بن منان بن عبید میں سے۔

۱۔ بشر بن براء بن معرور بن صخر بن خنساء۔

۲۔ طفیل بن مالک بن خنساء

۳۔ اور طفیل بن نعمان بن خنساء

۴۔ اور سنان بن صیفی بن صخر بن خنساء

۵۔ اور عبد اللہ بن جعد بن قیس بن صخر بن خنساء

۶۔ عقبہ بن عبد اللہ بن صخر بن خنساء

۷۔ جہاد بن صخر بن اُمیہ بن خنساء

۸۔ خارجہ بن عمیر

۹۔ اور عبد اللہ بن عمیر (بنی دہمان کی شاخ بنی اشمج سے ان کے حلیف) یہ سب کو شخص تھے۔
 ابن ہشام کہتے ہیں جہاد بن صخر بن اُمیہ بن خنساء بھی کہا جاتا ہے۔

بنی خنساء ابن اسحاق کہتے ہیں اور بنی خنساء بن سنان بن عبیدہ سے۔
 ۱۔ یزید بن منذر بن مرع بن خنساء

۲۔ معقل بن المنذر بن مرع بن خنساء

۳۔ اور عبد اللہ بن نعمان بن بلدہ۔ ابن ہشام کہتے ہیں ابن بلدہ بھی کہا جاتا ہے۔

۴۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور خنک بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی۔

۵۔ سواد بن زریق بن ثعلبہ بن عبید بن عدی۔ ابن ہشام کہتے ہیں سواد بن زریق بن زید بن ثعلبہ بھی کہا جاتا ہے۔

۶۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور عبد بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ اور بعض کہتے ہیں عبد بن قیس بن صیفی بن صخر بن حرام بن ربیعہ۔ یہ قول ابن ہشام کا ہے۔

۷۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور عبد اللہ بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم۔ یہ سب سات شخص تھے۔

بنی نعمان بن سنان بن حیدر سے :-
بنی نعمان ۱۔ عبد اللہ بن عبد مناف بن نعمان -

۲۔ جابر بن عبد اللہ بن رباب بن نعمان

۳۔ خلید بن قیس بن نعمان

۴۔ اور ان کے آزاد غلام نعمان بن سنان - یہ چار شخص تھے -

اور بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ کی شاخ بنی حیدر بن عمر بن غنم بن
بنی سواد بن غنم اسود سے - ابن ہشام کہتے ہیں سواد کا کوئی بیٹا غنم نام نہیں تھا -

۱۔ ابو منذر یعنی یزید بن عامر بن حیدر

۲۔ اور سلیم بن عمرو بن حیدر

۳۔ قطیب بن عامر بن حیدر

۴۔ اور عترة سلیم بن عمرو کا آزاد غلام - یہ چار شخص تھے - ابن ہشام کہتے ہیں عترة بنی سلیم بن
 منصور کی شاخ بنی ذکوان سے تھے -

ابن اسحاق کہتے ہیں اور بنی عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن غنم سے :-
بنی عدی بن نابی ۱۔ عیس بن عامر بن عدی -

۲۔ ثعلبہ بن غنم بن عدی -

۳۔ ابو الیسر یعنی کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن غنم بن سواد

۴۔ سہل بن قیس بن ابی کعب بن قیس بن سواد

۵۔ عمرو بن طلق بن زید بن اُمیہ بن سنان بن کعب بن غنم

۶۔ معاذ بن جبل بن عمرو بن اوس بن عامر بن عدی بن کعب بن عدی بن اوس بن سعد بن علی بن

اسد بن ساروہ بن زید بن جشم بن خزرج بن حارث بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر - یہ سب چھ

اشقی ص تھے - ابن ہشام کہتے ہیں اوس بن عباد بن عدی بن کعب بن عمرو بن ادی بن

سعد - اور ابن اسحاق نے جو معاذ بن جبل کا نسب بنی سواد کے ساتھ بیان کیا ہے حالانکہ یہ ان

میں سے نہیں ہیں - اس واسطے کہ یہ ان میں رہتے تھے -

ابن اسحاق کہتے ہیں جن لوگوں نے بنی سلمہ کے بت توڑے تھے وہ بنی سواد بن غنم ہی میں سے یہ

لوگ ہیں معاذ بن جبل اور عبد اللہ بن انیس اور ثعلبہ بن غنم -

بنی زریق اور بنی زریق عامر بن زریق بن عبد عارضہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خورج کی شاخ بنی مخلد بن عامر بن زریق سے۔ ابن ہشام کہتے ہیں عامر بن زریق بھی کہا جاتا ہے۔

۱۔ قیس بن محسن بن خالد بن مخلد۔ ابن ہشام کہتے ہیں قیس بن محسن بھی کہا جاتا ہے۔

۲۔ ابن اسحاق کہتے ہیں ابو خالد مرث بن قیس بن خالد بن مخلد ہے۔

۳۔ جمیر بن ایاس بن خالد بن مخلد۔

۴۔ ابو عبادہ یعنی سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد

۵۔ ان کے بھائی عقیقہ بن عثمان بن خلدہ بن مخلد۔

۶۔ اور ذکوان بن عبد قیس بن خلدہ بن مخلد

۷۔ اور مسعود بن خلدہ بن عامر بن مخلد۔ یہ سات شخص تھے۔

بنی خالد اور بنی خالد بن عامر بن زریق سے۔
۱۔ جہاد بن قیس بن عامر بن خالد ایک شخص تھے۔

بنی خلدہ بنی خلدہ بن عامر بن زریق سے۔
۱۔ سعد بن یزید بن فاکہ بن زید بن خلدہ

۲۔ اور فاکہ بن بشر بن فاکہ بن زید بن خلدہ۔ ابن ہشام کہتے ہیں بسر بن فاکہ ہے۔

۳۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور محاذ بن مہسن بن قیس بن خلدہ

۴۔ ان کے بھائی عائد بن مہسن بن قیس بن خلدہ۔

۵۔ مسعود بن سعد بن قیس بن خلدہ۔ یہ پانچ شخص تھے۔

بنی عجلان بنی عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق سے۔
۱۔ رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان۔

۲۔ ان کے بھائی علاء بن رافع بن مالک بن عجلان

۳۔ عبید بن زید بن عامر بن عجلان۔ یہ تین شخص تھے۔

بنی بیاضہ بنی بیاضہ بن عامر بن زریق سے۔
۱۔ نیاؤ بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن ہدی بن امیہ بن بیاضہ۔

۲۔ فردہ بن عمرو بن ذوفہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ۔ ابن ہشام کہتے ہیں ذوفہ بھی کہا جاتا ہے۔

بنی زید بن ثعلبہ | بنی زید بن ثعلبہ بن غنم سے :-
۱۔ مسعود بن اوس بن زید۔

۲۔ ابو خزیمہ بن اوس بن زید بن اصرم بن زید۔

۳۔ رافع بن حرث بن سواد بن زید۔ تین شخص تھے۔

بنی سواد بن مالک | بنی سواد بن مالک بن غنم سے :-
۱۔ حرث۔

۲۔ مسعود۔

۳۔ معاویہ۔

حرث بن رفاعہ بن سواد کے تینوں بیٹے اور سی حفراء کے بیٹے ہیں۔ حفراء بن کی ماں تھیں۔
ابن ہشام کہتے ہیں حفراء بنت عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نضار۔ ابن ہشام کہتے
ہیں رفاعہ بن حرث بن سواد بھی کہا جاتا ہے۔

۴۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور نعمان بن عمرو بن رفاعہ بن سواد۔ ابن ہشام کہتے ہیں نعمان بھی کہا جاتا ہے۔

۵۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور عامر بن خالد بن حرث بن سواد۔

۶۔ عبید اللہ بن قیس بن خالد بن علقمہ بن حرث بن سواد۔

۷۔ حصیرہ قبیلہ ارجح سے ان کے حلیف۔

۸۔ دویحہ بن عمرو قبیلہ جہنیہ سے ان کے حلیف۔

۹۔ ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد۔

۱۰۔ لوگوں کا بیان ہے کہ حرث بن حفراء کے آزاد غلام ابو الحراء بھی بدر میں شریک ہوئے تھے۔ لہذا
یہ سب وہ افراد تھے۔ ابن ہشام کہتے ہیں ابو الحراء حرث بن رفاعہ کے آزاد غلام تھے۔

بنی عتیک بن عمرو | بنی عتیک بن عمرو بن حصین بن عمرو بن مندول سے :-
۱۔ ثعلبہ بن عمرو بن حصین بن عمرو بن عتیک۔

۲۔ سہل بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک۔

۳۔ حرث بن حصیرہ بن عمرو بن عتیک مقام روماء میں ان کے چوٹ لگ گئی تھی مگر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان کا حقہ لگایا تھا۔ یہ تین شخص تھے۔

بنی قیس بن عبید | بنی مالک بن بخارجہ بن کوئبیہ کہتے ہیں ان کی شاخ بنی قیس بن عبید بن زید

بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن بخار سے۔ ابن ہشام کہتے ہیں حدلیہ بنت مالک بن زید اللہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج ہے اور یہ معاویہ بن عمرو بن مالک بن بخار کی ماں تھی۔ اس سبب سے بنی معاویہ اس کی طرف نسبت کئے جاتے ہیں۔ ابن اسحاق کہتے ہیں۔

۱۔ ابی بن کعب بن قیس

۲۔ انس بن معاویہ بن انس بن قیس۔ یہ دو شخص تھے۔

بنی عدی بن عمرو | بنی عدی بن عمرو بن مالک بن بخار سے۔ ابن ہشام کہتے ہیں یہی لوگ بنی مغالہ بنت جوف بن عبد مناة بن مالک بن کنانہ بن خزیمہ کہلاتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ مغالہ بنی ذریقہ میں سے تھی اور یہ عدی بن عمرو بن مالک بن بخار کی ماں ہے اس سبب سے بنی عدی اس کی طرف نسبت کئے جاتے ہیں۔ اس قبیلہ میں سے :-

۱۔ اوس بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناة بن عدی۔

۲۔ ابو شیخ ابی بن ثابت۔ ابن ہشام کہتے ہیں ابو شیخ بن ثابت حسان بن ثابت کے بھائی ہیں۔

۳۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور ابو طلحہ یعنی زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناة عدی۔ یہ تین شخص تھے۔

بنی عدی بن عامر | اور بنی عدی بن بخار کی شاخ بنی عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن بخار سے :-

۱۔ حارثہ بن سراقہ بن حرث بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر۔

۲۔ عمرو بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر اور یہی ابو حکیم کہلاتے ہیں۔

۳۔ سلیط بن قیس بن عمرو بن عتیک بن مالک بن عدی بن عامر۔

۴۔ ابو سلیط یہی اسیرہ بن عمرو ہیں۔ اور عمرو کی کنیت ابو خازم بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر ہے۔

۵۔ ثابت بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر۔

۶۔ عامر بن اُمیہ بن زید بن حساس بن مالک بن عدی بن عامر۔

۷۔ محرز بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر

۸۔ سواد بن غزیہ بن اُحسیب (قبیلہ بلی سے اُن کے حلیف) یہ سب آٹھ آدمی تھے ابن ہشام کہتے ہیں سواد بھی کہا جاتا ہے۔

بنی حرام بن جندب | ابن اسحاق کہتے ہیں اور بنی حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن بخار سے :-

- ۱۔ ابو زید قیس بن سکن بن قیس بن زعور بن حرام۔
 - ۲۔ ابوالاعور بن حرث بن ظالم بن جلس بر حرام۔ ابن ہشام کہتے ہیں ابوالاعور حرث بن ظالم ہے۔
 - ۳۔ ابن احماق کہتے ہیں اور سلیم بن لمان
 - ۴۔ حرام بن لمان اور لمان کا نام مالک بن خالد بن زید بن حرام ہے۔ یہ چار شخص تھے۔
- بنی عوف بن منذول** | اور بنی مازن بن بخار کی شاخ بنی عوف بن منذول بن عمرو بن خنم بن مازن بن بخار سے :-

- ۱۔ قیس بن ابی صعصعہ اور ابی صعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف ہے۔
 - ۲۔ جہاد بن کعب بن عمرو بن عوف۔
 - ۳۔ عصبہ بن اسد بن خزیمہ سے ان کے حلیف ایہ سب تین شخص تھے۔
- بنی خنساء بن منذول** | ابو داؤد وغیرہ بن مامر بن مالک بن خنساء بن عمرو بن عطیہ بن خنساء یہ دو شخص تھے۔
- بنی ثعلبہ** | بنی ثعلبہ بن مازن بن بخار سے :-
- ۱۔ قیس بن منذر بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن حرث بن ثعلبہ۔ یہ ایک ہی شخص تھے۔

- بنی دینار** | بنی دینار بن بخار کی شاخ بنی مسعود بن عبد الاشمل بن حارث بن دینار بن بخار میں سے :-
- ۱۔ نعمان بن عبد عمرو بن مسعود
 - ۲۔ ضحاک بن عبد عمرو بن مسعود
 - ۳۔ سلیم بن حرث بن ثعلبہ بن کعب بن حارث بن دینار۔ یہ ضحاک اور نعمان کے شریک بھائی ہیں۔
 - ۴۔ جابر بن خالد بن عبد الاشمل بن حارث۔
 - ۵۔ سعد بن سہیل بن عبد الاشمل۔ یہ پانچ اشخاص تھے۔

- بنی قیس بن مالک** | بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارث بن دینار بن بخار سے :-
- ۱۔ کعب بن زید بن قیس
 - ۲۔ اور بنجر بن ابی بنجر ان کے حلیف یہ دو شخص تھے۔

ابن ہشام کہتے ہیں مجیز قبیلہ بنی حبس بن بطیع بن ریش بن غطفان کی شاخ بنی ہذیمہ بن رواحہ میں سے تھے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں بدر کی جنگ میں قبیلہ خزرج سے یہ سب ایک ٹوٹتر آدمی شریک تھے۔
دیکر اصحاب | ابن ہشام کہتے ہیں بعض اہل علم بدر میں ان لوگوں کو بھی شامل کرتے ہیں۔ قبیلہ خزرج بنی عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج سے :-

۱۔ عقیان بن مالک بن عمرو بن عجلان -

۲۔ طیل بن وبرہ بن خالد بن عجلان -

۳۔ عصمہ بن یحییٰ بن وبرہ بن خالد بن عجلان -

اور بنی حبیب بن عبد مناف بن مالک بن غنیمہ بن شمس بن خزرج سے :-

۴۔ ہلال بن سہل بن لؤذان بن حارثہ بن عدی بن لید بن علیہ بن مالک بن زید میناء بن حبیب -

اصحاب بدر کی کل تعداد | ابن اسحاق کہتے ہیں بدر کی جنگ میں ساجرین میں سے تراشٹی آدمی شریک تھے اور اوس میں سے اکٹھ آدمی تھے اور خزرج میں سے

ایک ٹوٹتر آدمی تھے۔ چنانچہ یہ سب تین سو تھوڑے آدمی تھے جو بدر میں شریک ہوئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں ان کا حصہ لگایا۔



مسلمان شہداء اور قریش کے مقتولین اور اسیر

- شہداء شے بدر [قبیلہ قریش کی شاخ بنی مطلب بن عبد مناف سے :-
- ۱۔ حیدہ بن مرث بن مطلب شہید ہوئے۔ ان کو عتبہ بن ربیعہ نے شہید کیا تھا۔ ان کی تلوار کے وار سے ان کا ایک پیر کٹ گیا اور مقام صفراء میں انہوں نے انتقال فرمایا۔ اس قبیلہ کے یہی ایک شخص ہیں۔
 - ۲۔ اور بنی زہرہ بن کلاب سے عمیر بن ابی وقاص بن اُحباب بن عبد مناف بن زہرہ۔ یہ سعد بن ابی وقاص کے بھائی تھے۔
 - ۳۔ ذوالشالین بن عبد بن عمرو بن نفلہ۔ ان کے حلیف بنی خزاعہ کی شاخ بنی غبشان سے یہ دو شخص شہید ہوئے۔
 - ۴۔ بنی عدی بن کعب بن لؤئی سے عاتل بن بکیر ان کے حلیف بنی سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ سے۔
 - ۵۔ حضرت عمر بن خطاب کے آزاد غلام مہج۔ یہ دو شخص شہید ہوئے۔
 - ۶۔ بنی مرث بن نعد سے صفوان بن بیضاء ایک شخص۔ مہاجرین میں سے یہ چھ آدمی شہید ہوئے۔
 - ۷۔ انعام بن عوف سے بنی عمرو بن عوف سے سعد بن فہیم۔
 - ۸۔ جعفر بن عبد اللہ بن زبیر یہ دو شخص شہید ہوئے۔
 - ۹۔ بنی مرث بن خزرج سے یزید بن مرث جن کو ابن شحم کہا جاتا ہے یہی ایک شہید ہوئے۔
 - ۱۰۔ بنی سلمہ کی شاخ بنی حوام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ سے عمیر بن حمام۔ ایک شخص شہید ہوئے۔
 - ۱۱۔ بنی حبیب بن عبد الحارث بن مالک بن غنم بن حنم سے رافع بن حلی ایک شخص شہید ہوئے اور
 - ۱۲۔ بنی نجاس سے حارث بن سراقہ بن مرث ایک ہی شخص شہید ہوئے۔
 - ۱۳۔ بنی غنم بن مالک بن نجاس سے مرث بن رفاعہ بن سواد کے دونوں بیٹے عوف

۱۴۔ اور محوڈ۔ اور سی دونوں غفرہ کے بیٹے ہیں۔ انصار میں سے یہ آٹھ آدمی شہید ہوئے اور تمام مہاجرین اور انصار میں چودہ آدمی شہید ہوئے۔

مقتولین قریش بنی عبد شمس | قریش کی شاخ بنی عبد شمس بن عبد مناف میں سے یہ لوگ قتل ہوئے۔
۱۔ حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب بن اُمیہ بن عبد شمس اس کو حضور کے آزاد غلام زید بن حارثہ نے قتل کیا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے قتل میں حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ اور زید بن ابی سفیان شریک تھے۔

۲۔ حرث بن حمزہ اور

۳۔ عامر بن حمزہ (قریش کے حلیف) عامر کو عمار بن یاسر نے قتل کیا اور حرث کو نعان بن عمر نے جو اس کے حلیف تھے قتل کیا۔

۴۔ ان کا آلا ذکر وہ غلام عمیر بن ابی عمیر

۵۔ اور اس کا بیٹا عمر بن ابی عمیر جس کو ابن ہشام کے بقول ابو عبد اللہ کے آلا ذکر وہ غلام سالم نے قتل کیا۔

۶۔ ابن اسحاق نے کہا۔ جیدہ بن سعید بن العاص بن اُمیہ بن عبد شمس کو زہیر ابن ابی عامر نے قتل کیا۔

۷۔ عاص بن سعید بن عاص بن اُمیہ کو حضرت علیؓ نے ابی طالب نے قتل کیا۔

۸۔ عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو بن اُمیہ کو عامر بن ثابت بن النخعی نے جو بنی عمرو بن عوف سے تھے قتل کیا۔ ابن ہشام کہتے ہیں بعض کا قول ہے کہ اس کو بھی حضرت علیؓ نے قتل کیا تھا۔

۹۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور عقبہ بن شیبہ بن ربیعہ کو عبیدہ بن حرث بن مطلب نے قتل کیا۔ ابن ہشام کہتے ہیں اس کے قتل کرنے میں حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ بھی شریک تھے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا۔

۱۰۔ ابن اسحاق کہتے ہیں شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کو حضرت حمزہؓ بن عبد المطلب نے قتل کیا۔

۱۱۔ ولید بن عقبہ بن ربیعہ کو حضرت علیؓ نے قتل کیا۔

۱۲۔ ان کے حلیف عامر بن عبد اللہ کو جو بنی انمار میں سے تھا حضرت علیؓ ہی نے قتل کیا۔ اس قبیلہ کے یہ بارہ شخص قتل ہوئے۔

بنی نوفل بن عبد مناف | بنی نوفل بن عبد مناف سے :-

۱۔ حرث بن عامر بن نوفل کو نجیب بن اساف نے قتل کیا۔

۲۔ طحیہ بن عدی بن نوفل کو حضرت علیؓ نے قتل کیا اور بعض کہتے ہیں حضرت حمزہؓ نے قتل کیا اس قبیلہ کے سی دو شخص قتل ہوئے۔

بنی اسد ۱۔ بنی اسد بن عبد العزیٰ بن قسی سے :-
 ۱۔ زمرہ بن اسود بن مطلب بن اسد قتل ہوا۔ ابن ہشام کہتے ہیں اس کو ثابت بن جذع نے قتل کیا تھا جو بنی حزام میں سے تھے اور بعض کہتے ہیں اس کے قتل میں حضرت حمزہؓ اور علیؓ اور ثابتؓ شریک تھے۔

۲۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور حرث بن زمرہ کو عمار بن یاسر نے قتل کیا۔
 ۳۔ عقیل بن اسود بن مطلب کو حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ دونوں نے قتل کیا۔
 ۴۔ ابوالختری عاص بن ہشام بن حرث بن اسد کو مجذہ بن زیاد بلوی نے قتل کیا۔ ابن ہشام کہتے ہیں ابوالختری عاص بن ہاشم ہے۔

۵۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور نول بن خولید بن اسد یعنی ابن عدویہ کو حضرت علیؓ نے قتل کیا اور یہ نول شخص ہے جس نے حضرت صدیقؓ اور طلحہؓ بن عبید اللہ کو جب یہ دونوں اسلام لائے تو ایک رسی میں باندھ دیا تھا یہ شخص شیطانی فریش میں سے تھا۔ اس قبیلہ کے یہ پانچ شخص قتل ہوئے۔

بنی عبدالدار ۱۔ بنی عبدالدار بن قسلی میں سے :-
 ۱۔ نضر بن حرث بن کلاہ بن حلقمہ بن عبد مناف بن عبدالدار کو حضرت علیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مقام صفراء میں قتل کیا جبکہ یہ قید تھا۔ ابن ہشام کہتے ہیں بعض کا قول ہے صفقر بن حرث بن کلاہ بن عبد مناف بن عبدالدار۔

۲۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور زید بن ملیح کو حضرت ابوبکرؓ کے آزاد غلام بلالؓ بن رباح نے قتل کیا تھا اور یہ زید بن مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم میں سے بنی عبدالدار کا حلیف تھا۔ اور بعض کہتے ہیں زید کو مقداد بن عمرو نے قتل کیا ہے۔

بنی تمیم بن مرہ ۱۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور بنی تمیم بن مرہ سے :-
 ۱۔ عمیر بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تمیم قتل ہوا۔ ابن ہشام کہتے ہیں اس کو حضرت علیؓ نے قتل فرمایا تھا اور بعض کہتے ہیں عبدالرحمن بن عوف نے قتل کیا۔
 ۲۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور عثمان بن مالک بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب کو مصیب بن سنان نے قتل کیا۔ اس قبیلہ کے یہ دو شخص قتل ہوئے۔

بنی مخزوم ۱۔ بنی مخزوم بن یقظہ بن مرہ سے :-
 ۱۔ ابوجہل بن ہشام اُس کا نام عمرو بن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھا۔

اس پر معاذ بن عمرو نے ایک ضرب تلوار کی ماری جس سے اس کا ایک پیرکٹ گیا۔ پھر ابو جہل کے بیٹے مکرہ نے معاذ پر ایک وار کیا جس سے معاذ کا ایک ہاتھ کٹ گیا۔ پھر معاذ بن عمرو نے ابو جہل کا کام تمام کیا اور زندگی کی کچھ ذائقہ اس میں باقی چھوڑ کر معاذ چلے گئے۔ ان کے بعد عبداللہ بن مسعود نے اس کا سر جدا کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا۔

۲۔ عامر بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن مغیرہ بن عمر بن مخزوم کو حضرت عمرؓ نے قتل کیا۔
۳۔ یزید بن عبداللہ جو بنی تمیم میں سکون کا حلیف تھا اور بہت ہمارے شخص تھا اس کو عمار بن یاسر نے قتل کیا۔

۴۔ ابو سافع اشعری کو ابو دجاء ساعدی نے قتل کیا۔

۵۔ اور عروہ بن عمرو کو خالد بن زید بن ابی ذر ہیر نے قتل کیا۔ خارجہ بنی مخزوم میں سے تھے اور بعض کہتے ہیں عروہ کو حضرت علیؓ نے قتل کیا ہے۔ ابن ہشام کہتے ہیں عروہ بن اسد ہے۔

۶۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور مسعود بن ابی اثیر بن مغیرہ کو حضرت علیؓ نے قتل کیا۔

۷۔ ابو قیس بن ولید بن مغیرہ کو حضرت حمزہؓ نے قتل کیا اور بعض کہتے ہیں حضرت علیؓ نے قتل کیا۔

۸۔ ابو قیس بن فاکہ بن مغیرہ کو حضرت علیؓ نے قتل کیا اور بعض کہتے ہیں عمار بن یاسر نے قتل کیا۔

۹۔ رفاعہ بن ابی رفاعہ بن عائد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کو سعد بن ویدج غویجی نے قتل کیا۔

۱۰۔ منذر بن ابی رفاعہ کو معن بن عدی بن ہدی بن عجلان نے قتل کیا اور معن بن حید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔

۱۱۔ عبداللہ بن منذر بن ابی رفاعہ بن عائد کو حضرت علیؓ نے قتل کیا۔

۱۲۔ سائب بن ابی سائب بن عائد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کو بکر بن عوام نے قتل کیا۔

۱۳۔ اسود بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کو حضرت حمزہؓ نے قتل کیا۔

۱۴۔ حاجب بن سائب بن عویر بن عمرو بن عائد بن عبد بن عمران بن مخزوم کو حضرت علیؓ نے قتل کیا۔

ابن ہشام کہتے ہیں عائد بن عمران بن مخزوم ہمارے معن حاجب بن سائب ہی کہتے ہیں۔

۱۵۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور عویر بن سائب بن عویر کو نمان بن مالک قوطی نے قتل کیا۔

۱۶۔ عمر بن سفیان اور

۱۷۔ جابر بن سفیان (قبیلہ طے سے ان کے حلیف) عمر کو یزید بن رقیش نے قتل کیا اور جابر کو ابو بردہ بن نبار

نے قتل کیا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اس قبیلہ کے یہ سب مشرہ آدمی تھے۔

بنی سہم بنی عمرو بن حصیص بن کعب بن لوی سے :-

۱۔ منبہ بن جراح بن عامر بن حذافہ بن سعد بن سہم کو ابو الیسر نے قتل کیا۔

۲۔ اس کے بیٹے عاص بن منبہ بن جراح کو حضرت علیؓ نے قتل کیا۔

۳۔ بنیہ بن جراح بن عامر کو حضرت عمرؓ اور سعد بن ابی وقاص نے قتل کیا۔

۴۔ ابو العاص بن قیس بن عدی بن سعید بن سہم کو حضرت علیؓ نے قتل کیا۔ اور کہا جاتا ہے کہ نعمان بن

مالک قوی نے اور بعض کہتے ہیں ابو جابر نے قتل کیا۔

۵۔ عاصم بن ابی عوف بن حبیبہ بن سعید بن سہم کو ابو الیسر نے قتل کیا۔ اس قبیلہ کے یہ پانچ شخص قتل ہوئے۔

بنی جمح بن عمرو بن حصیص بن کعب بن لوی سے :-

۱۔ امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح کو بنی مازن کے ایک انصاری نے قتل کیا اور

بعض کہتے ہیں اس کو عمار بن عفر اور غار بن زید اور حبیب بن اسات نے مل کر قتل کیا۔

۲۔ اس کے بیٹے علی بن امیہ بن خلف کو عمار بن یاسر نے قتل کیا۔

۳۔ اوس بن سعید بن لوزان بن سعد بن جمح کو حضرت علیؓ نے قتل کیا اور بعض کہتے ہیں اس کو حصین بن

سعد بن مطلب اور عمار بن یاسر نے مل کر قتل کیا ہے۔ اس قبیلہ کے یہ تین شخص تھے۔

بنی عامر بن لوی سے :-

بنی عامر بن لوی ۱۔ معاویہ بن عامر (ان کے حلیف بنی عبد القیس سے) اس کو حضرت علیؓ نے

قتل کیا اور کہا جاتا ہے کہ عکاشہ بن محسن نے اس کو قتل کیا۔

۲۔ سعید بن وہب (بنی کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث سے ان کا حلیف) اس کو بکیر

کے دونوں بیٹوں خالد اور یاس نے قتل کیا اور کہا جاتا ہے کہ ابو جابر نے قتل کیا۔

مقتولین کی تعداد | ابن اسحاق کہتے ہیں بدر میں کفار کے کل مقتولوں کی تعداد ہم کو پچاس معلوم ہوئی ہے۔ ابن ہشام کہتے ہیں مجھ سے ابو عبیدہ نے ابی عمرو سے روایت کیا ہے

کہ بدر میں ستر کا قتل ہوئے۔ اور یہی قول ابن عباسؓ اور سعید بن مسیبؓ کا ہے اور کتاب اللہ کا اس

آیت کا بھی یہی مطلب ہے مَا أَهْلُ بَكْرَةَ مِنْ مَّصِيبَةٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بِئْسَ مَا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُحد کی جنگ میں جو تم کو مصیبت پہنچی ہے یعنی ستر مسلمان شہید ہوئے تو تم اس سے گنہگار

حال کر چکے ہو یعنی بدر میں تم نے ستر مشرک قتل کئے اور ستر کو قید کیا۔ ابن ہشام کہتے ہیں ان ستر میں سے وہ

لوگ یہ ہیں جن کو ابن اسحاق نے ذکر نہیں کیا ہے۔

دیگر مقتولین | بنی عبد شمس بن جندب بن جندب سے :-

۱۔ وہب بن حرث جو بنی اناد میں سے ان کا حلیف تھا۔

۲۔ عامر بن زید (اہل یمن سے ان کا حلیف) یہ دو شخص قتل ہوئے۔

اور بنی اسد بن عبد العزیٰ میں سے :-

۳۔ عقبہ بن زید (ان کا حلیف اہل یمن سے)

۴۔ ابو حمیران کا آزاد غلام۔ یہ دو شخص قتل ہوئے۔

بنی عبد الدار بنی قعلیٰ میں سے :-

۵۔ قبیلہ بن زید بن طیف

۶۔ عبید بن سلیط (بنی قیس سے ان کا حلیف) یہ دو شخص قتل ہوئے۔

بنی تیم بن تروہ سے :-

۷۔ مالک بن عبید اللہ بن عثمان (طلحہ بن عبید اللہ کا بھائی) یہ قید کیا گیا تھا۔ پھر قید ہی میں مر گیا۔ اور

مقتولوں میں شمار کیا گیا۔

۸۔ کہا جاتا ہے کہ عمرو بن عبید اللہ بن جندب بھی قتل ہوا۔ یہ دو شخص قتل ہوئے۔ اور بنی مخزوم بن قیلہ سے :-

۹۔ حذیفہ بن ابی حذیفہ بن مغیرہ کو سعد بن ابی وقاص نے قتل کیا۔

۱۰۔ ہشام بن ابی حذیفہ بن مغیرہ کو صہیب بن سنان نے قتل کیا۔

۱۱۔ زہیر بن ابی رفاعہ کو ابو اسید مالک بن ربیعہ نے قتل کیا۔

۱۲۔ سائب بن ابی رفاعہ کو عبد الرحمن بن عوف نے قتل کیا۔

۱۳۔ عائد بن سائب بن عویہ قید کیا گیا تھا صہیب فدیرہ دیکر چھوڑ گیا تو گھمٹے ہوئے راستہ میں زخم کے

بلیک جو حضرت حمزہؓ نے اس کے لگایا تھا مر گیا۔

۱۴۔ غیر قبیلہ بنی کے سے ان کا حلیف تھا۔

۱۵۔ خیال قبیلہ بنی قارہ سے بھائی کا حلیف تھا۔ یہ سب سات شخص تھے۔

۱۶۔ بنی جمح بن عمرو سے سیرہ بن مالک ان کا حلیف ہی ایک شخص تھا اور بنی سہم بن عمرو سے

۱۷۔ حرث بن منبہ بن حجاج کو صہیب بن سنان اور

۱۸۔ طمران ابی عوف بن ضیرہ (عامر بن ضیرہ کے بھائی) کو عبد اللہ بن سلمہ جملانی نے قتل کیا۔ اور

بعض کہتے ہیں ابو دجانہ نے قتل کیا۔ اس قید کے یہ دو شخص تھے۔
 اسیران بنی ہاشم قریش کی شام بنی ہاشم بن عبد مناف سے یہ لوگ قید کئے گئے۔
 ۱۔ حضرت علیؑ کے بھائی عقیل بن ابی طالب۔

۲۔ نوفل بن حرث بن عبد المطلب

بنی مطلب بنی مطلب بن عبد مناف سے۔

۱۔ سائب بن غنید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب۔
 ۲۔ نعمان بن عمرو بن علقمہ بن مطلب۔ یہ دو ہی شخص قید ہوئے۔

بنی عبد شمس بنی عبد شمس بن عبد مناف سے۔
 ۱۔ عمرو بن ابی حیان بن عبد بن اُمیہ بن عبد شمس۔

۲۔ حرث بن ابی وجرہ بن ابی عمرو بن اُمیہ بن عبد شمس۔
 ۳۔ ابو العاص بن نوفل بن عبد شمس۔

۴۔ ابو العاص بن ربیعہ بن عبد العزیٰ بن عبد شمس اور ان کے خلفاء میں سے۔
 ۵۔ ابو ریشہ بن ابی عمرو

بنی عبد المطلب
 ۱۔ عبد بن عبد المطلب بن عبد شمس۔ یہ سات شخص قید ہوئے۔

بنی نوفل بنی نوفل بن عبد مناف سے۔
 ۱۔ عدی بن خیار بن عدی بن نوفل۔

۲۔ غزوہ بن جابر کا بھتیجا عثمان بن عبد شمس۔ بنی مازن بن منصور میں سے۔
 ۳۔ ابو ثعلبہ بن کاعلیف یہ تین شخص تھے۔

بنی عبد الدار اور بنی عبد الدار بن قحطی میں سے۔
 ۱۔ ابو عزیٰ بن حمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار۔

۲۔ اسود بن عامر ان کا حلیف یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اسود بن عامر بن حرث بن سباق کی اولاد ہیں۔
 بنی اسد بنی اسد بن عبد العزیٰ بن قحطی میں سے۔

بنی اسد ۱۔ سائب بن ابی جیش بن مطلب بن اسد۔

۲۔ حویرث بن عباد بن عثمان بن اسد ابن ہاشم کہتے ہیں یہ حرث بن عائذ بن عثمان بن اسد ہے۔

۳۱۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اور ان کا حلیف سالم بن شامخ - یہ تین شخص قید ہوئے تھے۔

بنی مخزوم | اور بنی مخزوم بن یقظہ بن ثرو سے :-
۱۔ خالد بن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم۔

۲۔ امیہ بن ابی حذیفہ بن مغیرہ

۳۔ ولید بن ولید بن مغیرہ

۴۔ عثمان بن عبد اللہ بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم

۵۔ صیقی بن ابی رفاعہ بن عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم

۶۔ ابو النضر بن ابی رفاعہ بن عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم

۷۔ ابو عطاء عبد اللہ بن ابی سائب بن عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم

۸۔ مطلب بن مطلب بن حارث بن قبیذ بن عمر بن مخزوم

۹۔ اور ان کا حلیف خالد بن اعلم اور سی وہ شخص ہے جو قریش کے لشکر میں سب سے پہلے بھاگا تھا۔

یہ سب نو آدمی تھے۔ ابن ہشام کہتے ہیں اور خالد بن اعلم بن خزاعہ سے اور بعض کہتے ہیں

بنی عقیل سے تھا۔

بنی سہم بن عمرو | ابن اسحاق کہتے ہیں اور بنی سہم بن عمرو بن ہعیص بن کعب بن لوطی سے :-
۱۔ ابو دواع بن صہرو بن سعید بن سعد بن سہم اس قیدی کا سب سے پہلے قید آیا

تھا اور اس کے بیٹے مطلب بن ابی دواع نے اس کو چھڑایا تھا۔

۲۔ فردہ بن قیس بن عدی بن حذافہ بن سعید بن سہم

۳۔ حنظلہ بن قیس بن حذافہ بن سعد بن سہم

۴۔ جراح بن حارث بن قیس بن عدی بن سعید بن سہم۔ یہ چار شخص تھے۔

بنی جمح | بنی جمح بن عمرو بن ہعیص بن کعب سے :-

۱۔ عبد اللہ بن ابی بن غطف بن وہب بن حذافہ بن جمح۔

۲۔ ابو حذو عمرو بن عبد اللہ بن عثمان بن اُحسیب بن حذافہ بن جمح۔

۳۔ امیہ بن غطف کا آزاد غلام فاکہ بن کارہاج بن مغفوف نے دعویٰ کیا تھا اور وہ کہتا تھا کہ یہ بنی

شامخ بن محارب بن فہر سے ہے اور کہا جاتا ہے کہ فاکہ بن جردل بن حذیم بن عوف بن غطف بن

شامخ بن محارب بن فہر ہے۔

- ۴۔ وہب بن عمیر بن وہب بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جحج -
 ۵۔ زبیر بن دراج بن علبس بن اہبان بن وہب حذافہ بن جحج - اس قبیلہ کے پانچ شخص قید ہوئے۔

بنی عامر بن لوئی | بنی عامر بن لوئی سے :-
 ۱۔ سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نضر بن مالک بن حسل بن عامر -
 اس کو مالک بن وشم انصاری نے قید کیا تھا۔

- ۲۔ عبد بن زمرہ بن قیس بن عبد شمس بن عبد ود بن نضر بن مالک -
 ۳۔ عبدالرحمن بن مشنہ بن وقدان بن قیس بن عبد شمس - یہ تین شخص قید ہوئے۔

بنی حرث بن فہر | بنی حرث بن فہر سے :-
 ۱۔ عقیل بن ابی قیس

- ۲۔ عقیب بن عمرو بن جدم - یہ دو ہی شخص گرفتار کئے گئے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں یہ سب قیدی ہیں
 کے نام ہم کو معلوم ہوئے ہیں تین تالیس شخص ہیں۔ ابن ہشام کہتے ہیں ان میں ایک ایسا شخص بھی
 مذکور ہوا ہے جس کا نام میں نے بیان نہیں کیا اور وہ قیدی بن کو ابن اسحاق نے بیان نہیں کیا۔ یہ ہیں :-

بنی ہاشم بن عبد مناف سے :-
 ۱۔ عقیب، بنی فہر سے ان کا حلیف ہی ایک شخص ہے۔ اور بنی مطلب

بن عبد مناف سے :-

۲۔ عقیل بن عمرو ان کا حلیف اور

۳۔ اس کا بھائی تیم بن عمرو اور

۴۔ اس کا بیٹا یہ تین شخص ہیں۔ اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے -

۵۔ خالد بن مسید بن ابی العصین

۶۔ حاص بن امیہ کا آزاد غلام ابوالفریض سیار - یہ دو شخص قید ہوئے۔ بنی نوفل بن عبد مناف

میں سے ایک شخص

۷۔ بنہان ان کا آزاد کردہ غلام -

۸۔ اور بنی اسد بن عبد العزیٰ سے عبداللہ بن حمید بن لہ ہیر بن حرث - ایک ہی شخص قید ہوا۔

۹۔ بنی عبدالدار بن قس بن عقیل ان کا حلیف جو بن کارہنے والا تھا ایک ہی شخص ہے۔

۱۰۔ اور بنی تیم بن مرہ سے مسافع بن عیاض بن مخزوم عامر بن کعب بن سعد بن تیم -

- ۱۱۔ اور جابر بن زبیر ان کے حلیف قید ہوئے۔
- ۱۲۔ بنی مخزوم بن یقظہ بن نمر سے قیس بن سائب ایک شخص قید ہوا۔ اور بنی مخزوم بن عمرو میں سے۔
- ۱۳۔ عمرو بن ابی خلف
- ۱۴۔ ابو اہم بن عبداللہ ابن کا حلیف
- ۱۵۔ ایک اور ان کا حلیف تھا اس کا نام محمد کو یاد نہیں رہا اور اس پر بن خلف کے دو آزاد غلام تھے۔
- ۱۶۔ ایک نسطاس اور
- ۱۷۔ دومرا ابو رافع۔ یہ سب چھ شخص قید ہوئے۔
- ۱۸۔ بنی سہم بن عمرو سے اسلم بنیہ بن حجاج کا آزاد غلام ایک شخص قید ہوا۔ بنی عامر بن لوی سے۔
- ۱۹۔ حبیب بن جابر اور
- ۲۰۔ سائب بن مالک دو شخص قید ہوئے۔ اور بنی حوث بن نمر سے
- ۲۱۔ شافع اور
- ۲۲۔ شفیع (ان کے دونوں حلیف اہل یمن سے) قید ہوئے۔

۶۸

اس کتاب کا مترجم سید نشین علی نظامی تھی خواہر زادہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء و محبوب الہی دہلوی
حضرات ناظرین کی خدمت میں عرض پر واز ہے کہ مصنف نے اس مقام پر چند قصائد اور اشعار جو واقعہ
بدر کے متعلق کہے گئے نقل کئے ہیں۔ میں ان میں سے صرف ایک حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن
ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے قصیدہ کے نقل کرنے پر اکتفا کرتا ہوں جو میرے خیال میں تمام قصائد کا خلاصہ
اور اسلامی جوش و خروش اور دینی غیرت و محبت سے عبرت لیا ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں حضرت علی بن
ابی طالب نے جنگ بدر کے متعلق فرمایا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَبْلَغُ رِسُوْلًا بَلَدًا وَ عَہْدًا نَبِيًّا وَ دِيْنًا اَقْبَلًا اِلٰی دُوْنِ قَتْلِ

ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنے رسول کی آزمائش کی۔ آزمائش غالب قدرت والے اور فضل والے کی۔
یہاں اَبْلَغُ اَلْغَلَا تَمَ اِسْمًا مَدْلٰی قَوْلًا هَوَا نَا مِنْ اَسَا سِ قَتْلِ
۱۔ اس قصیدہ کے کثرت کو کثرت و غمراہی نصیب کی۔ چنانچہ قید اور قتل کی مصیبت میں وہ گرفتار ہوئے۔

قَاتِلِیْ سِوَا سِوَا اَللّٰهِ مَدَّ عَقْرَ نَفْسِیْ وَ کَانَ مَسْئُوْلًا اِلٰہُ اَسْمٰی سِلِّ بِالْعَدْلِ

۲۔ اور رسول اللہ غالب اور محمد ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدلی کے ساتھ بھیجے گئے ہیں۔

تَجَاءَ بِفُرْقَانٍ مِنَ اللَّهِ مُنْذِلٍ مَبْلُغَةٍ آيَاتِهِ لِيُذَوِيَ الْعَقْلُ
ترجمہ:- پھر وہ خدا کے پاس سے فرقان نازل شدہ لائے جس کی آیتیں اہل عقل کے واسطے روشن اور
ظاہر ہیں۔

فَأَمْسَوْا بِحَمْدِ اللَّهِ مُجِيبِي السُّئَالِ
ترجمہ:- بہت سے لوگ اُس پر ایمان لائے اور یقین کیا تو خدا کے شکر سے اُن کی پریشانی دور ہو کر
وہ مجتمع ہو گئے۔

وَأَلَكُمُ الْآثَارُ قُرْآنًا فَذَلِكُمْ أَفْهَمُ
ترجمہ:- اور میں لوگوں نے انکار کیا اُن کے دل مگر وہ ہو گئے پھر خدا کی دیرانگی اور گمراہی کو اور یہاں کر دیا۔
وَأَمَّا أَنْتُمْ فَتَعْلَمُونَ بِذِكْرِ اللَّهِ تَرْتَمِكُمْ
ترجمہ:- اور اپنے رسول کو بدد کے روز اُن پر غالب کیا اور اُن لوگوں کو جو جنگجو رسول کے ساتھ تھے جن
کے کام نہایت پسندیدہ ہیں۔

بِأَيِّدِهِمْ يَنْصَرِفُونَ عَنِ الْغَايَةِ عَقُوبًا بِهَا
ترجمہ:- اور اُن کے ہاتھوں میں ہلکی ہلکی تلواریں تھیں جن کو اُنہوں نے مضبوط پکڑ رکھا تھا اور خوب عمدہ
ہوا کرتی تھیں۔

فَلَوْلَا تَرْتَمِكُمْ تَارَةً دِيْنِي حَمِيَّةً
ترجمہ:- پس ان میں سے بہت سے حمیت والے عمدہ آدموں اور جوان بہادریوں کو انہوں نے باز کر ڈال دیا۔

تَبَيَّنَتْ عَيْنُونَ النَّاسِ بِمَا عَلَيْهِمْ
ترجمہ:- جن پر مدد لے والیوں کی آنکھیں سینہ کی جھڑی کی طرح سے آنسو برساتی ہیں۔
كُوَارٍ تَنْتَفِي عُنَيْنَهُ الْغِيَا وَابْتَدَأَ
ترجمہ:- رونے والیاں غیب نامہ اور اُس کے بیٹے کو روتی ہیں اور شیبہ کو روتی ہیں اور انہیں جل
کو روتی ہیں۔

تَوَيَّ شَمَهُمْ تَمَافٍ بِشَيْءٍ بَدِيعًا
ترجمہ:- بدد کے گڑھے میں اُن میں سے ایک جماعت کو دیکھے لاجوہک کے موتیوں میں بڑے بہادر تھے۔

غزوات اور سرایا

غزوہ بنی سلیم | ابن اسحاق کہتے ہیں بدر کے غزوہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر رمضان یا شوال میں فارغ ہوئے اور اس کے بعد صرف سات شب مدینہ میں قیام کیا۔ پھر بنی سلیم سے جنگ کرنے کے ارادہ سے تشریف لے چلے۔ ابن ہشام کہتے ہیں اس دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کا عامل سباع بن عرفطہ بخاری اور ابن ام مکتوم کو بنایا تھا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں جب آپ اس قوم کے ایک کوٹوں پر پہنچے جس کا نام کدر تھا۔ تین شب وہاں قیام کر کے مدینہ واپس تشریف لے آئے۔ اس سفر میں کوئی جنگ درپیش نہیں ہوئی اور شوال کے باقی مہینہ اور ذی قعد کے سارے مہینے مدینہ ہی میں قیام فرمایا اور ان عہدیدوں کو سنا کیا جو جلد سے آئے تھے۔

غزوہ سولیق | ابن اسحاق کہتے ہیں جب ابوسفیان بدر سے جاگ کر مکہ پہنچا تو اس نے قسم کھائی تھی کہ جب تک محمدؐ سے جنگ نہ کر کے اپنے بدلے نہ لے گا۔ غرضیں تل ڈالے گا۔ نہ ٹیل جتا بت کرے گا۔ پھر آخر یہ اپنی قسم پوری کرنے کی خاطر قریش کے دو گروہوں کو لے کر مدینہ کی طرف روانہ ہوا اور مقام حدہ ثناتہ میں جو ایک پہاڑ کے قریب ہے جس کو نبیب کہتے ہیں جاکر اترے۔ یہ مقام مدینہ سے ایک منزل کے قریب فاصلہ پر ہے اور اہل بیت کو ابوسفیان مدینہ کے اندر بنی نضیر کے محلہ میں جی بن اخطب کے مکان پر آیا اور دشمن دی مگر جی بن اخطب نے دوا لہ نہ کھولا۔ تب ابوسفیان سلام بن مشکم کے پاس گیا۔ یہ اس وقت بنی نضیر کا سردار تھا اور اس کی قوم کا عقائد بھی اس کے پاس رہتا تھا۔ اس نے ابوسفیان کی دعوت کی اور خوب کھلایا پلا پلا۔

ابوسفیان کا ظلم | اس کے بعد ابوسفیان اسی بات میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان میں سے چند لوگوں کو مدینہ کی طرف بھیجا۔ یہ لوگ مدینہ کے ایک کنارہ کی طرف آئے جس کا نام عریق ہے۔ یہاں ایک انصاری کی کھیتی اور کھجوروں کے چند درخت تھے۔ ان میں ان شیطانوں نے آگ لگا دی اور ان انصاری کو ان کے ساتھی سمیت سوتے ہوئے شہید کیا اور پھر

وہاں سے بھاگ گئے جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر ہوئی آپ نے
 فداء بشیر بن عبدالمذکر کو مدینہ میں نائب مقرر کر کے ابوسفیان کا تعاقب کیا۔ یہاں تک کہ مقام
 قرقرۃ الکد تک تلاش کرتے ہوئے آئے مگر ابوسفیان ایسا بھاگتا تھا کہ اس کا کہیں پتہ نہ چلا اور راستہ
 میں ابوسفیان کے ساتھی بھاگنے کی بے تابی میں اپنے ڈھیر سارے ستون چھینک گئے تھے وہ سب
 مسلمانوں نے اپنے قبضہ میں لے لئے اسی سبب سے اس غزوہ کا نام غزوۃ سولق ہوا۔ جب واپس
 ہوئے تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ بھی ہمارے لئے غزوہ ہے یعنی اس کا بھی ہم کو ثواب
 ہوگا۔ حضور نے فرمایا۔ ہاں۔

غزوۃ ذی امر | جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۃ سولق سے واپس آئے تو ذوالحجہ کا
 باقی مہینہ آپ نے مدینہ میں گوارا۔ پھر نجد کی طرف بنی غطفان پر حجاز کرنے کے
 ارادہ سے تشریف لے چلے اور عثمان بن عفان کو مدینہ میں نائب مقرر کیا اور نجد میں صفحہ کے تمام مہینہ تمام
 کر کے مدینہ واپس تشریف لائے۔ اس سفر میں بھی کوئی جنگ درپیش نہیں ہوئی اور ربیع الاول کا
 مہینہ مدینہ میں گزرا۔

غزوۃ بکران | پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کی جنگ کے ارادہ سے مدینہ سے
 کوچ فرمایا اور ابن مکتوم کو مدینہ میں نائب مقرر کیا۔ یہاں تک کہ آپ مقام بکران میں
 جو حجاز کے اندر فرس کے کنارہ پر واقع ہے پہنچے یہاں آپ نے ربیع الآخر اور جمادی الاولیٰ پورے
 دو مہینہ قیام فرمایا اور پھر مدینہ میں واپس تشریف لائے۔ اس سفر میں بھی جنگ نہیں ہوئی۔

غزوۃ بنی قینقاع | اس واقعہ کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ پہلے سواق بنی قینقاع میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے اس قوم سے جو یہودی تھے فرمایا کہ اے ہمیشہ یہود اللہ سے
 ڈرو کہیں تم پر بھی وہ عذاب نازل ہو جو قریش پر بدر کی جنگ میں نازل ہوا۔ تم اسلام قبول کر لو ورنہ
 تم نے مجھ کو ان علامات کے مطابق پہچان لیا ہے جو تمہاری کتاب تورات میں مذکور ہیں اور اللہ تعالیٰ
 نے تم سے مجھ پر ایمان لانے کی بابت عہد لے لیا ہے۔ ان یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جواب
 دیا کہ اے محمد تم قریش کو قتل کر کے کسی دھوکے میں نہ رہنا۔ وہ لوگ لڑائی کے فنون سے بالکل واقف
 اور جاہل تھے ان پر تم نے غلبہ پالیا۔ واللہ! تم نے اگر ہم سے جنگ کی تو تم کو ہماری کیفیت
 معلوم ہوگی کہ ہم کیسے ہیں۔

واقعہ سے متعلق آیات | ابن اسحاق کہتے ہیں ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ آیات اسی کے

قُلْ لِلدِّينِ كَفَرُوا وَسْتَخْلَبُونَ وَتَحْتَسِرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْاِيْمَارَةُ قُلْ كَانَتْ
لَكُمْ اٰيَةٌ فِي بُنْيَانِ الْاَيْمَانِ فَكُنْتُمْ تُقَاتِلُوْنَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَآخِرَىٰ كَافِرًا تَآيَرُوْا لَهُمْ
مِّمَّا كَانَتْ اٰيَةً لَّكُمْ اَلْعَقِيْبَةُ ۝ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ الْبَصِيْرَ ۝ مَنْ يُّقَاتِلْ فَاِذَا رَجَا فَهُوَ بِاَيْدِي
لِغَيْرِهِ ۝ اَلَّذِيْنَ يُوَدِّعُ اٰيَةً لَّكُمْ

دو کافروں سے کہہ دو کہ عنقریب تم مغلوب ہو گے اور جہنم اور بُرے ٹھکانے کی طرف جمع کئے جاؤ گے
تمہارے لئے ان دو گروہوں میں ایک نشانی ہے جو باہم جنگ کر رہے تھے۔ ایک راہِ خلاص میں لڑ رہا تھا
اور دوسرا کافر تھا جو مسلمانوں کو اپنی آنکھ سے اپنے سے دو گنا دیکھ رہا تھا اور اللہ اپنی مدد کے ساتھ
جس کی چاہتا ہے تائید فرماتا ہے۔ بیشک اسی میں اہل نظر کے لئے عبرت ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں بنی قینقاع کے یہود نے سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو عہد
کیا تھا اسے توڑ کر جنگ کرنے پر آمادہ ہوئے اور یہ جنگ بد اور اُحد کے واقعوں کے درمیان ہوئی ہے۔
یہود کی شرارتیں | ابن ہشام کہتے ہیں اس جنگ کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ عرب کی ایک عورت بازار
بنی قینقاع میں کوئی چیز لے کر آئی اور اُس کو فروخت کر کے ایک سناہ کی دکان
پر بیٹھ گئی۔ یہود نے عورت کا چہرہ بے نقاب کرنا چاہا۔ عورت نے انکار کیا۔ سناہ نے عورت کے
ساتھ بند میں چپکے سے ایک گرہ لگا دی۔ جب وہ عورت گھڑی ہوئی تو اُس کا ستر کھل گیا۔ یہودی ہنسنے
لگے اور اُس عورت کی خوب ہنسی اُڑائی۔ عورت نے شور مچایا۔ ایک مسلمان نے اگر اُس سناہ کو
جو یہودی تھا قتل کر دیا۔ یہودیوں نے، ہجوم کر کے اُس مسلمان کو شہید کیا۔ اس مسلمان کے اقرباء نے فریاد کی۔
تو بہت سے مسلمان یہودیوں کے مقابلہ پر اکٹھے ہو گئے اور جنگ کا باننا گرم ہوا۔

عبداللہ بن ابی کی گستاخی | ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان یہودیوں کا مجاہد
فرمایا۔ یہاں تک کہ انہوں نے آپ کی اطاعت قبول کی۔ اُس وقت
عبداللہ بن ابی بن سلول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کرنے لگا اے محمد میرے
مواہل کے ساتھ احسان کیجئے اور یہ سب بنی غورج کے حلفاء تھے۔ آنحضرت نے اس کو کچھ جواب نہ دیا۔
اس نے پھر عرض کیا۔ رسول اللہ نے اس کی طرف سے مَنہ پھیر لیا۔ اس نے آپ کی زدہ کا دامن کھڑکیا۔ اس
زدہ کا نام ذات الفضول تھا۔ رسول اللہ نے فرمایا چھوڑ دے اور آپ کا چہرہ مبارک غصہ کے مارے
سُرخ ہو گیا۔ اور فرمایا غرابی ہو تجھ کو میرا دامن چھوڑ دے۔ اس نے عرض کیا میں ہرگز نہ چھوڑوں گا جب

ملک آپ میرے موالی کی جان بخشی کر کے اُن پر احسان نہ فرمائیں گے اُن میں چار سو حاشا اور تین سو دواہ
ہیں اور ایسے بہادر ہیں کہ کسی کی جگہ سے نہیں ڈرتے۔ مگر آپ اُن کو ایک دن میں قتل کر دیں گے مجھ کو یہی
اندر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا اُن کو تجھے بخشا۔ عبداللہ بن ابی غوث ہو کر چلا آیا۔
ابن ہشام کہتے ہیں اس محاصرو میں نبی کریم کے پندرہ روز صرف ہوئے اور مدینہ میں آپ نے
بشیر بن عبداللہ کو نائب مقرر کیا تھا۔

خدا اور رسول سے محبت

ابن اسحاق کہتے ہیں عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ جب بنی قینقاع سے جنگ ہوئی عبداللہ بن ابی بن سلول آنے کے کام کی چارہ جوتی میں کھڑا ہوا اور عبادہ بن صامت آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہاں کہ عبداللہ بن ابی یہود کا حلیف تھا اسی طرح عبادہ بن صامت بھی یہود کے حلیف تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہوں اور یہودیوں سے جو میرے حلیف تھے ان کی بریت ظاہر کرتا ہوں۔ اور ان سے میں بیزار رہتا ہوں۔

آیات قرآنی | ماوی کہتا ہے عبداللہ بن ابی بن سلول اور عباده بن صامت کے متعلق یہ آیات نازل ہوئی ہیں :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ يَتَوَلَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۚ فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَنْ تُغْلِبَنَا دَارُكُمْ ۖ فَجَنَّبَهُ اللَّهُ عَنْ يَاتِيهِ بِالْقَوْمِ ۖ أَوْ أَمْرٍ مِنْ عِنْدِهِمْ ۖ فَيُضْرِبُوا عَلَىٰ سُمُومِهَا ۖ فَانْقَبَسُوا مُنْتَبِهِينَ ۚ وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهْلُ الْكِتَابِ الَّذِينَ اقْتَفَوْا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْدِيهِمْ (لَهُمْ لَمَعَةٌ - ٥٣ : ٥٢)

وہ اسے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ سے دوستی نہ کرو اور جو شخص تم میں سے ان سے دوستی کرے گا تو وہ انہی میں سے ہے بے شک خدا ان لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کفار سے محبت کرتے ہیں۔ پھر انہی میں سے ان لوگوں کو دیکھتے ہو جن کے دلوں میں بیماری ہے (یعنی منافقوں کو)۔ عبد اللہ بن ابی کے کہہ دوڑتے ہیں یہودیوں کی محبت میں اور کہتے ہیں ہم زمانہ کی گردش سے ڈرتے

ہیں۔ قرعہ بد ہے کہ خدا اپنے رسول کو نفع عنایت کرے یا یہود کے قتل کرنے کا حکم دے تب یہ لوگ یہود کی محبت پر جس کو انہوں نے اپنے دلوں میں چھپا رکھا ہے تادم ہوں گے اور سلطان آپس میں کہیں گے کہ کیا یہ وہی لوگ ہیں جو بڑے مذہب کی قسمیں کھاتے تھے کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں؟

مسیر زید بن حارثہ | ابن اسحاق کہتے ہیں بدر کی جنگ کے بعد سے قریش نے ملک شام کے سفر کے لئے مدینہ کا راستہ چھوڑ دیا تھا اور عراق کا راستہ اختیار کیا تھا چنانچہ اس دفعہ قریش کے بہت سے سوداگر جن میں ابوسفیان بن حرب بھی تھا بہت سامان تجارت جس میں بہت سی چاندی بھی تھی لے کر جا رہے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قافلہ کی خبر پہنچی۔ آپ نے زید بن حارثہ کو اس قافلہ کے لئے روانہ فرمایا اور نجد کے مقام قروہ میں زید بن حارثہ کی اس قافلہ سے مل بیٹھ گئے۔ اس قافلہ والوں نے فرات بن حیان نامی ایک شخص کو راستہ بتانے کے لئے اپنے ساتھ لے لیا تھا۔

ان ہشام کہتے ہیں فرات بن حیان بنی عجل میں سے بنی سہم کا حلیف تھا۔ زید بن حارثہ نے اس قافلہ کا مقابلہ کیا۔ قافلہ والے سب جاگ گئے۔ کوئی ان میں سے گرفتار یا قتل نہیں ہوا۔ زید بن حارثہ نے وہ سب مال مدینہ میں لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔



کعب بن اشرف یہودی کا قتل

کعب کی اسلام دشمنی | ابن اسحاق کہتے ہیں جب بدر میں مسلمانوں کی فتح اور کفار کی شکست ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ کو مدینہ میں فتح کی خوشخبری پہنچانے کے لئے روانہ فرمایا اور ان لوگوں نے مدینہ میں آکر سارا واقعہ بیان کیا تو کعب بن اشرف کو جب خبر ہوئی کہ کعب بن اشرف نے کفار کو قتل کر دیا۔ یہ لوگ اشرف عرب اور سرداران اہل مکہ تھے ان کا محمد کے ہاتھ سے قتل ہونا سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر یہ بات سچ ہے کہ یہ لوگ محمد کے ہاتھ سے قتل ہو گئے تو زمین کا پیٹ جس میں یہ لوگ سمائے ہیں زمین کی پیٹھ سے بہتر ہے اور میر جب اس دشمن خدا یعنی کعب بن اشرف کو اس واقعہ کا پورا یقین ہو گیا تب یہ مدینہ سے مکہ کو روانہ ہوا اور وہاں پہنچ کر مطلب بن حجاج بن صبیرو مہمی کے پاس ٹھہرا۔

مطلب کی بیوی حاتمہ بنت ابی العیص بن اُمیہ بن عبد شمس بن عبد مناف نے اس کی بہت خاطر کی اور اس نے وہاں بدر کے مقتولوں پر رونا اور قریش کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر ابھارنا اور اسی قسم کے اشعار اُن کو سنانے شروع کئے۔

مسلمانوں کی دل آزاری | بعد ازاں یہ مدینہ چلا آیا اور چونکہ نہایت خبیث اور بد طبیعت شخص تھا۔ کعب بن اشرف کو قتل کر کے محمد بن مسلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں اس کو قتل کروں گا۔ آپ نے فرمایا بس تم ہی اس کام کو انجام دو اگر تم سے ہو سکے۔

محمد بن مسلمہ کی منصوبہ بندی | محمد بن مسلمہ اپنے گھر آئے اور تین روز تک نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ یہ خبر نبی کریم کو پہنچی تو آپ نے اُن کو بلا کر نہ کھانے کا سبب دریافت

فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ سے ایسی بات کا اقرار کیا ہے کہ میں نہیں جانتا۔
میں اس کو پورا بھی کر سکوں گھا یا نہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارے ذمہ صرف کوشش ہے۔ محمد بن مسلمہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو اس معاملہ میں مشورہ کرنا ضروری ہے آنحضرت نے فرمایا تم جو چاہو مشورہ کرو
تم کو اس کی اجازت ہے۔ پھر محمد بن مسلمہ نے مشورہ کر کے چار اور آدمی اس کام میں اپنے ساتھ شریک
کئے۔ ایک ابوناٹلہ سلکان بن سلامہ بن وقش اٹھلی یہ کعب بن اشرف کے دو دھڑ شریک جو بھائی
بھی تھے اور دوسرے عبد بن بشر بن وقش اٹھلی اور تیسرے حوث بن اوس بن معاذ اٹھلی اور چوتھے
ابو عبس بن جمیر بن حارثہ۔

ابوناٹلہ کی کعب کے ملاقات اور گفتگو | پھر ان چاروں نے پہلے ابوناٹلہ کو کعب بن اشرف کے
پاس بھیجا۔ ابوناٹلہ نے اس کے پاس جا کر پہلے تو ادھر ادھر
کی کچھ باتیں کیں اور کچھ اشعار بھی سنائے کیونکہ ابوناٹلہ شاعر بھی تھے۔ پھر اس سے کہا اے کعب
بن اشرف میں تو تیرے پاس ایک ضروری کام کے لئے آیا تھا۔ تو پہلے اس کو سن بے کعب نے
کہا کہ کیا کام ہے؟ ابوناٹلہ نے کہا بات یہ ہے کہ جب سے شیخس محمد ہمارے ہاں آئے ہیں طرح
طرح کی مصیبتیں اور بلائیں ہم پر نازل ہو رہی ہیں۔ تمام عرب ہمارے دشمن ہو گئے ہیں اور
ہمارے راستے انہوں نے بند کر دیئے ہیں یہاں تک کہ ہم لوگ تو مجھ کے مر گئے اور فاقوں کے
مارے ہم میں دم نہیں ہے۔ کعب بن اشرف نے کہا۔ اے ابوناٹلہ میں تجھ سے پہلے کہا نہ کرتا تھا
کہ ایسا ہو گا سو وہی ہوا۔ ابوناٹلہ نے کہا اب میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ تم کچھ کھانے پینے
کو ہیں دو اور اس کے بدلہ ہماری چیزیں رہن رکھ لو۔

کعب کی بد فطرتی | کعب بن اشرف نے کہا کیا تم اپنی اولاد میرے پاس رہن رکھو گے۔ ابوناٹلہ
نے کہا اس بات سے ہماری رسوائی ہوگی اور میرے ساتھ اور بھی لوگ
ہیں جو قرض لینا چاہتے ہیں اور میں ان کو تمہارے پاس لانے والا ہوں تاکہ ان کو بھی تم دو اور
احسان کرو۔ کعب بن اشرف نے کہا اگر تم اولاد کو رہن نہیں رکھتے ہو تو اپنی عورتوں کو رہن رکھ دو۔ ابوناٹلہ
نے کہا ہم تمہارے پاس اپنی عورتوں کو کیسے رہن رکھ سکتے ہیں۔ تم ایک نہایت نوجوان آدمی ہو۔
ہاں ہم تمہارے پاس ہتھیار رہن رکھتے ہیں اور ان ہتھیاروں کی قیمت تمہاری رہن کی رقم کے لئے
کافی ہوگی۔ کعب بن اشرف نے کہا اگر ایسا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں اور ابوناٹلہ نے ہتھیاروں کا ذکر
اس واسطے کیا تھا تاکہ کعب بن اشرف ان لوگوں کو ستھ دیکھ کر خوف زدہ نہ ہو۔

چاروں افراد کی روانگی | غرضیکہ ابوناٹلہ یہ باتیں کر کے اپنے ساتھیوں کے پاس آئے اور کعب بن اشرف سے جو باتیں ہوئی تھیں ان سے بیان کیں۔ پھر یہ سب لوگ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جمع ہوئے اور آپ ان کو لے کر قبیعہ غرقہ میں تشریف لائے۔ پھر ان لوگوں سے فرمایا کہ خدا کا نام لے کر تم لوگ جاؤ اور دعا کی کہ اسے خدا ان کی مدد فرما اور انھیں ان کو زرخشت کر کے اپنے دولت خانہ میں تشریف لے آئے۔ یہ لوگ کعب بن اشرف کے مکان پر پہنچے اور ابوناٹلہ نے اُس کو آواز دی۔ اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی اپنے لحاف کو اوڑھے ہوئے یہ باہر آنے لگا۔ اس کی بیوی مانے ہوئی اور کہنے لگی تو ایک جنگجو آدمی ہے اور جو لوگ جنگجو ہوتے ہیں وہ اس وقت باہر نہیں جاتے ہیں۔ اُس نے کہا مجھ کو ابوناٹلہ نے آواز دی ہے اگر اُس کو یہ خبر ہوئی کہ میں زہد یا ہوں تو مجھ کو نہ جگانا۔ اب مجھ کو جانا ضروری ہے۔ عورت نے کہا مجھ کو اس کی آواز سے بدی معلوم ہوتی ہے مگر کعب نے عورت کی بات کی کچھ پرواہ نہ کی اور سیدھا مکان سے نکل کر چلا آیا اور تھوڑی دیر ان لوگوں سے باتیں کرتا رہا۔

ابوناٹلہ نے کہا اے کعب چلو ہم تم دعا اس چاندنی رات میں فلاں مقام پر بیٹھ کر کچھ باتیں کریں تو بڑا نفع حاصل ہو گا۔ کیونکہ اس وقت عجیب کیفیت ہے۔ کعب بن اشرف نے کہا تمہاری مہربانی چلو کیا مضائقہ ہے۔

کعب کا قتل | پھر یہ لوگ آہستہ آہستہ اُس طرف گوروانہ ہوئے۔ راستہ میں ابوناٹلہ نے کعب بن اشرف کے بالوں پر ہاتھ پھیر کر سونگھا اور کہا کیا اچھی خوشبو ہے۔ ایسی خوشبو تو میں نے کبھی نہیں سونگھی اور پھر اسی طرح سے کئی بار کیا۔ پھر تھوڑی دیر جا کر اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور گردن پکڑ کر زمین پر دے مارا اور ساتھیوں سے کہا کہ دشمن خدا کو خوب مارو۔ انہوں نے تلواریں مارتا شروع کیں۔ مگر لحاف کے سبب سے تلواروں نے اُس پر اثر نہ کیا اور دشمن خدا نے ایسا شور مچایا کہ تمام محلہ کے گھروں میں اُس کی آواز پہنچی۔

محمد بن مسلمہ کہتے ہیں جب میں نے دیکھا کہ ہماری تلواریں اس پر کام نہیں کرتیں تب میں نے اپنی تلوار اُس کے پیٹ پر رکھ کر ایسا اندر مارا کہ وہ پشت سے نکل گئی اور دشمن خدا ہلاک ہوا اور ہماری تلواروں ہی میں سے ایک تلوار سے حرث بن اوس بن معاذ کے سر میں یا پھر میں زخم لگ گیا۔ ہم لوگ تو وہاں سے بھاگ آئے اور بنی آنتہ بن زید اور بنی قریظہ کے محلوں سے گزر کر حرۃ العریض میں آکر ہم نے دم لیا اور حرث بن اوس کی لہ دیکھتے رہے۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد وہ بھی ہم سے آریٹے۔

رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضری | ہم اُن کو اپنے اوپر لاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آخر رات کا وقت تھا اور

آپ اُس وقت نماز پڑھ رہے تھے ہم نے سلام کیا۔ آنحضرت باہر تشریف لائے۔ ہم نے دشمن خدا کے قتل کرنے کی خبر آپ سے بیان کی۔ آپ بہت خوش ہوئے اور ہمارے ساتھی کے زخم پر اپنا لعاب مبارک لگا دیا۔ اس کے بعد ہم لوگ اپنے اپنے گھروں میں چلے آئے۔ پھر اُس دن سے کعب بن اشرف کا حال دیکھ کر تمام یہودی مسلمانوں سے کانپنے لگے۔

محبیصہ اور حویصہ | ابن اسحاق کہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جو یہودی تمہارے قابو پڑ چکے ہوں

ہو گئے تھے قابو پا کر ابن سبیر یہودی کو قتل کیا۔ ان کے بھائی حویصہ نے جو عمر میں اُن سے بڑے تھے اور ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ ان سے کہا کہ اے محبیصہ تو نے ایسے شخص کو کیوں قتل کر دیا۔ جس کا مال قرض کا تھا کہ تیرے پیٹ میں بہت سی چربی جمع ہو گئی۔ محبیصہ نے کہا مجھ کو اُس کے قتل کرنے کا ایسے شخص نے حکم فرمایا تھا کہ اگر وہ مجھ کو تیرے قتل کرنے کا حکم دیں تو فوراً مجھ کو قتل کر دوں۔ حویصہ نے حیران ہو کر کہا کہ کیا تو مجھ کو بھی قتل کر دے گا۔ محبیصہ نے کہا ہاں بے تامل قتل کروں۔ حویصہ نے کہا واقعی اس دین کے اختیار کرنے سے تیرا یہ حال ہوا۔ معلوم ہوا کہ یہ دین عجب لذت اور نفع رکھتا ہے جس کے آگے کسی چیز کی محبت باقی نہیں رہتی۔ پھر حویصہ بھی مسلمان ہوئے۔ ابن ہشام کہتے ہیں مجھ کو محبیصہ کے مسعود بن کعب بن عامر بن حدی بن محمد بن مرث بن خندف بن عمرو بن مالک بن اوس ہیں۔

بنی قریظہ کا واقعہ | ابن ہشام کہتے ہیں مجھ کو حویصہ کے اسلام لانے کی روایت اس طرح پہنچی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ پر فتح یاب ہوئے تو چاہا کہ

کے قریب یہودی اُن میں سے آپ نے گرفتار کئے۔ یہ لوگ اوس کے حلیف تھے اور اُن کے ساتھ ہو کر غزیرہ سے لڑا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان سب کی گزریں مارو۔ چنانچہ غزیرہ کے لوگوں نے اُن کو بہت خوشی خوشی قتل کرنا شروع کیا اور ان کے چروے سے خوشی کے آٹا دنا یاں تھے بخلاف اوس کے لوگوں کے کہ اُن میں خوشی نہ پائی جاتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا کہ چونکہ یہ لوگ اوس کے حلیف ہیں اس سبب سے ان میں خوشی نہیں پائی جاتی ہے اور اُس وقت اُن یہودیوں میں سے صرف باڈہ آدمی باقی رہ گئے تھے۔ وہ آنحضرت

نے اوس کے چوبیس آدمیوں کے حوالہ کئے اور فرمایا ان کی گردنیں تم مارو۔

ان یہودیوں میں کعب بن یحود بنی قریظہ کا سردار بھی تھا۔ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محیصہ بن مسعود اور ابو بردہ بن نيار کے حوالے کیا اور فرمایا محیصہ اس کی گردن مارے اور ابو بردہ اس کو بالکل ہلاک کرے۔ چنانچہ محیصہ نے اُس کی گردن مار دی اور ابو بردہ نے اس کو ہلاک کیا۔ حویصہ نے جو اس وقت تک کافر تھا اپنے بھائی محیصہ سے کہا کہ کیا تو نے کعب بن یحود کو قتل کر دیا۔ محیصہ نے کہا ہاں۔ حویصہ نے کہا واللہ تیرے پیٹ میں اُس کا مال قرض کی کھا کر کس قدر چرپی پیدا ہوئی ہے پھر بھی تو نے اُس کا کچھ خیال نہ کیا۔

محیصہ نے کہا مجھ کو اُس کے قتل کرنے کا ایسے شخص نے حکم فرمایا تھا کہ اگر وہ تیرے قتل کرنے کا حکم فرمائیں تو واللہ بے تامل تجھ کو قتل کر دوں۔ حویصہ محیصہ کی اس بات سے بہت متعجب ہوا اور ذات پھر اسی فکر میں جاگتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوئی تو کہنے لگا۔ واللہ بے شک و شبہ یہ دین سچا ہے۔ پھر قبیح کو حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوا۔



غزوہ اُحد (۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بھران سے واپس آ کر جمادی الاول اور رجب اور شعبان اور رمضان چار مہینے مدینے میں قیام فرمایا۔ اس کے بعد شوال سترہ میں غزوہ اُحد کا واقعہ پیش آیا۔ قریش کا صلاح مشورہ جب مشرکین کو بدر کی جنگ میں ہزیمت فاش نصیب ہوئی اور سوا اربعہ قریش صفوان بن امیہ وغیرہ نے جن کے اقرباء اس جنگ میں قتل ہوئے تھے صلاح کی اور ابوسفیان بن حرب سے کہا کہ جس قدر مالی تجارت تم اپنے قافلہ کے ساتھ لاسے ہو ہم چاہتے ہیں کہ تم اس کو محمد کی جنگ میں صرف کرو۔ تاکہ ہم اس دفعہ بڑے پیمانہ پر جنگ کا سامان کر کے محمد سے اپنا بدلہ لیں اور اپنے غم زدہ دلوں کو راحت پہنچائیں۔ ابوسفیان اور تمام سودا گروں نے جن کا مال تھا اس بات کو قبول کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اسی لوگوں کی طرف اشارہ فرمایا ہے :

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيُسَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ قَسِيْفٌ قَوْلُهُمْ
تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً تَفَافِلُ يَوْمَئِذٍ تَكُونُ إِلَىٰ جَهَنَّمَ كِشْرُؤَنَ - (۳۶:۸)

وہ جسے شک کفار اپنا مال اس واسطے خرچ کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو اسلام سے روکیں پس قریب ہے کہ تمام مال خرچ کر دیں گے۔ پھر بھٹائیں گے اور حسرت کہیں گے کیونکہ ان سے کچھ فائدہ نہ نکلے گا۔ پھر عاجزانہ مطلوب ہو جائیں گے اور کفار جہنم کی طرف اکٹھے کئے جائیں گے۔

جب ابوسفیان نے یہ سب اسباب تجارت جنگ میں خرچ کرنا قبول کیا۔ تب سارے قریش اور اہل تمامہ اور بنی کنانہ وغیرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے پر آمادہ ہو گئے۔

ادوی کہتا ہے ابو عروہ عمرو بن عبد اللہ جمعی شخص جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان کا بدلہ احسان فرمایا اور قید سے رہائی دی۔ جس کا ذکر اوپر مفضل ہو چکا ہے کہ اس نے آپ سے عرض کیا تھا یا رسول اللہ میں عیالدار اور مفلس شخص ہوں محمد پر کرم کیجئے اور بغیر قیدی کے رہا

فرمائیے تو آپؐ نے اس کو دہا کر دیا تھا اور عہد لے لیا تھا کہ ہمارے دشمنوں کا ساتھ نہ دینا۔ اب اس وقت مکہ میں صفوان بن امیہؓ نے اس سے کہا کہ اسے ابو عزرہؓ تم ایک شاعر شخص ہو۔ تم ہمارے ساتھ اس جنگ میں ضرور شریک ہو۔ اس نے کہا محمدؐ نے مجھ پر احسان کیا۔ میں ان کے خلاف کارروائی کرنا نہیں چاہتا۔ صفوان نے کہا اچھا تم اردوں کو آمادہ نہ کرو۔ تم خود ہی ہمارے ساتھ چلو۔ اگر وہاں سے تم صحیح و سلامت واپس آئے تو میں تم کو فنی کر دوں گا۔ اور اگر تم مارے گئے تو میں تمہاری اولاد کو اپنی اولاد کے ساتھ پرورش کروں گا۔ یہ میں تم سے عہد کرتا ہوں۔ ابو عزرہؓ صفوان کے ساتھ ہولیا اور تمامہ میں جا کر وہاں کے لوگوں کو قریش کی امداد پر اس نے خوب اُتھارا اور جو شیلے اشعار سنائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے پر آمادہ کیا اور اسی طرح سے مسافع بن عبد مناف بن وہب بن حنفہ بن جمح بنی مالک بن کنانہ میں پہنچا اور ان کو قریش کی امداد اور آنحضرتؐ سے جنگ پر آمادہ کیا اور مجہر بن مطعم نے اپنے ایک حبشی غلام سے جس کا نام وحشی تھا بلا کر کہا کہ تو بھی اس لشکر کے ساتھ جا اور اگر تو نے (حضرت) حمزہؓ کو شہید کیا تو میں تجھ کو آزاد کر دوں گا کیونکہ حمزہؓ نے میرے چچا طہیمہ بن عدی کو قتل کیا ہے۔ راوی کہتا ہے اس حبشی غلام یعنی وحشی کے پاس حبش کا ایک حربہ تھا جو بہت کم غلط کرتا تھا اور جس کے لگ جاتا تھا اس کو زندہ دھچھوڑتا تھا۔

قریشی عورتیں راوی کہتا ہے قریش اپنا سب ساز و سامان درست کر کے اور تمام قبائل کو اپنے ساتھ لے کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے اور باہم عہد کر لیا کہ اس دفعہ مقابلہ سے ہرگز نہ بھاگیں گے۔ اور ابوسفیانؓ نے اپنی بیوی ہندہ بنت عتبہؓ کو ساتھ لیا۔ اسی طرح عکرمہ بن ابی جہل نے ام کلیمہ بنت حارث بن ہشام کو ساتھ لیا اور حارث بن ہشام نے فاطمہ بنت ولید بن مغیرہ اپنی بیوی کو ساتھ لیا اور صفوان بن امیہؓ نے برزہ بنت مسعود کو جو عبد اللہ بن صفوان کی ماں تھی۔ اور طلحہ بن ابی طلحہ نے اپنی بیوی سلفہ بنت سعد بن شہید انصاریہ کو ساتھ لیا۔ یہ مسافع اور جلاس اور کلاب طلحہ کے بیٹوں کی ماں تھی اور یہ سب پدر میں قتل ہو چکے تھے اور بنی سہبہ بنت مالک بن مغیرہ اپنے بیٹے ابی عزیز بن عمیر کے ساتھ ہوئی۔ یہی عودت مصعب بن عمیر کی ماں ہے اور عمرو بنت طلحہ جو قبیلہ بنی حارث سے تھی یہ بھی لشکر کے ساتھ ہوئی۔

ہندہ بنت عتبہ جب وحشی کے پاس آتی یا وحشی اس کے پاس آتا۔ یہ اس سے کہتی کہ اے ابو دحمہ (یہ وحشی کی کنیت ہے) ایسا کام کیجئے جو میں سے ہمارے دونوں کو آرام پہنچے۔ یہاں تک کہ لشکر اسی کو وافر سے مدینہ کے مقابل بطنِ نخبہ میں ایک وادی کے کنارہ پر فروکش ہوا۔

رسول اللہ کا خواب | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو اس لشکر کے وزو کی خبر پہنچی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا میں نے ایک خواب دیکھا ہے خدا اُس کی تعبیر بہتر کرے۔ میں نے دیکھا کہ ایک گائے ذبح کی جا رہی ہے اور میں نے دیکھا کہ میری تلوار کی دھار ٹوٹ گئی اور میں نے یہ دیکھا کہ گویا میں نے اپنا ہاتھ مضبوط اور محکم کر کے اللہ واصل کیا ہے اس کی تعبیر میں نے مدینہ لی ہے۔

ابن ہشام کہتے ہیں مجھ سے اہل علم نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک گائے ذبح کی جا رہی ہے۔ گائے سے مراد مسلمانوں کا شہید ہونا ہے اور اپنی تلوار میں جو میں نے شکستگی دیکھی وہ ایک شخص ہے جو میرے خاندان میں سے ہے اور وہ شہید ہو گا۔

جنگ کے متعلق مشورہ | ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تمہاری رائے ہو تو مدینہ ہی میں رہ کر لڑو۔ اگر وہ وہیں پڑے رہے تو تیری جگہ میں پڑے رہیں گے اور اگر ہم پر انہوں نے حملہ کیا تو ہم اُن سے جنگ کریں گے۔ عبداللہ بن ابی بن سلول کی رائے بھی آنحضرتؐ کی رائے سے موافق تھی اور یہی چاہتا تھا کہ مسلمان باہر نکل کر نہ لڑیں۔ مسلمانوں میں سے وہ لوگ جن کو شہادت سے فائدہ ہونا تھا اور وہ لوگ بددلی جگہ میں شریک نہ تھے عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ ہم کو ساتھ لے کر آپ دشمنوں کے مقابلہ پر چلیں۔ اگر ہم اُن کے مقابلہ نہ جائیں گے تو وہ سمجھیں گے کہ ہم اُن سے ڈر گئے اور ہم کمزور ہیں۔

عبداللہ بن ابی کی رائے | عبداللہ بن ابی بن سلول نے عرض کیا یا رسول اللہ میری رائے یہی ہے کہ آپ مدینہ ہی میں قیام فرمائیں باہر جا کر مقابلہ نہ کریں کیونکہ ہم لوگوں نے جب شہر سے باہر جا کر دشمن کا مقابلہ کیا ہے کامیاب نہیں ہوئے ہیں اور جب شہر کے اندر ہم دشمن سے لڑے ہیں ہماری فتح ہوئی ہے تو یا رسول اللہ باہر تشریف لے جائیے۔ اگر وہ لشکر وہیں پڑا رہا تو تیری حالت میں پڑا رہے گا اور اگر ہم پر حملہ آور ہوا اور شہر میں گھس آیا ہم لوگ مقابلہ ہو کر ان کو قتل کریں گے اور ہمارے بچے اور عورتیں ان پر پتھر ماریں گی۔ پھر اُن کو سوا اس کے کہ ذلت کے ساتھ بھاگ جائیں اور کچھ چاہہ نہ ہو گا۔

مسلمانوں کا جذبہ شہادت | مگر وہ لوگ جن کو جہاد اور شہادت کا شوق غالب تھا اسی بات پر آنحضرتؐ سے مقرر ہوئے کہ باہر نکل کر مقابلہ کیا جائے یہاں تک

کہ رسول پاکؐ نے سلاخ جنگ اپنے جسم پر آراستہ فرمائی۔ یہ دن جمعہ کا تھا اور نماز کے بعد یہ مشورہ قرار پایا تھا اور اسی روز انصار میں سے ایک شخص ملک بن عمرو کا انتقال ہوا تھا۔ حضورؐ نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ پھر لوگوں میں ہتھیار رکھا کر تشریف لائے اور اب لوگوں کی رائے پلٹ گئی تھی اور یہ کہہ رہے تھے کہ ناحق ہم نے زبردستی کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باہر نکلنے پر آمادہ کیا ہم کو ایسا نہ چاہیے تھا۔ کہ اتنے میں آنحضرت تشریف لائے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ناحق مصر ہوئے حالانکہ ہم کو ایسا نہ چاہیے تھا۔ لہذا آپ شہر ہی میں تشریف رکھیں۔ آپ نے فرمایا یہی کے واسطے یہ بات لائق نہیں کہ سلاخ جنگ سے آراستہ ہو کر پھر ان کو بغیر جنگ کے آمادہ کر دے۔ پھر رسول اکرمؐ ایک ہزار صحابہ کو اپنے ساتھ لے کر مدینہ سے باہر تشریف لائے اور مدینہ میں ابن ام مکتوم کو نماز پڑھانے کے واسطے ثابت مقرر کیا۔

منافقوں کی واپسی | اداوی کہتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ایک ہزار مسلمانوں کے لشکر کو لے کر مقام شوط میں جو مدینہ اور احد کے درمیان میں ہے پہنچے تو عبداللہ بن ابی ان میں سے ایک تنہائی لوگوں کو ساتھ لے کر مدینہ کی طرف واپس ہوا۔ یہ سب لوگ منافقین اور اہل شک تھے۔ عبداللہ نے ان سے کہا کہ ہم لوگ خواہ مخواہ اپنے آپ کو قتل کرنا نہیں۔ اس سے ہم کو کیا فائدہ۔

عبداللہ بن عمرو بن حرام نے ان لوگوں سے کہا کہ اے قوم کیا تم خدا کو بھول گئے جو اس کے نبی اور اپنی قوم سے علیحدگی اختیار کرتے ہو۔ ایسے وقت پر جبکہ دشمن سامنے موجود ہے۔ ان لوگوں نے کہا ہم یہ دیکھتے تھے کہ تم جنگ کرنے نکلے ہو۔ اگر ہم کو یہ خبر ہوتی تو ہرگز ہم تمہارے ساتھ نہ آتے۔ عبداللہ بن عمرو نے جب دیکھا کہ یہ لوگ نہیں مانتے اور واپس ہی جا رہے ہیں۔ کہا اے دشمنانِ خدا! اللہ تم کو قتل کرنے عنقریب خدا تعالیٰ اپنے نبی کو تم سے بے پرواہ کر دے گا۔

ابن ہشام کہتے ہیں انصار نے احد کی جنگ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر حکم ہو تو ہم اپنے حلفاء یہود سے مدد طلب کریں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا مجھ کو ان کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔

آنکھ اور دل کا اندھا | ابن اسحاق کہتے ہیں جب آنحضرتؐ مع لشکر کے مقام حنہ بنی حارثہ میں پہنچے تو گھوڑے نے اپنی دم جو ہلائی تو اس سے تلوار کا تسمہ کھل گیا اور تلوار نکل پڑی۔ ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیک فال لینا پسند اور بد شگون کو ناپسند فرماتے تھے۔

آپ نے اس شخص سے فرمایا جس کی وہ تلوار تھی کہ اپنی تلوار کو نیام میں کر لو مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ آج ضرور تلوار کھینچے گی۔ پھر رسول اقدس نے اپنے اصحاب سے فرمایا ایسا کوئی شخص ہے جو قریب کے راستے سے ہم کو ملے چلے۔ ابو خثیمہ نے کہا۔ یا رسول اللہ میں لے چلتا ہوں۔ ابو خثیمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی حارثہ کی آبادی کے اندر سے لے کر نکلا۔ یہاں مزین بن قیظی نامی ایک شخص کا باغ تھا۔ یہ شخص اندھا اور نہایت بدذات منافق تھا۔ جب اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی آہٹ معلوم ہوئی تو یہ مسلمانوں پر خاک اڑانے لگا اور کہنے لگا اے محمد اگر تم رسول ہو۔ تو میں تمہارے واسطے یہ بات جائز نہیں رکھتا کہ تم میرے باغ میں سے گزرو اور پھر ایک برتن میں خاک جھر کر اس نے کہا اگر میں جانتا کہ یہ خاک محمد کے سوا اور کسی پر نہ پڑے گی تو محمد پر چھینک دوں۔ مسلمان اس کے قتل کرنے کے لئے دوڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اور فرمایا جیسا کہ یہ شخص آنکھوں کا اندھا ہے ایسا ہی دل کا بھی اندھا ہے۔ مگر سعد بن زید اشہلی نے آپ کے منع کرنے سے پہلے اپنی کمان سے اس کا سر چھوڑ دیا۔

احد کی گھاٹی میں پڑاؤ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے گزرا کہ احد پہاڑ کی ایک گھاٹی میں جا کر ٹھہرے اور اپنے لشکر کی پشت احد کی طرف کر کے فرمایا کہ جب تک میں حکم نہ کروں تم جنگ نہ کرنا۔ قریش نے انصار کے کھیتوں میں اپنے جانور چرنے چھوڑ دیئے تھے۔ انصار میں سے ایک شخص نے ان جانوروں کو چرتے ہوئے دیکھ کر کہا افسوس ہے بنی قیلہ کی کھیتی چل رہی ہیں اور ہم نے ابھی تک مدافعت نہیں کی۔

تیر اندازوں کو ہدایت | پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنگ کا ارادہ کیا تو تیر اندازوں پر عبد اللہ بن جحیر کو سردار بنایا۔ ان کے کپڑے اس روز بالکل سپید تھے۔ اور تیر انداز نکل پچاس آدمی تھے۔ ان کو حکم دیا کہ تم سواروں کو تیروں کی ضرب ہمارے قریب نہ آنے دینا۔ اور تم لوگ پیس بیٹھے رہو اور تیر اندازی کرتے رہو۔ جاؤ ایسا نہ ہو کہ کفار ہمارے پشت کی طرف سے آجائیں۔ خود رسول کی پیٹھ کے آس پاس دو زبردست سپاہی بھیج دیئے اور اپنے لشکر کا نشان مصعب بن عمیر کے حوالے کیا۔

کم عمر مجاہد | ابن ہشام کہتے ہیں سمرو بن جندب اور رافع بن خدیج کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ میں شریک ہونے کی اجازت دی۔ حالانکہ پہلے آپ نے ان کو واپس کر دیا تھا۔ جب عرض کیا گیا کہ رافع بڑا تیر انداز ہے تب آپ نے رافع کو اجازت دی۔ پھر عرض کیا گیا کہ سمرو رافع کو تیر انداز کر دیا کر لیا تب آپ نے اس کو بھی اجازت دی۔ ان دونوں کی عمر اس وقت پندرہ پندرہ سال کی تھی۔

ہمام بن زید اور عبداللہ بن عمر بن خطاب اور زید بن ثابت بخاری اور براء بن عازب عارفی اور عمرو بن عزم بخاری اور اسید بن ظہیر عارفی ان سب کو بسبب صغیر سنی کے واپس کر دیا اور جنگ غندق میں شرکت کی اجازت دی تھی جو اس جنگ کے بعد ہوئی ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں اور قریش نے بھی اپنے لشکر کو آراستہ کیا۔ ان کے ساتھ تین ہزار فوج تھی جس میں دو سو سوار تھے لشکر کے مہینہ پر انہوں نے خالد بن ولید کو مقرر کیا اور میسرہ پر مکرہ بن ابی جہل کو۔

حضرت ابو دجانہ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ تلوار مجھ سے اس کے حق کے ساتھ کون لیتا ہے؟ بہت سے لوگ اس کے لینے کو کھڑے ہوئے مگر آنحضرت نے ان کو ردی۔ پھر ایک شخص ابو دجانہ کھڑے ہوئے۔ یہ بنی ساعدہ میں سے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس تلوار کا حق کیا ہے؟ فرمایا اس کا حق یہ ہے کہ اس تلوار سے دشمن کو اس قدر قتل کرو کہ یہ تلوار ٹیڑھی ہو جائے۔ ابو دجانہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا حق ادا کروں گا۔ ابو دجانہ بڑے بہادر اور فنون حرب سے واقف تھے۔ ان کا قاعدہ تھا کہ جب یہ جنگ کے لئے نکلے تو سرخ عمامہ سر پہ باندھتے تھے جس کو دیکھ کر لوگ جان لیتے کہ اب ابو دجانہ جنگ کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ وہی سرخ عمامہ اس وقت انہوں نے باندھا اور دونوں صفوں کے درمیان نہایت شوکت و شان کے ساتھ پھرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس تکبر سے چلنے کو دیکھ کر فرمایا کہ اس چال سے خدا ناراض ہوتا ہے بوا ایسے موقع کے یعنی جنگ میں کھاد کے سونے اس طرح چلنا جائز ہے۔

ابو عمرو فاسق | ابن اسحاق کہتے ہیں بنی ضبیہ میں سے ایک شخص ابو عامر عبد عمرو بن صیفی بن مالک بن نمان مدینہ سے جاگ کر مکہ چلا گیا تھا اور اس کے پاس غلام اور اس کے قبیلہ کے پندہ آدمی اس کے ساتھ تھے۔ یہ قریش سے کہا کرتا تھا کہ جب میں اپنی قوم سے جا کر ملوں گا۔ تو ساری قوم میرے ساتھ ہو جائے گی۔ چنانچہ اب جس وقت اس جنگ کا موقعہ ہوا اور دونوں لشکر مقابل ہوئے تو ابو عامر نے اپنی قوم اوس کو آواز دی کہ اے گروہ اوس! میں ابو عامر ہوں۔ اوس کے لوگوں نے جو مسلمان ہو گئے تھے کہا ہاں اے فاسق خدا تجھ سے کسی آنکھ کو ٹھنڈا نہ کرے۔

راوی کہتا ہے جاہلیت کے زمانہ میں لوگ ابو عامر کو راہب کہتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام فاسق رکھا تھا جب اس نے اپنی قوم کا یہ سخت جواب سنا تو کہنے لگا کہ میرے پیچھے میری قوم پر قمر نازل ہوا کہ یہ سب میرے کہنے سے باہر ہو گئے۔ پھر اس نے مسلمانوں سے سخت جنگ کی

اور میراں پر پتھر برسائے لگا۔

علمبرداروں کو ابوسفیان کی تنبیہ

ابن اسحاق کہتے ہیں ابوسفیان نے اپنے لشکر کے علم برداروں سے کہا اور اُن کو جنگ کی ترغیب دلائی کہ اے بنی عبدالدار! بدر کی جنگ میں تم نے ہمارے جھنڈے کو گرا دیا جس سے ہم کو وہ مصیبت پہنچی۔ یہ یاد رکھو کہ لشکر کی فتح و شکست جھنڈے پر موقوف ہے جب تک جھنڈا قائم رہتا ہے لشکر بھی قائم رہتا ہے اور جب جھنڈا گر جاتا ہے لشکر کے بھی پیر اکھڑ جاتے ہیں۔ لہذا یا تو تم ثابت قدمی کے ساتھ جھنڈے کو اٹھاؤ اور یا ہمارا جھنڈا ہمارے حوالے کر دو۔ انہوں نے کہا اے ابوسفیان مقابلہ کے وقت دیکھ لینا کہ ہم کس طرح جھنڈے کو قائم رکھتے ہیں۔ ابوسفیان کا بھی یہی مطلب تھا وہ ان کے اس جواب کو سن کر بہت خوش ہوا۔ پھر جس وقت لشکروں میں جنگ شروع ہوئی ہندہ بنت عتبہ ابوسفیان کی بیوی سب عورتوں کو اپنے ساتھ لے کر دُف بجا کر گانے لگی اور مردوں کو جنگ پر ابھارتی تھی۔ چنانچہ ہندہ یہ کہتی تھی۔

وَيْمًا بَخِثَ عُبَيْدُ الدَّارِ
مَضْرِبًا بِكُلِّ تَبَارِ

ترجمہ: ہاں اے بنی عبدالدار۔ اپنے دشمنوں کو خوب مار مار کر ہلاک کر دو۔

مسلمانوں کی شجاعت

یہ قول ابن ہشام کا ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں پس اسی جنگ مغلوبہ ہوئی کہ یحیٰ بن عباد کی کچھ خبر رہی۔ ہر شخص اپنے جوش و غروش میں بھرا ہوا تھا۔ کوئی عشق الہی میں جام شہادت کا طالب تھا اور کوئی اپنے قوی جوش اور نام آوری کی خاطر جان کو گم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ابودجانہ نے اسی شجاعت اور جوانمردی دکھائی کہ کفار کے چھٹے پھر اسیے اور کشتوں کے پٹنے لگا دیئے۔ چدرہ زور کرتے تھے صفیں الٹ دیتے تھے۔

رسول اللہ کی تلوار کا حق

ابن ہشام کہتے ہیں مجھ سے اہل علم نے بیان کیا ہے کہ ذہیر بن عوام کہتے تھے جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تلوار مانگی اور آپ نے مجھ کو نہ دی اور ابودجانہ کو عنایت کی تو میرے دلی میں ایک خیال پیدا ہوا۔ اور میں نے کہا کہ باوجود اس کے کہ میں آنحضرت کی بیوی صغیہ کا فرزند ہوں اور قریش سے ہوں۔ پھر آپ نے مجھ کو تلوار کیوں نہ دی ابودجانہ میں ایسی کیا صفت ہے کہ اس کو عنایت کی میں بھی دیکھوں گا کہ ابودجانہ اس تلوار کا کیا حق ادا کرتے ہیں۔ پھر میں آٹھ کہ دجانہ کے پیچھے ہو لیا اور میں نے دیکھا کہ ابودجانہ نے اپنا سرخ عمامہ نکال کر باندھا۔ اس کو دیکھ کر انصار کہنے لگے کہ اب ابودجانہ جنگ کے لئے تیار ہو گئے اور موت کا عمامہ انہوں نے

کمال لیا ادران کی جنگ کی یہی علامت تھی اور یہ شعر اُس وقت کہہ رہے تھے۔

أَنَا الَّذِي عَاهَدَ فِي خَيْلِي وَتَحْتِ يَاسْفَحِ لَدَى الذَّخِيلِ

ترجمہ :- میں وہ شخص ہوں کہ مجھ سے میرے دوست نے عہد لیا ہے ادر ہم وہ لوگ ہیں کہ خون بہانا ہماری مرثیت میں پڑا ہوا ہے۔

أَنْ لَا أَقُومَ الْقَهْرَ فِي الْكَبُولِ أَضْرَابُ بَيْسُفِ اللَّهِ وَالرَّسُولِ

ترجمہ :- یہ کہ میں کسی لشکر کی پھل صفوں میں نہ کھڑا ہوں۔ ادر خدا و رسول کی تلوار کے ساتھ کھڑا کو قتل کروں۔

ابن اسحاق کہتے ہیں پھر جس وقت ابو دُجانہ نے مشرکین پر حملہ کیا جو سامنے آیا اُسی کو قتل کیا۔ زبیر بن عوام کہتے ہیں مشرکین میں ایک شخص ایسا شہریر تھا کہ جس مسلمان کو زخمی دیکھتا اُس کو شہید کر دیتا۔ اتفاق سے ابو دُجانہ کا اور اُس کا سامنا ہوا۔ زبیر کہتے ہیں میں دُعا کر رہا تھا کہ ان دونوں کا مقابلہ ہو جائے۔ چنانچہ اُس نے ابو دُجانہ پر تلوار کا وار کیا۔ ابو دُجانہ نے اُس کی تلوار کو اپنی ڈھال پر روکا۔ پھر ابو دُجانہ نے اپنی شمشیر کا ایسا وار کیا کہ اُس کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

زبیر کہتے ہیں اُس وقت میں نے اپنے دل میں کہا کہ بے شک خدا و رسول ہی محبوب جانتے ہیں۔ واقعی ابو دُجانہ ہی اس تلوار کا حق ادا کرنے کے قابل تھے۔ ابو دُجانہ کہتے ہیں میں نے ایک شخص کو دیکھا جو لوگوں کو نہایت تیزی سے جنگ پر آمجاد رہا ہے میں اُس کی طرف متوجہ ہوا اور جب میں نے اُس پر تلوار اٹھائی تو معلوم ہوا کہ وہ عورت ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی شان کا خیال کیا کہ اس تلوار سے عورت کو قتل کرنا اس کی کسرِ شان ہے۔



غزوہ اُحد (۲)

حضرت حمزہؓ کی شہادت | حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے بھی بہت سے کفار جہنم واصل کئے چنانچہ اداۃ بن عبد شریل بن عبد مناف بن عبد الدار جو مشرکین کے علم برداروں میں سے تھا آپ کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ پھر سباع بن عبدالعزیٰ غیشانی جس کی کنیت ابونیار تھی حضرت حمزہؓ کے سامنے سے گزرا۔ آپ نے اُس سے فرمایا اے ابن مقطوع میرے سامنے اُس کی ماں اُم النمار شریق بن عمرو بن وہب ثقفی کی آنا دلو نڈی تھی اور مکہ میں عورتوں کے عقد کیا کرتی تھی۔ ابونیار حضرت حمزہؓ کے سامنے آیا۔ آپ نے فوراً اس کو قتل کیا۔ جبرین مطعم کا غلام وحشی کہتا ہے حضرت حمزہؓ نے میرے سامنے ابونیار کو قتل کیا اور برابر اپنی تلوار سے لوگوں کو قتل دے دئیے کہ رہے تھے۔ میں نے اپنے حربہ کو گردش دی اور جب مجھ کو اُس کا پورا اطمینان ہو گیا حضرت حمزہؓ کی طرف نہیں گئے اُس کو پھینک مارا۔ وہ سیدھا جا کر اُن کے زیرِ ناک لگا اور دونوں ٹانگوں کے درمیان سے نکل کر گر پڑا۔ حضرت حمزہؓ میری طرف متوجہ ہوئے۔ مگر فوراً گر پڑے۔ میں ٹھہرا رہا۔ آخر جب وہ جاں بحق ہو گئے تو میں نے اپنا حربہ اُن کے پاس جا کر اٹھالیا۔ اور غصہ میں آکر بیٹھ گیا۔ کیونکہ میری اور کچھ ضرورت نہ تھی۔

ضمیری کی روایت | ابن اسحاق کہتے ہیں جعفر بن عمرو بن امیہ ضمیری سے روایت ہے کہ میں نے شام کے شہر حمص میں گئے۔ جبرین مطعم کا آزاد غلام وحشی بھی ہیں رہت تھا۔ جب ہم اس شہر میں آئے تو عبید اللہ بن عدی نے مجھ سے کہا کہ چلو وحشی سے حضرت حمزہؓ کے قتل کا واقعہ دریافت کریں۔ میں نے کہا اچھا چلو۔ ہم دونوں وحشی سے ملنے کے لئے روانہ ہوئے۔ اور لوگوں سے ہم نے اُس کا پتہ پوچھنا شروع کیا۔ ایک شخص نے کہا کہ وحشی شراب بہت پیتا ہے اور وہ اپنے گھر کے صحن میں بیٹھا ہوگا۔ اگر تم اُس کو دیکھو کہ ہوش میں ہے تب تم اُس سے جو کچھ بات کرنی ہو کرنا۔ اور اگر دیکھو کہ نشہ میں ہے

تو اٹھ چلے آنا ہرگز کچھ بات نہ کرنا۔

وحشی سے گفتگو | یہ دونوں شخص کہتے ہیں کہ ہم وحشی کے مکان پر پہنچے اور ہم نے دیکھا کہ ایک بٹہ

بغات کی طرح غالیچہ پر بیٹھا ہے اور ہوشیار ہے اور نشہ میں نہیں ہے۔ ہم نے

جا کر سلام کیا اس نے جواب دیا اور عبید اللہ بن حدی سے کہا کہ تو عدی بن خیبار کا بیٹا ہے۔ عبید اللہ

نے کہا ہاں۔ وحشی نے کہا ایک دفعہ جبکہ تو اپنی ماں کا وعدہ پلتا تھا تب میں نے تجھ کو تیری ماں صبیہ

کے ساتھ اونٹ پر سوار کرایا تھا اور تیرے پیر اُس وقت میں نے غور سے دیکھے تھے۔ اُچی کو دیکھ کر

اب میں نے تجھ کو پہچان لیا۔ عبید اللہ کہتے ہیں ہم وحشی کے پاس بیٹھے تھے اور ہم نے کہا ہم تمہارے

پاس اس لئے آئے ہیں کہ تم سے حضرت حمزہؓ کے قتل کا واقعہ سنیں کہ تم نے اُن کو کیوں کر شہید کیا۔ وحشی

نے کہا ہاں یہ واقعہ میں تم سے اُسی طرح بیان کروں گا جس طرح کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے سامنے بیان کیا ہے۔ اور پھر وحشی نے وہی واقعہ جو اوپر مذکور ہوا ان دونوں کے سامنے بیان کیا۔

پھر کہنے لگا حضرت حمزہؓ کو شہید کر کے میں مکہ میں آیا اور میرے آقا عبید بن معلہم نے شرط کے مطابق

مجھ کو آزاد کر دیا۔ میں مکہ ہی میں رہتا تھا یہاں تک کہ حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ بھی

فتح کر لیا میں طائف بھاگ گیا۔ پھر جب آنحضرتؐ نے طائف بھی فتح کیا اور وہاں کے سب لوگ مسلمان

ہو گئے۔ میں پریشان ہوا کہ اب میں کیا کروں کبھی خیال کرتا تھا کہ ملک شام کی طرف بھاگ جاؤں۔

کبھی مین کی طرف جانے کا خیال کرتا تھا۔ آخر اسی فکر میں تھا کہ ایک شخص نے مجھ سے کہا تجھ کو خرابی

ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر مسلمان کیوں نہیں ہو جاتا۔ قسم ہے خدا کی جو شخص

مسلمان ہو جاتا ہے رسول کریمؐ اُس سے کچھ نہیں فرماتے۔

اب میں اُس شخص سے یہ سن کر حضورؐ کی خدمت میں مدینہ میں

رسول اللہ کی خدمت میں حاضری | حاضر ہوا اور آپؐ کے پس پشت کھڑے ہو کر کلمہ شہادت

پڑھنے لگا۔ آپؐ نے جب مجھ کو دیکھا تو فرمایا کیا وحشی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا بیٹہ جا

اور بیان کر کہ تو نے حمزہؓ کو کیوں قتل کیا؟ میں نے اُسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

یہ واقعہ بیان کیا جیسا کہ تم دونوں کے سامنے بیان کیا ہے۔ پھر جب میں بیان کر چکا تو آپؐ نے فرمایا

تجھ پر خرابی ہو اپنا چہرہ میرے سامنے سے ہٹائے میں تیرا چہرہ پھر نہیں دیکھوں گا۔ پس جب میں آنحضرتؐ

کی مجلس میں حاضر ہوتا تھا تو آپ کی پشت کی طرف بیٹھ جاتا تھا۔ تاکہ حضور مجھ کو نہ دیکھیں۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

اس کے بعد مسلمانوں نے میلہ کذاب پر فوج کشی کی۔ میں بھی اس فوج کے ساتھ ہوا۔ یہاں تک کہ جب دونوں لشکروں میں جنگ شروع ہوئی۔ تو میں نے دیکھا کہ میلہ کذاب ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے کھڑا ہے۔ میں نے اپنا وہی حربہ جس سے حضرت حمزہؓ شہید ہوئے تھے میلہ کے سامنے گردش دینا شروع کیا اور جب وہ پوری گردش کھا چکا تو اس وقت اس کو میں نے میلہ کی طرف پھینک مارا۔ رادھر سے میں نے یہ حربہ اس کی طرف چھوڑا اور دوسری طرف سے ایک انصاری نے دوڑ کر میلہ کے تلوار مار دی۔ اب خدا کو علم ہے کہ ہم دونوں کے ہتھیاروں میں سے کس کے حربہ نے اس کو قتل کیا۔ اگر میرے حربہ نے اس کو قتل کیا تو یہ میرے حضرت حمزہؓ کو قتل کرنے کا کفارہ ہو گیا۔ کیونکہ جیسے میں نے رسول اللہ کے بعد غیر القاس حضرت حمزہؓ کو شہید کیا ایسے ہی غیر القاس میلہ کذاب کو قتل کیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور آپ یمامہ کی جنگ میں شریک تھے، فرماتے ہیں۔ میں نے سنا کہ ایک شخص پکار پکار کر کہہ رہا تھا کہ میلہ کو حبشی غلام نے قتل کیا ہے۔

ابن ہشام کہتے ہیں مجھ کو یہ روایت پہنچی ہے کہ وحشی پر شراب کی حدیں اس قدر جاری ہوئیں کہ آخر کا دیوان سے بھی اس کا نام خارج کیا گیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قاتل حمزہؓ پر یہ خدا کی طرف سے ایک عذاب ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ یہ چین سے بیٹھے۔



غزوہ اُحد (۳)

مصعب بن عمیر کی شہادت | ابن اسحاق کہتے ہیں اُحد کی جنگ میں مصعب بن عمیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر اس قدر جہاد کیا کہ آخر شہید ہوئے۔ ابن قریشی نے ان کو شہید کیا۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ میں نے رسول اللہ کو شہید کر دیا ہے۔ اسی خیال میں اس نے قریش سے آکر کہا کہ میں نے محمد کو قتل کر دیا ہے۔ مصعب بن عمیر کے شہید ہونے کے بعد رسول اللہ نے اپنا نشان حضرت علیؓ کو عنایت کیا اور حضرت علیؓ نے نہایت سرگرمی سے جہاد کرنا شروع کیا۔ بہت مسلمان بھی آپ کے ساتھ تھے۔

ابن ہشام کہتے ہیں جب بازاء قتل و قتال گرم ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے نیچے تشریف فرما ہوئے اور حضرت علیؓ کو حکم بھیجا کہ نشان کو آگے بڑھاؤ۔ حضرت علیؓ کوڑا حسبِ ارشاد نشان کو لے کر آگے بڑھے اور فرمایا میں ابوالقاسم ہوں۔ مشرکوں کے علمبردار ابوسعد بن ابی طلحہ نے آپ کو آواز دی کہ اے ابوالقاسم میدان میں آتے ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں آتا ہوں۔ اور اسی وقت آپ میدان میں تشریف لائے۔ ابوسعد نے ایک ضرب آپ پر لگائی۔ آپ نے اس کا حملہ روکر سبکی تلوار مار دی کہ صاف دو ٹکڑے کر دیئے۔ بعض لوگ اس واقعہ کو اس طرح روایت کرتے ہیں کہ ابوسعد نے میدان میں آکر آواز دی کہ کوئی ہے جو میرے مقابل آئے۔ اسی طرح کئی بار آواز دی۔ جب مسلمانوں میں سے کوئی اس کے مقابلہ میں نہ آیا تب اس نے کہا کہ اے اصحاب محمدؐ تم کہتے ہو کہ ہم میں سے جو قتل ہوتا ہے وہ جنت میں جاتا ہے اور ہمارے مخالفوں میں سے جو قتل ہوتا ہے وہ دوزخ میں جاتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم میں سے کوئی میرے مقابل نہیں آتا۔ معلوم ہوا کہ تم لوگ جھوٹے ہو۔ اگر سچے ہوتے تو ضرور میرے مقابل آتے۔ یہ بات سُن کر حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ اس کے مقابل آئے اور اس کے حملہ کو روکر کے ایک وار میں ہی اس کا کام تمام کر دیا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں ابوسعد کو حضرت سعد بن ابی وقاص نے قتل کیا ہے۔

بلکہ توڑ کر رکھ دینے والا (مرتب)

عصم بن ثابت | عصم بن ثابت بن ابی الفلج نے مسافح بن طلحہ اور اُس کے بھائی جلاس بن طلحہ کو تیر سے قتل کیا۔ جس وقت یہ میدان میں تڑپ رہا تھا اس کی ماں سلفانہ نے آکر اُس کا سراپنی گود میں رکھ لیا اور اس سے پوچھا کہ اے لخت جگر تیرے کس شخص نے تیرا مارا؟ اُس نے کہا اے ماں جس وقت یہ تیر میرے لگا تو ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ اس تیر کو لے اور بن ابی الفلج ہوں۔ اُس کی ماں سلفانہ نے یہ سن کر قسم کھائی کہ اگر عصم کی کوٹری اُس کے ہاتھ لگے گی تو وہ اس میں غلبہ پنے گی اور عصم نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا تھا کہ کبھی مشرک کو ہاتھ نہ لگائے گا اور نہ مشرک سے اپنے بدن کو ہاتھ لگوائے گا۔ راوی کہتا ہے کہ اُس وقت مشرکوں کا علیہ دار عثمان بن لئی طلحہ تھا۔ اس کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔

حنظلہ غیل الملائکہ | حنظلہ بن ابی عامر نے ابوسفیان کو دیکھ کر اس کی طرف حملہ کیا، مگر پیچھے سے غفلت میں شاد بن اوس نے ان کو شہید کر دیا۔ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ تمہارے بھائی حنظلہ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں۔ جاؤ ان کی بیوی سے دریافت کرو کہ یکس حالت میں تھے۔ صحابہ نے دریافت کیا۔ تو ان کی بیوی نے کہا کہ ان کو نہانے کی ضرورت تھی، مگر جہاد کی آواز سننے ہی تو انہیں بغیر غسل کے چلے گئے۔

ابن ہشام کہتے ہیں حدیث میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سب سے بہتر اور افضل وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام راہ خدا یعنی جہاد میں تھامے رہتا ہے جس وقت اُس کو مسلمانوں کے جہاد پر جانے کی آواز سنائی دیتی ہے تو آواز اُٹھاتا ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں جس وقت رسول کریم کو حنظلہ بن ابی عامر کی اس حالت کی خبر ہوئی۔ فرمایا اے حبیب فرشتے ان کو غسل دے رہے ہیں۔

ابن اسحاق کہتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت اور فتح و ظفر مسلمانوں پر نازل فرمائی۔ چنانچہ مسلمانوں نے کفار اور مشرکین کو مارتے مارتے جگمگا شروع کیا اور ان کے لشکر کے ٹکڑے ہو گئے اور ایسی ہزیمت ہوئی جس میں کچھ شک و شبہ نہیں۔

ہزیمت کے اسباب | ابن اسحاق کہتے ہیں عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا ہندہ بنت عقیبہ اور اس کے ساتھ کی سب عورتیں بے تماشا بھاگی جاتی ہیں اور کسی چیز کی طرف مڑ کر نہ دیکھتی تھیں۔ اس شکست کو دیکھ کر وہ تیر انداز جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ کے درہ میں بٹھایا تھا۔ وہاں سے اٹھ کر لشکر کی طرف مالِ غنیمت کے ٹوٹنے کے

لاہ سے چلے آئے اور اسی وقت شیطان نے آواز دی کہ محمد قتل ہو گئے۔ پس اس آواز کو سن کر مشرکین اسی درہ میں سے جواب غالی ہو گیا تھا مسلمانوں پر پلٹ پڑے۔

قریش کا جھنڈا | ابن اسحاق کہتے ہیں مشرکین کا نشان گرا ہوا پڑا تھا کہ اتنے میں ایک عورت عمرہ بہت علقہ عارضیہ نامی نے آکر اُس جھنڈے کو اٹھایا اور پھر اس عورت سے یہ جھنڈا ایک حبشی غلام صواب نامی نے لے لیا۔ اس غلام کے دونوں ہاتھ کٹ گئے۔ جب اس نے بیٹھ کر اپنی ٹانگوں میں اُس کو بکڑ لیا۔ یہاں تک کہ یہ قتل ہوا اور مرتے وقت کہہ رہا تھا اے اللہ! میں نے اپنی کوشش میں کچھ کسر نہیں کی اور یہ غلام قریش کا آخری علمبردار تھا۔

چہرہ اقدس پر زخم | ابن اسحاق کہتے ہیں مشرکین کے اس حملہ سے مسلمانوں کے لشکرِ ظفر پیکر میں پوری آزمائش کا مقابلہ کرنا پڑا۔ چاہا وہ لوگ شہادت سے سرفراز ہوئے۔ یہاں تک کہ دشمن کی فوج کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکڑے گزر رہا تھا۔ اور عتبہ بن ابی وقاص نے ایک پتھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر مارا جس سے آپ کے گلے چاروں دانت شہید ہوئے اور ہونٹ زخمی ہوا اور سر مبارک میں بھی چوٹ آئی۔ اور خون تمام چہرہ پر جاری ہوا۔

بد نصیب لوگ | اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ کیسے فلاح پا سکتے ہیں جو اپنے نبی کے چہرہ کو خون آلودہ کریں حالانکہ اُن کا نبی اُن کو اُن کے رب کی طرف بکاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی :-

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ

ظَالِمُونَ ۝ (۱۴ : ۱۲۸)

ابن ہشام کہتے ہیں ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ عتبہ بن ربیعہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مارا تھا جس سے آپ کے دائیں طرف کے نیچے کے دندان مبارک شہید ہوئے اور نیچے کے ہونٹ میں بھی چوٹ آئی اور آپ کی پیشانی بھی زخمی ہوئی اور ابنِ قمرہ ملعون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار کو زخمی کیا اور آپ کے خود کے حلقوں میں سے دو حلقے آپ کے رخساروں کے اندر ہیوست ہو گئے۔ مشرکین نے چند گڑھے پوشیدہ کھودے تھے تاکہ مسلمان غفلت کی حالت میں ان کے اندر گر پڑیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہی گڑھوں میں سے ایک گڑھ میں گر پڑے۔ اور یہ کارروائی ابو عامر کی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑا

اور طلحہ بن عبید اللہ نے آپ کو سہارا دیا۔ تب آپ گڑھے سے نکل کر سید سے کھڑے ہوئے۔ ابو سعید خدری کے والد مالک بن سنان نے آپ کے زخم سے خون چوس کر نکلیاں کیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرا خون چوسا وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔ اور طلحہ بن عبید اللہ کی شان میں فرمایا جو شخص شہید کو زمین پر پھرتا ہوا دیکھتا چاہے وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے۔

ابو عبیدہ بن الجراح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ ابو عبیدہ بن جراح نے جب خود کا ایک حلقہ جو آنحضرت کے دھار میں پیوست ہو گیا تھا نکالا۔ اس سے آپ کے دو دانت نکل گئے اور جب دوسرا حلقہ نکالا اس سے دوسرے دو دانت بھی باہر آ گئے۔ چنانچہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاروں دانت شہید ہو گئے۔

خزید بن سکین کی جان نثاری ابن اسحاق کہتے ہیں جس وقت مشرکین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہجوم کیا تو آپ نے فرمایا۔ کون شخص ہے جو ہمارے لئے اپنی جان کو فروخت کر کے جنت کو خریدے۔ یہ سن کر زیاد بن مسکن پانچ انصاری کے ساتھ کھڑے ہوئے اور ایک ایک کر کے سب لڑے اور شہید ہوئے۔ پھر مسلمانوں کا ایک گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا اور اس نے مشرکین کو مار مار کر وہاں سے ہٹا دیا۔ آپ نے فرمایا زیاد کو جو مجروح پڑے ہوئے تھے میرے قریب کر دو۔ مسلمانوں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کر دیا۔ آنحضرت نے اپنے پیر پر ان کا سر رکھ لیا اور آپ کے پیر ہی پر سر رکھے ہوئے وہ جاں بحق ہو گئے۔

ام عمارہ کی جاں نثاری ابن ہشام کہتے ہیں ام عمارہ نسیبہ بنت کعب مازنیہ بھی احد کی جنگ میں مرادہ و دلیرانہ خوب لڑائی لڑی۔ چنانچہ ام سعد بنت سعد بن ربیع کہتی ہیں۔ میں ام عمارہ کے پاس گئی اور میں نے کہا اے خالہ مجھ کو بتائیے کہ احد میں آپ نے کیونکر جنگ کی تھی اور کیا واقعہ پیش آیا تھا۔ ام عمارہ نے بیان کیا کہ میں صبح کے وقت یہ دیکھنے چلی کہ اب لوگ کیا کر رہے ہیں؟ اور میرے پاس ایک مشک پانی سے بھری ہوئی تھی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی اور اس وقت مسلمانوں کا غلبہ تھا اور ان کی فتح ہو چکی تھی۔ پھر جب مسلمانوں کی شکست ہوئی میں آنحضرت کے پاس کھڑی ہوئی تو اور تیرے جنگ کر رہی تھی۔ یہاں تک کہ میں زخمی ہو گئی۔ ام سعد نے کہا کہ میں نے ام عمارہ کے ایک شانہ پر ایک گمراہ زخم دیکھا۔ پوچھا۔ یہ زخم آپ کو

کس نے پہنچایا؟ ام حمارہ نے جواب دیا ابن قمرہ نے: خدا اُسے خراب کرے۔

پھر جب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے متفرق ہو گئے تو ابن قمرہ یہ کہتا ہوا آیا کہ مجھ کو بتلاؤ محمد کہاں ہے؟ اگر انہوں نے سجات پائی تو میں ہرگز بھات نہ پاؤں گا۔ ام حمارہ کہتی ہیں میں اور مصعب بن عمیر اور چند لوگ جو رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اُس کی طرف بڑھے۔ اُس نے مجھ پر حملہ کیا مگر وہ حملہ مجھ پر نہ پڑا۔ میں نے اُس پر تلوار کے چند وار کئے مگر دشمن خداداد زور میں پہنے ہوئے تھا۔ میری تلوار اُس پر کارگر نہ ہوئی۔

ابودجانبہ اور سعد بن ابی وقاص | ابن اسحاق کہتے ہیں ابودجانبہ نے اپنے جسم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈھال بنا دیا تھا اور اُن کی پشت پر برابر تیر لگ رہے تھے اور یہ آنحضرت پر جھکے ہوئے تھے۔ سعد بن ابی وقاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کفار کو تیر مار رہے تھے۔ سعد کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو تیر اٹھا اٹھا کر دیتے ہیں اور فرماتے ہیں تیر مار میرے ماں باپ تجھ پر فلا ہوں۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ آپ نے مجھ کو ایسا تیر اٹھا کر دیا جس میں پھل بھی نہ تھا اور فرمایا اس کو مار۔

قتادہ کی مضروب آنکھ | ابن اسحاق کہتے ہیں اس روز خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی چنانچہ انہی کے پاس رہی اور قتادہ کی آنکھ کو ایسی ضرب پہنچی جس سے اُن کی آنکھ نیکل کر رُخسار پر آ پڑی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس آنکھ کو اپنے دست مبارک سے پھر حلقہ میں رکھ دیا ایسی وقت وہ آنکھ پہلے سے زیادہ صبح و سالم اور تیز نظر ہو گئی۔

انس بن نضر | ابن اسحاق کہتے ہیں انس بن مالک کے چچا انس بن نضر کا گزر طلحہ بن عبید اللہ اور حمزہ بن خطاب وغیرہ مہاجرین اور انصار کے چند لوگوں کے پاس ہوا۔ یہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے انس رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا تم لوگ کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا رسول خدا تو قتل ہو گئے اب ہم کیا کریں؟ انس نے کہا پھر تم رسول اللہ کے بعد زندہ رہ کر کیا کرو گے؟ جس طرح اُن کا انتقال ہوا تم بھی اُسی طرح مرجاؤ۔ پھر انس کفار کی طرف متوجہ ہوئے اور اس قدر لڑے کہ آخر شہید ہوئے۔ انہی کے نام پر انس کا نام رکھا گیا ہے۔

انس بن مالک کہتے ہیں اُس روز جو دیکھا گیا تو میرے چچا انس بن نضر کے جسم میں تشرذم خوں کے نشان تھے اور مقتولوں میں اُن کی لاش کوئی پہچان نہ سکا۔ فقط اُن کی بہن نے اُن کی

انگلیوں سے اُن کو پہچانا۔

عبدالرحمن بن عوف | ابن ہشام کہتے ہیں عبدالرحمن بن عوف کے چہرے پر سخت زخم آیا۔ اور بینا سے زائد زخم ان کے بدن پر لگے جن میں زیادہ زخم اُن کی

ٹانگ میں تھے اور ان کے سبب اُن کی ٹانگ میں لنگ ہو گیا تھا۔

مسلمانوں خوش خبری | ابن اسحاق کہتے ہیں مسلمانوں کی شکست اور لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی خبر مشہور ہونے کے بعد جس شخص نے پہلے آپ کو

دیکھ کر پہچانا وہ کعب بن مالک تھے۔ یہ کہتے ہیں میں نے خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں آنکھیں کھلتی ہوئی دیکھ کر آنحضرت کو پہچانا اور پکار کر آواز دی کہ اے مسلمانوں کے مگر وہ اخوش ہو جاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف اشارہ فرمایا کہ خاموش رہو۔



غزوہ اُحد (۴)

ابی بن خلف کی بد سختی | ابن اسحاق کہتے ہیں جب مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا تو سب آپ کی طرف آئے شروع ہوئے اور آپ ان کو لیکر گھاٹی کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ کے ساتھ ابوبکر صدیق اور عمر بن خطاب اور حضرت شعیب بن علی تمیمی اور طلحہ بن عبید اللہ اور زبیر بن عوام اور عرث بن صمد وغیرہ بہادران صحابہ حاضر تھے جس وقت آپ گھاٹی کے قریب پہنچے۔ ابی بن خلف آپ کو آواز دیتا ہوا آیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے ایک شخص اُس کے مقابلے کو کافی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو میرے سامنے آنے دو۔ چنانچہ جب وہ آپ کے قریب آیا تو آپ نے عرث بن صمد سے ہتھیار لیکر اُس کو اس طرح ہلایا کہ ہم سب لوگ آپ کے پاس سے اس طرح ہٹ گئے جیسے اونٹ کی پشت پر سے مکھیاں اُڑ جاتی ہیں۔ اور آپ نے اُس کو ابی بن خلف کی گردن پر مارا۔ ابی اُس کے صدر سے لڑ گیا اور گھوڑے سے لڑھکنے لگا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں ابی بن خلف جب مکہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا تو کہتا تھا کہ اے محمد! میں ایک گھوڑا سونا کھلا کھلا کر پرورش کر رہا ہوں اُس پر سوار ہو کر تم کو قتل کروں گا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ میں ہی انشاء اللہ تعالیٰ تجھ کو قتل کروں گا۔ اب یہ غیبت آنحضرت کے ہاتھ سے اپنی گردن میں زخم لگا کر اُسی گھوڑے پر گہرا پڑتا بھاگا سیدہ خدیجہ کے پاس پہنچا اور کہنے لگا۔ خدا کی قسم محمدؐ نے مجھ کو قتل کر دیا۔ قریش نے کہا تو نے ہمت ہار دی ہے زخم تو کچھ زیادہ تیرے لگانے سے کہنے لگا مکہ میں محمدؐ نے مجھ سے کہا تھا کہ میں تجھ کو قتل کروں گا۔ پس واللہ اگر محمدؐ مجھ پر حقوک بھی دیتے۔ تو میں ضرور قتل ہو جاتا اور اب تو انہوں نے مجھ کو زخمی کر دیا۔ اب میں ہرگز جانبر نہیں ہو سکتا۔ پھر جب قریش مکہ واپس ہوئے تو دشمنان ابی بن خلف کا قلم صرف میں جہنم رسید ہوا۔

غضبِ الہی | پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ کی گھاٹی پر تشریف لائے۔ حضرت علیؓ نے پانی بھر کر حاضر کیا تاکہ آنحضرتؐ آپس میں مگر بدبو کے سبب سے آپؐ لے نہ پایا۔ اور اپنے چہرے اور سر سے خون کو دھویا اور فرمایا اس شخص پر سخت غضبِ الہی نازل ہوگا جس نے اپنے نبی کے چہرہ کو خون آلودہ کیا۔

سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں مجھ کو جیسی اپنے بھائی عتبہ کے قتل کرنے کی خواہش اور حرص تھی ایسی کسی کے قتل کرنے کی نہ تھی کیونکہ اسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ بھی کیا تھا۔ مگر جب میں نے آپؐ سے یہ کلمہ سنا کہ خدا کا سخت غضب اُس پر نازل ہوگا جس نے اپنے نبی کے چہرے کو خون آلودہ کیا۔ تو میں نے اس غضبِ الہی ہی کو اُس کے لئے کافی سمجھا۔

مشرکین کا حملہ | ابن اسحاق کہتے ہیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہ کے ساتھ پہاڑ کی گھاٹی پر پہنچے تھے کہ کفار کے ایک گروہ نے گھاٹی پر حملہ کیا اور ان کفار میں خالد بن ولید بھی تھے۔ آنحضرتؐ نے اُس وقت دعا کی کہ اے اللہ! یہ لوگ ہمارے پاس نہ پہنچ سکیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چند مہاجرین کے ساتھ ان مشرکین کا مقابلہ کیا اور مارتے مارتے اُن کو ہجکا دیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونچے پتھر پر چڑھنا چاہا مگر چونکہ دوزخ ہوں گے پہننے سے آپؐ کا بدن بھاری ہو گیا تھا۔ اس سبب سے آپؐ اُس پر چڑھ نہ سکے۔ پس طلحہ اُس کے نیچے بیٹھ گئے اور آپؐ طلحہ کی پشت پر کھڑے ہو کر اُس پتھر پر چڑھے اور فرمایا طلحہ نے جنت واجب کر لی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی خدمت انجام دی۔

نمازِ ظہر | ابن ہشام کہتے ہیں احد کی جنگ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی نماز زعموں کے سبب سے بیٹھ کر ادا کی۔ اور مسلمانوں نے بھی بیٹھ کر آپؐ کے پیچھے نماز پڑھی۔

ابن اسحاق کہتے ہیں بعض مسلمان بھاگ کر مدینہ سے ایک منزل دور منیٰ پہاڑ کے پاس جا پہنچے تھے۔

یمان اور دقش | ابن اسحاق کہتے ہیں جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کی جنگ کے لئے تشریف لے چلے جیل بن جابر بن کا نام یمان تھا اور یہ حذیفہ بن یمان کے باپ تھے یہ اور ثابت بن دقش اپنے بچوں اور عورتوں کو لے کر مدینہ کے باہر چلے

گئے تھے۔ وہاں ان دونوں نے مشورہ کیا کہ ہم دونوں بوڑھے آدمی ہیں۔ اگر آج نہ مرے تو کل ضرور
میں گے پھر چلیں ہم بھی کفار کو قتل کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیوں نہ جا ملیں۔
شاید اللہ تعالیٰ ہم کو شہادت نصیب فرمائے۔

پھر یہ دونوں تلواریں پکڑ کر کفار پر جا پڑے اور لوگوں میں زلزل مچ گئے۔ ثابت بن وقش
کو تو کفار نے شہید کر دیا اور ابو حذیفہ کے باپ خثیل بن حابر کو ناواقفیت میں مسلمانوں نے
شہید کر دیا۔ حذیفہ نے کہا خدا کی قسم! یہ تو میرے باپ ہیں۔ مسلمانوں نے کہا واللہ ہم نے ان کو
نہیں پہچانا اور واقعی انہوں نے سچ کہا۔ حذیفہ نے کہا اللہ تم کو معاف کرے وہ ارحم الراحمین ہے۔
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ کو ان کے باپ کا خون بہا دینا چاہا۔ مگر حذیفہ نے
نہ لیا اور مسلمانوں کو معاف کر دیا۔ اس سے حذیفہ کی قدر و منزلت خدا، رسول اور مسلمانوں
کے نزدیک بہت زیادہ ہوئی۔

یزید بن حاطب اور اس کا باپ | ابن اسحاق کہتے ہیں مسلمانوں میں ایک شخص حاطب بن

یزید بن حاطب اور اس کا باپ | اُمیہ بن رافعہ تھا۔ اس کا بیٹا اس جنگ میں سخت
زخمی ہوا۔ اس کا نام یزید بن حاطب تھا اس کو اس کے گھر پہنچا دیا گیا۔ سب گھر کے لوگ اس کے پاس
جمع تھے اور اس کی نزع کی حالت تھی۔ مسلمان اس سے کہہ رہے تھے اے حاطب کے بیٹے تجھ کو جنت
کی بشارت ہو اور اس لڑکے کا باپ حاطب ایک بوڑھا منافق تھا۔ اسی روز اس کا نفاق ظاہر
ہوا۔ چنانچہ مسلمانوں کو اس نے جواب دیا کہ اس کو کس چیز کی تم خوشخبری دے رہے ہو۔ کیا اسی جنت کا
فریب دے رہے ہو میں میں محرم لڑنے کے درخت ہیں۔

قرمان منافق | ابن اسحاق کہتے ہیں انصار میں ایک شخص مسافر آیا ہوا تھا اور یہ معلوم نہ تھا کہ کس

قوم سے ہے اور لوگ اس کو قرمان کہتے تھے۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو آنحضرت فرماتے یہ شخص دوزخی ہے۔ جب احد کی جنگ ہوئی تو اس
شخص نے بن تنہا آٹھ یا سات مشرکین کو قتل کیا اور پھر یہ سخت زخمی ہوا۔ چنانچہ لوگ اس کو لٹکا
کر بنی ظفر کے محلہ میں لائے اور مسلمان اس سے کہنے لگے کہ اے قرمان آج تیری خوب آزمائش

لے۔ محلہ پسند سنی سیاہ داد کو کہتے ہیں جو اکثر جنگوں اور دیرانوں میں پیدا ہوتا ہے اور اس کے درخت میں نہایت
بدبو ہوتی ہے اس منافق کا مقصد اس بات سے جنت کی تحقیر کرنا تھا۔ ۳۴ مترجم

ہوئی۔ پس اب توجہ کی بشارت مائل کر۔ اُس نے کہا مجھ کو کچھ بشارت کی ضرورت نہیں ہے۔ میں صرف اپنی قوم کی حمایت کے لئے لڑا ہوں۔ اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا تو میں ہرگز جنگ نہ کرتا۔ پھر جب اس شخص کے زخموں کی تکلیف اس کو زیادہ معلوم ہوئی تو اُس نے ترکش سے تیر نکال کر خود کشی کر لی۔

مخیر بلیق | ابن اسحاق کہتے ہیں اُحد کے مقتولوں میں سے ایک مخیر بلیق ہے۔ یہ بنی ثعلب بن فہیط میں سے تھے جب اُحد کی جنگ شروع ہوئی انہوں نے یہودیوں سے کہا کہ اے گروہ یہود تم جانتے ہو کہ عسکر کی مدد کرنا تم پر فرض ہے۔ یہودیوں نے کہا آج ہفتہ کا روز ہے۔ مخیر بلیق نے کہا ایسے وقت پہ ہفتہ کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ پھر مخیر بلیق نے تلوار لے کر کفار سے مقابلہ کیا اور اپنی قوم یہود سے یہ بھی کہہ دیا کہ اگر تم قتل ہو گیا تو میرا کل مال محمد کا ہے اُن کو اختیار ہے جو چاہیں کریں۔ مخیر بلیق نے کہا کہ کو قتل کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ خود بھی شہید ہوئے۔ رسول اقدس نے فرمایا مخیر بلیق یہود میں سب سے بہتر تھا۔

عرث بن سوید | ابن اسحاق کہتے ہیں یہ شخص منافق تھا۔ مسلمانوں کے ساتھ اُحد کی جنگ میں شریک ہوا اور موقع پا کر غفلت میں مجذربن زیاد بلوی اور قیس بن زید ضبیعی کو شہید کر کے مکہ کی طرف بھاگ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ اگر تم کو عرث بن سوید مل جائے تو اس کو قتل کر دینا۔ مگر حضرت عمرؓ کو یہ نہیں ملا اُحد مکہ میں قریش سے جا ملا۔ پھر اُس نے اپنے بھائی سوید بن جلاس کے ہاتھ اپنی توبہ کا پیغام حضورؐ کو بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اس کے حق میں نازل فرمائی۔

كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ اللَّهَ مُسَوِّدُ قُلُوبِهِمْ ۚ وَجَاءَهُمُ الْيَقِينُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ (۸۶:۳)

و خدا ایسے گروہ کو گمراہ نہ کرے اور کس طرح ان کی توبہ قبول فرمائے جو ایمان لانے اور رسول کے حق ہو چکی ہو ابی دینے اور بنیاد کے اُن کے پاس آجائے کے بعد بھی کافر ہو گئے۔ اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت میں کرتا ہے۔

ابن ہشام کہتے ہیں مجھ سے اہل علم نے بیان کیا ہے کہ عرث بن سوید نے فقط مجذربن زیاد کو شہید کیا۔ قیس بن زید کو شہید نہیں کیا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ابن اسحاق نے قیس بن زید کو اُحد کے مقتولوں میں شمار نہیں کیا ہے اور مجذربن سوید نے اس عدالت کی وجہ سے قتل کیا کہ مجذربن سوید کے باپ سوید کو کسی جنگ میں جو اسلام سے پہلے اوس اور خزرج میں ہوئی تھی قتل کیا تھا۔ یہ ذکر پہلے بھی اس کتاب میں گزرا ہے۔ پھر ایک روز رسول اللہ اپنے چند اصحاب کے ساتھ مدینہ میں تشریف رکھتے تھے کہ سوید بن

حادث ایک چار دیواری سے باہر نکلا اور دو کپڑوں میں اُس نے اپنے آپ کو پوشیدہ کر رکھا تھا۔ آپ نے حضرت عثمانؓ کو اس کی گردن مارنے کا حکم فرمایا اور انہوں نے اس کو قتل کیا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں سعید بن ثابتؓ کو معاذ بن عفران نے تیر کی ضرب سے بے جاٹ کی جگہ سے پہلے قتل کیا تھا۔

اصمیرم کی شہادت ابن اسحاق کہتے ہیں ابو ہریرہؓ نے ایک دروز لوگوں سے کہا کہ کوئی ایسا شخص بتلاؤ جس نے کبھی نماز نہیں پڑھی اور حنث میں داخل ہوا جب لوگ حیران ہوئے اور اُن کے خیال میں کوئی ایسا شخص نہ آیا تو ابو ہریرہؓ سے انہوں نے پوچھا کہ آپ ہی بتلائیے وہ کون شخص ہے؟ ابو ہریرہؓ نے کہا وہ اصمیرم بن عبد شمل عمرو بن ثابت بن وقش ہے۔ حصین راوی کہتے ہیں میں نے محمود بن اسد سے کہا۔ اصمیرم کا واقعہ کیونکر ہوا ہے؟ انہوں نے کہا اصمیرم نے اسلام لانے سے انکار کیا تھا۔ پھر جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کی جنگ کے واسطے مدینہ سے تشریف لائے اصمیرم کو اسلام کا خیال آیا اور اپنی تلوار لے کر مشرکین پر جا پڑا اور بہت آدمی قتل کر کے خود بھی زخمی ہوا اور آخر مقتولوں میں گر پڑا۔ پھر بنی عبداللہ شمل کے چند لوگ اپنے مقتولوں کو تلاش کرتے پھر یہ تھے کہ اُن کا گزرا اصمیرم کے پاس ہوا۔ انہوں نے کہا واللہ یہ تو اصمیرم ہے۔ پھر اصمیرم سے لوگوں نے پوچھا کہ تم کیونکر آئے؟ اسلام کی رغبت سے یا قوم کی حمایت کے لئے؟ اصمیرم نے کہا میں فقط اسلام کی رغبت کے سبب سے آیا ہوں اور میں خدا و رسولؐ پر ایمان لے آیا ہوں اور اسلام کو میں نے قبول کر لیا۔ پھر اپنی تلوار لے کر مشرکین پر جا پڑا اور اُن کو اس قدر قتل کیا کہ آخر میری یہ حالت ہوئی جس میں تم مجھ کو دیکھ رہے ہو۔ پھر اُس وقت اصمیرم کی رُوح غلہ بریں کی طرف پرواز کر گئی۔ صحابہ نے اس کا ذکر آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا اصمیرم جنتی ہے۔

عمرو بن جموح کا جہاد اور شہادت ابن اسحاق کہتے ہیں عمرو بن جموح کی ٹانگ میں لنگ تھا اور اُن کے چار بیٹے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر شیروں کی طرح جہاد کیا کرتے تھے۔ جب اُحد کی جنگ کا موقع آیا تو اُن کے بیٹوں نے اُن سے کہا کہ آپؐ گھر میں رہیں ہم جہاد میں جاتے ہیں۔ اُن کو شہادت کا شوق غالب تھا۔ یہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میرے بیٹے مجھ کو جہاد سے روکتے ہیں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ آپؐ کے ساتھ جہاد کر کے شہید ہوں اور جنت میں اس لنگ کے ساتھ پھروں۔ آپؐ نے فرمایا اے عمرو بن جموح تم کو خدا نے معذور رکھا ہے تم کو اب تکلیف کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اُن کے بیٹوں سے فرمایا کہ جب تمہارے باپ کی یہی غمش ہے۔ تب پھر اُن کو تم کیوں منع کرتے ہو۔ چنانچہ عمرو بن جموح نے جہاد کیا اور

شہادت کے منصب پر سرفراز ہوئے۔

حضرت حمزہؓ اور ہندہ ابن اسحاق کہتے ہیں ہندہ بنت عتبہ اور عورتوں کو ساتھ لے کر صحابہ کرام کی لاشوں کے پاس آئی اور اُن کے ناک کان کاٹنے شروع کئے۔ یہاں

تک کہ ہندہ نے اُن کے ہار بنا کر اپنے گلے میں پہنے اور اپنا سارا زیور اُتار کر جبیر بن مطعم کے غلام وحشی کو حضرت حمزہؓ کے شہید کرنے کے انعام میں دیا اور حضرت حمزہؓ کے جگر مبارک کو نیکل کر اُس نے اپنے منہ میں لے کر چایا۔ مگر اُس کو ٹیگل نہ سکی تب اُس کو اُگل دیا اور پھر ایک اونچے پتھر پر چڑھی اور پکا کر چند اشعار مسلمانوں کی ہجو میں پڑھے۔ مسلمانوں میں سے بھی ایک عورت ہندہ بنت اُمّیہ نے اس کو دندان شکن جواب دیا اور مشرکین کی ہجو اشعار میں بیان کی۔

حضرت عمرؓ اور حضرت حسان بن ثابت ابن اسحاق کہتے ہیں حضرت عمر بن خطابؓ نے اُس وقت حسان بن ثابت سے فرمایا اے ابن فریجہ تم سن رہے

ہو کہ ہندہ پتھر پر چڑھی ہوئی کیا کیا ہجو کر رہی ہے اور حضرت حمزہؓ کی لاش کے ساتھ جو گستاخیاں اُس نے کی ہیں اُن کے گیت بنا کر گانہ ہی ہے تم اس کو جواب کیوں نہیں دیتے؟ حسانؓ نے کہا ہاں میں اُس وقت ایک ٹیلہ پر سے دیکھ رہا تھا۔ جب حضرت حمزہؓ کی طرف وحشی نے اپنا حربہ پھینکا تھا اور میں کہہ رہا تھا کہ یہ کوئی نیا حربہ ہے۔ عرب کے ہتھیاروں میں سے تو یہ نہیں ہے۔ اسے عمرؓ مجھ سے بیان کر و کہ یہ عورت کیا کہہ رہی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حسانؓ کو ہندہ کے اشعار سنائے۔ پھر حسانؓ نے اس کے جواب میں بہت سے اشعار کہے جن میں مشرکین کو نہایت ذلیل و خوار اور شرمندہ کیا ہے۔

نصف صبرم سے سیرت ابن ہشام کی جلد اول میں پڑھنے کی ہے چنانچہ تحریر کرتے ہیں۔ (مرتب)

لَقَدْ اَلَمَدَہُ کہ آج بتاریخ پندرہ ماہ ذی قعد مبارک ۱۳۲۸ھ مہجری نوی کتاب سیرت ابن ہشام کی

پہلی جلد کے ترجمہ سے فراغت پائی۔

سید یسین علی حسنی نظامی دہلوی خواہر زادہ محترم

خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ السلام المشائخ محبوب الہی قدس مرقہ

غزوہ اُحد (۵)

ابوسفیان کی ہرزہ سمرانی | ابن اسحاق کہتے ہیں جلیس بن زبان بنی حنظل بن عبدمنہ میں سے ایک شخص تھا اور اس جنگ میں اُن مختلف قبائل کی فوج کا سردار تھا جو قریش کی مدد کو آئے تھے یہ ابوسفیان کے پاس سے گزرا اور اس نے دیکھا کہ ابوسفیان حضرت حمزہؓ کی انص کے جھڑپ میں اپنا نیزہ مار رہا ہے اور کہہ رہا ہے تو نے مزہ چکھا۔ جلیس نے پکار کر کہا اے بنی کنانہ دیکھو یہ قریش کا سردار ابوسفیان اپنے چچا کے بیٹے حمزہ کے ساتھ کیا حرکت کر رہا ہے؟ ابوسفیان نے جلیس سے کہا تیرا بڑا ہومیری بات کو ظاہر کر۔ یہ مجھ سے ایک غلطی ہو گئی ہے۔ پھر جب ابوسفیان واپس ہوا تو اُس نے ایک ٹیلہ پر چڑھ کر باوا بلند کہا کہ یہ کام بہت اچھے ہیں۔ لڑائی ہمارے تہلے درمیان میں ڈول کی طرح ہے۔ کبھی تمہارے ہاتھ میں اور کبھی ہمارے ہاتھ میں۔ یہ جنگ بدر کی جنگ کے بدلہ میں ہوئی ہے۔ پھر کہا اے نبیؐ اپنے دین کو غالب کر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کی یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم کھڑے ہو کر اس کو جواب دو اور کہو خدا عز و جل غالب اور اعلیٰ ہے۔ ہمارے اور تمہارے مقتول برابر نہیں ہو سکتے۔ تمہارے مقتول دو زنی ہیں۔ اور ہمارے جنتی ہیں۔

جب حضرت عمرؓ نے ابوسفیان کو یہ جواب دیا تو ابوسفیان نے کہا اے عمرؓ ذرا میرے پاس آؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ دیکھو یہ کیا کہتا ہے۔ جب عمرؓ اُس کے پاس گئے تو اُس نے کہا اے عمرؓ میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں۔ سچ بتاؤ کہ محمدؐ اس جنگ میں ہمارے ہاتھ سے قتل ہوئے یا نہیں؟ حضرت عمرؓ نے کہا انہیں وہ تو تشریف رکھتے ہیں اور تیری باتیں سب سن رہے ہیں۔ ابوسفیان نے کہا اے عمرؓ! میں تمہاری بات کو ابن تمہ کی بات سے زیادہ معتبر جانتا ہوں۔ وہ کہتا

تھا کہ میں نے محمد کو قتل کر دیا۔ ابن قمرہ کا نام عبد اللہ تھا۔

اگلی جنگ

پھر ابوسفیان نے پکار کر مسلمانوں سے کہا کہ تمہارے مقتولین کا مشلہ کرنے سے انہیں خوش ہوا نہ ناراض ہوا۔ نہ میں نے ان کے قتل سے منع کیا۔ پھر اس کے بعد ابوسفیان نے آواز دی کہ اب ہمدانی تمہاری جنگ آئندہ سال بدر میں پھر ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں سے ایک شخص سے فرمایا کہ اس کو جواب دو۔ بہت اچھا۔ یہ ہمارا سارے تمہارے درمیان پختہ وعدہ ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم جا کر دیکھو کہ یہ مشرکین اب کس طرف کا قصد کرتے ہیں۔ آیا مکہ کو واپس جاتے ہیں یا مدینہ پر حملہ کرتے ہیں۔ واللہ! اگر انہوں نے مدینہ پر حملہ کیا تو پھر میں بھی ان کے مقابلہ کو نکلوں گا اور ان سے بڑھ کر ضرور جنگ کروں گا۔

مشرکین کا تعاقب

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مشرکین کو دیکھنے گیا اور میں نے دیکھا کہ انہوں نے اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کو آگے لے کر مکہ کا راستہ لیا۔ مشرکین کے دفع ہونے کے بعد لوگ اپنے اپنے مقتول تلاش کرنے لگے۔

سعد بن ربیع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا شخص ہے جو سعد بن ربیع کی مجھ کو خبر لا دے کہ وہ زندہ ہیں یا مردہ۔ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جاتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ سعد کہاں ہیں؟ پھر یہ انصاری سعد کو مقتولوں میں تلاش کرتے ہوئے آئے دیکھا تو سعد زخمی ہوئے پڑے تھے اور جان کی رفق باقی تھی۔

انصاری کہتے ہیں میں نے کہا اے سعد! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو تمہاری تلاش کے واسطے بھیجا ہے کہ میں تم کو دیکھوں کہ تم زندہ ہو یا مردہ؟ سعد نے کہا میں مردوں میں ہوں تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا سلام کہنا اور کہنا کہ سعد بن ربیع عرض کرتا ہے کہ خدا آپ کو ہمدانی طرف سے ایسی جلتے خیر دے جو کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے نہ دی ہو اور پھر اپنی قوم کو میری طرف سے سلام کہنا اور کہنا کہ سعد بن ربیع تم سے کہتا ہے کہ اگر تم میں سے ایک شخص بھی زندہ رہے گا اور رسول خدا کو دشمن کی طرف سے کوئی صدمہ پہنچے گا تو تمہارا عذر خدا کے ہاں مقبول نہ ہو گا۔ یعنی اگر تم میں سے ایک شخص بھی زندہ ہو تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت اپنی جان سے زیادہ کرنی چاہیئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان نہ پہنچنے دینا چاہیئے۔ انصاری کہتے ہیں۔ پھر اسی وقت سعد بن ربیع نے انتقال کیا اور میں نے

اگر حضور سے یہ سارا واقعہ بیان کیا۔

ابن ہشام کہتے ہیں ایک روز ایک شخص حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا اور دیکھا کہ ایک لڑکی کسین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینہ پر بیٹھی ہے اور ابوبکرؓ اس کو پیار کر رہے ہیں۔ اس شخص نے پوچھا یہ کس کی لڑکی ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا یہ لڑکی مجھ سے بہتر شخص سعد بن ربیع کی ہے۔ جن کو عقبہ کے دور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیب بنایا تھا اور بدر کی جنگ میں شریک تھے۔ پھر احد کی جنگ میں شہید ہوئے۔

رسول اللہ کا رنج و ملال | ابن اسحاق کہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ کی لاش ڈھونڈنے تشریف لائے اور حیدان کے بیچ میں دیکھا

کہ اُن کا پیٹ چاک کیا ہوا اور عجب باہر نکلا پڑا ہے اور ناک کان کاٹے ہوئے ہیں۔ رسول مقبولؐ نے اس حالت کو ملاحظہ کر کے فرمایا کہ اگر صفیہ کو رنج نہ ہوتا اور نیز میرے بعد لوگ اس کو دُور نہ ہٹا لیتے تو میں اُن کی لاش کو یونہی چھوڑ دیتا تا کہ درندے اور جانور کھا لیتے۔ اگر خدا نے کسی جنگ میں مجھ کو قریش پر غالب کیا تو میں اس کے عوض اُن میں سے تین آدمیوں کا شلہ کروں گا۔ جب مسلمانوں نے حضرت حمزہؓ کی حالت پر رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قدر رنج و ملال دیکھا تو کہنے لگے کہ اگر ہم کو خدا نے کسی وقت قریش پر غالب کیا تو ہم اُن کا ایسا مثلہ کریں گے کہ عرب میں سے کسی نے ایسا مثلہ نہ کیا ہو گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تمہارے انتقال کا سارنج مجھ کو کبھی نہ پہنچے گا۔ میں کبھی ایسی جگہ کھڑا نہیں ہوا۔ جہاں اس جگہ سے زیادہ مجھ کو غیض و غضب ہوا ہو۔ پھر فرمایا کہ جبرائیلؑ نے مجھ کو خبر دی ہے کہ حمزہؓ ساتوں آسمانوں کے لوگوں میں لکھے گئے ہیں۔ حمزہؓ بن عبد المطلب خدا و رسول کے شیر ہیں۔

ناوی کہتا ہے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حمزہؓ اور ابوسلمہ بن عبد اللہ آپس میں رضائی بھائی تھے۔ ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے ان تینوں کو دودھ پلایا تھا۔

آیاتِ قرآن مجید | ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غصہ اور کافروں کے انتقام لینے کے بارے میں یہ آیت

نازل فرمائی :-

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عَاقَبْتُمْ بِهِمْ وَلَكُمْ صَبْرٌ لَّهُمْ

تَعْتَبِرُ لِلْقَابِلِينَ ۖ ذَاقُوا صَبْرًا وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِأَمْرٍ مِّنْ وَلَدٍ تَحْسَرُونَ عَلَيْهِمْ وَلَوْلَا تِلْكَ
رَفِضَتِي مِمَّا يَمُنُّكَ دُونَ ۖ (۱۷۴: ۱۷۶)

میں اگر تم بدلے تو تو اسی قدر بدلہ لو جس قدر تمہارا سے ساتھ ظلم کیا گیا ہے اور اگر تم صبر کرو تو صبر کرنے والوں کے واسطے بہتر ہے اور اسے رسول! تم صبر ہی اختیار کرو اور تمہارا صبر نہیں ہے مگر خدا کے ساتھ اور تم ان پر بخیرہ نہ ہو اور نہ ان کے مکر سے تنگی میں رہو یا

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کر دیا اور صبر فرمایا اور مشہ کرنے سے منع کیا۔
سہر بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جگہ وعظ فرمایا وہاں ضرور ہم کو صدقہ دینے کا حکم فرمایا اور مسئلہ سے منع فرمایا۔

شہداء کی نماز جنازہ | ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہؓ کو ایک چادر اٹھائے کا حکم کیا پھر ان پر نماز پڑھی اور سات تکبیریں کہیں۔ پھر دوسرے شہید لاکر حضرت حمزہؓ کے پاس رکھے گئے ان پر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ یہاں تک کہ اسی طرح سے حضرت حمزہؓ پر بہتر نمازیں پڑھیں۔ پھر حضرت حمزہؓ کی حقیقی بہن صفیہؓ آئیں تاکہ اپنے بھائی کی صورت دیکھیں۔ آنحضرتؐ نے ان کے بیٹے زبیرؓ سے کہا کہ تم اپنی ماں کو واپس لے جاؤ تاکہ وہ حمزہؓ کی یہ حالت نہ دیکھیں۔

زبیرؓ نے جا کر اپنی ماں صفیہؓ سے کہا کہ آنحضرتؐ فرماتے ہیں تم واپس چلی جاؤ۔ صفیہؓ نے کہا یہ کیوں؟ مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ میرے بھائی کا مشہ کیا گیا ہے۔ یہ خدا کی ماہ میں ہوا ہے میں اس پر صبر کروں گی۔ زبیرؓ نے اگر رسول مقبولؐ سے عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا اچھا صفیہؓ کو آنے دو۔ چنانچہ صفیہؓ آئیں۔ اور حمزہؓ کو دیکھ کر ان پر نماز پڑھی اور ان کے لئے دعائے مغفرت کر کے چلی گئیں۔ پھر حضورؐ نے حکم دیا اور حضرت حمزہؓ دفن کرائے گئے۔

عبد اللہ بن جحش | عبد اللہ بن جحش کے گھر کے لوگوں کا بیان ہے کہ عبد اللہ بن جحش کا بھی مشہ کیا تھا مگر ان کا ہیٹ چاک نہیں کیا تھا۔ نبی کریمؐ نے ان کو بھی حضرت حمزہؓ کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن کیا۔ یہ روایت میں نے انہی لوگوں سے سنی ہے اور کسی سے نہیں سنی۔ اور عبد اللہ بن جحش امیر بنت عبد المطلب کے بیٹے اور حضرت حمزہؓ کے بھانجے تھے۔

ہمت سے لوگ اپنے شہداء کو مدینہ میں لے آئے تھے اور وہیں دفن کیا تھا مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا کہ شہیدوں کو وہیں دفن کرو جہاں وہ شہید ہوئے ہیں۔

شہداء کا اعزاز | جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہیدوں کے پاس تشریف لائے تو فرمایا میں ان لوگوں پر گواہ ہوں جو شخص خدا کی راہ میں زخمی ہو گیا قیامت کے روز اس کے زخم سے خون بہتا ہو گا۔ رنگ خون کا ہو گا اور خوشبو مشک کی ہو گی۔ دیکھو ان لوگوں میں جو شخص زیادہ قرآن شریف کا قاری ہو اس کو دفن میں مقدم کرو۔ پھر دو دو اور تین تین کو ایک ایک قبر میں دفن کیا۔

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص راہ خدا میں زخمی ہو گا۔ خدا قیامت کے روز اس کو آٹھائے گا اور اس کے زخم سے خون بہتا ہو گا۔ رنگ خون کا ہو گا اور خوشبو مشک کی ہو گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت مقتولوں کے دفن کرنے کا حکم دیا۔ فرمایا کہ عمرو بن جموح اور عبداللہ بن عمرو بن حرام کو دیکھ کر ایک قبر میں دفن کرو۔ کیونکہ یہ دونوں دنیا میں بھی دوست تھے۔

حمنہ کا رنج و اندوہ | پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو حمنہ بنت جحش کو لوگوں سے اپنے بھائی عبداللہ بن جحش کی شہادت کی خبر پہنچی۔ حمنہ نے انا اللہ اور استغفار پڑھی اور دعائے مغفرت کی۔ پھر ان کے ماموں حضرت حمزہؓ کی شہادت کی خبر پہنچی تب بھی انہوں نے انا اللہ اور استغفار پڑھی۔ پھر ان کے خاوند مصعب بن عمیر کی شہادت کی ان کو خبر پہنچی تب یہ بے چین ہو گئیں اور رونا شروع کیا۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا عورت کو اپنے خاوند کا ایک خاص رنج ہوتا ہے۔ کیونکہ حمنہ کو دیکھا کہ بھائی اور ماموں کی خبر سے اس قدر بے چین نہیں ہوئیں جیسی کہ خاوند کی خبر سے بے چین ہوئیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عبدالشمل وغیرہ انصار کے قبیلوں کے گھروں پر سے گزرے اور نوحہ و گریہ کی آواز آپ کے کان میں آئی تو آپ کی آنکھوں سے بھی آنسو رواں ہو گئے اور فرمایا حمزہؓ پر کوئی روئے والی نہیں ہے؟ یہ سن کر سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر جب بنی عبدالشمل کے گھروں میں پہنچے تو ان کی عورتوں کو حضرت حمزہؓ پر نوحہ کرنے کے لئے بھیجا۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان عورتوں کے رونے کی آواز سنی تو رسول اللہ نے فرمایا۔

”انصار پر خدا رحم کرے۔ یہ لوگ بڑے ہمدرد ہیں۔ ان عورتوں کو چاہیئے کہ واپس چلی جائیں۔“

رسول اللہ کی محبت و عقیدت | رعایت ہے کہ مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے اور لوگوں نے اس عورت کو

اس کے بھائی اور باپ اور خاوند کے شہید ہونے کی خبر سنا لی۔ عورت نے کہا اور رسول اللہ کہاں ہیں؟ لوگوں نے اشارہ کر کے بتلایا کہ بخیر و عافیت وہ جا رہے ہیں۔ چنانچہ جب اس عورت نے آپ کو دیکھ لیا تو کہا کہ آپ کے بعد ہر ایک مصیبت چھوٹی ہے۔ یعنی سب سے زیادہ ہم کو رسول اللہ کی محبت و سلامتی مطلوب ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں پھر جب رسول اللہ اپنے گھروالوں میں پہنچ گئے تو اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کو اپنی تلوار عنایت کی اور فرمایا اس پر سے خون دھو ڈالو۔ کیونکہ اس نے آج مجھ کو اپنا جوہر خوب دکھایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تلوار کا نام ذوالفقار تھا۔ پھر جب حضرت علیؓ نے بھی اپنی تلوار حضرت فاطمہؓ کو دی اور کہا کہ اس کو بھی دھو ڈالو کہ اس نے آج اپنا جوہر خوب دکھایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم نے آج جنگ میں ثابت قدمی دکھائی ہے تو ابودجانہ اور سہل بن حنیف بھی تمہارے ساتھ ثابت قدم رہے ہیں۔

ابن ہشام کہتے ہیں بعض اہل علم نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ احد کی جنگ کے روز کسی نے یہ نیرادہی متی ۵

لَقَدْ سَيِّفَ إِلَٰهَ ذُو الْفَقَارِ وَلَا تَقَاتِلْ إِلَٰهَ عَلِيٍّ

یعنی تلوار تو صرف ذوالفقار تلوار ہے اور کوئی جہان علیؓ جیسا نہیں ہے اور پھر رسول اکرمؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ مشرکین اب ہم کو اسی مصیبت نہیں پہنچا سکتے۔ یہاں تک کہ خدا ہم کو فتح نصیب فرمائے گا۔



غزوہ اُحد (۶)

مشرکین کا تعاقب | ابن اسحاق کہتے ہیں اُحد کی جنگ ہفتہ کے روز ہوئی تھی۔ جب اتوار کا دن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور یہ دسویں تاریخ ماہ ثوال کا ذکر ہے کہ سب لوگوں کو دشمن پر حملہ اور اُن کا تعاقب کرنے کے لئے جمع کیا جائے اور حکم دیا کہ جو لوگ کل کی جنگ میں ہمارے ساتھ شریک تھے وہی آج بھی حاضر ہوں۔ کوئی نیا شخص نہ آئے۔ شاہد بن عبد اللہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کل کی جنگ میں میرے والد نے مجھ کو میری سات بہنوں کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ اور یہ کہتا تھا کہ اسے فرزند! مجھ کو اور تجھ کو یہ نہ چاہیے کہ جہاد کو ترک کریں اور نہ میں تجھ کو رسول اللہ کے ساتھ جہاد کرنے سے زیادہ عزیز رکھتا ہوں۔ مگر تو اپنی بہنوں کے پاس ٹھہر جا کہ اُن کے پاس کوئی مرد نہیں ہے۔ اس مجبوری سے حاضر نہ ہو سکا۔ آج مجھ کو اجازت دیجئے۔ نبی کریم نے ان کو اجازت دے دی۔ اور یہ حضور کے ساتھ ہوئے اور اس مرتبہ آنحضرت اس واسطے نکلے تھے تاکہ دشمن یہ نہ سمجھے کہ ہم نے مسلمانوں کو شکست دیدی اور اب مسلمان ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

جذبہ جہاد | بنی عبد اللہ میں سے ایک شخص کہتے ہیں کہ میں اور میرا ایک بھائی ہم دونوں اُحد کی جنگ میں زخمی ہو گئے تھے۔ جب ہم نے رسول اللہ کے معافی کی آواز سنی کہ لوگوں کو دشمن کی طرف جانے کے لئے بلادیا ہے تو میں نے اپنے بھائی سے کہا یا اُس نے مجھ سے کہا کہ بٹھے افسوس کی بات ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں ہمارا شریک نہ رہ جائے گی اور ہم سخت زخمی ہیں اور کوئی سواری بھی پاس نہیں ہے جس پر سوار ہو کر دشمن کا مقابلہ کریں۔ پھر اصرار ہم دونوں ہمت کر کے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے اور میرا زخم میرے بھائی کے زخم سے ہلکا تھا جب اُس سے چلا نہ جاتا تو میں اُس کو سہارا دیتا تھا۔ یہاں تک کہ اسی طرح ہم اُس جگہ تک پہنچے جہاں تک سب مسلمان گئے تھے۔

تعاقب کی جنگی تدبیر | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کا یہ تعاقب مدینہ سے اُٹھ کر

مقام حمراء الاسد تک کیا تھا اور مدینہ میں ابن مکتوم کو چھوڑ گئے تھے اور پیر منگل، بدھ تین روز تک یہاں مقام کیا۔ پھر مدینہ واپس چلے آئے اور جس وقت آپ مقام حمراء الاسد ہی میں تھے معبد بن ابی معبد غزالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا۔ اور یہ اُس وقت تک مشرک ہی تھا کہنے لگا اے محمد! تمہارے اصحاب کے شہید ہونے سے ہم کو رنج ہوا۔ اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ خدام کو بعافیت ان میں قائم رکھے۔

پھر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہو کر ابوسفیان سے جا کر ملا۔ وہ اُس وقت مقام روجاء میں مقیم تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس آنے کا ارادہ رکھتا تھا اور کہہ رہا تھا کہ ہم نے محمدؐ کے بڑے بڑے اصحاب کو مار ڈالا۔ اب جو حقوڑے بہت باقی ہیں ان کو بھی مار کر اس جھگڑے ہی کو پاک کریں کہ اتنے میں ابوسفیان نے معبد کو دیکھا۔ پوچھا اے معبد کیا خبر لائے؟ معبد نے کہا محمدؐ اپنے اصحاب کو لے کر تمہاری تلاش میں نکلے ہیں اور اس قدر لشکر ہزار ساتھ ہے کہ ایسا میں نے نہیں دیکھا۔ اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اُحد میں ساتھ دے تھے اور وہ اُحد کی غیر حاضری پر بہت کھپتا کہے ہیں اور شرمندہ ہیں اور تم پر نہایت غضب ناک ہو رہے ہیں۔

ابوسفیان نے کہا اے معبد یہ تو کیا کہہ رہا ہے؟ معبد نے کہا میں سچ کہتا ہوں۔ اگر تجھ کو یقین نہیں ہے تو خود سوار ہو کر جا اور دیکھ لے۔ ابوسفیان نے کہا ہم تو خود یا راوہ کر رہے تھے کہ راوہ اُن پر حملہ کر کے بالکل اُن کا استیصال کر دیں گے۔ معبد نے کہا میں تو تجھ کو یہ دانتے نہیں دیتا کہ تو حملہ کرے۔

ابوسفیان کے پاس سے بنی عبد القیس کے چند سوار گزرے انہوں نے ابوسفیان کا پیغام اُن سے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا ہم مدینہ جا رہے ہیں ابوسفیان نے کہا کس نے؟ انہوں نے کہا کچھ غلہ خریدنا ہے؟ اس نے کہا تم میرا ایک پیغام بھی محمدؐ تک پہنچا دو گے۔ اگر تم نے اس کو پہنچا دیا۔ تو میں اُس کے معاوضہ میں سوق عکاظ کے اندر تم کو کٹی اونٹ کشمش کے مجروں گا۔ اُن لوگوں نے کہا ہاں ہم پہنچا دیں گے۔ ابوسفیان نے کہا تم محمدؐ کو یہ خبر دینا کہ ہم بہت سارے سامان متیا کر کے اُن کے استیصال کے واسطے آ رہے ہیں۔ عبد القیس کا یہ قافلہ حمراء الاسد میں حضورؐ کے پاس آیا اور ابوسفیان کا پیغام بیان کیا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنَعْدُ اَللّٰهُ کَافٍ بِہُمْ کو اللہ جو اچھا کار ساز ہے۔

پھر جب ابوسفیان نے مدینہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا کہ اپنے گمان میں اصحاب رسولؐ خدا کا

استیعال کرے تو صفوان بن اُمیہ نے اس کو منع کیا اور کہا ابھی لوگ ایک جنگ کر چکے ہیں ایسا نہ ہو کہ دوسری جنگ کا نتیجہ برعکس نکلے۔ اس لئے واپس چلنا بہتر ہے۔ چنانچہ یہ سب لوگ مکہ کو ہی واپس چلے گئے۔

راوی کہتا ہے جس وقت حمراء الاسد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوسفیان کے واپس مدینہ پر حملہ کرنے کی خبر پہنچی تو رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہاریں نے ان کے لئے پتروں پر نشانی کر دی ہے کہ جب یہ ان کے پاس سے گزر دیں گے مثل روزِ گذشتہ کے نیست و نابود ہو جائیں گے۔

معاویہ بن مغیرہ کا قتل | ابو عبیدہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف واپس آنے سے پہلے معاویہ بن مغیرہ بن ابی العاص بن اُمیہ بن عبد شمس کو گرفتار کر رکھا تھا اور معاویہ عبد الملک بن مروان کا نانا یعنی مروان اس کی بیٹی عائشہ کا بیٹا تھا۔ رسول اللہ نے اس کو بدر میں قید کیا تھا اور پھر احسان فرما کر بغیر فدیہ کے چھوڑ دیا تھا۔ اب پھر اس نے آپ سے چھوڑ دینے کے لئے عرض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ اب ایسا نہ ہو گا۔ کہ مکہ کے لوگ تجھ کو دیکھ کر خوش ہوں اور تو کہتا پھرے کہ میں نے محمد کو دو مرتبہ فریب دیا اے نہ میرا اس کی گردن مار دو۔ نہ بیڑے فوراً اس کی گردن مار دو۔

ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا یعنی ایک دفعہ دھوکہ کھا کر دوبارہ نہیں کھاتا۔ پھر عام سے فرمایا کہ اس کی گردن مار دو نہ پناہ عام نے اس کو قتل کیا۔

اور ایک روایت اس طرح ہے کہ زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر نے معاویہ کو حمراء الاسد سے واپس لو کہہ کر قتل کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ معاویہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پناہ میں چلا گیا تھا اور عثمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے واسطے پناہ مانگی تھی۔ آپ نے فرمایا یہ تین روز کے اندر یہاں سے چلا جائے۔ اگر تین روز کے بعد دیکھا گیا تو قتل کر دیا جائے گا۔ چنانچہ یہ تین روز میں نہیں گیا اور پھر گرفتار ہو کر قتل ہوا۔ اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو اس کا پتہ بتا کر بھیجا تھا کہ فلاں جگہ چھپا ہوا ہے۔ تم اس کو قتل کرو۔ چنانچہ زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر نے اس کو قتل کیا۔

عبداللہ بن ابی کی ذلت | جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو عبداللہ بن ابی بن ابی بن سلول نے یہ طریقہ اختیار کیا تھا۔ کہ مجھ کے رفیق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ چکے یہ کھڑے ہو کر بیان کرتا کہ اے لوگو! یہ رسول اللہ تمہارے اندر موجود ہیں تم کو خدا نے ان کے ساتھ بزرگی اور عزت عنایت کی ہے تم کو لازم ہے کہ ان کی امداد اور اعانت کرو۔ ہر جمعہ کو یہ اسی طرح کرتا تھا۔ اس دفعہ جو اس نے ایسا کیا اور کھڑا ہوا تو مسلمانوں نے چاروں طرف سے اس کے دامن پکڑ کر کہا۔ اے ذلیل خدا بیٹھ جا۔ تو اس بات کا اہل نہیں ہے اور جیسے کام ٹوٹنے کے ہیں وہ سب کو معلوم ہیں۔ پھر عبداللہ بن ابی ذلیل ہو کر وہاں سے لوگوں کو الگ کیا پھلانگتا باہر نکلا اور یہ کہتا تھا کہ میں تو انہی کے کام کی ننگی جاہتا تھا۔ میرا اور کیا مطلب تھا۔

انصار میں سے ایک شخص مسجد کے دروازہ پر اس کو طے اور انہوں نے پوچھا کیا ہوا؟ کہنے لگا میں تو کھڑے ہو کر انہی کے کام کے پختہ ہونے کے لئے تقریر بیان کیا کرتا تھا۔ مگر اسی کے چند صحابیوں نے میری کپڑے کھینچ کر مجھ کو روک دیا۔ اُن انصاری نے کہا میرے ساتھ چل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرے لئے دعائے مغفرت کراؤں گا۔ اس نے کہا مجھ کو اُن کی دعا کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔

مسلمانوں کی آزمائش | ابن اسحاق کہتے ہیں اُحد کی جنگ کا روز مسلمانوں کے لئے آزمائش اور بلا اور مصیبت کا دن تھا۔ اہل ایمان کو اُس روز اللہ تعالیٰ نے شہادت اور کرامت و عنایت کے ساتھ معزز و ممتاز و سرفراز فرمایا۔ اور اہل نفاق کا نفاق ظاہر فرما کر اُن کو ذلیل و رسوا کر دیا۔



غزوہ اُحد اور آیات قرآنی

سورہ آل عمران | ابن اسحاق کہتے ہیں۔ سورہ آل عمران میں ساٹھ آیتیں اللہ تعالیٰ نے اُحد کی جنگ کے متعلق نازل فرمائیں ہیں جن میں اس واقعہ کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے :-

وَاِذْ غَدَاَتَا مِنْ اٰهْلِکَ تَبٰیذُوْا الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاتِلَہٗ لِدِیْقَاتِہٖ ۚ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ - (۱۳۱/۳)

اور جب اسے رسولِ نبی کے وقت تم اپنے گھر سے نکلے مسلمانوں کے لئے لڑائی کا جگہیں مقرر اور درست کرتے تھے اور خدا نے علم والا ہے :-

اَوَلَمْ تَرَ مَا یَفْعَلُ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہُمْ اَنَّہُمْ وَلَیْہُمَا وَحَمَلٌ ۚ فَلَیْسَ تَحِلُّ الْمُؤْمِنُوْنَ ۚ

یعنی جب تمہد کیا تم میں سے دو گروہوں نے کہ بڑول ہو کر تمہاری مدد چھوڑ دیں مریہ دونوں گروہ بنو سہمہ بن جشم بن خزرج اور بنی حارثہ بن نبیثہ اوس میں سے تھے اور اللہ ان دونوں کا کارساز تھا (کیونکہ ان کی بڑولی محض ضعیف جسمانی سے تھی۔ ضعیف ایمانی یا نفاق سے نہ تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے وہ ضعیف ان کا دور کر کے ان کو قوی دل بنادیا اور اپنے رسول کے ساتھ یہ جنگ میں شریک ہوئے) اور لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی پر کمزور اور ضعیف مومن مہروسہ کر کے اُس سے مدد کے خواستگار ہوں (تاکہ اللہ ان کے ضعیف کو دور کر کے ان کو قوی بنا دے۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ ۚ وَاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاَتَقُوا اللّٰہَ فَعَلَّامٌ لِّشَرِّکُمْ وَتٰ

اور بیگ خدا نے بدر میں تمہاری مدد فرمائی حالانکہ اُس وقت تم تعداد اور قوت میں متغور تھے۔ اس لئے تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم شکر گزار بنو (یعنی تقویٰ کرنا ہی شکر نعمت ادا کرنا ہے۔

اِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ اَلَنْ يَكْفِيَكُمْ اَنْ يُبْعَثَ كَوْمٌ مِّنْكُمْ يَشَاقِقُوا ثَمُودَ لَمَّا اتُّبِعُوا وَتَذَكَّرُوا اَنْ تَقْبَلُوهُمْ اَوْ يَكُونُ مِنْكُمْ حَرْبٌ هَٰذَا يُبْعَثُ كَوْمٌ مِّنْكُمْ بِحَمَلَةِ الْاَوْفِ مِنَ الْاَمَلِ سَكَنَ مَسْوَرٍ مِّنْهُ

اسے رسول جب تم مسلمانوں سے کہہ رہے تھے کہ کیا تم کو کافی نہیں ہے یہ بات کہ تمہارا پیر اور گار
آسمان سے اترنے والے تین ہزار فرشتوں کیساتھ تمہارا امداد کرے گا جن کے گھوڑے نشان دار
ہوں گے۔

حسن بصریؒ کہتے ہیں فرشتوں کے گھوڑوں کی دھن اور گردن کے بال سفید تھے اور ابن اسحاق
کہتے ہیں ان فرشتوں کے علمے سفید تھے۔

وَمَا جَعَلَهُ اللهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ
عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ

اور اس امداد ملائکہ کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بشارت کیا تاکہ تمہارے دل مطمئن ہو جائیں
اور تمہارا اضطراب جاتا رہے اور مدد صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آسکتی ہے جو غلبہ اور حکمت

والا ہے (یعنی تمام قوت اور غلبہ خدا ہی کے پاس ہے اور کسی کے پاس نہیں ہے۔)

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَاْصِرِيْنَ

تاکہ کفاروں میں سے ایک گروہ کو قتل یا ذلیل و خوار کر دے پھر وہ پھر جاویں نا اُمید اور
نا کامیاب ہو کر۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کر کے فرماتا ہے :-

لَيْسَ لَكَ حِسْرَةٌ اَوْ مَرَشِيَّةٌ اَوْ يَتُوبُ عَلَيْهِمْ اَوْ يَعْلِيْ بَعْدَ نَاهِهِمْ ظَالِمُوْنَ

اسے رسول تمہارا اس کام میں کچھ اختیار نہیں ہے یا خدا ان کی توبہ قبول کرے یا ان کو عذاب
کسے۔ بے شک وہ ظالم ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ بَنَيْتُمْ عَلَيْهَا فَنُفِثَ فِيْهَا وَتَلْعَقُوْا لَهَا فَيَكُوْنَكُمْ فِتْنَةٌ وَتُنْفِقُوْنَ فِيْهَا سَبْعَ مَرَّاتٍ ۚ وَالَّذِيْنَ يَفْعَلُوْا هٰذَا مِنْكُمْ فَلْيَعْلَمُوْا

اے ایمان والو! دنگے پر دنگ سودہ کھاؤ اور خدا سے ڈرا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ اور اس آتش
دوزخ سے ڈرو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے اور خدا و رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر

رحمت کی جائے۔

وَسَايَ عُوَالِي مَغْفِرَةٍ مِّن مَّن تَرَ بِكَ وَحَقَّتْ عَرْصُهَا السَّمُوتُ كَأَن لَّمْ يَأْتِ
بِلُتْفَتَيْنِ هَ الَّذِيْنَ يَلْفُقُونَ فِي الشَّرِّ وَالطَّرَافِ وَالْكَافِرِينَ الْغِيْظَ وَالْعَارِفِينَ
عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ وَلَئِيْنَ اِنِّيْ افْعَلُوْا قَاسِيَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ
ذُكُوْرًا لِّلّٰهِ فَاسْتَغْفِرُوْا اِلَيْهِ تُوْبُهُمْ وَمَنْ يَغْفِرِ اللّٰهُ تُوْبَتْ اِنَّ اللّٰهَ وَكَذٰلِكَ يُعْزِزُ ذَا اَعْلٰى
مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اُولٰٓئِكَ جَزَاءُ هُم مَّغْفِرَةٍ مِّن مَّن تَرَ بِهِمْ وَجَنَّتْ تَجْرِى
مَنْ تَحْتِهَا اَلْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَلَهُمْ اَجْرٌ اَعَادَ عَلَيْهِمْ هَ

اور اسے مسلمانوں اپنے پھر دیکھا کہ مغفرت اور اُس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمان اور
زمین کے عرض کے برابر ہے تیار کی گئی ہے متقیوں کے لئے جو تو نگری اور مجلسی دونوں حالتوں میں اللہ
کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غفہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کی خطائیں معاف کر دیتے ہیں اور خدا احسان
کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور وہ لوگ جو کوئی سخت بُرائی یا اپنے حق میں ظلم کرتے ہیں رتو
اُس کے بعد پھٹا کر خدا کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہیں اور سوا اللہ تعالیٰ کے
گناہوں کا بخشنے والا کون ہے۔ جو گناہ کرتے ہیں اُس پر امر اذیس کرتے اور وہ جانتے ہیں، اُن کا
بدلہ ہے کہ اُن کے لئے اُن کے رب کی مغفرت ہے اور باخ ہیں جن کے نیچے نریں ہتی ہیں یہ لوگ ہمیشہ
اُن میں رہیں گے اور اچھا بدلہ ہے کام کرنے والوں کا۔

پھر مسلمانوں کی اس بلا و مصیبت کو ذکر فرماتا ہے جس میں یہ مبتلا ہوئے اور ان کی تسکین اور تعزین
کے لئے ارشاد کرتا ہے۔

قَدْ مَنَّتْ مِّن قَبْلِكَ سَنَنْ فَيُذَوِّا فِي الْاَمْرِ فَيَا نَظَرُ وَكَيْفَ كَانَ قَاقِبَةُ
الْمَكْرِ بَيْنَ هَذِهِ بَيِّنَاتٍ لِّنَّاسٍ وَهَدَقَ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ هَ وَكَذٰلِكَ
وَلَا تَحْزَنْ لَّوْ اَوَّلُ الْاَعْلٰوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ هَ

اے مسلمانو تم سے پہلے ہی بہت سے واقعات ہو گئے ہیں۔ تو زمین پر چلو پھرو اور دیکھو
کہ احکام الہی کو جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا؟ یہ بیان ہے لوگوں کے لئے اور ہدایت اور
نصیحت ہے پرہیزگاروں کے لئے اور تم ہمت نہ ہادو اور ملگین نہ ہو اور تم ہی غالب ہو گے
اگر تم مومن ہو۔

اِنْ يَّمْسَسْكُمُ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ وَتِلْكَ اَلْاَيَامُ نَذٰرٌ لِّهَا

بَيْنَ النَّاسِ وَيَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذُ مِنكُمْ مَثَلًا ۖ وَذَلِكَ لَتُنَجِّبُ الْغَالِبِينَ
وَلِيَمَّحَصَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَّ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ

اگر تم کو اس جنگ میں زخم پہنچا تو اس سے پہلے دوسری قوم کو بھی بدر میں اسی کے برابر زخم پہنچا چکا ہے۔ ان دنوں کو ہم لوگوں کے درمیان گمراہی دیتے ہیں رکھی بیج ہے کبھی شکست ہے (اور یہ اتفاقی شکست تم کو اس واسطے ہوئی) تاکہ خدا مومنوں کو جان لے اور تم میں سے گواہ بنائے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا ہے اور تاکہ پاک کرے اللہ مومنوں کو اور کفار کو مٹا دے۔
أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تُدْخَلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمُ اللَّهُ الَّذِينَ الَّذِينَ جَاءَهُدَا مِّنْكُمْ وَيَعْلَمُ
الْمُتَّكِفِينَ ۚ

کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ حالانکہ نہ ابھی خدا نے ان لوگوں کو جانا جو تم میں سے ہمارے کرتے ہیں اور نہ ان کو جانا جو جنگ میں ہمارے کرنے والے ہیں۔
وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِن قَبْلِ أَن تَلْقَوْهُ فَقَدْ مَرَّ أَيْتُمُوهَا وَانْتَمَوْا
تَنْظُرُونَ ۚ

اور بے شک تم موت کے آنے سے پہلے خدا کی راہ میں مرتے تھے۔ بس اب تم نے اُس کو اپنی آنکھ سے دیکھ لیا۔

وَمَا مَحْمُودٌ إِلَّا ذُو شَوَّلٍ ۚ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الشُّرُكُ ۚ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ
انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقْبَيْهِ فَلَن يَمَسَّ اللَّهَ شَيْئًا ۚ وَسَيَجْزِي
اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ۚ

اور محمد فقط رسول ہیں اُن سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں۔ کیا اگر یہ مر گئے یا قتل ہو گئے تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ اور جو اپنی ایڑیوں کے بل پھرے گا تو ہرگز وہ خدا کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا اور عنقریب اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو اچھا بدلہ دے گا یعنی یہ بات ظاہر ہے کہ رسول ایک نہ ایک روز امتعال فرمائیں گے اس لئے تم کو اُن کے بعد بھی ایسا ہی دین پر ثابت رہنا چاہیے جیسے کہ اُن کے سامنے ثابت ہو۔

وَمَا كَانَ لِلنَّاسِ أَن يَمُوتُوا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كَيْتَا بِمُؤَجَّلًا ۚ وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا
نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نَزِدْنَاهُ مِنهَا وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ ۚ
اور کسی ذی نفس کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ بغیر حکم الہی کے مرجائے۔ ہر ایک کی موت کا وقت مقرر

ہے۔ ایسے ہی رسول کی موت بھی وقت مقرر پر موقوف ہے اور جو دنیا کے بدلہ کا ارادہ کرتا ہے ہم اُس کو اُس سے دیتے ہیں اور جو آخرت کے بدلہ کا ارادہ کرتا ہے ہم اُس کو اُس سے دیتے ہیں اور عنقریب شکر گزاروں کو ہم اچھا بدلہ دیں گے۔

وَكَايْنِ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ مَيُّتٌ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَهَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْقَائِمِينَ وَمَا كَانَتْ قَوْلُهُمْ إِلَّا أَنْ تَخَالُوا رَبَّنَا أَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبَّتْ أَقْدَامَنَا وَالْبَصْرَةَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ تَوَابَتِ لُوَابُ الدُّنْيَا وَحُسْنُ ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ (۱۳۸: ۳)

اور بہت سے پیغمبر ایسے گزرے ہیں جن کے ساتھ بہت سے خدا والوں نے جہاد کیا ہے اور راہِ خدا میں جو مصیبت اُن کو پہنچی اُس سے کمزور اور ضعیف اور ماندہ نہیں ہوئے اور اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (اور جو جہاد کے وقت) وہ یہی دعا کرتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو بخش اور جو ہم سے ہمارے کام میں زیادتی ہو گئی ہیں اُن سے درگزر فرما اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کفار پر ہماری مدد فرما۔ تو خدا نے اُن کو دنیا میں بھی بدلہ دیا اور آخرت میں بھی اچھا بدلہ دیا اور خدا احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يُرِيدُونَ أَنْ يُكْفِّرُوا بِكُمْ فَنَقِيلُهُمْ عَلَىٰ آبَائِهِمْ أَوْ عَلَىٰ سَائِرِ النَّاسِ وَاللَّهُ مُؤْتِكُمْ بِهِ وَلَهُ حَيْدُ النَّاسِ مِيرَاتُهُ ۝

اے ایمان والو! اگر تم کفار کی اطاعت کرو گے تو وہ تم کو کفر کی طرف لوٹا دیں گے۔ پھر تم نقصان والے ہو جاؤ گے بلکہ خدا تمہارا املا ہے اور وہ بہتر مددگار ہے اُن کی اطاعت کرو۔ سَتَلْبِقُوا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللَّوْثِبِ یعنی عنقریب میں کفار کے دلوں میں تمہارا جب ڈال دوں گا کیونکہ وہ مشرک ہیں، تو تم یہ سمجھو کہ انجام اُن کے واسطے ہو گا نہیں بلکہ انجام تمہارے ہی واسطے ہو گا اور تم اُن پر غالب ہو گے۔ کیونکہ تم نے اسلام قبول کیا ہے اور میری اطاعت کرتے ہو۔ اور یہ جو تم کو مصیبت پہنچی تو تمہارے بعض گناہوں کے سبب سے پہنچی ہے کہ تم نے میرے نبی کے خلاف کیا تھا۔

وَلَقَدْ هَمَّتْكُمْ اللَّهُ وَعَدَكُمْ إِذْ تَخَسُّوهُمُ بِأَفْئِدِهِمْ حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَاءَمْتُمْ فِي أَوْحَادٍ عَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَمَرَكُمْ مَا يُحِبُّونَ مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَ

يُؤْتِيهِمُ الْاٰخِرَةَ لَئَلَّا يَرْضَوْا فَاُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَلٰی الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور بے شک اللہ نے جو تم سے وعدہ کیا تھا اس کو سچا کر دیا جبکہ تم کفار کو اس کے حکم سے قتل کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب تم مال غنیمت کو دیکھ کر لڑائی سے بزدل ہو گئے اور کام میں جھگڑا ڈال دیا اور اپنے سردار عبداللہ بن جبیر کی تم نے مورچے میں جیسے رہنے میں انافرمانی کی بعد اس کے کہ دکھایا اللہ نے تم کو وہ جو تم چاہتے تھے۔ بعض تم میں سے دنیا کا ارادہ رکھتے تھے اور بعض آخرت کا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو دشمنوں کی طرف سے پھیر دیا تاکہ تم کو آزما دے اور بے شک خدا نے تمہیں معاف کر دیا۔ اور خدا مومنوں پر بڑے فضل والا ہے۔

اِذْ تَصْعَدُوْنَ وَلَآ تَكُوْنُوْنَ عَلٰی اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِیْ اَنْحَافِكُمْ فِیْ
فَاثَا بَكْمُمْ غَمًّا بَعَثَ لِكُلِّبَنَدٍ تَحْمِلُوْا عَلٰی مَا نَا كَلَّمُ وَلَآ مَا اَصَا بَكُمْ وَاَلَلّٰهُ
تَحِيَّیْرًا بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

جب تم بھاگے چلے جا رہے تھے اور پیچھے مڑ کر کسی کو نہ دیکھتے تھے اور رسول تمہارے پیچھے سے تم کو پکارتے تھے اس لئے تم کو رنج کے بعد رنج پہنچا۔ تاکہ تم غمگین نہ ہو اس چیز پر جو تم سے فوت ہو جائے اور نہ اس مصیبت پر جو تم کو پہنچے اور اللہ تعالیٰ خبردار ہے ان کاموں سے جو تم کرتے ہو ۝



غزوہ اُحد اور قرآنی آیات (۲)

لَمَّا أُنْزِلَ عَلَيْكَ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نَسَا أَنْ يَفْعَىٰ مَا وُعِدَ بِكُمْ وَلَا يَفْعَ قَدْ
 أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِأَنَّهُمْ غَيْرُ مَلْحُوقِينَ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَقُولُونَ هَلْ لَنَا
 مِنَ الْقُدْرَةِ شَيْءٌ قُلْ إِنْ أَرَادَ مُرْكَلٌ بِإِلَهِ يَخْفَوْنَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يَبْلُغُونَ
 لَدُنَّ يَقُولُونَ لَوْ كَانَتْ لَنَا مِنَ الْقُدْرَةِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بَيِّنَةٍ
 لَبَرَزْتُمُ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ
 وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذُنُوبِكُمْ وَرَأَىٰ

پھر خدا نے تم پر ایک اطمینان کی حالت طاری کی کہ مسلمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ و سلامت
 دیکھ کر غشی کے مارے سادارے بغم بھول گئے اور اونگھنے تم میں سے ایک گروہ کو ڈھک لیا اور
 ایک گروہ کو جو منافق تھے اپنی جانوں کی پٹری ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی جناب میں ناحق جاہلیت کی
 بدگمانیاں کرتے تھے کہتے تھے ہمارے اختیار کی کیا بات ہے۔ کہہ دو سب کام خدا ہی کے اختیار
 میں ہیں۔ یہ منافق دلوں میں وہ باتیں پوشیدہ رکھتے ہیں جو (اے رسول) تمہارے سامنے ظاہر ہیں
 کرتے ہیں کہتے ہیں اگر ہم کو کچھ اختیار ہوتا تو ہم یہاں کیوں قتل ہوتے۔ کہہ دو کہ اگر تم اپنے
 گھروں میں ہوتے تب بھی جن کی تقدیر میں قتل ہونا لکھا تھا وہ اپنی قتل گاہ میں ضرور آتے اور
 تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سینوں کی باتوں کو آزمائے اور تمہارے دلوں کو پاک کر دے اور اللہ
 سینوں کی باتوں کو جاننے والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لَوْ أَنَّا زُنُورٌ أَوْ فَنَاءٌ أَوْ جَانِثَةٌ لَآتَيْنَاكُمْ
 فِي الْأَوَّلِينَ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَوَاقِفَهُمْ لِيُبْغِضَ اللَّهُ
 لِيُكْرِهَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ وَاللَّهُ يُخَيِّئُ وَيُمِيتُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ
 اے ایمان والو! تم ان کافروں کی طرح نہ بنو جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں جبکہ وہ زمین میں

مفر کرتے ہیں یا جہاد کرنے جاتے ہیں کہ اگر یہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے نہ قتل ہوتے۔ اللہ نے ان کے ایسے خیالات اسی واسطے کئے ہیں تاکہ ان کے دلوں میں ہی حسرت رہے اور اللہ تعالیٰ ہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

وَلِئِنْ قِيلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ مِمَّا
تَجْمَعُونَ ۚ وَلِئِنْ مُتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ إِلَى اللَّهِ تَحْشُرُونَ ۚ

اور اگر تم راہِ خدا میں قتل کئے جاؤ یا مرنے جاؤ تو خدا کی بخشش اور رحمت اُس مال سے بہتر ہے جو لوگ جمع کر لیتے ہیں اور اگر تم مرنے جاؤ یا قتل ہو جاؤ تو موزرِ خدا کے حضور جمع کئے جاؤ گے۔

فَمَا نَحْمِيهِ مِنْ أَتْلُوْنِ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فُلًا فُلَيْكَ الْقَلْبُ لَا نَفْضُوْا مِنْ
حَوْلِكَ فَأَعْمَتْ عَنْهُمْ وَاسْتَفْهِمُوا لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذْعَنْهُمْ
فَلَوْ كَلَّ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَجِيْبُ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝

رحمتِ الہی سے تم ان کو نرم دل ملے ہو اور اگر تم سخت گو غصہ والے ہوتے تو ضرور یہ لوگ (اُحد کی جنگ میں) تمہارے ارد گرد سے منتشر ہو جاتے۔ پس تم ان سے درگزر کرو اور ان کے واسطے دُعائے مغفرت کرو۔ اور (اُمّ جنگ میں) ان سے مشورہ لو اور عیب پورا قہد کرو تو اللہ ہی پر بھروسہ کرو۔ بیشک خدا بھروسہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

إِنْ يَلْمِزْكُمْ أَمْرًا فَلَا تَجَالِبُوا فِيهِ وَلَا تَنُصِرُوا لَهُ فَإِنْ يَخُذْكُمْ فَخُذُوا بِالْأَيْدِي أَنْفُسِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

اگر خدا تمہاری مدد کرے۔ پس کوئی تم پر غالب ہونے والا نہیں اور اگر اللہ تعالیٰ تمہاری
یاری ترک کرے۔ پس کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے۔ اور لازم ہے کہ مومن صرف
اللہ ہی پر بھروسہ کریں۔

مَا كَانَ لِشَيْءٍ أَنْ يَعْزَلَ وَمَنْ يُغْلَلْ يَأْتِ بِمِثَالٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ تَوْفَى
كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ -

نبی کو یہ لائق نہیں ہے کہ خیانت کرے اور جو خیانت کرے گا اپنے مال خیانت کو لیکر قیامت کے روز حاضر ہوگا۔ پھر ہر نفس کو جو کچھ اُس نے کیا ہے اُس کا بدلہ دیا جائے گا۔ اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا۔

أَقْمِرِ أَتَبَحْ مِ قَتَوَاتِ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ لِسَحَابٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَا وَادَّ جَهَنَّمُ وَيُسُورُ الْعِصَابِ

مُحَمَّدٌ رَجُلٌ جَاءَتْ عِنْدَهُ اللَّهُ ط وَاللَّهُ بِمِيقَاتِهِمْ بَصِيرَةٌ ط

کیا جس نے رضا مندی خدا کی پیروی کی وہ اُس شخص جیسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے غصہ میں آگیا اور اُس کا ٹھکانا جہنم ہے سب کے خدا کے ہاں الگ الگ درجے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کے سب کاموں کو دیکھتا ہے ۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ط وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَكِنِ ضَلُّوا فَيُزَكِّيهِمْ ط

مومنوں پر خدا نے بڑا ہی فضل کیا کہ اُن میں اُن ہی میں کا ایک رسول بھیجا جو اُن کو خدا کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور کتاب اور حکمت اُن کو تعلیم کرتا ہے تاکہ وہ نیک باتوں پر عمل کریں اور بُرائیوں سے محفوظ رہیں ورنہ پیغمبر کے آنے سے پہلے تو یہ لوگ گمراہی میں تھے ۔

أَوَلَمْ نَأْتِ آبَاءَهُمْ بِآيَاتٍ فَإِنْ أَنْصَبُوا بِتِلْكَ مَا قُلْنَا فِي هَذَا قُتِلُوا هَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ أَنْفُسُهُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط

کیا جب تم پر اللہ کی جنگ میں شکست کی مصیبت پہنچی حالانکہ بدر کی جنگ میں اس سے دگنی مصیبت تم مشرکوں کو پہنچی چکے تھے تم نے کہا یہ مصیبت کہاں سے آئی؟ کہہ دو یہ تمہارے ہی پاس سے ہے ۔ بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے ۔

وَمَا آتَا بَلْغَةً يُؤْمَرُ الْخَلْقُ أَنْ يَنْصَبُوا بِهَا دِيْنَ اللَّهِ وَلِيُعَلِّمَهُمُ اللَّهُ ط وَلِيُعَلِّمَهُمُ الَّذِينَ قَاتَلُوا بِغَيْرِ اللَّهِ قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لَا فَفَعَلُوا قَالُوا لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ قَاتِلُوا لَدَلَّابُنَا لَعَلَّكُمْ هُمْ لِيُكْفِرُوا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ط

اور جو مصیبت تم کو اللہ کی جنگ میں دونوں لشکروں کے لڑنے کے وقت پہنچی وہ خدا کے حکم سے تھی تاکہ خدا تم میں سے مومنوں اور منافقوں کو جان لے جن سے کہا گیا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرو یا دشمن کو دفع کرو ۔ انہوں نے کہا اگر ہم لڑائی جانتے تو ضرور تمہارے ساتھ ہو لیتے ۔ یہ لوگ اُس روز کفر سے بہ نسبت ایمان کے زیادہ قریب تھے اور اللہ اُن کی پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے ۔

الَّذِينَ قَاتَلُوا بِغَيْرِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمْ قَاتِلُ قَادِمُهُمْ قَاتِلُ قَادِمُهُمْ قَاتِلُ قَادِمُهُمْ ط

الْمَوْتِ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ؕ

جن لوگوں نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ اگر یہ ہمارا کہا مانتے تو قتل نہ کئے جاتے۔ اسے رسول ان منافقوں سے کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو اپنے آپ سے موت کو روک دو۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دینے کے لئے فرماتا ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اَمْواتًا بَلْ اَحْيَاۤءٌ حَيۡدَرًا يَّهۡتَدُونَ فَوَجَّهْنِ بِمَا اتَّاهَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُوۡنَ بِالَّذِيۡنَ لَمْ يَلۡحَقُوۡا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمْ ؕ وَلَآ هُمْ يَحۡزَنُوۡنَ ؕ

جو لوگ راہِ خدا میں قتل ہوئے ہیں اُن کو تم مردہ نہ سمجھو۔ بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، کھاتے پیتے خوش ہیں اُس نعمت کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنے فضل سے دی ہے اور اُن لوگوں کی خوش خبری پاتے ہیں جو ابھی اُن سے میں ملے ہیں یہ کہ نہ اُن پر خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے جس قدر بھائی اُحد کی جنگ میں شہید ہوئے ہیں اُن کی روضیں اللہ تعالیٰ نے سبز پرندوں کی صورت میں کر دی ہیں اور وہ جنت کی نہروں میں سے پانی پیتے اور جنت کے پھلوں کو کھاتے ہیں اور عرش کے میچے نقدیوں میں آرام کرتے ہیں اور پھر رب اپنی خوش عیسیٰ اور کھانے پینے کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کاش ہمارے بھائی مسلمان ہمارے اس عیش سے واقف ہوتے تو جہاد کی طرف رغبت کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن سے فرمایا کہ میں تمہارے حال سے ان کو مطلع کرتا ہوں۔ اور پھر اللہ اکبر نے یہ آیت اپنے رسول پر نازل فرمائی۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اَمْواتًا

ابن عباسؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید لوگ جنت کے دروازے پر ایک نہر کے پاس سبز گنبد میں رہتے ہیں اور روزانہ میچ و شام جنت سے اُن کو رلق ملتا ہے۔

ابن مسعودؓ سے کسی نے ان آیات کی نسبت سوال کیا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اَمْواتًا ابْنِ مَسُودٌ نے کہا ہم نے بھی اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا فرمایا تمہارے بھائی جو اُحد میں شہید ہوئے ان کو اللہ تعالیٰ نے سبز پرندوں کی صورت میں کر دیا ہے۔

جنت کے میوے کھاتے ہیں اور نہروں کا پانی پیتے ہیں۔ اور عرش کے نیچے سونے کی تختیوں میں رہتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن سے دریافت کیا کہ اے میرے بندو! اور کسی چیز کی تم کو ضرورت ہے۔ اُنہوں نے عرض کیا۔ اے پروردگار اور کس چیز کی ہم کو ضرورت ہوگی۔ اور اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہو سکتی ہے کہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں پھل اور میوے کھاتے پیتے ہیں۔ پھر دوبارہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے یہی سوال کیا اور اُنہوں نے یہی جواب دیا۔ پھر تیسری مرتبہ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا۔ اور اُنہوں نے یہی جواب دیا اور عرض کیا کہ خداوند! ہم یہ چاہتے ہیں کہ تو ہماری رُوحوں کو ہمارے جسموں میں واپس کر دے۔ اور ہم دُنیا میں جا کر تیری راہ میں جہاد کریں اور پھر شہید ہوں۔

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جابر میں مجھ کو ایک خوشخبری سنائوں۔ میں نے عرض کیا ہاں یا نبی اللہ سنائیے۔ فرمایا۔ تمہارے باپ جو احد میں شہید ہوئے تھے خدا نے اُن کو زندگانِ عافیاں ہی ہے اور فرمایا اے عبد اللہ بن عمرو تو کیا چاہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ کروں عرض کیا اے پروردگار میں یہ چاہتا ہوں کہ تو مجھ کو پھر زندہ کرے اور میں تیری راہ میں جہاد کر کے شہید ہوں۔

مسی بھرتی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو مومن دُنیا سے جدا ہوتا ہے پھر وہ دُنیا میں واپس آتا نہیں چاہتا اگرچہ تمام دُنیا کی نعمتیں اُس کو ملیں مگر شہید یہ چاہتا ہے کہ دُنیا میں دوبارہ آکر جہاد کرے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ مَا آخَبَهُمُ الْقَرْحُ بِالَّذِينَ أَحْسَنُوا
مِنْهُمْ وَاتَّقُوا أَجْرَ عَظِيمٍ الَّذِينَ قَالُوا لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ
فَاتَّقُواهُمْ فَرَأَوْا حُدُودَ إِيمَانِهِمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْبُدُوا اللَّهَ فَمَا تَقُولُونَ

جن لوگوں نے خدا و رسول کا حکم مانا اس کے بعد کہ انہیں (جہاد میں) زخم لگ چکے تھے اُن میں سے نیک اور متقی لوگوں کے لئے اجر عظیم ہے۔ جن لوگوں سے کہہ کر اگر چند لوگوں نے کہا کہ تمہارے پیچھے بہت لوگ اکٹھے ہوئے ہیں۔ پس تم اُن سے خوف کرو ان لوگوں کا اس بات کو سمجھو کہ ایمان زیادہ ہوا اور اُنہوں نے کہا کافی ہے ہم کو اللہ اور اچھا کار ساز ہے۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَكُمْ يَوْمَ تَقُومُ السُّورَةُ وَاتَّبِعُوا سِرَافِئِيلَ
اللَّهُ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ

پس واپس ہوئے مسلمان خدا کی نعمت کے ساتھ اور کوئی بُرائی اُن کو نہ پہنچی اور خدا کی رضا مندی کی انہوں نے پیروی کی۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اَلَمْ اَذْكُرْكَ الشَّيْطَانُ يَخْوَفُ اَوْ لِيَاۤءَ كَا فَلَا تَمْنَأْ قُوْمُهُمْ وَخَافُوْنَ اِنَّ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ وَلَا يَخۡفَرُ لَكَ الَّذِيۡنَ يَسۡاۡسِرُوۡنَ فِي الْكُفۡرِ اَلَهُمْ لَنْ يَغۡفِرُوۡا اللّٰهُ تَسِيۡتًا يُّرِيۡدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجۡعَلَ لَهُمْ خَلۡقًا فِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَكَهٰذَا مَذٰبِطُ فَعٰلِیۡہِ ۙ

بلکہ شک یہ غیر شیطانی تھی وہ دوستوں سے تمہیں ڈراتا ہے۔ پس تم اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر تم مومن ہو اور اے رسول تم اُن لوگوں پر غم نہ کھاؤ جو کفر کی طرف دوڑتے ہیں۔ بلکہ یہ لوگ اللہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ خدا چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہ رکھے اور اُن کے لئے بڑا مہادی عذاب ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰسۡتَرُوۡا الْكُفۡرَ بِالَّذِيۡنَ يَمٰنُ لَنْ يَغۡفِرُوۡا اللّٰهُ تَسِيۡتًا ۚ وَكَهٰذَا عَذَابُ اٰلِيۡہِمْ ۙ

بلکہ شک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر کو فریاد وہ خدا کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔

وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا اَلَمْ اَتَمۡلِیۡ لَهُمْ خِيَرًا ۙ رَّآۤیۡنَہُمۡ اَلَمْ اَتَمۡلِیۡ لَہُمۡ

اور تم یہ نہ خیال کرو کہ کفار کو جو ہم ڈھیل دیتے ہیں یہ اُن کے لئے گھٹن کے لئے بہتر ہے۔ ہم ان کو س ڈھیل دیتے ہیں تاکہ یہ زیادہ گناہ کریں اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَتَّخِذَ الْمُؤْمِنِيۡنَ عَلٰی مَا اٰتٰہُمۡ عَلَیۡہِ حَتّٰی یَسۡیَرَا الْخَبِيۡثَ مِنَ الطَّٰیۡبِ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطۡلِعَکُمۡ عَلَی الْغَیۡبِ وَاٰلَکِنۡ اللّٰهُ یُخۡبِیۡہِیۡ مِنْ شَرِّہِۭ مَنْ یَّشَآءُ ۚ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِہِۭ ۚ (۱۶۹: ۳)

خدا مومنوں کو اس حالت میں چھوڑنے والا نہیں ہے جس پر اسے منافقوں سے ہو یا ان تک کہ وہ ناپاک کو پاک سے تمیز کر دے گا اور خدا تم کو غیب پر مطلع کرنے والا نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے برگزیدہ کرتا ہے۔ پس تم خدا و رسول پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور قویٰ اعتقاد کرو گے تو تمہارے لئے اجر عظیم ہے۔



شہدائے اسلام اور مقتولین قریش

شہدائے اسلام مہاجرین | ۱۔ قبیلہ قریش کی شاخ بنی ہاشم میں سے حضرت حمزہ بن عبد المطلب بن ہاشم شہید ہوئے۔ وحشی جبریل بن مطعم کے غلام نے آپ کو قتل کیا تھا۔

۲۔ اور بنی امیہ بن عبد شمس میں سے عبد اللہ بن عتسہ ان کے حلیف جو بنی اسد بن غزیمہ میں سے تھے۔

۳۔ اور بنی عبد الدار بن قعقہ سے مصعب بن عمیر شہید ہوئے۔ ان کو ابن قیس نے قتل کیا تھا۔
۴۔ اور بنی مخزوم بن یقظہ میں سے شمس بن عثمان شہید ہوئے۔ یہ چارہ شخص مہاجرین میں سے تھے۔

انصار شہداء | ۱۔ بنی عبد الاشہل میں سے :-
۵۔ عمرو بن معاذ بن نعان۔

۶۔ اور حرث بن انس بن رافع۔

۷۔ اور عمارہ بن لیاد بن سکن۔

۸۔ اور سلمہ بن ثابت بن وقش۔

۹۔ اور عمرو بن ثابت بن وقش۔

ابن اسحاق کہتے ہیں مجھ سے عامر بن عمرو بن قتادہ نے بیان کیا ہے کہ

۱۰۔ سلمہ اور عمرو کے والد ثابت بھی اس جنگ میں شہید ہوئے تھے۔

۱۱۔ اور فاعہ بن وقش۔

۱۲۔ اور ابو حذیفہ بن یمان کے باپ حسیل بن جابر۔ ان کو یمان کہتے تھے یہ بھی شہید ہوئے۔

ان کو مسلمانوں نے دھوکہ میں قتل کر دیا تھا اور ابو حذیفہ نے ان کا خون بہا مسلمانوں

کو معاف کر دیا تھا ۔

۱۳۔ اور صفی بن قیس

۱۴۔ اور جباب بن قیس

۱۵۔ اور عباد بن سہل

۱۶۔ اور حرث بن اوس بن معاویہ۔ یہ سب بارہ شخص تھے ۔

اور اہل دارچ میں سے یہ لوگ شہید ہوئے ۔

۱۷۔ ایاس بن اوس بن حلیک بن عمرو بن عبداللہ بن زحران بن جشم بن عبداللہ شہل

۱۸۔ اور عبید بن تیمان

۱۹۔ اور حبیب بن زید بن تیم ۔ یہ تین شخص شہید ہوئے ۔

۲۰۔ اور بنی ظفر میں سے زید بن حاطب بن امیہ بن رافع ایک شخص شہید ہوئے ۔

اور بنی عمرو بن عوف کی شاخ بنی ضبیہ بن زید سے ۔

۲۱۔ ابوسفیان بن حرث بن قیس بن زید ۔

۲۲۔ اور حنظلہ بن ابی عامر بن صفی بن نعان بن مالک بن امیہ ۔ ان کو شداد بن شحوب لیبی نے

شہید کیا تھا اور بنی فہیل ملائکہ ہیں ۔ یہ دو شخص تھے ۔

۲۳۔ اور بنی عبید بن زید میں سے انیس بن قتادہ ایک شخص شہید ہوئے ۔

۲۴۔ اور بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف میں سے ابو حنیہ بن سعد بن عثیمہ کے ماں شریک بھائی تھے ۔

ابن ہشام کہتے ہیں ابو حنیہ بن عمرو بن ثابت ہیں ۔

۲۵۔ اور عبداللہ بن جبیر بن نعان جو تیر اندازوں کے سردار تھے یہ دو شخص شہید ہوئے ۔

۲۶۔ اور بنی سلم بن امرئ القیس بن مالک بن اوس میں سے خثیمہ بن عبیدہ ابو سعد ایک شخص

شہید ہوئے ۔

۲۷۔ اور ان کے حلفاء میں سے جو بنی عجلان میں سے تھے عبداللہ بن سلمہ ایک شخص شہید ہوئے ۔

۲۸۔ اور بنی معاویہ بن مالک میں سے سیح بن حاطب بن حرث بن قیس بن ہبشہ ایک شخص تھے ۔

اور بنی حجاز کی شاخ بنی سواد بن مالک بن خنم سے :

۲۹۔ عمرو بن قیس

۳۰۔ اور ان کے بیٹے قیس بن عمرو ۔

- ۳۱۔ اور ثابت بن عمرو بن زید
 ۳۲۔ اور عامر بن مغلہ۔ چار شخص
 اور بنی مہذول میں سے :-
 ۳۳۔ ابو ہریرہ بن حرث بن علقمہ بن عمرو بن ثقف بن مالک بن مہذول۔
 ۳۴۔ اور عمرو بن ملط بن علقمہ بن عمرو یہ دو شخص شہید ہوئے۔
 ۳۵۔ اور بنی عمرو بن مالک میں سے اوس بن ثابت بن منذر ایک شخص شہید ہوئے۔ اوس حضرت
 حسان بن ثابت کے بھائی ہیں۔
 اور بنی مدی بن بخار میں سے :-
 ۳۶۔ انس بن نضر بن ضحیم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن مدی بن بخار ایک شخص شہید
 ہوئے۔ یہ انس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم انس بن مالک کے چچا تھے۔
 اور بنی مازن بن بخار میں سے :-
 ۳۷۔ قیس بن مغلہ اور
 ۳۸۔ کلیسان، قیس بن مغلہ کا غلام۔ یہ دو شخص تھے۔
 اور بنی دینار بن بخار میں سے :-
 ۳۹۔ سلیم بن حرث اور
 ۴۰۔ نعان بن عبد عمرو۔ یہ دو شخص تھے۔
 اور بنی حرث بن خدرج میں سے :-
 ۴۱۔ خارجہ بن زید بن ابی نہیر
 ۴۲۔ اور سعد بن ربیع بن عمرو بن ابی نہیر۔ یہ دونوں ایک قبر میں دفن ہوئے۔
 ۴۳۔ اور اوس بن ارقم بن زید بن قیس بن نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن یمن شخص
 شہید ہوئے۔
 اور بنی ابجر میں سے جن کو بنی خدرہ کہتے ہیں۔
 ۴۴۔ مالک بن سنان بن عبید بن ثعلبہ بن عبد بن الہجر یہ ابو سعید خدری کے والد تھے اور
 ابو سعید خدری کا نام سنان تھا اور بعض کہتے ہیں سعد تھا۔
 ۴۵۔ اور سعید بن سوید بن قیس بن عامر بن عباد بن الہجر۔

- ۴۶۔ اور عقبہ بن ریح بن رافع بن معاویہ بن عبید بن ثعلبہ بن عبد بن ابجر۔ یہ تین شخص شہید ہوئے۔
اور بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج میں سے۔
- ۴۷۔ ثعلبہ بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ۔
۴۸۔ اور ثقیف بن فردہ بن عدی۔ یہ دو شخص شہید ہوئے۔
اور بنی طریف میں سے :-
- ۴۹۔ عبد اللہ بن عمرو بن وہب بن ثعلبہ بن دقش بن ثعلبہ بن طریف۔
۵۰۔ اور بنی حنیعلہ میں سے ان کے حلیف صمرہ۔ یہ دو شخص شہید ہوئے۔
اور عوف بن خزرج کی شاخ بنی سالم میں سے اور پھر ان کی شاخ بنی مالک بن عجلان بن زید
بن غنم بن سالم میں سے :-
- ۵۱۔ نوفل بن عبد اللہ۔
- ۵۲۔ اور عباس بن عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان۔
۵۳۔ اور نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن فہر بن غنم بن سالم۔
۵۴۔ اور مجذہ بن زیاد ان کے حلیف قبیلہ ملی سے۔
۵۵۔ اور عبادہ بن حساس یہ پانچ شخص شہید ہوئے اور نعمان بن مالک اور مجذہ اور عبادہ ایک
قبر میں مدفون ہوئے۔
- ۵۶۔ اور بنی جلی میں سے رفاعہ بن عمرو ایک شخص شہید ہوئے۔
اور بنی سلمہ کی شاخ بنی حرام سے :-
- ۵۷۔ عبد اللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام
۵۸۔ اور عمرو بن جموح بن زید بن حرام۔ یہ دونوں ایک قبر میں دفن ہوئے۔
۵۹۔ اور غلام بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام۔
۶۰۔ اور ابوامین (عمرو بن جموح کے آزاد غلام) چار شخص شہید ہوئے۔
اور بنی سواد بن غنم سے :-
- ۶۱۔ سلیم بن عمرو بن جدیدہ۔
۶۲۔ اور ان کے آزاد غلام عنترہ
۶۳۔ اور اسہل بن قیس بن ابی بن کعب بن قیس۔ یہ تین شخص شہید ہوئے۔

اور بنی رزین بن عامر سے :-

۶۴۔ ذکوان بن عبد قیس

۶۵۔ اور عبید بن معالی بن لوناس۔ یہ دو شخص شہید ہوئے۔

ابن ہشام کہتے ہیں عبید بن معالی بن حبیب میں سے تھے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں چنانچہ کل ماجرین اور انصار میں سے جو لوگ اُحد میں شہید ہوئے کل پینسٹھ شخص تھے۔

ابن ہشام کہتے ہیں ستر آدمیوں میں سے جو لوگ ابن اسحاق نے ذکر نہیں کئے وہ یہ ہیں :-

اوس کی شاخ بنی معاویہ بن مالک سے مالک بن نمیلہ (ان کے حلیف مزینہ سے)

اور بنی فطیمہ میں سے حرث بن عدی بن غرثہ بن اُمیہ بن عامر بن غلہ شہید ہوئے اور غلہ کا

نام عبداللہ بن جشم بن مالک بن اوس ہے۔

اور بنی خزرج کی شاخ بنی سواد بن مالک سے مالک بن ایاس شہید ہوئے۔

اور بنی عمرو بن مالک بن بخارہ سے ایاس بن عدی شہید ہوئے۔

اور بنی سالم بن عوف سے عمرو بن ایاس شہید ہوئے۔

مقتولین قریش | ابن اسحاق کہتے ہیں اُحد کی جنگ میں قریش کی شاخ بنی عبدالدار سے جو مشرکین کے علمبردار تھے یہ لوگ قتل ہوئے۔

۱۔ طلحہ بن ابی طلحہ اور ابی طلحہ کا نام عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار ہے۔ اس کو حضرت علیؓ

بن ابی طالب نے قتل کیا۔

۲۔ اور ابوسعید بن ابی طلحہ کو سعد بن ابی وقاص نے قتل کیا۔ اور بعض کہتے ہیں حضرت علیؓ ہی

نے اس کو بھی قتل کیا۔

۳۔ اور عثمان بن ابی طلحہ کو حضرت حمزہؓ نے قتل کیا۔

۴۔ اور سافع بن طلحہ

۵۔ اور جلاس بن طلحہ

ان دونوں کو حاصم بن ثابت بن ابی افلح نے قتل کیا۔

۶۔ اور حرث بن طلحہ کو بنی نضر کے حلیف قزمان نے قتل کیا۔ اور بعض کہتے ہیں ان کو عبداللہ بن

۷۔ اور حرث بن طلحہ کو بنی نضر کے حلیف قزمان نے قتل کیا۔ اور بعض کہتے ہیں ان کو عبداللہ بن

بن عوف نے قتل کیا ہے۔

۸۔ اور اطاعت بن عبد شریح بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔

۹۔ اور ابو یزید بن عیس بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار کو اور

۱۰۔ اس کے ایک جیشی غلام صواب کو قرمان نے قتل کیا۔ اور بعض کہتے ہیں اس کو حضرت علیؑ نے اور بعض کہتے ہیں سعد بن ابی وقاص نے۔ اور بعض کہتے ہیں ابو ذہانہ نے قتل کیا ہے۔

۱۱۔ اور قاسط بن شریح بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار کو قرمان نے قتل کیا۔ یہ سب گیارہ آدمی قتل ہوئے۔

اور بنی اسد بن عبد العزیٰ بن قسبی میں سے :-

۱۲۔ عبد اللہ بن حمید بن زبیر بن عرث بن اسد کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔

اور بنی زہرہ بن کعب سے ان کے حلیف :-

۱۳۔ ابوالحکم بن اخص بن شریح بن عمرو بن وہب ثقفی کو بھی حضرت علیؑ نے قتل کیا۔

۱۴۔ اور سہام بن عبد العزیٰ بن عبد العزیٰ کا نام عمرو بن لعلہ ہے اس کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔ اس قبیلہ کے یہ دو شخص قتل ہوئے۔

اور بنی مخزوم بن یقطہ میں سے :-

۱۵۔ ہشام بن اُمیہ بن مغیرہ کو قرمان نے قتل کیا۔

۱۶۔ اور ولید بن عامر بن ہشام بن مغیرہ کو قرمان نے قتل کیا۔

۱۷۔ اور ابو اُمیہ بن ابی حذیفہ بن مغیرہ کو حضرت علیؑ نے قتل کیا۔

۱۸۔ اور خالد بن اعلم ان کے حلیف کو قرمان نے قتل کیا۔ یہ چار شخص اس قبیلہ سے قتل ہوئے۔

اور بنی جمح بن عمرو میں سے

۱۹۔ عمرو بن عبد اللہ بن عیس بن وہب بن حذافہ بن جمح جس کو ابو عزرہ کہتے تھے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محالیت گرفتاری قتل فرمایا۔

۲۰۔ اور ابی بن خلف بن وطب بن حذافہ بن جمح جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے قتل فرمایا۔ اس قبیلہ کے یہ دو شخص قتل ہوئے۔

۲۱۔ اور بنی عامر بن لوی میں سے :-

۲۱- عبیدہ بن جابر

۲۲- اور شیبہ بن مالک بن مغرب۔ ان دونوں کو قرمان نے قتل کیا اور بعض کہتے ہیں عبیدہ بن جابر کو عبداللہ بن مسعود نے قتل کیا۔ مشرکین میں سے یہ بائیس آدمی قتل ہوئے۔

جنگ اُحد کے متعلق جو اشعار اور قصائد شعراء عرب نے کہے ہیں ان میں سے چند اشعار ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

اشعار حضرت حسان بن ثابت

سَقَمْتُ كُنَّا نَنْتَه جَهْدًا مِنْ سَفَامَتِكُمْ إِلَى الرَّسُولِ فَعَنَيْدًا اللَّهُ تَحْنِيضًا يَهَا
ترجمہ:- اے قریش بنی کننا کو تم اپنا جہد سے روٹی سے رسول خدا کے مقابلے پر لائے تو خدا کا لشکر ان کو ذلیل کرنے والا ہے۔أَوْتَمَرْتُ مَوَاحِيَا مِنَ الْعَصَةِ فَحَاجِيَةً قَالَتُ مَوْجِدًا مَا وَالْقَتْلُ لَوْ قِيَهَا
موت کے گھلے ہوئے اور ظاہر مقاموں پر تم نے ان کو لاکر کھڑا کر دیا لہذا آگ ان کی دھواں
ہے اور قتل ان سے ملنے والا ہے۔جَمَعْتُمُوَاهُمْ أَهَابِيْشَ بِلَا حَتَبٍ أَيْتَنَ الْكُفْرَ عَمَّ نَكَمٌ طَوَا غِيَهَا
تم نے بے حب اور ذلیل و عاجز کو جمع کیا۔ کفر کے پیشواؤں میں مشکبڑ لوگوں نے تمہیں
دھوکے میں ڈال دیا۔أَلَا عَتَبْتُكُمْ تَحْمِلُ اللَّهُ إِذَا قَتَلْتُ أَهْلَ الْقَلِيْبِ وَمَنْ أَلْقَيْنَهُ فِيْهَا
کیا تم نے خدا کے شکر سے عبرت حاصل نہیں کی جبکہ اس لشکر نے ان لوگوں کو قتل کیا جو بدر کے
گڑے میں ڈال دیئے گئے تھے۔كَمْ مِنْ أَسِيرٍ فَأَمْلَكْنَا كَأَيِّدٍ لَمْ يَنْ كَوَجَّيْ تَا حَصِيَّةٍ كُنَّا مَوَالِيَهَا
تمہارے بہت سے قیدی ہم نے بغیر خریدے لئے اور پیشانی کے بال کترے چھوڑ دیئے جن کے
ہم آقا اور وہ ہمارے غلام تھے

کعب بن مالک کے اشعار

أَبْلَغُ قُرَيْشًا عَلَيَّ نَائِيَهَا أَلْفَحْصَ مِنَّا بِمَالِهِ قَلِيْ

ترجمہ: قریش ہم سے دور ہیں مگر ان کو یہ بات پہنچا دو کہ کیا تم ہم سے اس بات میں فخر کرتے ہو جو تمہیں میسر نہیں ہوتی۔

فَخَزَّوْهُمْ بِقَتْلَىٰ آصَابَتْهُمْ ! فَوَاضِلٌ مِنْ نَعْدِ الْمُفْضِلِ
 تم نے ہمارے ان لوگوں کی شہادت پر فخر کیا ہے جنہیں صاحبِ فضل و کرم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے بہترین نعمتیں ملی ہیں۔

فَقَلُّوْا حَنَانًا وَآيُقُوْا لَكُمْ اُسُوْدًا تُحَارِي عَيْنِ الْاَسْبَلِ
 یہ شہداء جنت میں پہنچ گئے اور تمہارے لئے ایسے شیروں کو چھوڑ گئے ہیں جو اپنے بچوں کی پوری حفاظت کر سکتے ہیں۔

تَقَاتِلْ مِنْ دِيْنِمَا وَسَطَهَا لَبِيَّ هَبِ الْحَقِّ لَمْ يَنْكَلِ
 یہ اپنے دین کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اُن کے درمیان وہ نبیؐ موجود ہیں جو حق کے راستے میں ایک قدم پیچھے نہیں ہٹے۔

رجیع کا المناک واقعہ

معلم کے لئے درخواست | ابن اسحاق کہتے ہیں کہ احد کی جنگ کے بعد بنی مفضل اور بنی قارہ کا ایک گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

ابن ہشام کہتے ہیں یہ دونوں قبیلے ہون بن خزیمہ بن مدرکہ کی شاخ ہیں۔ اس گروہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگوں میں اسلام کی رغبت ہو رہی ہے۔ آپ ہمارے ساتھ اپنے اصحاب میں سے چند لوگ روانہ کریں تاکہ وہ ہماری قوم کو دین کی تعلیم کریں اور قرآن پڑھائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار صحابی ان لوگوں کے ساتھ بھیجے جن کے نام یہ ہیں :-

- ۱۔ مرثد بن ابی مرثد غصوی حضرت حمزہؓ کے حلیف -
- ۲۔ اور خالد بن بکیر لیشی، بنی مدری بن کعب کے حلیف -
- ۳۔ حاتم بن ثابت بن ابی الفلج قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن مالک بن اوس میں سے -
- ۴۔ اور حبیب بن عدی قبیلہ بنی جمح بن کلفہ بن عمرو بن عوف میں سے -
- ۵۔ اور بنی بیاضہ میں سے زید بن دثنہ بن معاویہ -
- ۶۔ عبداللہ بن طابق بنی ظفر بن خزرج کے حلیف -

ان سب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثد بن ابی مرثد کو سردار مقرر کیا۔

دھوکے بازی اور غداري | جب قبیلہ مفضل اور قارہ کے لوگ ان صحابہ کو لے کر مقام رجیع میں پہنچے جو قبیلہ ہذیل کے ایک چشمہ کا نام ہے اور حجاز کے کنارے

پر واقع ہے، تو ان لوگوں نے صحابہؓ کے ساتھ غداري کی اور قبیلہ ہذیل کو ان کے خلاف بھڑکادیا۔ صحابہؓ اس وقت اپنے خیمہ ہی میں تھے کہ انہوں نے دیکھا چاروں طرف سے لوگ تلواریں لئے چلے آ رہے ہیں۔ یہ بھی مردانہ اور دلیرانہ جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔ ان لوگوں نے کہا واللہ! ہم تم کو قتل نہیں کرتے ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ تم کو پکڑ کر تمہ والوں کے پاس لے جائیں اور ان سے

تمہارے معاوضہ میں کچھ لے لیں۔ مرثد بن ابی مرثد اور عاصم بن ثابت اور خالد بن بکیر نے کہا۔
 خدا کی قسم! ہم مشرک کے عہد میں داخل نہیں ہوتے۔ اور عاصم کی کنیت ابوسلیمان تھی۔ آخر یہ تینوں شخص
 اس قدر لڑے کہ شہید ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعلش کی حفاظت | عاصم کے شہید ہونے کے بعد ہذیل کے لوگوں

سلاطہ بنت سعد کے ہاتھ فروخت کریں۔ کیونکہ جب عاصم نے اس کے دونوں بیٹوں کو احد میں قتل کیا
 تھا تو اس نے نذر مانی تھی کہ اگر مجھے موقعہ ملا تو میں عاصم کی کھوپڑی میں شراب پیئوں گی۔ جبکہ عاصم
 نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ کوئی مشرک مجھے ہاتھ نہ لگائے اور نہ میں کسی مشرک کو ہاتھ لگاؤں۔
 وہ انہیں ناپاک سمجھتے تھے۔ جب ہذیل نے ایسا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس نذر کی بادش برساتی کہ
 وہ لوگ ان کے سر کو نہ لے سکے۔ پھر اسی بادش کی رو میں ان کی نعلش بہہ گئی۔ اور کسی کو اس کا پتہ نہ چلا۔
 حضرت عمرو بن اللہ نے جب عاصم کا یہ واقعہ سن تو فرمایا کہ یہ اسی دعا کا سبب تھا جو عاصم نے
 اپنی زندگانی میں اللہ تعالیٰ سے کی تھی کہ مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش کو مشرکین کے
 ہاتھ لگانے سے محفوظ کر دیا۔

ابن طارق کی شہادت | زید بن دغنه اور خبیث بن عدی اور عبد اللہ بن طارق یہ تینوں

بنی ہذیل ان کو گرفتار کر کے مکہ کی طرف لے چلے جب مقام نظران میں پہنچے تو عبد اللہ بن طارق نے
 اپنا ہاتھ بند سے نکال کر تلوار پر قبضہ کیا۔ بنی ہذیل نے ان کے ارادہ سے آگاہ ہو کر ان کو اس
 قدر پتھرا دے کہ یہ شہید ہو گئے اور وہیں ان کو دفن کر دیا۔ خبیث بن عدی اور زید بن وثنہ
 کو مکہ میں لا کر بنی ہذیل نے اپنے قیدیوں کے بدلہ میں جو مکہ میں قید تھے فروخت کر دیا۔ خبیث کو
 تو نجیر بن ابی وہاب تیمی بنی نوفل کے حلیف نے خرید لیا۔ عقبہ بن حریث بن عامر بن قنارہ کے بیٹے
 کیونکہ ابو وہاب حریث بن عامر کا ماں مشرک بھائی تھا۔ اور اس کے باپ کو خبیث نے قتل کیا تھا۔
 اب اس نے اپنے باپ کے عوض میں قتل کرنے کے لئے خریدا۔

زید بن وثنہ کی شہادت | زید بن وثنہ کو صفوان بن امیہ نے اپنے باپ امیہ کے عوض میں

قتل کرنے کے لئے خریدا اور اپنے غلام نسطاس کو ان کے ساتھ
 کر کے حکم دیا کہ مقام تنعم میں لے جا کر ان کو قتل کر دے۔ اس وقت تمام قریش ان کے قتل کا تماشا

دیکھنے جمع ہوئے اور حرم سے ان کو باہر لے گئے۔

ابوسفیان نے کہا اے زید تم یہ بات پسند کرتے ہو کہ تم اپنے گھر میں خوشی کے ساتھ بیٹھے ہو اور
بجائے تمہارے ہم محمدؐ کی اس جگہ گردن ماریں۔ زید نے کہا میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ میں اپنے گھر میں چین
سے بیٹھا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاٹا بھی چکے۔ ابوسفیان نے اس جواب کو سن کر
کہا کہ جیسا میں نے محمدؐ کے اصحاب کو محمدؐ کا دوست دیکھا ہے ایسا کسی کو کسی کا دوست نہیں دیکھا۔
اس کے بعد نسطاس نے حضرت زیدؓ کو شہید کر دیا۔

حضرت خبیثؓ کی شہادت | جمیر بن ابی اہب کی لونڈی ماویہ کہتی ہے کہ خبیثؓ میرے
گھر میں قید کئے گئے تھے۔ میں نے ایک روز دیکھا کہ ان کے
ہاتھ میں اتنا بڑا انگور کا خوشہ ہے جیسے آدمی کا سر ہوتا ہے اور وہ اس میں سے انگور کھا رہے
ہیں۔ مجھ کو تعجب ہوا کہ ان دونوں میں انگور کا موسم بھی نہ تھا اور دوسرے وہ قید میں تھے۔ پھر
ماویہ کہتی ہے کہ قتل کے روز خبیثؓ نے مجھ سے کہا کہ اُسترہ مجھ دید و تاکہ تین شہادت کے لئے
پاک ہو جاؤں۔ ماویہ کہتی ہے۔ میں نے اپنے لڑکے کو اُسترہ دیا اور کہا کہ یہ خبیثؓ کو دیدے۔ پھر
مجھ کو خوف ہوا کہ خبیثؓ کہیں اس لڑکے کو اُسترہ سے قتل نہ کر دے اور اپنے خون کا بدلہ لے لے۔
میں نے اپنے آپ کو بہت حلاوت کی۔ لڑکا خبیثؓ کو اُسترہ دے آیا۔ خبیثؓ نے اس سے کہا۔
تیری ماں کو خیال ہوا ہے کہ کہیں میں تجھے قتل نہ کر دوں۔ پھر خبیثؓ نے اس کو جانے دیا اور کچھ نہ کہا۔
پھر لوگ خبیثؓ کو لے کر مقام نعیم میں آئے تاکہ ان کو قتل کریں۔ خبیثؓ نے کہا اگر تم مناسب سمجھو
تو مجھے اتنی تہمت دو کہ میں دور کھست پڑھ لوں۔ مشرکین نے قبول کیا۔ خبیثؓ نے اچھی طرح سے
دو رکعتیں ادا کیں اور کہا اگر تم لوگ یہ نہ کہتے کہ میں قتل میں دیر ہونے کے لئے پڑھتا ہوں تو میں بہت
دیر تک نماز پڑھتا۔ پس خبیثؓ نے ہی اہل اسلام کے لئے قتل کے وقت دو رکعتوں کے
پڑھنے کا طریقہ قائم کیا۔

ماویہ کہتا ہے پھر مشرکین نے خبیثؓ کو ایک لکڑی سے باندھا۔ خبیثؓ نے اس وقت کہا
اے اللہ ہم نے تیرے رسولؐ کی رسالت کی تبلیغ کر دی تو بھی اپنے رسولؐ کو ہماری اس حالت کی خبر
پہنچا دے اور اے اللہ ان سب مشرکین کو قتل کر ایک کو بھی ان میں سے باقی نہ چھوڑ۔ اس کے بعد
قریش نے ان کو شہید کیا۔

ابوسفیان کے بیٹے معاویہ کہتے ہیں میں اس وقت موجود تھا۔ جب خبیثؓ نے قریش کو یہ

بدو دعا دی اور میں اُس کو سنتے ہی زمین پر لیٹ گیا۔ کیونکہ میں نے لوگوں سے سنا تھا کہ اگر کوئی کسی پر بددعا کرے اور وہ لیٹ جائے تو اس بددعا کا اثر نہیں ہوتا۔

عباد کہتے ہیں میں نے عقبہ بن حرث سے سنا ہے کہتے تھے کہ میں نے خبیث کو قتل نہیں کیا ہے کیونکہ میں چھوٹا تھا مگر ابو میر نے جو بنی عبدالدار میں سے ایک شخص تھا اُس نے میرے ہاتھ میں حربہ دیا اور پھر میرے ہاتھ کو پکڑ کر اُس حربہ کے ساتھ خبیث کو قتل کیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب نے سعید بن عامر بن خدیم جمحی کو شام کے کسی شہر کا حاکم بنایا تھا اور ان کو یکا یک بیٹھے بیٹھے غشی ہو جایا کرتی تھی۔ اس بات کا حضرت عمرؓ نے ذکر کیا گیا۔ حضرت عمرؓ نے اُن سے سوال کیا کہ تمہیں کیا تکلیف ہے؟ اُس نے کہا اے امیر المؤمنین مجھ کو کچھ بیماری نہیں ہے۔ میں اُس وقت موجود تھا جب خبیث کو قتل کیا گیا ہے اور اُن کی بددعا میں میں نے سنی تھیں۔ واللہ جس وقت وہ واقعہ مجھ کو یاد آتا ہے مجھ پر غشی ہو جاتی ہے۔

ابن ہشام کہتے ہیں قریش نے حرام مہینہ میں خبیث کو قید رکھا پھر اُس کے غمزدہ ہونے کے بعد اُن کو شہید کیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب واقعے کے بارے میں قرآنی آیات

یہ لوگ اس طرح شہید ہوئے تو بعض منافقوں نے یہ کہا کہ یہ لوگ دیوانے تھے جو اس طرح سے ہلاک ہوئے نہ تو اپنے گھر میں بیٹھے رہے اور نہ وہاں پر جا کر اپنے رسولؐ کی رسالت کو پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان منافقوں کے کلام کی تردید اور ان لوگوں کی تعریف میں یہ آیات نازل فرمائیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهَدُ اللَّهُ عَلَى مَا فِي نَفْسِهِ وَهُوَ أَلْفٌ خَصَامٌ ۖ وَإِذَا تَوَلَّى سَاءَ فِي الْأَمْرِ مِّنْ لِّفْسِدٍ فِيهَا يَأْتِيكُمُ الْفِتْنَةُ وَالتَّلَاسُلُ ۖ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَاسِدَ ۖ وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ ۖ بِأَنَّهُ لَعَفُوبٌ ۖ وَكَذَلِكَ نَسِيَ الْإِبْرَاهِيمَ الْبَيْتَ ۖ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْغَاةٍ ۚ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (۲۰: ۲)

اور اِسے رسولؐ ایک وہ شخص ہے جس کا قول تم کو دنیا کی زندگی میں اچھا معلوم ہوتا ہے اور وہ خدا کو اپنے دل کی بات پر گواہ کرتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑاؤں سے اور جب تمہارے پاس سے جاتا ہے تو زمین میں فساد کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے اور کھیتی اور نسل کو ہلاک کرتا ہے اور

خدا خدا کو پسند نہیں کرتا ہے اور جب اُس سے کہا جاتا ہے کہ خدا سے نجات کر تو اُس کو گناہ کے ساتھ عزت پہنچاتی ہے (یعنی گناہ سے زیادہ بڑھنے کو وہ اپنی بے عزتی سمجھتا ہے) پس کافی ہے اُس کو جہنم اور بُرا ٹھکانا ہے۔ اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو اپنے نفس کو خدا کی رضا مندی میں فروخت کرتے ہیں اور خدا بندوں پر مہربان ہے۔

خبیث کے اشعار | ابن اسحاق کہتے ہیں خلیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت کے موقع پر یہ اشعار پڑھے۔

لَقَدْ جَمَعَ الْحِزَابُ حَوْلِي وَكَانُوا قِبَالَهُمْ وَاسْتَجْمَعُوا كُلُّ مَجْتَمِعٍ
ترجمہ: دیکھو تو ان گردہوں نے اپنے اپنے قبائل کو میرے چاروں طرف اکٹھا کر لیا اور دعوت دے دیکر مجمع فرما دیا۔

وَكُلُّهُمْ مُبْتَدِي الْقِتَالِ جَاهِدٌ عَلَى لَاقِي وَثَاقٍ تَلْصِيعٍ
یہ سب کے سب مجھ سے اپنی عداوت بر ملا بیان کر رہے ہیں اور مجھی پر زور آزمائی کر رہے ہیں کیونکہ میں ان میں سے ہر ایک کا قاتل بن گیا ہوں۔

وَقَدْ جَمَعُوا ابْنَاءَهُمْ وَنِسَاءَهُمْ وَقُرْبَتِ مِنْ جَذَعٍ طَوِيلٍ مَمْتَعٍ
انہوں نے اپنے بیٹوں اور اپنی عورتوں کو بلا کر اکٹھا کر لیا اور مجھے ایک تنے کے قریب کر دیا گیا ہے۔

إِلَى اللَّهِ أَشْكُو غُرْبَتِي لَقَدْ كُنْتُ بَقِيٍّ وَمَا أَتَى صَدْرَ الْوَحْيِ ابْنِي عَدُوٌّ مَرِيٍّ
میں خدا کے حضور اپنی غربت اور جان کا ہی کی شکایت کرتا ہوں اور اُس بند و بستی کی جو شکروں نے میرے قتل کے لئے کیا۔

هَذَا الْقَرْشُ صَبْرِي عَلَى مَا يَأْتِي فَقَدْ بَضَعُوا الْحَيَّ وَقَدْ يَأْسُ مَطْعَمِي
پس عرش والے ہی نے مجھ کو اُس معیبت پر مبرا بنا دیا ہے جس کا میرے ساتھ ارادہ کیا جاتا ہے۔ انہوں نے میرے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنے کا ارادہ کیا ہے اور مجھ کو ناامید ہی ہو گئی ہے۔

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ اللَّهِ وَإِنْ يَشَاءُ يَبَارِكُ عَلَى أَوْصَالِي شِلْوٍ مَعْرُوعٍ
اور یہ قتل مجھ کو خاص خدا کے معاملہ میں نصیب ہوا ہے۔ اگر وہ چاہے تو جسم کے پریشان تھے کے جڑوں پر برکت عنایت کرے۔

وَقَدْ خَيَّرُونِي الْكُفْرَ وَالْمَوْتَ دُونَهُ وَقَدْ هَمَمْتُ عَيْنًا لِي مِنْ غَيْرِ فَخَرَجَ
ترجمہ: انہوں نے مجھ کو کفر یا موت کے قبول کرنے میں اختیار دیا۔ میری آنکھوں سے آنسو جاری
ہیں مگر یہ بے مبری کے آنسو نہیں ہیں۔

وَمَا بِيْ جَذَارُ الْمَوْتِ اِنِّيْ مَيِّتٌ وَلَكِنْ جَذَارُهَا رَبِّيْ جَحِيْمٌ تَاْسِيْ مُمْغِلٍ
مجھ کو مرنے کا کچھ ڈر نہیں ہے بے شک میں مرنے والا ہوں۔ لیکن مجھ کو جہنم کی شعلہ زن
آگ کا خوف ہے۔

فَلَسْتُ اَبَا لِيْ حَيِّنٌ اُقْتُلُ مُسْلِمًا عَلٰى اَنِّيْ جَنْبُ كَانَ فِيْ اللّٰهِ وَحْشَةٌ عَنِيْ
میں جبکہ میں اسلام کی حالت میں قتل کیا جاتا ہوں تو مجھ کو کچھ پروا نہیں ہے کہ مجھے کس پہلو
پر پھانسی دیا جائے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں قریش میں سے جو لوگوں نے غیب بن ہدی کے قتل میں کوشش کی
وہ یہ ہیں :-

حکمر بن ابی جہل اور سعید بن عبداللہ بن ابی قیس بن عبدوہ اور اخس بن شریق ثقفی بنی زہرہ
کاحلیف اور عبیدہ بن حکیم بن اُمیہ بن عاصد بن الاوقس سلمی بنی اُمیہ بن عبدشمس کاحلیف اور اُمیہ بن
ابی قحطہ اور غزنی کے بیٹے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ان صحابہ کا
اشعار حسان بن ثابت

مَتَلَى الْيَدَالُ عَلَى الدِّينِ تَنَابَعُوا يَوْمَ الرَّجِيعِ فَكُومُوا وَانْبَعُوا
ترجمہ: خدا اُن لوگوں پر رحمت نازل کرے جو یوم الرجیع کی جنگ میں لپکے بعد دیگرے شہید
ہو گئے۔

وَابْنُ الشَّرِيَةِ مَرْقَدًا وَابْنُ الْكَبِيرِ اِمَامًا مَقْدًا وَخَبِيبٌ
اور مرثد جو لشکر کے سردار اور امیر تھے اور ابن الکبیر جو لشکر کے امام تھے
اور خبیب (رضی اللہ عنہ)

وَابْنُ الْغَطَّاقِ وَابْنُ دُثْنَةَ وَنَهْمٌ وَاقَا كُنْتُ جَمَاعَةً الْمَكْتُوبِ
اور طالق کے فرزند اور ابن دثنہ بھی انہی میں سے تھے وہیں اُن کی موت اُن کو پہنچی

جو ان کے لئے لکھی ہوئی تھی ۔

وَالْعَاصِدُ الْمُقْتُولُ عِنْدَ رَاجِيحِهِ كَسْبُ الْمَعَالِي أَلَهُ لَكْسُوبِ
ترجمہ :- اور عاصم جو راجیح کے پاس شہید ہوئے ، بلند مرتبوں کو انہوں نے حاصل کیا اور یہ بڑے
حال کرنے والے تھے ۔

مَنْعَ التَّقَادَا أَنْ يَنَاظِرَا حَتَّى يَجَالِدَ إِنَّهُ لَفَجِيْبٌ
لوگوں کو انہوں نے اپنی پشت کے قریب نہ آنے دیا ، یہاں تک کہ خود انہوں نے تلوار
سے جنگ کی ، بے شک یہ بڑے جوانمرد تھے ۔



بیر معونہ کا واقعہ

ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شوال کا باقی مہینہ اور ذی قعد اور ذی الحجہ اور محرم مدینہ میں رہے اور مشرکوں ہی نے حج کا انتظام کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اُحد کے پورے چار مہینے کے بعد اپنے اصحاب کا لشکر مقام بیر معونہ کی طرف روانہ فرمایا۔

معتین کی روانگی | ابن اسحاق کہتے ہیں ابو براء عامر بن مالک بن جعفر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کو اسلام کی دعوت کی۔ اس نے نہ اسلام قبول کیا اور نہ انکار کیا اور یہ عرض کیا کہ آپ اپنے اصحاب میں سے چند لوگوں کو نجد کی طرف روانہ فرمائیں تو مجھ کو آمید ہے کہ وہاں اسلام کی اشاعت ہوگی۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو اندیشہ ہے کہ وہاں کے لوگ دھوکہ بازی نہ کریں۔ ابو براء نے کہائیں اس بات کا ذمہ دار ہوں۔ آپ نے اس کے کہنے سے چالیس صحابہ کو نجد کی طرف روانہ کر دیا جن میں یہ لوگ بھی تھے۔ منذر بن عمرو، حارث بن عمر، حرام بن طحان، بنی ہنہاء میں سے اور عروہ بن اسامہ بن صلت سلمی، نافع بن بدیل بن ورقاء غسزاعی اور عامر بن فہیرہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا غلام اور ان کے علاوہ سب چالیس شخص تھے۔

مدینہ سے روانہ ہو کر جب یہ لوگ مقام بیر معونہ پر پہنچے یہ مقام بنی عامر بن طفیل کا قریب | اور بنی سلیم کے شہروں کے درمیان تھا۔ بلکہ بنی سلیم کے شہر سے زیادہ قریب تھا۔ جب صحابہ یہاں آ کر ٹھہرے تو حرام بن طحان کو انہوں نے ایلی بنی بنا کر دشمن خدا عامر بن طفیل کے پاس بھیجا۔ جس وقت یہ عامر کے پاس پہنچے اُس نے خط کو بھی نہ دیکھا اور فوراً حرام بن طحان کو شہید کر دیا۔ اور پھر بنی عامر کو صحابہ کے قتل کرنے کا حکم دیا۔

بنی عامر نے اس کے حکم سے انکار کیا اور کہنے لگے ہم ابو براء کے عہد کو نہیں توڑتے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کے لئے ضامن ہوئے ہیں تب عامر بن طفیل نے بنی سلیم اور بنی رز

اور ذکوان کے قبیلوں کو صحابہؓ کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے قبول کیا اور صحابہ کی طرف روانہ ہوئے اور چاروں طرف سے صحابہؓ کو گھیر لیا۔ صحابہؓ بھی تلواریں کھینچ کر اُن پر جا پڑے اور سب صحابہؓ شہید ہوئے۔ یواکعب بن زید کے کہ ان میں ایک رقی جان باقی تھی۔ اس حالت میں مقتولین کے درمیان سے اُنہیں لایا گیا اور پھر بالکل تندہست ہو کر غدی کی جگہ میں شہید ہوئے۔

عمر بن اُمیہ اور منذر کی مروانگی | ادوی کہتا ہے سب صحابہ کے پیچھے عمرو بن اُمیہ ضمری اور انصار میں سے ایک شخص تھے۔ ابن ہشام کہتے ہیں یہ شخص منذر بن محمد بن عقبہ بن اصمہ بن سلاج تھے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں ان دونوں کو صحابہ کے اس واقعہ کی خبر ایک پرندہ سے معلوم ہوئی۔ ان دونوں نے دیکھا کہ ایک پرندہ لشکر کے بیروں پر حکم کھا رہا ہے اُس کو دیکھ کر یہ دونوں کہنے لگے کہ واللہ! اس پرندہ کی کوئی خاص حالت ضرور معلوم ہوتی ہے۔ پھر یہ دونوں لشکر کی طرف روانہ ہوئے اور دیکھا کہ صحابہ کرامؓ خون میں ڈوبے ہوئے پڑے ہیں اور ان کے گھوڑے کھڑے ہیں۔ انصار ہی شخص نے عمرو بن اُمیہ ضمری سے کہا اب تمہاری کیا رائے ہے؟ عمرو نے کہا میں یہ خیال کرتا ہوں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں اور اس واقعہ کی خبر کریں۔ انصار نے کہا میری رائے یہ ہے کہ میں اُس جگہ سے واپس نہ جاؤں جہاں منذر بن عمرو شہید ہوا ہو۔ اور تمہاری خبر دو مہرے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش گزار کر دیں گے۔

پھر انصار نے دشمنوں کو اس قدر قتل کیا کہ آخر خود بھی شہید ہوئے اور عمرو بن اُمیہ کو دشمنوں نے گرفتار کر لیا۔ پھر جب دشمنوں کو یہ معلوم ہوا کہ عمرو قبیلہ معزز سے ہیں تب انہوں نے ان کو چھوڑ دیا اور عامر بن طفیل نے عمرو بن اُمیہ کی پیشانی کے بال کتر کے اپنی ماں کی نذر پوری کرنے کے خیال سے اُن کو آزاد کر دیا۔ کیونکہ اس کی ماں کے وٹہ میں ایک غلام آزاد کرنا تھا۔

دو عامریوں کا قتل | عمرو بن اُمیہ یہاں سے روانہ ہو کر جب مقام قرقرہ میں پہنچے تو وہاں بنی عامر میں سے دو شخص اور بھی آکر ٹھہرے۔

ابن ہشام کہتے ہیں یہ شخص بنی کلاب میں سے تھے اور ابو عمرو مدنی کہتے ہیں کہ یہ دونوں بنی سلیم میں سے تھے اور یہ دونوں شخص عمرو بن اُمیہ کے پاس ایک درخت کے سایہ میں سو رہے۔ عمرو بن اُمیہ نے ان دونوں کو قتل کر دیا اور عمرو کو یہ حال معلوم نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن سے

صلح ہوئی ہے۔ جب یہ دونوں آئے تھے۔ تو عمر نے ان سے دریافت کیا تھا کہ تم کس قبیلہ سے ہو؟ انہوں نے کہا ہم بنی عامر سے ہیں۔ پھر جب وہ سمجھ گئے تو عمر نے ان کو قتل کر دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طلال | پھر جب عمرو بن أمیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور یہ سارا واقعہ عرض کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ایسے لوگوں کو قتل کیا ہے جن کا خون بہا مجھ کو دینا پڑے گا۔ میں پہلے ہی ابو براء کے کہنے سے اپنے صحابہوں کے بھیجنے پر راضی نہ تھا۔ جب ابو براء کو صحابہوں کے اس طرح شہید ہونے کی خبر پہنچی تو ان کو بہت رنج ہوا۔ اور یہ واقعہ ان پر نہایت شاق گزرا۔ کیونکہ وہ صحابہ کرام کی حیرت کے ضامن ہوئے تھے۔

ان شہیدوں میں عامر بن نفیرہ بھی تھے جن کے بارے میں عامر بن طفیل کہا کرتا تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ جب وہ قتل ہوا تو آسمان و زمین کے درمیان معلق ہو گیا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا عامر بن نفیرہ ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں جبکہ بنی ماکہ بن جعفر بن عامر بن طفیل کے ساتھ اس جنگ میں شریک تھا اور پھر مسلمان ہو گیا تھا بیان کرتا ہے کہ میرے اسلام لانے کی یہ وجہ ہوئی کہ میں نے ایک شخص کے دونوں شالوں کے بیچ میں نیزہ مارا۔ اور میرا نیزہ اس کے سینہ سے پار ہو گیا اور اس نے کہا۔ "قوت واللہ" خدا کی قسم میں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ جبکہ کہتا ہے میں اس کی اس بات کو سن کر حیران ہوا کہ یہ کیا کہتا ہے کیا میں نے اس کو قتل نہیں کیا ہے؟ پھر میں نے لوگوں سے اس کے اس قول کا مطلب پوچھا۔ لوگوں نے کہا اس کا مطلب شہادت پر فائز ہونا تھا جو اس کو نصیب ہوئی۔

عامر بن طفیل پر حملہ | پھر ربیعہ بن عامر بن ماکہ نے عامر بن طفیل پر حملہ کیا اور اس کے ایک نیزہ مارا۔ جو عامر کی ران میں لگا اور وہ اپنے گھوڑے پر سے نیچے گر پڑا۔ پھر کہنے لگا۔ یہ ابو براء کی کاہنہ دانی ہے۔ اگر میں مریا تو میرا خون میرے چچا کے لئے ہے اس کے پیچھے نہ لگنا۔ اور اگر میں زندہ رہا تو جیسی میری رائے ہوگی اس کے موافق عمل کروں گا۔



یہود بنی نضیر کی جلا وطنی

یہود کی ناپاک سازش | ابن اسحاق کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دونوں مقتولوں کے خون بہا کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے بنی نضیر میں تشریف لے گئے جن کو عمرو بن أمیہ ضمری نے قتل کیا تھا۔ کیونکہ وہ مقتول بنی عامر سے تھے اور بنی عامر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دے دی تھی اور بنی نضیر بنی عامر کے حلیف تھے اس سبب سے آپ نے ان سے گفتگو کی۔ انہوں نے کہا ہاں اسے ابو القاسم بہت بہتر ہے جس طرح آپ چاہتے ہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر بنی نضیر کے لوگوں نے یہ پوشیدہ مشورہ کیا کہ ایسا موقعہ پھر کبسی ہاتھ نہ لگے گا محمدؐ کو زندہ نہ چھوڑو۔ اور ایک شخص عمرو بن جہاش بن کعب کو انہوں نے اس کام پر آمادہ کیا کہ جب دیوار کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے وہ دوسری طرف سے اس کے اوپر چڑھ کر ایک بہت بڑا پتھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر گرا دے تاکہ آپ شہید ہو جائیں۔ آنحضرتؐ کو جراثیل نے اس واقعہ کی خبر کی اور اسی وقت رسول اللہ بغیر کسی سے کہے تھے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ صحابہ آپ کو تلاش کرنے لگے۔ پھر ایک شخص کو انہوں نے مدینہ کی طرف سے آتے ہوئے دیکھا اور اس نے کہا کہ میں نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں داخل ہوتے دیکھا ہے۔ صحابہ بھی یہ شکریہ مدینہ چلے آئے۔

بنی نضیر کا محاصرہ | پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بنی نضیر کے اس نعرہ و فریب کا حال بیان کیا اور بنی نضیر سے جنگ و حرب کی تیاری کا حکم دیا۔ اور مدینہ میں ابن ام مکتوم کو حاکم مقرر کرنے کے آنحضرتؐ روانہ ہوئے اور ربیع الاول کے مہینہ میں ان کا محاصرہ کیا اور اسی وقت شراب کی حرمت کا حکم نافذ ہوا۔

جب یہ لوگ بنی نضیر قلعہ بند ہوئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے محاصرے میں چند شب و روز گزر گئے تب آپ نے حکم دیا کہ ان کے اغلات کاٹ دیئے جائیں اور کھیتوں میں آگ

لگا دی جائے۔ اُس وقت بنی نضیر نے شور مچایا کہ اے محمد تم تو فساد کرنے سے منع کرتے ہو اور فساد کی کوڑا کھتے ہو۔ اب کیا وجہ ہے کہ تم ہمارے باغوں کو کھڑاتے ہو اور جلو اتے ہو۔

منافقین کی فتنہ پر دازی | بنی حوف بن خزرج میں سے بعض منافقین نے جن میں عبداللہ بن ابی بن سلول اور ودیعہ بن مالک بن ابی قوئل اور وائس اور

سوید وغیرہ لوگ تھے۔ انہوں نے بنی نضیر کو کہلا بھیجا کہ اگر تم مسلمانوں سے جنگ کرو گے تو ہم بھی تمہارے ساتھ جنگ میں شریک ہوں گے۔ اور اگر تم یہاں سے اپنا گھر بار چھوڑ کر کہیں اور چلے جاؤ گے تو ہم بھی تمہارے ساتھ چلیں گے۔ چنانچہ اس مجبور پر بنی نضیر کئی دن قلعہ بند رہے۔ آخر جب ان منافقوں نے اُن کی کچھ مدد نہ کی اور وہ لاچار ہوئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنہوں نے کہلا بھیجا کہ اگر آپ ہماری جان بخشی کریں اور یہ اجازت دیں کہ جس قدر مال ہم سے اونٹوں پر لے جایا جاسکے ہم لے جائیں تو ہم یہاں سے چلے جائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی اس بات کو منظور فرمایا اور وہ اپنا تمام مال و اسباب اونٹوں پر لاد کر لے گئے۔ یہاں تک کہ اپنے مکانوں کے کواڑ اور چوکٹ بھی لے گئے اور مکانوں کو اپنے ہاتھوں سے توڑ چھوڑ گئے۔ اور بعض لوگ تو اُن میں سے ملک شام میں چلے گئے اور بعض خیبر میں جا بسے۔ جو خیبر میں گئے اُن میں شروادہ یہ لوگ تھے۔ سلام بن ابی الحقیق اور کنانہ بن ریح بن ابی الحقیق اور حمی بن اخطب۔

یہود کے اموال کی تقسیم | ابن اسحاق کہتے ہیں بنی نضیر اپنے مال اور اولاد اور عورتوں کو لے کر روانہ ہوئے اور اُن کی عورتیں گیت گاتی اور دف بجاتی

جاتی تھیں اور ان میں ایک عورت عروہ بن درویش کی بیوی نہایت صاحب جمال عورت تھی۔ کہ اپنی نظیر زمانہ میں نہ دیکھتی تھی۔ بنی نضیر اپنا باقی مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چھوڑ گئے۔ اور یہ مال خاص نبی کریم کا تھا جہاں آپ چاہتے اس کو خرچ کر سکتے تھے۔ اور اُن مہاجرین پر آپ نے اس مال کو تقسیم کیا جنہوں نے پہلے ہجرت کی تھی۔ انصار کو اس میں سے رسول اللہ نے کچھ نہیں دیا۔ سوا ایک سہل بن حنیف اور ابو جاندہ کے کہ جب انہوں نے آپ سے اپنی تنگ دستی بیان کی تو آپ نے ان کو بھی مرحمت کیا۔ بنی نضیر میں سے صرف دو آدمیوں نے اسلام قبول کیا۔ ایک یامین بن عمیر بن کعب بن عمرو بن جماش نے اور دوسرے ابوسعید بن وہاب نے۔ اور رسول اکرم نے اُن کے مالوں پر اُن کو برقرار رکھا۔

یامین کی اولاد میں سے ایک شخص کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یامین سے کہا کہ تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے بھائی عمرو بن جحاش کے میرے ساتھ کیا ارادہ کیا تھا؟ یامین نے ایک شخص کو کچھ دے کر عمرو بن جحاش کو قتل کر دیا۔

بنی نغیر کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سورہ حشر نازل فرمائی ہے اور اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن پر غالب و مستط کرنے اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن کے مالوں کو تقسیم کرنے کا بیان فرمایا ہے :-

چنانچہ فرماتا ہے :-

آیات قرآنی **مُوَآذِیہ** اَخْرِجَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ مِنْ دِیَارِهِمْ
لِذٰلِ الْاَحْزٰطِ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَظَلُّوْا اَلَّهُمْ مَا لَیَعْتَبُهُمْ حُصُوْلُهُمْ
مِنْ اَللّٰهِ فَا تَاَهُمْ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا وَقَدْ مَتَّ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرَّهْبُ
یُخْرِیْوْنَهُ یُؤْتُوْهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ اَلْمُکْرَجِیْنَ فَاَعْتَبُوْا یَا اُولِیْ الْاَبْصَارِ (۲۱۵)

ترجمہ :- وہی خدا ہے جس نے ذلت کے ساتھ بنی نغیر کے کافروں کو جو اہل کتاب سے تھے اُن کے گھروں سے نکالا۔ اے مسلمانو! تم یہ خیال نہ کرتے تھے کہ یہ نکلیں گے کیونکہ اُن کی قوت و حمیت بہت تھی (اور وہ بنی نغیر خیال کرتے تھے کہ اُن کے قلعے اُن کو خدا سے بچانے والے ہیں۔ تو خدا کا عذاب اُن پر اُس جگہ سے آیا جہاں سے اُن کو گمان بھی نہ تھا اور اُن کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ اپنے گھروں کو غراب کرتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے۔ پس اے آنکھوں والو! ان کے حال سے عبرت پکڑو۔

وَتُوذٰنَ اَنْ کَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَلْحَبْلَ عَ لَعَدَابِهِمْ فِی الدُّنْیَا وَ لَہُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّاسِ
اور اگر خدا ان کے واسطے جلا وطنی نہ لکھتا تو ضرور ان کو دنیا میں عذاب کرتا اور آخرت میں ان کے لئے آگ کا عذاب ہے۔

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَةٍ اَوْ نَزَلْتُمْ عَلَیْهَا قَائِمَةً عَلٰی اَعْمُوْلِہَا فَاِذْ ذٰلِکَ اللّٰہُ
لِیُخْرِجَ الْعَاقِبِیْنَ
جو سمجھو کہ درخت تم نے قطع کئے وہ خدا کے حکم سے کئے اور جن کو تم نے اُن کی جڑوں پر کھڑا ہوا چھوڑا وہ بھی خدا کے حکم سے تاکہ فاسقوں کو ذلیل کرے۔

فَمَا أَذْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِجَالٍ وَلَا مِثْلَهُ مَرَّةً عَلَيْهِمْ
يَسَاءَ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ترجمہ: تو اس کے لئے نہ تم نے گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ۔ لیکن خدا اپنے رسول کو جس پر چاہتا ہے
مستط کر دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

مَا أَذَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ الْغَنِيُّ لِلَّهِ السَّوْلُ وَلِلَّهِ الْغَنِيُّ
الْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ وَابْنُ الْمَسْكِينِ كَيْدًا يَكُونُ دَوْلَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ
وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

جو کچھ دولت اور مال بستی والوں کا خدا نے اپنے رسول کو دیا تو وہ خدا اور رسول اور ان کے
قربت والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے تاکہ وہ مال و دولت تمہارے
تو نگروں کے ہاتھوں میں پھرنے والی نہ ہو۔ اور جو کچھ رسول تم کو دیں اُس کو لو اور جو نہ
دیں اُس سے باز رہو۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ فُتِنُوا بِغُلَامَيْنِ يَتَيَيْنِ لَبِيسًا إِنَّهُمَا اتَّخَذَا زِينَةً بَيْنَهُمَا
وَلَا يَتَذَكَّرُونَ

(۱۶ : ۵۹)



غزوہ ذات الرقاع

ابن ہشام کہتے ہیں پھر بنی نضیر کے غزوہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی مصطلق کی مہم پر تشریف لے گئے۔ مگر میں اس کو اسی جگہ بیان کروں گا جہاں ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔

ذات الرقاع کی وجہ تسمیہ | ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نضیر کے غزوہ سے فارغ ہو کر ریح الآخراور کچھ مہینہ جمادی الاول کا مدینہ میں رہے اور پھر آپ نے نجد کی طرف بنی عمارب اور بنی ثعلبہ پر جہاد کا ارادہ کیا۔ یہ دونوں قبیلے غطفاء سے تھے اور مدینہ میں ابو ذر غفاری اور نقول بعض حضرت عثمانؓ کو حاکم مقرر کیا۔ اور اس غزوہ کا نام ذات الرقاع اس سبب سے ہوا کہ اس جنگ میں کفاروں نے اپنے نشانوں پر کچھ لکھا تھا۔ اور بنی کہتے ہیں اس جگہ ذات الرقاع نامی ایک درخت تھا۔

صلوۃ خوف | جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذات الرقاع میں آکر فروکش ہوئے تو قبیلہ غطفان کے لوگ کثیر لشکر لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل آئے اور ہر ایک لشکر دوسرے سے خوف زدہ ہوا۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے نماز خوف پڑھائی۔

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صلوۃ الخوف پڑھائی۔ اور پھر لشکر کو لے کر واپس ہوئے۔ اور یہ نماز اس صورت میں ہوئی کہ نصف آدمی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے اور نصف دشمن کے مقابلے میں صفت بستہ کھڑے رہے جب آپ ایک رکعت پڑھ چکے تو یہ لوگ جو آنحضرتؐ کے ساتھ تھے دشمن کے مقابل چلے گئے۔ اور ان لوگوں نے جو نبی کریمؐ کے ساتھ پہلی رکعت پڑھ گئے تھے واپس آکر اپنی دوسری رکعت پوری کی۔ یعنی لشکر کے دونوں حصوں نے ایک ایک رکعت حضورؐ کے ساتھ پڑھی اور ایک ایک رکعت علیحدہ پڑھی۔

غورث کا واقعہ | بنی محاسب میں سے ایک شخص غورث کا اپنی قوم سے کہا کہ اگر تم کہو تو میں محمد کو قتل کر آؤں۔ قوم نے کہا اس سے بہتر کیا ہے؟ مگر تو یہ کام کیوں کر کر سکیگا اُس نے کہا دیکھو میں جاتا ہوں۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپ اُس وقت تشریف فرما تھے اور تلوار آپ کے آگے رکھی تھی۔ غورث نے کہا اے محمد! میں ذرا آپ کی تلوار دیکھ لوں۔ آپ نے فرمایا دیکھ لے۔ راوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار پر چاندی کا کام تھا۔ غورث نے اُس کو اٹھا لیا اور میان سے نکال کر ہلانے لگا اور کہا اے محمد تم مجھ سے ڈرتے نہیں ہو۔ میرے ہاتھ میں شمشیر برہنہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا خدا میرا محافظ ہے میں تجھ سے کچھ نہیں ڈرتا۔ اس کے بعد غورث نے تلوار کو میان میں کرکے حضور کے آگے رکھ دیا۔

آیات قرآنی | اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ كُنْتُمْ رَاغِبِينَ إِلَى اللَّهِ عَالِفِينَ إِذْ هَرَقْتُمْ
أَنْ يَنْبُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَهَلَى اللَّهُ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ (۵: ۱۱)

یعنی اے ایمان والو! خدا کی نعمت کو یاد کرو جبکہ ایک قوم نے تمہاری طرف اپنے ہاتھ دنا کرکے کا قصد کیا۔ پس خدا نے اُن کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور خدا سے ڈرتے رہو اور لازم ہے کہ مومن خدا ہی پر بھروسہ کریں۔ بعض لوگ کہتے ہیں یہ آیت بنی نضیر کے موقع پر نازل ہوئی ہے جبکہ انہوں نے آپ کے قتل کرنے کے لئے مکر کیا تھا۔

حضرت جابر کے اونٹ کا واقعہ | جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتف غزوہ ذات الرقاع میں گیا تھا۔ جب وہاں سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تو میری سواری کا اونٹ بہت ہی ضعیف اور کمزور تھا۔ اس سبب سے میں سارے لشکر سے پیچھے رہ جاتا تھا۔ رسول کریم نے مجھ سے فرمایا۔ اے جابر! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا اونٹ نہیں چلتا۔ رسول کریم نے فرمایا اس کو بٹھا دو۔ میں نے اونٹ کو بٹھایا۔ آپ نے فرمایا ایک لکڑی مجھ کو دیدو یا کسی درخت میں سے توڑ لاؤ۔ میں نے ایک لکڑی لا کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا تم اونٹ پر سوار ہو جاؤ میں سوار ہو گیا۔ اور پھر آپ نے وہ لکڑی تین چار دفعہ اُس اونٹ کو ماری۔ اب جو چلے تو

لُوطؑ آپؐ کے ہاتھ کے برابر چل رہا تھا۔ اور میں حضورؐ سے باتیں کرتا ہوا اداواہ ہوا۔ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا اے جابر یہ اوٹھ، ہمارے ہاتھ فروخت کر دے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپؐ کو چہہ کرتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں نہیں فروخت کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ ہی اس کی قیمت لگائیے۔ فرمایا میں نے اسے ایک درم کے عوض لے لیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو بہت تھوڑی قیمت ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اچھا دو قدم لے لو۔ میں نے عرض کیا یہ بھی کم ہے۔ یہاں تک کہ رسول کریمؐ بڑھاتے بڑھاتے ایک اوقیہ پر پہنچے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک اوقیہ پر آپؐ راضی ہیں۔ فرمایا ہاں میں راضی ہوں۔ میں نے عرض کیا بس تو یہ اوٹھ آپؐ کا ہو چکا۔ رسول کریمؐ نے فرمایا ہاں میں نے لے لیا۔ پھر آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اے جابر! تو نے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! فرمایا باکرہ عورت سے یا ثقیبہ سے۔ میں نے عرض کیا ثقیبہ سے۔ فرمایا باکرہ سے شادی کیوں نہ کی؟ وہ تم سے خوش ہوتی اور تم اس سے خوش ہوتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد اُحد کی جنگ میں شہید ہو گئے اور انہوں نے کئی لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ میں نے یہ خیال کیا کہ اسی عورت سے شادی کروں جو ان کی دیکھ بھال کر سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے اچھا کیا انشاء اللہ برکت ہوگی۔

اور اے جابر اگر ہم کسی ٹیلہ پر پہنچے تو اوٹھوں کے ذبح کے بدلے کا حکم دیں گے اور آج کا دن وہیں گزاریں گے۔ اے جابر تمہاری بیوی اپنے بچوں کو صاف کرے گی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس کئے کہاں ہیں۔ فرمایا عنقریب ہوں گے اور تم کو اس وقت بہت محبوب ملی سے عمل کرنا چاہیئے۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ہم ٹیلہ کے پاس پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور اوٹھ ذبح ہوئے اور دن بھر ہم سب وہیں رہے۔ پھر شام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تشریف لے گئے۔ ہم بھی اپنے گھر گئے۔ جابرؓ کہتے ہیں صبح کو وہ اوٹھ لے کر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

ہوا اور اونٹ کو مسجد کے دروازے پر باندھ کر خود مسجد کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور بیٹھ گیا۔ آنحضرتؐ مسجد کے باہر تشریف لائے اور دریافت کیا۔ یہ اونٹ کیسا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ اونٹ جابر لائے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جابر کہاں ہیں؟ میں بلا یا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے میرے بھائی کے بیٹے! اپنے اونٹ کو لے جاؤ۔ یہ تمہارا ہی ہے اور پھر بلالؓ کو حکم دیا کہ جابر کو لے جا کر ایک اوقیہ دے دو۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے مجھ کو ایک اوقیہ سے کچھ زیادہ دیا۔ جابر کہتے ہیں پس وہ مال میرے پاس روز بروز بڑھتا رہا۔ یہاں تک کہ قرہ کی جنگ جب ہوئی تو ضائع ہو گیا۔

عبادت کا ذوق و شوق | جابر کہتے ہیں جب ہم غزوۃ ذات الرقاع سے واپس ہوئے تو ایک شخص نے کسی مشرک کی عورت کو قتل کیا تھا اور اُس کا غناوند موجود تھا۔ جب اُس کو خبر ہوئی تو اُس نے قسم کھائی کہ جب تک میں اصحابِ محترمہ کا خون نہ بہاؤں گا واپس نہ ہوں گا۔

پھر یہ شخص رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کے پیچھے روانہ ہوا۔ نبی کریمؐ منزل پر پہنچ کر فروکش ہوئے اور فرمایا کون شخص ہے جو آج کی رات ہماری پاسبانی کرے گا؟ عمار بن یاسر اور عباد بن بشر نے کہا یا رسول اللہ! ہم حفاظت اور پاسبانی کریں گے۔ اُن میں ایک مہاجر اور ایک انصاری تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم میدان کے دہانے پر جا کر رات کو رہو۔

چنانچہ یہ دونوں اُس جگہ چلے گئے اور انصاری نے مہاجر سے کہا کہ تم اول شب جاگو گے یا آخر شب۔ مہاجر نے کہا میں آخر رات جاگوں گا۔ تم اول رات تک جاگ لو۔ پھر مہاجر ی سو رہے اور انصاری نے نماز پڑھنی شروع کی۔ ان کا بیان ہے کہ ایک شخص آیا اور اُس نے انصاری کو کھڑے ہوئے دیکھ کر سمجھا کہ یہ لشکر کا پاسبان ہے۔ تو انصاری کے ایک تیر مارا۔ انصاری نے تیر کو اپنے بدن سے نکال کر پھینک دیا اور نماز کو موقوف نہ کیا۔ اُس شخص نے ایک تیر اور مارا۔ انصاری نے جب بھی نماز موقوف نہ کی۔ اُس نے تیسرا تیر مارا۔ تب انصاری نے رکوع و سجدہ سے فارغ ہو کر سلام پھیرا اور اپنے ساتھی مہاجر کو جگایا۔

جب اُس شخص نے ان دونوں کو دیکھا تو وہ بھاگ گیا۔ اور مہاجرین نے انصاری کے بدن پر خون دیکھ کر کہا کہ تم نے مجھ کو پہلے سے کیوں نہ جگایا؟
انصاری نے کہا میں اس وقت ایسی سورت نماز میں پڑھ رہا تھا جس کا موقوف کرنا میں نے پسند نہ کیا۔

والہی پر مدینہ میں قیام | ابن اسحاق کہتے ہیں غزوہ ذات الرقاع کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں جمادی الاول کا باقی مہینہ اور جمادی الآخر اور ربیع کے آخر تک رہے۔
پھر مکہ ہجری میں شعبان کے اندر آپ نے ابوسفیان سے وعدے کے مطابق بدر کا ارادہ کیا۔



غزوہ بدر الاخرۃ اور دومتہ الجندل

ابوسفیان کا گریز | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کا لشکر لے کر بدر میں جا پہنچے اور مدینہ میں عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلول انھاری کو حاکم مقرر کیا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں بدر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ روز ابوسفیان کا انتظار کیا مگر ابوسفیان اہل مکہ کو لے کر جب مقام ظہران یا عسفان میں پہنچا تو اس کی رائے والیں مکہ چل جانے کی ہوئی اور اس نے قریش سے کہا کہ لے قریش تمہارے سفر کے لئے ایسا موسم ہونا چاہیئے جس میں تم اپنے جانوروں کو چرا بھی سکو اور دودھ بھی پشو اور یہ موسم خشکی کا ہے اس لئے میری یہ رائے ہے کہ تم واپس مکہ کو چلے جاؤ۔ چنانچہ تمام اہل مکہ واپس ہو گئے۔ اس لشکر کا نام اہل مکہ نے حبشہ بنوین رکھا تھا۔ کیونکہ انہوں نے اس سفر میں شکوہ بہت پٹے تھے۔

مخشی بن عمرو غمری | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر میں ٹھہرے ہوئے ابوسفیان کا انتظار فرما رہے تھے کہ مخشی بن عمرو غمری کا آپ کے پاس سے گزر ہوا۔ یہ وہ شخص ہے جس سے غزوہ ودان میں آنحضرتؐ نے بنی مموک بابت عہد لیا تھا۔ اس نے کہا اے محمد کیا تم اس چشمہ پر قریش سے جنگ کرنے آئے ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں اے غمری اگر تیرا جی چاہتا ہے تو ہم تیری مدد کو تجھے واپس کوکے تجھ سے جنگ کرنے کو مجبور ہیں۔ یہاں تک کہ جیسا کچھ خدا کو منظور ہو گا وہ ہمارے تہلے درمیان خیل کر دیا۔ مخشی نے کہا اے محمد! واللہ ہم کو تم سے جنگ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آپ ابوسفیان کا انتظار کر کے مدینہ میں واپس تشریف لے آئے۔

غزوہ دومتہ الجندل | ابن اسحاق کہتے ہیں۔ بدر سے واپس آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی مہینے تک مدینہ میں رہے اور ربیع الاول شعبہ میں آپ غزوہ دومتہ الجندل کی طرف متوجہ ہوئے اور مدینہ میں سابع بن عرفطہ غفاری کو آپ نے حاکم مقرر کیا۔ اور پھر بغیر کسی جنگ کے آپ مدینہ میں واپس چلے آئے اور باقی تمام سال مدینہ ہی میں رہے۔

باب

غزوہ خندق (۱)

یہود اور قریش کا گٹھ جوڑا | ابن اسحاق کہتے ہیں خندق کا غزوہ سوال سشہ میں درپیش ہوا اور اس کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ یہودیوں کا ایک گروہ جس میں سلام بن ابی الحقیق، النضر بن الحنفی، حمی بن اخطب، لہزی اور کنہ بن ربیع بن ابی الحقیق لہزی، ہوزہ بن قیس وائل اور ابوعمار وائل وغیرہ لوگ بنی نضیر میں سے اور بنی وائل میں سے تھے۔ یہ لوگ مکہ میں قریش کے پاس پہنچے اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ پر آمادہ کیا اور کہا ہم تمہارے ساتھ ہیں تم محمد سے جنگ کرو۔ ہم ان کی بیخ و بنیاد کھیل کر پھینک دیں گے۔ قریش نے ان سے کہا اے گروہ یہود تم قدیم اہل کتاب ہو اور تمہارے پاس علم ہے۔ تم یہ بتلاؤ کہ ہمارا مذہب درست اور صحیح ہے یا محمد کا؟ یہودیوں نے کہا تمہارا مذہب بہت سچا ہے اور تم بہ نسبت محمد کے حق پر ہو۔ اس بات کو سن کر قریش بہت غصہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان یہودیوں کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی :-

اِنَّ تَوَلَّوْا۟ الَّذِیْنَ اٰوَوْا۟ اَنْصِبٰۤیَ قَمٰتٍ اَلْکٰثِبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْحَبِیْتِ وَالطَّٰغُوْتِ (۱۶۴) سے

اس طرح اس کا مفصل بیان اوپر گزر چکا ہے۔

یہود اور غطفان | قریش محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔ یہ یہودی سے جنگ پر آمادہ کیا اور قریش کے تیار ہونے کی بھی خبر دی۔ غطفان کے لوگ بھی ان کے ساتھ ہو گئے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اس لشکر کے قریش کا سردار ابوسفیان بن حرب تھا۔ کفار کے سرکردہ افراد | اور غطفان میں بنی فزarah کا سردار عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر تھا اور بنی ثمرہ کا سردار حرث بن عوف بن ابی حارثہ مری تھا اور بنی المصیح کا سردار سحر بن اخیلہ بن نویرہ بن طلحہ بن سحر بن عبد اللہ بن ہلال بن غلاوہ بن المصیح بن ریش بن غطفان تھا۔

خندق کی کھدائی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سنی تب آپ نے مدینہ کے گرد خندق بنانے کا حکم دیا اور مسلمانوں کو رغبت دلانے کی خاطر سے آنحضرتؐ بھی خود اس کے کھودنے میں مصروف ہوئے۔ مسلمان نہایت مستعدی سے اس کام کو کرتے تھے اور منافقوں کا قاعدہ متاکر بول پاک کی غفلت میں اپنے گھوڑوں کو بغیر اجازت کے بھاگ جاتے تھے اور مسلمانوں کا یہ قلعہ تھا کہ جب کسی کو سخت ضرورت ہوتی جس کے بغیر اس کو چارہ نہ ہوتا تب وہ رسول اللہ سے اجازت لے کر اپنے کام کو جاتا۔

آیات قرآنی اللہ تعالیٰ نے ان مومنوں کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی :-

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا
مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوا الْإِذْنَ الَّذِي تَسْتَأْذِنُ لَهُ
أُولَئِكَ الَّذِينَ يُؤْتُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوا لَبَّيْكُمْ شَاءَ نِعْمُ
فَائِدَةٍ لَّعَنَ شَيْئٌ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمُ اللَّهُ عَفُورٌ رَحِيمٌ (۳۳: ۳۴)

ترجمہ: بے شک مومن وہی لوگ ہیں جو خدا و رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور جب رسول کے ساتھ کسی امر جامع پر ہوتے ہیں تو رسول کی بغیر اجازت کے کہیں نہیں جاتے۔ اے رسول جو لوگ تم سے اجازت لیتے ہیں وہی خدا و رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو جب تم سے اپنی کسی ضرورت کے لئے اجازت لیں تم ان میں سے جس کو چاہو اجازت دو اور خدا سے ان کے لئے مغفرت مانگو۔ بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

اور منافقوں کے بارے میں جو چپکے چپکے کھسک کر جایا کرتے تھے یہ آیت نازل ہوئی۔
وَتَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ
الَّذِينَ يَسْلُطُونَ مِنْكُمْ إِذَا أَفْلَحَ خَيْرَ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرٍ ۚ أَنْ
يُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚ أَلَا إِنَّ اللَّهَ مَا فِي السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُزْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيَلْبِسُهُمْ قِيَمًا عَمَلُوا
وَاللَّهُ بَصِيرٌ كَلِيمٌ ۝

ترجمہ: ۱۔ رسول کے بلائے کو ایسا نہ سمجھو جیسے تم میں سے ایک دوسرے کو بلاتا ہے۔ بے شک خدا ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو تم میں چپکے چپکے کھسک جاتے ہیں۔ پس جو لوگ رسول کے حکم سے مخالفت کرتے ہیں ان کو اس بات سے خوف کرنا چاہیے کہ ان کو فتنہ یا دردناک عذاب نہ پہنچے۔
خبردار بے شک خدا ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے بیشک جانتا ہے وہ اس

بات کو جس پر تم ہو اور جس روز وہ اُس کی حضور میں حاضر کئے جائیں گے۔ پس جو اعمال انہوں نے کئے ہیں۔ اُن سے اُن کو غبارِ کردے گا اور اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

معجزات نبوی | متعدد معجزے ظاہر ہوئے جن کے بیان کرنے اور سننے سے ایمان والوں کا ایمان اور حضور کی تصدیق زیادہ ہوتی ہے۔ مسلمانوں نے ان معجزات کو بچشمِ خود دیکھا ہے۔

سخت زمین کا نرم ہونا | زمین نکلی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا کہ یا رسول اللہ! اس میں کدال (پھاڑ) کا درگ نہیں ہوتا۔ اس کو کیونکر کودیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھوڑا پانی لاؤ۔ پانی حاضر کیا گیا۔ آپ نے اُس میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا اور پھر اُس پانی کو اُس سخت جگہ پر چھڑک دیا۔ وہ لوگ بیان کرتے ہیں جو اُس جگہ موجود تھے کہ قسم ہے اُس ذات پاک کی جس نے حق کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا کہ پانی کے ڈالتے ہی وہ زمین ایسی نرم ہو گئی جیسے ریت ہوتی ہے اور بہت جلد ہی اُس کو اٹھا کر پھینک دیا۔

کھجوروں میں برکت | لسان بن بشیر کی بہن کہتی ہیں میری ماں عمرہ بنت رواحہ نے میرے کپڑے میں تھوڑی سی کھجوریں دے کر کہا کہ بیٹی یہ اپنے باپ اور ماموں کو دے آؤ۔ اور کہنا کہ یہ تمہارا صبح کا کھانا ہے یہ لڑکی کہتی ہیں میں اُن کھجوروں کو لے کر چلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزری اور اپنے باپ اور ماموں کو یہی ٹھنڈہ لے ہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لڑکی یہ تیرے پاس کیا چیز ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کھجوریں میری ماں نے میرے باپ بشیر بن سعد اور میرے ماموں عبداللہ بن رواحہ کے لئے بھیجی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا محمد کو دے۔ میں نے وہ کھجوریں آپ کے دونوں ہاتھوں میں رکھ دیں۔ آنحضرتؐ نے اُن کھجوروں کو ایک کپڑے پر ڈال دیا اور پھر اُن کے اوپر ایک کپڑا ڈھک دیا اور ایک شخص سے فرمایا کہ لوگوں کو کھانے کے لئے بلاؤ۔ چنانچہ تمام خندق کے کھودنے والے جمع ہو گئے اور ان کھجوروں کو کھالے لگے۔ اور وہ کھجوریں زیادہ ہوتی گئیں یہاں تک کہ جب سب لوگ کھا چکے تو کھجوریں کپڑے کے کنارہ پر سے نیچے گر رہی تھیں۔

کھانے میں برکت | حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غنقد کے کھونے میں معروف تھے اور میرے پاس ایک چھوٹی سی بکری تھی۔ میں نے خیال کیا کہ اگر اس بکری کو بیچ کر کے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کروں تو بہتر ہے پھر میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ گھر میں جس قدر جو ہوں ان کو بیس لو۔ اور بکری کا گوشت پکا لو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کروں گا۔

جب شام ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع تمام لوگوں کے گھروں کی طرف واپس ہوئے۔ کیونکہ یہی قاعدہ تھا کہ دن بھر غنقد کھودتے تھے اور شام کو گھر چلے آتے تھے۔ میں نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک بکری بیچ کر کے پکائی ہے اور آپ کی دعوت کرتا ہوں۔ آپ میرے گھر تشریف لے چلیں۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں یہ چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنہا میرے ساتھ تشریف لے آئیں مگر آنحضرت نے میری یہ بات سننے ہی ایک شخص کو حکم دیا کہ ٹپکا کر آواز دے دو کہ سب لوگ جابر کے مکان پر چلے آئیں کیونکہ جابر نے دعوت کی ہے۔

جابر کہتے ہیں میں نے اس بات کو سن کر کہا اِنَّا اِیْدُ سَاجِدُونَ اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مع لوگوں کے میرے گھر تشریف لائے۔ ہم نے کھانا نکال کر آپ کے سامنے رکھا۔ آنحضرت نے نوش فرمایا۔ اور پھر آپ کے بعد سب لوگوں نے کھانا نوش کیا۔ کھاتے جاتے تھے اور چلتے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ تمام اہل غنقد کھا کر فارغ ہو گئے۔

متعجزانہ پیش گوئیاں | سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں غنقد کے کھونے میں اس کے اٹھانے کی کوشش کی۔ مگر اس کو جنبش تک نہ ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اس شدت کو دیکھ کر کڈال میرے ہاتھ سے لے لی اور اس پتھر پر منب لگائی۔ میں نے دیکھا کہ اس کڈال میں سے ایک چمک نکلی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ کڈال ماری جب بھی وہ چمک پیدا ہوئی۔ پھر تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا۔

میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان ہوں۔ یہ چکنے والی

چیز کیا تھی ؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے بھی دیکھی ہے ؟ میں نے عرض کیا۔ ہاں ! فرمایا پہلی مرتبہ جو چمک ظاہر ہوئی اللہ تعالیٰ نے مین کو مجھ پر فتح کیا اور دوسری بار ملک شام اور مغرب کو فتح کیا اور تیسری بار مشرق کو فتح کیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں جب یہ ممالک حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح ہوئے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مجاہدین سے کہا کرتے تھے کہ جہاں تک تمہارا جی چاہے ملکوں کو فتح کرو۔ قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں ابوہریرہ کی جان ہے قیامت تک جس قدر ملک تم فتح کرو گے اُن سب کی کنجیاں پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عنایت فرما دی ہیں۔



غزوہ خندق (۲)

کفالہ کی آمد | ابن اسحاق کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق کے تیار کرنے سے فارغ ہوئے تو قریش بھی دس ہزار لشکر لے کر مقام مجتمع الایال میں ان پہنچے۔ یہ مقام زمین دومہ میں جرت اور کفالہ کے درمیان واقع ہے اور قریش کے اس لشکر میں بنی کنانہ اور اہل تہامہ وغیرہ مختلف قبائل کے لوگ تھے۔

اور قبیلہ غطفان بھی اہل نجد کو اپنے ساتھ لے کر آمد کی ایک جانب مقام ذنوب نعیمی میں آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تین ہزار مسلمانوں کا لشکر تھا۔ آپ ان کو لے کر خندق کے اس طرف صفت آباد ہوئے اور خندق دونوں لشکروں کے درمیان میں تھی۔

ابن ہشام کہتے ہیں مدینہ میں اس موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن ابی عمیر کو حاکم مقرر کیا تھا۔

حیی بن اخطب اور کعب بن اسد | ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ بال بچے اور عورتیں گھائیوں اور ٹیلیوں پر پہنچا دی جائیں۔ راوی کہتا ہے دشمن خدا حیی بن اخطب بنی قریظہ کے سردار کعب بن اسد قرظی کے پاس پہنچا۔ اور کعب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد اور صلح کر لی تھی۔ حیی بن اخطب اس کے پاس آیا تو اس نے اپنے قلمہ کا دروازہ بند کر لیا اور اسے اپنے پاس نہ آنے دیا۔ حیی بن اخطب نے شور مچایا کہ اے کعب مجھ کو تجھ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے تو دروازہ کھول دے۔ کعب نے کہا۔ تو ایک منحوس شخص ہے مجھ کو میں اپنے مکان میں بلا تا نہیں چاہتا۔ اور اس کے علاوہ میرا محمد سے عہد ہو چکا ہے اور میں نے محمد کو با وفا اور عہد کا پتہ پایا ہے، میں نہیں چاہتا کہ ان کے عہد کو شکستہ کروں۔ حیی بن اخطب نے کہا تیرا بڑا ہوا ذرا دروازہ تو کھول۔ کعب نے کہا ہرگز نہیں کھولوں گا۔ غرضیکہ جب حیی بن اخطب نے بہت اصرار کیا تب کعب نے دروازہ کھول کر اس کو

بگلیا۔ اُس نے کہا اے کعب میں تیرے پاس دنیا بھر کی عزت اور خوبی کو لے کر آیا ہوں۔ تمام قریش
 مع اپنے مرداروں اور رئیسوں کے میرے ساتھ ہیں۔ اور تمام غطفان کے قبائل میری امداد کو
 آئے ہیں۔ چنانچہ یہ سب اُحد کے پاس ذنبِ نعتی میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور مجھ سے عہد اور اقرار کر لیا ہے
 کہ ہم محمدؐ کا استیصال کئے بغیر واپس نہ ہوں گے۔ کعب نے جواب دیا کہ اے حتی بنِ اخطب تو دنیا
 بھر کی ذلت و خواری لے کر میرے پاس آیا ہے۔ اے حتی بنِ اخطب تیرا برا ہو مجھے میری
 حالت پر تھوڑو۔ کیونکہ میں نے محمدؐ کو نہایت با وفا اور عہد کا پورا اور سچا پایا ہے۔

کعب بن اسد کی عہد شکنی | الفرغ بنِ اخطب کعب کو بہکاتا رہا یہاں تک کہ اس
 بات پر اُس کو راضی کر لیا کہ اگر ہم یعنی قریش اور غطفان
 کے لوگ محمدؐ سے مغلوب ہو کر مجاہدے تو تمہارے قلعہ میں آکر پناہ گزین ہو جائیں۔ کعب نے اس بات کو
 منظور کر کے حتی بنِ اخطب سے اس بات پر عہد کر لیا اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے عہد کو توڑ ڈالا۔

عہد شکنی کی تفتیش | جب یہ خبر مسلمانوں کو پہنچی کہ کعب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد
 شکستہ کر کے حتی بنِ اخطب سے نیا عہد باندھا ہے تب آنحضرتؐ نے
 سعد بنِ لہان کو جو اس کے مردار تھے اور سعد بنِ عبادہ کو جو بنی ساعدہ بنِ کعب بنِ خزرج میں
 سے خزرج کے مردار تھے اور عبداللہ بنِ رواحہ اور نضالت بنِ جبیر کو کعب کے پاس بنی قریظہ میں
 بھیجا تاکہ یہ لوگ اس خبر کی تصدیق کریں اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا۔ کہ
 اگر یہ خبر سچ ہو تب تم اس کو اشارہ سے مجھ سے بیان کرنا اور اگر جھوٹ ہو تب اس کا
 اعلان کر دینا۔ جب یہ لوگ کعب کے پاس پہنچے اور اُس کی حالت اُس سے بھی بدتر پائی جو سنی تھی
 اور دیکھا کہ واقعی اس نے رسول کریمؐ کا عہد توڑ دیا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ تو نے رسولِ خدا
 کا عہد کس سبب سے توڑا؟ کعب نے کہا میں نہیں جانتا رسول اللہ کون ہے؟ اور محمدؐ سے
 میرا کوئی عہد و پیمان نہیں تھا۔

اور سعد بنِ عبادہ سے بنی قریظہ بدکلامی کرنے لگے۔ سعد نے کہا تم سے بدکلامی کرنے
 کی ہم کو کچھ ضرورت نہیں ہے۔ پھر سعد اور ان کے ساتھیوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت میں حاضر ہو کر اس واقعہ کو عرض کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے مسلمانو! اللہ بہت
 بڑا ہے تم خوش ہو جاؤ۔

کڑی آزمائش اور منافقین | اس وقت مسلمان نہایت نازک حالت میں تھے چاروں

طرف سے مشرکوں اور کافروں نے ان کو گھیر رکھا تھا اور منافقین اپنا نفاق طرح طرح سے ظاہر کر رہے تھے۔ چنانچہ معتب بن قشیر نے جو بنی عمرو بن عوف سے تھا کہا کہ محمد ہم سے کہتے ہیں کہ تم قیصر اور کسریٰ کے غزائے اپنے تصرف میں لاؤ گے اور اب ہمارے یہ حالت ہے کہ کوئی ہم میں سے اطمینان کے ساتھ بیت الخلاء میں بھی نہیں جاسکتا۔

بعض اہل علم کا بیان ہے کہ معتب منافقین سے نہیں تھا۔ کیونکہ یہ بدر کی جنگ میں شریک ہوا تھا اور اس بن قیس نے حضور سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم کو گھر جانے کی اجازت دیجئے کیونکہ ہمارے گھر خالی ہیں اور شہر مدینہ سے باہر ہیں۔ غرضیکہ منافقین اسی قسم کی باتیں کرتے تھے۔ کوئی کچھ کہتا تھا اور کوئی کچھ کہتا تھا۔

داوی کہتا ہے مسلمان اور مشرکین اسی طرح بیس دانتوں سے کچھ زائد پڑے رہے سوا قیرانڈی کے اور جنگ نہیں ہوئی۔

سعد بن معاذ کا جذبہ ایمانی | مسلمان اس حالت میں بہت تنگ ہوئے۔ کیونکہ مشرکوں نے چاروں طرف سے محاصرہ کر رکھا تھا۔ آخر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے عبید بن جحش بن حذافہ بن بدر اور حوٹ بن عوف بن ابی حارثہ کی طرف کہ یہ دونوں قبیلہ غطفان کے مردار تھے پیغام بھیجا کہ تم یہاں سے چلے جاؤ اور ایک تہائی مدینہ کی پیادہ لے لو۔ یہ دونوں اس بات پر راضی ہو گئے اور ایک عہد نامہ لکھا گیا مگر دستخطوں اور گواہیوں سے ابھی مکمل نہ ہوا تھا۔ جب حضورؐ نے اس کو مکمل کرنا چاہا تو سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ سے اس کے متعلق مشورہ کیا۔

ان دونوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا اس بات کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم کیا ہے یا آپ اپنی رائے سے اس کو کرنا چاہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے تو مجھ کو حکم نہیں فرمایا ہے۔ مگر میں خود تم لوگوں کی تنگی اور شدت کو دیکھ کر یہ بات کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ تمام عرب تمہارے دشمن ہو گئے ہیں اور اس حکمت سے تمہارے دشمنوں کی تعداد کم ہو جائیگی۔ سعد بن معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پہلے ہم اور یہ لوگ ایک حالت پر تھے یعنی سب مشرک تھے جن کو پوجتے تھے اور خدا کو نہ پہچانتے تھے۔ اور اس وقت یہ لوگ ہمارے ایک کجور بھی سوائے مہمانی یا

غریب کے دکھا سکتے تھے اب خدا نے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ہدایت کی اور ہم نے اسلام قبول کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے ہم کو عزت دی ہے اب ہم ان سے دُشمنی کرکس طرح اپنا مال ان کو دیدیں۔ واللہ! ہم کو اس بات کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ ہم ہجرتِ تبار کے اور کچھ ان کو نہ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے گا ہمارے اور اُن کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تم کو اختیار ہے۔ پھر سعد نے اُس کا خذ کو لے کر شہاد دیا اور کہا جو کچھ اُن سے ہو سکے وہ کر لیں۔

چند مشرکین | اسی طرح جب بہت روز گزر گئے کہ مشرکین چاروں طرف سے مسلمانوں کا محاصرہ رکھتے ہوئے تھے اور ہجرتِ اندازی کے جنگ نہ ہوتی تھی تو قریش میں سے چند سوار جنگ کے لئے تیار ہوئے۔ ان سواروں میں قریش کے مشہور لوگ یہ تھے:-

۱۔ عمرو بن عبدود ابن ابی قیس بن عامر بن لوئی میں سے۔ اور

۲۔ حکم بن ابی جہل اور

۳۔ ہبیرہ بن ابی وہب اور

۴۔ عمرو بن خطاب شاعر وغیرہ۔

یہ لوگ تیار ہو کر بنی کلاب کے پاس آئے اور کہنے لگے اے بنی کلاب نہ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ آج تم کو معلوم ہو گا کہ کون شہ سوار اور مرد میدان ہے۔ اور پھر یہ قریش کے سوار مسلمانوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ جب خندق پر پہنچے تو اُس کو دیکھ کر حیران ہوئے اور ایک نے دوسرے سے کہا یہ ہم نے نئی تدبیر دیکھی ہے ایسا طریقہ عرب میں کوئی نہیں جانتا۔

سلمانِ فارسی کا اعزاز | ابن ہشام کہتے ہیں خندق کی ترکیب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی تھی۔ خندق کے کھودنے میں انصاف کہتے تھے کہ سلمان ہم میں سے ہیں اور مہاجرین کہتے تھے ہم میں سے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ قطعہ سنا فرمایا سلمان ہمارے اہل بیت میں سے ہے۔

قریش کے یہ سوار خندق کے کنارے کھارے پھرتے ہوئے ایک جگہ آئے جہاں خندق تنگ یعنی زیادہ چوڑی نہ تھی اور اُس جگہ خندق سے انہوں نے پار ہونا چاہا۔ حضرت علیؓ بن ابی طالب چند مسلمانوں کو ساتھ لے کر ان قریشیوں کے مقابلے کو نکلے۔ قریشیوں میں سے ایک شخص عمرو بن عبدود نامی تھا بدر کی جنگ میں یہ شخص بہت زخمی ہو گیا تھا اور اُحد میں مشرکوں کے ساتھ نہ آیا تھا پھر اس

موقع پر آیا اور مسلمانوں سے کہا کہ میرے مقابل کون آتا ہے؟ حضرت علیؓ اس کے مقابل گئے اور اس سے کہا اے عمرو کیا تو نے خدا سے عہد نہیں کیا تھا کہ جو شخص قریش میں سے تجھ کو دو نصلتوں میں سے اچھی نصلت کی طرف بلائے گا تو اس نصلت کو قبول کرے گا۔ عمرو نے کہا۔ ہاں میں نے عہد کیا تھا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا بس میں تجھ کو خدا اور رسول اور اسلام کی طرف بلاتا ہوں۔

عمرو نے کہا۔ تجھ کو اس کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر میرے مقابل آئیں تجھ کو جنگ کی طرف بلاتا ہوں۔ عمرو نے کہا کیوں اے میرے بھتیجے میں تجھ کو قتل کرنا نہیں چاہتا۔

حضرت علیؓ نے فرمایا واللہ ا میں تجھ کو قتل کرنا چاہتا ہوں۔ اس جواب سے عمرو بہت خفا ہوا اور اپنے گھوڑے سے اتر کر پہلے گھوڑے کی کوئیچیں کاٹ کر ہلاک کیا۔ پھر حضرت علیؓ پر تلوار مارنے لگا۔ حضرت علیؓ بن ابی طالب نے اس کا وار رد کر کے ایسا ہاتھ مارا کہ صاف دو ٹکڑے کر دیا اور باقی قریشیوں کو بھی خندق سے باہر نکال کر جگادیا۔ حکمران بن ابی جہل ایسا بدحواس ہو کر بھاگا کہ اپنا نیزہ بھی پھینک گیا۔

خندق کی جنگ میں مسلمانوں کی نشانی میں کو شعلہ کہتے ہیں یہ
مسلمانوں کا شعار | معنی کہ ہر ایک مسلمان حَتَّہ لَا یُفْقَرُ وِقَاہُ کَتَا تَحَاکَاہُ
 اور بیگانہ معلوم ہو جائے۔



غزوہ خندق (۳)

حضرت سعد بن معاذ | غزوہ خندق میں حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بنی عارضہ کے قلعہ میں تشریف لے گئی تھیں جو تمام مدینہ کے قلعوں میں سب سے زیادہ مضبوط اور مستحکم تھا اور سعد بن معاذ کی والدہ بھی آپ کے ساتھ اسی قلعہ میں تھیں۔ اس وقت تک عورتوں کے لئے پردے کا حکم نہ ہوا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہمارے قلعہ کے نیچے سے سعد بن معاذ گزرے اور میں نے اُن کی زہ کو دیکھا کہ بہت بوسیدہ اور پٹی ہوئی تھی اور اُس میں سے سعد کی کلاٹیاں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ عائشہ فرماتی ہیں میں نے سعد کی ماں سے کہا کہ اگر سعد کی زہ درست ہوتی تو بہتر تھا۔ اور میں نے یہ اس خیال سے کہا کہ کہیں سعد کے تیرہ لگ جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ سعد کی اکھل رگ میں ایک تیرہ لگا۔ یہ تیرہ بنی عامر کے ایک شخص جان بن قیس بن عرقہ نے مارا تھا اور مارتے وقت کہا تھا کہ میرا یہ تیرہ قوش کر اور میں ابن عرقہ ہوں۔ سعد نے کہا۔ خدا تیرے چہرے کو جہنم میں عرق آلود کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے خدا! اگر ابھی قریش کی جنگ باقی ہے تو مجھ کو زندہ رکھنا۔ کیونکہ مجھ کو قریش سے زیادہ کسی سے جنگ کرنے کی خواہش نہیں ہے۔ کیونکہ انہوں نے تیرے رسول کو تکلیفیں پہنچائی ہیں اور اُن کو اُن کے گھر سے نکالا ہے اور اگر تو نے قریش کی جنگ کا خاتمہ کر دیا ہے تو مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھ کہ میں اپنی آنکھ سے بنی قرینہ کی ہلاکی دیکھ لوں۔

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ سعد بن معاذ کو بنی مخزوم کے حلیف ابوسامہ حبشی نے تیرہ مارا تھا اور بعض کہتے ہیں خنساء بن حاتم نے تیرہ مارا تھا۔

حضرت صفیہ کی شجاعت | اس جنگ میں رسول اکرم کی پھوپھی حسان بن ثابت کے قلعہ میں

تشریف رکھتی تھیں۔ اور حسان بن ثابت بھی اسی قلعہ میں عورتوں اور بچوں کی حفاظت کے لئے موجود تھے۔ حضرت صفیہ فرماتی ہیں۔ میں نے ایک یہودی کو دیکھا کہ ہمارے قلعہ کے گرد پھر رہا ہے اور میں جانتی تھی کہ بنی قریظہ نے رسول اللہ کے عہد کو توڑ دیا ہے۔ اور ہمارے دشمن ہو گئے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مع مسلمانوں کے دشمنوں کے مقابل ہیں اگر ادھر سے کوئی دشمن آگیا تو سخت مشکل ہوگی۔ اس خیال سے میں نے حسان سے کہا کہ یہ یہودی ہمارے قلعہ کے گرد پھر کر ضرور موقع مل دیکھ رہا ہے۔ یہ یہودیوں کا مخبر معلوم ہوتا ہے۔ تم اس کو جا کر قتل کر دو۔ حسان نے کہا اے صفیہ تم جانتی ہو۔ کہ میں تو اس کام کا آدمی نہیں ہوں۔ صفیہ کہتی ہیں جب حسان کا میں نے یہ جواب سنا اور سمجھا کہ ان میں ہمت میں ہے تو میں خود ایک لٹھ لے کر قلعہ سے باہر نکل اور اس یہودی کو میں نے لٹھ مار مار کر قتل کر دیا۔ پھر حسان سے آکر کہا کہ اے حسان میں اس کو قتل کر آئی ہوں تم جا کر اس کے کپڑے اور ہتھیار لے آؤ۔ میں چونکہ عورت ہوں اس سبب سے میں نے اس کے کپڑے نہیں اتارے۔ حسان نے کہا اے صفیہ مجھ کو اس کے کپڑوں کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔

نعمیم کا کارنامہ | ابن اسحاق کہتے ہیں جب مسلمان اس شدت اور تنگی میں تھے کہ چاروں طرف سے دشمنوں نے ان کو گھیر رکھا تھا۔ نعمیم بن مسعود بن عامر بن انیس بن ثعلبہ بن قنفذ بن ہلال بن خلاوہ بن اشجع بن ریث بن غطفان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور میری قوم کو میرے مسلمان ہونے کی خبر نہیں ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اکیلے آدمی ہو تم سے جو کچھ مسلمانوں کی غیر خواہی ہو سکے کرو اور چونکہ لڑائی مکر ہے لہذا اسی ترکیب کو جس سے دشمنوں میں پھوٹ پڑ جائے۔

نعمیم نے عرض کیا بہت بہتر ہے۔ پھر نعمیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بنی قریظہ کے پاس آئے اور پہلے یہ ان کے بڑے دوست تھے۔ انہوں نے بنی قریظہ سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میں تمہارا کیسا دوست ہوں۔ بنی قریظہ نے کہا بے شک تم ہمارے بڑے سچے دوست ہو۔ نعمیم نے کہا قریش اور غطفان کے کہنے سے جو تم نے محمد سے عہد شکنی کی ہے، یہ اچھا نہیں کیا۔ قریش اور غطفان اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں گے۔ پھر محمد تم پر حملہ کریں گے اس وقت تم کیا کرو گے؟ اور تم میں

محمدؐ کے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ تم قریش اور غطفان سے چند آدمی بطور
لہجہ کے اپنے پاس مقید رکھو تاکہ اگر محمدؐ تم پر حملہ کریں تو قریش اور غطفان تمہاری مدد کو آجائیں۔ بنی قریظہ
نے کہا اسے نعیم ا واقعی یہ بہت اچھی رائے تم نے بتلائی ہے ہم ایسا ہی کریں گے اور بغیر اس کے
ہرگز قریش کا ساتھ نہ دیں گے۔

نعیم قریظہ کو یہ سبق پڑھا کہ قریش کے پاس آئے اور کہا تم لوگ مجھ کو کیا خیال کرتے ہو؟
قریش نے کہا ہم تم کو نہایت سچا اور نیک سمجھتے ہیں۔ نعیم نے کہا میں تم سے ایک راز کی بات کہنے
آیا ہوں کیونکہ مجھ کو تم لوگوں سے محبت ہے۔ اس سبب سے تم پر ظاہر کرتا ہوں کہ قریظہ محمدؐ سے
حمد توڑ کر بہت نادم ہوئے ہیں اور محمدؐ سے انہوں نے کہا کہ بھیجا ہے کہ ہم لوگ آتے سے بہت
شرمندہ ہیں اور اس عذر شکنی کے بدلہ ہم چاہتے ہیں کہ قریش اور غطفان کے چند مرد اوروں کو گرفتار کر کے
آپ کی خدمت میں لائیں۔ آپ ان کی گردنیں مادیں اور محمدؐ نے اس بات کو منظور کر لیا ہے۔
پس اب قریظہ نے یہ مشورہ کیا ہے کہ تم سے چند آدمی بطور لہجہ کے مانگیں اور پھر ان کو محمدؐ کے
پاس بھیج دیں اور محمدؐ ان کو قتل کر دیں۔ لہذا میں تم سے کہتا ہوں کہ تم ہرگز اپنا ایک آدمی بھی قریظہ
کو نہ دینا ورنہ تم پھٹاؤ گے۔

پھر نعیم قریظہ کے پاس سے ہو کر غطفان کے پاس آئے اور کہنے لگے اے غطفان تم میری قوم
اور قبیلہ ہو۔ اور سب سے زیادہ مجھ کو پیار سے ہو۔ مجھ کو یقین ہے کہ تم مجھ کو جو بٹانا چاہو گے۔
غطفان نے کہا بے شک تم سچ کہتے ہو۔ ہم تم کو سچا ہی جانتے ہیں۔ نعیم نے کہا میں تم سے
ایک راز کہتا ہوں۔ اگر تم کسی سے ظاہر نہ کرو۔ اور پھر جو کچھ قریش سے کہا تھا وہ غطفان
سے بھی کہا۔

مشرکین میں پھوٹ | راوی کہتا ہے ہفتہ کی رات میں ابو سفیان بن حرب اور غطفان
کے مرد اوروں نے بنی قریظہ کے پاس حکمران ابی جہل کو چند آدمیوں
کے ساتھ بھیجا اور یہ کہا کہ کل محمدؐ پر حملہ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ کیونکہ ہم یہاں پڑے پڑے سخت
پریشان ہو گئے ہیں۔ بنی قریظہ نے ان کو یہ جواب دیا کہ کل ہفتہ کا روز ہے ہم اس میں نہیں لڑ
سکتے۔ اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ جب تک تم اپنے چند آدمی ہمارے پاس لہجہ نہ رکھو گے ہم
تمہارے ساتھ ہو کر ہرگز محمدؐ سے جنگ نہ کریں گے۔ کیونکہ ہم کو یہ خوف ہے کہ جب تم میان سے
چلے جاؤ گے تو محمدؐ ہم کو زندہ نہ چھوڑے گا اس لئے کہ ہم ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے۔ اگر

تمہارے آدمی ہمارے پاس ہوں گے تو ہم کو یقین ہو گا کہ ضرورتاً ہماری مدد کو آجائے گے۔

بنی قریظہ کے اس جواب سے قریش اور غطفان کو یقین ہو گیا کہ واقعی نعیم بن مسعود سچ کہتا تھا۔ انہوں نے کہا واللہ ہم ہرگز ان کو اپنے آدمی نہ دیں گے اور بنی قریظہ سے کہا کہ ہم تمہارے اس جیل حوالہ کو نہیں منستے۔ اگر تم کو ہمارا ساتھ دینا ہے تو ہمارے ساتھ نکل کر جنگ کرو۔ بنی قریظہ نے کہا جب تک تم اپنے آدمی ہمارے پاس رہیں نہ رکھو گے ہم ہرگز محمد سے جنگ نہ کریں گے۔ قریش نے اپنے آدمیوں کے دینے سے صاف انکار کر دیا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان میں آپس میں پھوٹ ڈال دی۔

سخت آندھی راوی کہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ان مشرکین پر یہ قہر نازل ہوا کہ اُس مروی کے موسم میں ایسی سخت آندھی چلی کہ تمام ہنڈیاں اور برتن مشرکوں کے الٹ گئے۔ اور ان کا کھانے پینے کا سارا سامان خراب ہو گیا اور ہمارے مروی کے پریشان ہو گئے۔

مشرکین کی حالت راوی کہتا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین کی اس خرابی کی خبر پہنچی۔ آپ نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو ان کی خبر لانے کے لئے روانہ کیا تا کہ دیکھ آئیں کہ کد کد کوان کی کیا حالت گزری۔

لکھنا سہاق کہتے ہیں اہل کوفہ میں سے ایک شخص نے حذیفہ بن یمان سے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ اور ان کی صحبت میں رہے ہیں؟ حذیفہ نے کہا ہاں۔ اُس شخص نے کہا۔ آپ کس طرح کام کرتے تھے؟ حذیفہ نے کہا ہم بڑی محنت کرتے تھے۔ اُس شخص نے کہا اے حذیفہ اگر تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتے تو آنحضرتؐ کو کبھی زمین پر نہ چلنے دیتے اپنی گردنوں پر سوار رکھتے۔

حذیفہ نے کہا اے میرے بھائی کے فرزند میں خندق کی جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے نماز کے بعد صحابہ سے فرمایا کہ ایسا کون شخص ہے کہ جو ہم کو مشرکین کی خبر لادے اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اُس شخص کو جنت میں میرا رفیق کرے۔

حذیفہ کہتے ہیں خوف اور جھوک اور مروی کی شدت سے کوئی شخص کھڑا نہ ہوا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو طلب کیا۔ میں کھڑا ہوا۔ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اے حذیفہ تم جا کر دیکھو کہ مشرک کیا کر رہے ہیں؟ اور کسی سے کچھ نہ کہنا سیدھے ہمارے پاس چلے آنا۔ حذیفہ کہتے ہیں۔ میں جب مشرکوں میں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ آندھی نے سب کو پریشان کر رکھا ہے

مذہب کی جلتی ہے نہ خیر کھڑا ہوتا ہے۔

پھر اسی وقت ابوسفیان کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے قریش و انشد! تم ایسی جگہ آٹھ رہے ہو کہ
جہاں جوتیاں تک ٹوٹ گئیں۔ بنو قریظہ نے ہم سے عہد خلافت کی اور ایسی باتیں کہیں جو ہم کو بہت ناگوار
گزدیں اور ہوانے ہم کو ایسا پریشان کیا ہے کہ ہم کو کسی طرح کا اطمینان نہیں ہے نہ آگ جلتی ہے نہ
خیر قائم رہتا ہے۔ پس میں تو یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اب تم مکہ کو واپس چلے چلو۔ پھر ابوسفیان اپنے
آؤٹ کے پاس آیا۔ اُس کے رتی بندھی ہوئی تھی۔ ابوسفیان بدحواسی میں آؤٹ پر سوار ہو کر اُس کو
مارنے لگا۔ تب ایک اور شخص نے اُس کا بند کھول دیا اور ابوسفیان روانہ ہوا۔ حلیفہ رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو منع نہ فرماتے تو ضرور میں ابوسفیان کو ایک
تیرا کو قتل کر دیتا۔

حذیفہؓ کہتے ہیں پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اُس وقت
کھڑے ہوئے ایک چادر اوڑھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا
اپنے پیروں میں مجھ کو داخل کر لیا اور چادر مجھ پر ڈال دی۔ پھر رکوع اور سجدہ کر کے سلام پھیرا۔
میں نے سارا وقتہ عرفی کیا۔
قریش کے واپس جانے کی خبر سنتے ہی غطفان بھی واپس اپنے ملک کو چلے گئے۔



غزوہ بنی قریظہ

یہود سے جنگ کا حکم | ابن اسحاق کہتے ہیں شہداء ہجری میں جبکہ مسلمان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے واپس ہو کر مدینہ میں داخل ہوئے اور مسلمانوں نے اپنے ہتھیار اُتار کر رکھے۔ ظہر کے وقت جبرائیل استبرق کا سفید عمامہ سر پہ باندھے ٹھہر پڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے ہتھیار رکھ دیئے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ جبرائیل نے کہا۔ فرشتوں نے تو ابھی ہتھیار نہیں رکھے اور نہ ابھی تک وہ قریش کے تعاقب سے واپس ہوئے ہیں۔ اور آپ کو خدا نے حکم فرمایا ہے کہ ابھی بنی قریظہ کی مہم پر تشریف لے جائیے اور میں بھی اسی کی طرف جا رہا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں میں آواز دو کہ شخص سنئے اور اطاعت کرنے والا ہے وہ عصر کی نماز بنی قریظہ میں پڑھے اور مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو حاکم مقرر کیا۔

ہراول دستہ | پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب کو لشکر کا نشان دیا کہ اس کے آگے روانہ کیا اور بہت سے مسلمان بھی اُن کے ساتھ ہو لئے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ بنی قریظہ کے قلعوں کے پاس پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اُن کے گت خانہ کلمات سن کر آپ کی خدمت میں واپس آئے اور راستہ میں آپ سے طاقت کی اور عرض کیا اگر آپ بذاتِ خاص ان غیبتوں کی طرف تشریف دلائیں تو کچھ حرج نہیں ہے۔ رسول مقبول نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ تم نے اُن کو مجھے بُرا بھلا کہتے سنا ہے۔ علیؑ نے عرض کیا جی ہاں فرمایا اگر وہ مجھے دیکھ لیں گے تب پھر کچھ نہ کہیں گے۔ پھر جب آپ اُن کے قلعوں کے پاس پہنچے فرمایا اے بندوں کے بھائیو!

تہ نے دیکھا کہ خدا نے تم کو کس طرح ذلیل کیا اور کیسا عذاب تم پر نازل کیا۔ بنی قریظہ نے کہا۔ آپ تو ناواقف نہیں۔

جبرائیل علیہ السلام | بنی قریظہ کے پاس پہنچے سے پہلے رسول اللہ علیہ وسلم کا مع صحابہ کے چند لوگوں کے پاس سے گزر ہوا۔ آپ نے ان سے دریافت کیا کہ یہاں سے کوئی شخص گزرا ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وحیہ بن خلیفہ کلبی سفید خنجر پر سوار جس کا زین پوش دیباچ کا تھا یہاں سے گزرے ہیں۔ حضور نے فرمایا وہ جبرائیل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس لئے بھیجا تاکہ بنی قریظہ کے قلعوں کی بنیادیں منزلزل کر دیں اور ان کے دلوں پر خوف اور رعب غالب کریں۔

نماز کی ادائیگی | الغرض جب رسول اللہ بنی قریظہ کے پاس پہنچے۔ ان کے ایک کنوئیں پر جس کو پیرانا کہتے ہیں آپ نے قیام کیا اور مسلمان آپ کی خدمت میں آکر جمع ہوئے شروع ہوئے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ عشاء کے بعد تک آئے اور عمر کی نماز ان لوگوں نے نہ پڑھی تھی۔ کیونکہ آپ نے حکم دیا تھا کہ سب بنی قریظہ میں پہنچ کر عصر پڑھیں۔ پس یہ لوگ سلمان جنگ کی تیاری کو لئے میں معروف ہو گئے اور آنحضرت کے پاس آئے شروع ہوئے اور یہیں آپ کے پاس عشاء کی نماز کے بعد ان لوگوں نے عمر کی نماز پڑھی۔ آپ نے ان لوگوں کو کچھ نہ کہا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان کی برائی بیان کی۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ سخت تلخی میں گرفتار ہوئے اور خداوند تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔

داوی کتاب قریش اور غطفان کے جانے کے بعد جدی بن اخطب بنی نضیر کا مردار بنی قریظہ میں کعب بن اسد کے پاس عہد کے مطابق آگیا تھا جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

بنی قریظہ کا محاصرہ | جب بنی قریظہ کو یقین ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر ان کو مطیع کئے واپس نہ ہوں گے۔ تب کعب بن اسد نے اپنی قوم سے

مخاطب ہو کر کہا کہ اے یہودیو! جس حالت اور مصیبت میں تم مبتلا ہو اُس کو تم خود دیکھ رہے ہو۔ اب میں تم سے تین باتیں کہتا ہوں ان میں سے جو بات تم کو پسند ہو اُس کو قبول کرو۔ یہودیوں نے کہا وہ کیا باتیں ہیں ان کو بیان کرو۔ کعب بن اسد نے کہا پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم ان شخص کا اتباع کریں اور ان کی تصدیق بجا لائیں۔ کیونکہ اللہ یہ بات تم پر ظاہر ہو گئی ہے کہ یہ سچے نبی ہیں اور

وہی رسول ہیں جن کو تم اپنی کتابوں میں لکھا ہوا پاتے ہو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اپنی جان و مال اور اولاد اور عورتوں کو محفوظ رکھو گے۔ یہودیوں نے جواب دیا کہ ہم تو نسل کے مذہب کو چھوڑنا نہیں چاہتے اور نہ دوسرا مذہب اختیار کرتے ہیں۔

کعب نے کہا جب تم اس بات کو قبول نہیں کرتے تو اپنی تلواریں کھینچ کر محمد اور ان کے اصحاب پر جا پڑو اور پہلے اپنے بچوں اور عورتوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کرو۔ پھر خود لو کہ قتل ہو جاؤ۔ یا جیسا خدا فیصلہ کرے۔ اگر تم محمد پر غالب ہوئے تو پھر تمہارے بچے اور بہت سی عورتیں اور اولاد مہیا ہو جائے گی۔ اور اگر تم قتل ہوئے تب تمہیں اپنے اہل و عیال کی طرف سے کچھ کٹکا نہ رہے گا۔ یہودیوں نے کہا ہم اپنی اولاد اور عورتوں کو کیسے بے گناہ قتل کر دیں۔ پھر ہم کو ان کے بچہ اپنی زندگانی کا کیا نفع رہے گا۔ کعب بن اسد نے کہا اچھا پھر یہ کام کرو کہ آج ہفتہ کی نسل ہے اور مسلمان نہادی طرف سے بے فکر ہیں۔ تم ہاتھوں میں ان پر شمشیر مارو۔ شاید اس ترکیب سے تم کامیاب ہو جاؤ۔ یہودیوں نے کہا ہم ہفتہ کے روز کیسے جنگ کر سکتے ہیں کیونکہ ایسی ہی ہے اعتدالیہ سے ہمارے پہلے لوگ مسخ ہو گئے۔

ابولہبابہ کی توبہ پھر ان سب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درخواست بھیجی کہ ابولہبابہ بن منذ کو ہمارے پاس بھیج دیجئے۔ ہم ان سے مشورہ کریں گے۔ ابولہبابہ بنی عمرو بن عوف میں سے تھے اور بنی قریظہ ان کے حلیف تھے۔ آپ نے ابولہبابہ کو بنی قریظہ کے پاس بھیج دیا۔ جب ابولہبابہ ان کے پاس پہنچے تو بنی قریظہ کے بہت سے مرد و عورت ان کے سامنے روئے اور جینے لگے۔ ابولہبابہ کو ان کی حالت بہت رحم آگیا اور انہوں نے کہا اسے ابولہبابہ کیا تم یہ مشورہ دیتے ہو کہ ہم محمد کے حکم پر اتر آئیں۔ ابولہبابہ نے کہا ہاں اور اپنے ہاتھ سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ ٹوٹ جاتا ہے۔

ابولہبابہ کہتے ہیں وہاں سے میں ہلنے نہ پایا تھا کہ اُسی وقت مجھ کو خیال ہوا کہ میں نے خدا و رسول کی خیانت کی۔ اُسی وقت وہاں سے واپس ہو کر میں مسجد میں آیا اور ایک ستون سے اپنے آپ کو باندھ دیا اور رونے لگا۔ اور دل میں عہد کیا کہ جب تک اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول نہ فرمائے گا۔ میں ہرگز اس ستون سے جدا نہ ہوں گا اور بنی قریظہ میں جہاں میں نے خدا و رسول کی خیانت کی ہے ہرگز بھی نہ جاؤں گا۔

آیت قرآنی ابن ہشام کہتے ہیں ابولہبابہ ہی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْضُرُوا اللَّهَ وَالتَّرْمُولَ وَتَحْضُرُوا آمَا تَاتِيكُمْ
وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ (۲۴: ۸)

اے مومنو! تم خدا اور رسول کی خیانت نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔ حالانکہ تم خیانت کی خرابی کو جانتے ہو۔

جب ابولہبابہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے میں دیر ہوئی اور آنحضرت کو یہ سارا واقعہ معلوم ہوا۔ فرمایا اگر ابولہبابہ میرے پاس حاضر ہوتا میں اُس کے لئے دُعا کی مغفرت کرتا۔ اب جو خود اُس نے ایسی حرکت کی ہے میں بھی اس کو رہا نہیں کرتا۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول نہ فرمائے۔

توبہ کی قبولیت ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُم سلمہ کے مکان میں تھے کہ سحر کے وقت ابولہبابہ کی توبہ قبول ہونے کا حکم آنحضرت پر نازل ہوا اور آپ ہنس پڑے۔ اُم سلمہ نے عرض کیا آپ کس بات پر ہنستے ہیں؟ اللہ آپ کو ہمیشہ ہستا رکھے۔ فرمایا ابولہبابہ کی توبہ قبول ہوگئی۔ اُم سلمہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا میں جا کر ابولہبابہ کو بخیر بخبری پہنچا دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اختیار ہے۔

پس اُم سلمہ نے اپنے مجرمہ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر آواز دی اور یہ اُس وقت کی بات ہے جب عورتوں پر پردہ عائد نہیں ہوا تھا، کہ اے ابولہبابہ تم کو بخیر بخبری ہو کہ تمہاری توبہ اللہ نے قبول کی۔ لوگ دوڑے کہ ابولہبابہ کو ستون سے کھول دیں۔ ابولہبابہ نے لوگوں کو منہ کیا کہ کوئی مجھ کو ہاتھ نہ لگائے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے کھولیں گے جب میں کھلون گا۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی نیت سے کھولیں گے لے باہر تشریف لائے تب آپ نے ابولہبابہ کو کھولا۔

ابن ہشام کہتے ہیں چھ سات ابولہبابہ ستون سے بندھے رہے۔ جب نماز کا وقت ہوتا ان کی بیوی ان کو کھول دیتی تھیں اور نماز کے بعد پھر ان کو باندھ دیتی تھیں اور ان کی توبہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی:

وَأَمَّا قُلٌّ اَعْمَرُوا ابْنَهُمُ خَلَطُوا مَعَهُمْ صَاحِبًا وَامْرَأَةً سَيِّئَةً سَاءَ اللَّهُ
اَنْ يَكُونَ عَلَيْهِمْ لِقَاءُ اللَّهِ عَقُوبًا ۝ (۱۰: ۹)

اور دوسرے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا اور اچھا اور بُرے دونوں

طرح کے اعمال کے مرکب ہوئے۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرمائے۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

چند لوگوں کا قبول اسلام | ابن اسحاق کہتے ہیں جب بنی قریظہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر آئے تب ثعلبہ بن مسعیہ اور سعید بن مسعیہ اور اسد بن

عبید جو بنی ہدیل میں سے تھے یعنی نہ قریظہ میں سے اور نہ نصیر میں نے بلکہ قریظہ کے چچا زاد بھائی تھے اسی رات اسلام لائے جس رات بنی قریظہ حضور کے حکم پر آئے۔

اسی رات کو عمرو بن سعد قرظی بنی قریظہ میں سے نکل کر آپ کے پرہیزگار محمد بن مسلمہ کے پاس گزرے۔ جب محمد بن مسلمہ نے ان کو دیکھا۔ پوچھا کون ہے؟ انہوں نے کہا میں عمرو بن سعد ہوں۔ اور یہ وہ شخص تھے جنہوں نے بنی قریظہ کا اس وقت ساتھ نہ دیا تھا جب کہ انہوں نے آنحضرتؐ کا عہد توڑا۔ اور عمرو نے اس وقت کہہ دیا تھا کہ میں محمدؐ سے کبھی عذر نہ کروں گا۔ اب اس وقت جو محمد بن مسلمہ نے اُن کو پہچانا تو اُن کو کچھ نہ کہا اور جانے دیا۔

عمرو بن سعد وہاں سے مسجد نبوی کے دروازے پر آئے اور پھر اُن کا پتہ نہ چلا کہ کہاں گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب یہ ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا وہ ایسا شخص تھا کہ اس کے عہد کو پورا رکھنے کے سبب خدا نے اسے نجات دی۔

سعد بن معاذ کی ثالثی | پھر جب حبشہ کو بنی قریظہ آنحضرتؐ کے حکم سے آئے۔ قبیلہ اوس نے

آپ کے نہیں ہیں۔ اور آپ نے ہمارے خزر جی بھائیوں کے حق میں کل ہی وہ فیصلہ فرمایا ہے جس کو آپ جانتے ہیں۔ یعنی بنی قریظہ سے پہلے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قینقاع کا محاصرہ کیا تھا اور وہ بنی خزر جی کے حلیف تھے اور رسول کریمؐ کے حکم پر آئے تب آپ نے ان کو عبد اللہ بن ابی بن سلول کو بخش دیا تھا۔ سی درخواست اب قبیلہ اوس نے کی۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا اسے اوس کے لوگو! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہارے ہی قبیلہ کا سردار بنی قریظہ کے متعلق فیصلہ کرے۔ اوس نے عرض کیا ہاں اس بات سے ہم راضی ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا پس تو سعد بن معاذ کو اختیار ہے وہ جو چاہیں فیصلہ کریں۔

خندق کی جنگ میں سعد بن معاذ تیر کے لگنے سے زخمی ہو گئے تھے اور آپ نے ان کو ایک عودیت رفیدہ نامی کے خیمہ میں بھیج دیا تھا۔ یہ عودیت ثواب سمجھ کر نہ خیموں کا علاج اچھی طرح کیا کرتی

تھی اور بڑی تجربہ کار تھی اور حضورؐ نے سعد بن معاذ سے فرما دیا تھا کہ جب تک بنی قریظہ کی مہم سے واپس نہ آؤں تم نہیں رہو۔

جب آپؐ نے سعد بن معاذ کو اس فیصلہ کا حکم بنایا تو انصار فوراً دوڑتے ہوئے سعد بن معاذ کے پاس گئے اور ایک گدھے پر خوب نرم کپڑا ڈال کر ان کو سوار کیا۔ راوی کہتا ہے سعد جلیل اور طاہر و شرف شخص تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئے اور راستہ میں ان سے کہنے لگے کہ اے سعد تم اپنے موالی یعنی قریظہ پر احسان کرنا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو اسی واسطے اس فیصلے کا حکم بنایا ہے تاکہ تم احسان کرو۔ سعدؓ نے کہا بعد اسی شخص نہیں ہے جس کو خدا کے معاملہ میں کسی کی ملامت کا ڈر ہو۔ یہ جواب سن کر بہت سے لوگ تو اسی وقت سعد کے پاس سے چلے گئے اور سعدؓ کے فیصلہ کرنے سے پہلے ہی فقط اسی بات کو سن کر بنی عبد الاشمل میں جا کر بنی قریظہ کے قتل کی خبر مشہور کر دی۔ سعد بن معاذ جس وقت رسول اکرمؐ کے سامنے پہنچے تو آپؐ نے لوگوں سے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو۔ مہاجرین جو قریش میں تھے ان کا تو یہ بیان ہے کہ یہ خطاب آپؐ نے انصار سے کیا اور انصار یہ کہتے ہیں کہ حضورؐ کا یہ خطاب عام طور پر سب کا تھا۔

انصار نے جب سعد بن معاذ کو دیکھا کہا اے سعد رسول خداؐ نے تم کو تمہارے موالی کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے حکم بنایا ہے۔ سعد بن معاذ نے کہا کیا تم خدا کے عہد اور میثاق پر قائم رہو گے اور جو حکم میں کروں اس کو تسلیم کرو گے۔ انصار نے کہا بیشک ہم تسلیم کرتے ہیں۔

راوی کہتا ہے سعد بن معاذؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے سبب سے آپؐ کی طرف سے منہ پھیرے ہوئے تھے۔ سعدؓ نے کہا تو میں یہ حکم کرتا ہوں کہ بنی قریظہ کے جوان مردوں کو قتل کیا جائے اور مردوں اور بچوں کو قید کیا جائے۔ بنی کریمؐ نے سعد کے اس فیصلہ کو سن کر فرمایا اے سعد تم نے اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا۔

یہود کا قتل | اہل علم کا بیان ہے کہ حضرت علیؓ اور زبیر بن عوامؓ لشکر کے ساتھ بنی قریظہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آج یا تو میں بھی حنزہ کی طرح شہید ہوں گا یا ان کے قلعہ کو فتح کر کے چوڑوں گا۔ بنی قریظہ نے کہا اے محمدؐ! ہم سعد بن معاذ کے حکم پر اترتے ہیں۔ چنانچہ ان سب کو گرفتار کر لیا گیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں لا کر ان کو بنی نضد میں سے ایک عورت بنت حارث کے مکان میں مقید کیا۔ پھر آنحضرتؐ مدینہ کے بازار میں تشریف لائے اور وہاں ایک طرف چند گڑھے کھدوائے۔ پھر یہود بنی قریظہ کو بلا کر قتل کرنا شروع کیا۔ چوڑے

مٹوڑے مٹوڑے آتے تھے اور قتل کئے جاتے تھے۔ یہ سب یہودی چھ سو یا سات سو تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ آٹھ سو اور نو سو کے درمیان تھے۔

جب ان لوگوں کو لاکر قتل کیا جا رہا تھا تو انہوں نے کعب سے کہا کہ اے کعب یہ ہمارے لوگوں کو کہاں لے جا رہے ہیں، کعب نے کہا کیا تم کسی جگہ بھی نہیں سمجھتے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو تم میں سے جاتا ہے وہ واپس نہیں آتا۔ واللہ! یہ لوگ ضرور قتل کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کے قتل سے فارغ ہوئے۔

حجی بن اخطب کا قتل | اسی وقت دشمن خداحی بن اخطب بھی بندھا ہوا حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا اور آپ کو دیکھتے ہی اس نے کہا کہ تمہاری عداوت کرنے میں میں نے اپنے نفس کو ملامت نہیں کی مگر خدا جس کو شکست دے وہ شکست ہی کھاتا ہے۔ پھر اس نے لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اے لوگو! خدا کا حکم اور اس کی تقدیر اسی طرح سے جاری ہوئی تھی اور اس خون ریزی کو اس نے بنی اسرائیل کے لئے لکھ دیا تھا۔ پھر اس کی بھی گردن مار دی گئی۔

ایک عورت سے قصاص | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بنی قریظہ کی عورتوں میں سے ایک عورت کے سوا اور کوئی عورت قتل نہیں کی گئی اور اسے اس لئے قتل کیا گیا کہ اس نے غلام بن سوید کے سر پر چکی کا پاٹ گرنا کہ ان کو شہید کیا تھا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں مجھ کو اس بات کا تعجب ہے کہ عورت بالکل اطمینان کے ساتھ ہنس بول رہی تھی حالانکہ اس کو اپنے قتل کئے جانے کی خبر تھی اور قتل ہونے کے وقت تک میرے پاس ہنستی رہی کرتے میں ایک شخص نے آواز دی فلاں عورت کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا میں یہاں ہوں۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے کہا تجھ کو غرابی ہو کیا بات ہے؟ اس نے کہا میں قتل کی جاؤں گی۔ چنانچہ لوگ اس کو لے گئے اور اس کی گردن مار دی۔

زبیر بن باطا قرظی کا واقعہ | بنی قریظہ میں ایک شخص زبیر بن باطا قرظی نامی تھا اس نے جاہلیت کے زمانہ میں ثابت بن قیس بن شماس پر اس کا کیا تھا یہی باعث کی جنگ میں جبکہ ثابت گرفتار ہو گئے تھے تب زبیر بن باطا نے ان کی پیشانی کے بال کتر کر ان کو آزاد کر دیا۔ اب اس موقع پر زبیر بن ثابت کے پاس آیا اور کہا اے ثابت مجھ کو پہچانتے ہو

ثابت نے کہا ہاں مجھ جیسا آدمی تجھ جیسے شخص کو کیوں نہ پہچانے گا۔ زبیر نے کہا اب میں یہ چاہتا ہوں کہ تم مجھ کو پناہ دلاؤ۔ ثابت نے کہا اچھی بات ہے نیک آدمی نیکی کا بدلہ دیتا ہے۔ پھر ثابتؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! زبیر کا مجھ پر احسان ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کے احسان کا بدلہ اس کو دوں۔ آپؐ نے فرمایا ہم نے اس کو تجھے بخشا۔ ثابتؓ نے زبیر سے کہا کہ حضورؐ نے مجھ کو پناہ دیدی اور تیرا خون بخش دیا۔ زبیر نے کہا میں ایک بوڑھا شخص ہوں۔ جب میرے بال بچے زندہ رہوں گے تب میں زندہ رہ کر کیا کروں گا۔

ثابتؓ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ قربان ہوں اس کی بیوی اور اولاد کو بھی مجھے عنایت فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو بھی تمہیں بخشا۔ ثابتؓ پھر اس کے پاس آئے اور کہا تیری بیوی بچوں کا خون بھی رسول کریمؐ نے بخش دیا۔ اس نے کہا مجاز میں ایسے گھر کے لوگ جن کے پاس کچھ ہو کیونکر زندہ رہیں گے۔ ثابتؓ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا مال بھی مجھ کو بخش دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا وہ بھی تم کو بخشا۔ ثابتؓ نے زبیر سے کہا کہ تیرا مال بھی نبی اکرمؐ نے بخش دیا ہے۔ زبیر نے کہا اے ثابتؓ ہماری قوم کا سردار کعب بن اسد کیا ہوا؟ ثابتؓ نے کہا وہ قتل ہو گیا۔ زبیر نے کہا اور ہر قاضی و حاضر کا سردار جی بن اخطب کیا ہوا؟ ثابتؓ نے کہا وہ بھی قتل ہوا۔ زبیر نے کہا اور عزال بن سواد جو ہمارا پشت پناہ تھا وہ کیا ہوا؟ ثابتؓ نے کہا وہ بھی قتل ہوا۔ زبیر نے کہا بنی کعب بن قریظہ اور بنی عمرو بن قریظہ کیا ہوئے؟ ثابتؓ نے کہا سب قتل کئے گئے۔ زبیر نے کہا اے ثابتؓ میں تو مجھ کو بھی میری قوم کے پاس پہنچا دے۔ میں ان کے بعد زندگی کو بہتر نہیں سمجھتا اور ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ ثابتؓ نے لے جا کر اس کی گردن مار دی۔

راوی کہتا ہے جب حضرت ابو بکرؓ نے اس کی یہ بات سنی کہ میں اپنی قوم سے ملنا چاہتا ہوں تو فرمایا واللہ وہ دوزخ میں ہمیشہ ان سے ملتا رہے گا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں بنی قریظہ میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن عطیہ اور رفاہہ لوگوں کے قتل کرنے کا حکم دیا تھا جو بائغ ہو چکے تھے۔ عطیہ قرظی کہتے ہیں۔ مجھ کو بھی دیکھا گیا مگر میرے زبیرا ن بال نہ تھے۔ چنانچہ مجھ کو بچہ خیال کر کے چھوڑ دیا۔

سلفی ہشت قیس منذر کی ماں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ بنی عدی بن سحر میں سے تھیں اور جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تھی اور آپؐ سے

بیعت کی تھی۔ انہوں نے آپ سے رفاعہ بن سہمال قرظی کی جان بخشی کا سوال کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ رفاعہ کو مجھے بخش دیجئے۔ وہ کہتا ہے میں نماز پڑھوں گا اور روزہ کا گوشت کھاؤں گا۔ رسول اکرم نے اسے اُن کو بخش دیا۔

انموال کی تقسیم | ابن اسحاق کہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی عورتوں اور بچوں اور مالوں کو مسلمانوں پر تقسیم کیا۔ معلوم ہو کہ رسول اللہ نے اس مال میں سے قسم نکال کر دو حصے گھوڑے کے مقدمہ کئے اور ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیدل کا یعنی سوار کے تین حصے اور پیدل جس کے پاس گھوڑا نہ تھا اس کے لئے ایک حصہ مقرر کیا۔ بنی قریظہ کی جنگ میں مسلمانوں کے پاس پچیس گھوڑے تھے۔

راوی کہتا ہے مال غنیمت کی تقسیم کا یہی طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جاری ہوا۔ پھر آنحضرت نے بنی قریظہ کی عورتوں میں سے ایک عورت ریحانہ بنت عمرو بن خثافہ اپنے لئے منتخب فرمائیں اور یہ عورت رسول اللہ ہی کے پاس رہیں۔ یہاں تک کہ اُن کا انتقال ہوا۔

آنحضرت نے ان سے ارشاد کیا تھا کہ تم مجھ سے شادی کر لو اور پردہ میں داخل ہو جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھ کو آپ اپنی ملکیت میں رہنے دیجئے۔ یہ میرے لئے زیادہ آسان ہے۔ آنحضرت نے اُن کو اُسی حالت پر رہنے دیا۔ جب آنحضرت نے ریحانہ سے اسلام کی بات کی۔ تو ریحانہ نے انکار کیا۔ آپ کو یہ انکار ناگوار گزرا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کو جو تلوں کی آہٹ آئی۔ فرمایا یہ ثعلبہ بن سعید ریحانہ کے اسلام لانے کی خوشخبری لے کر آ رہے ہیں کہ اتنے میں ثعلبہ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ریحانہ نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ حضور اس بات سے بہت خوش ہوئے۔



باب ۱۱

ارشادات قرآن مجید

آیات قرآنی | ابن اسحاق کہتے ہیں غزوہ خندق اور بنی قریظہ کے متعلق سورہ احزاب میں یہ آیات نازل فرمائی ہیں جن میں مسلمانوں پر اپنی نعمت اور دشمنوں کو دفع کرنے اور منافقوں کی گفتگو کا ذکر فرمایا ہے :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَذْكُرْ مَا نَعَمَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ مِيحًا وَجَعَلْنَاهُمْ حُرُوفًا وَكَانَ الْاِثْمُ يُسْقَطُونَ بِحَبْرٍ رَاةٍ (۹۱: ۳۳)

ترجمہ :- اے ایمان والو! خدا کی نعمت کو یاد کرو جو اُس نے تم پر کی جس وقت کہ تم پر چاروں طرف سے لشکر آئے۔ پس ہم نے اُن پر اندھیرا کر دیا اور ایسے لشکر بھیج دیں کہ تم پر دیکھنے سے (یعنی فرشتوں کو جیسا) اور اللہ تمہارے کاموں کو دیکھنے والا ہے :-

إِذْ جَاءُوكُم مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَوَلَّوْنَ بِاللَّوْطِ الْفُلُوكَ نَاجٍ

جبکہ انہوں نے تم پر اوپر کی جانب اور نیچے کی جانب سے حملہ کیا اور جبکہ تمہاری آنکھیں حیرت سے پھر گئیں اور تمہارے دل تمہارے حلق کو اُگئے تھے اور تم خدا کے ساتھ طرح طرح کے گمان کرتے تھے :-

فَنَالِكِ ابْنُ الْاِثْمِ مَيُّونٌ وَمَنْ لِّكَ لَوْ اِنْ شَاءَ اللَّهُ قِيَادٌ قِيَادٌ يَقُولُ الْاِثْمُ يَقُولُ
وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ يَتَّبِعُونَ مَا وَغَدَا لَهُمُ مِنَ الشَّيْءِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (۱۳: ۳۳)

وہاں مسلمانوں کی خوب آزمائش کی گئی اور دل کے خوف سے خوب ہلائے اور لرزہ دینے لگے اور جبکہ منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض تھا کہتے تھے کہ اللہ اور اُس کے رسول نے محض فریب دینے کے لئے ہم سے وعدہ کر رکھا تھا۔

وَاذْكُرْ لَئِنْ دَاخَلْتَهُمْ لَيَخْلَنَّهُنَّ مِنَ الْعَمَلِ لَئِنْ يَخْرُجُوا لَيَسْتَكْبِرُنَّ

فَوَيْقُ مِنْهُمْ الشَّيْطَانُ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ ۖ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۖ إِنْ

يَعْرِفُونَ ۚ إِنَّ قَوْمَهُ لَشَرٌّ ۚ

ترجمہ: اور جب انہی میں سے ایک گروہ نے کہا اے اہل مدینہ اس لشکر میں تمہارا ٹھکانا نہیں ہے اس لئے تم واپس چلے جاؤ۔ اور ایک فریق منافقوں میں سے نبی سے اجازت لیتا تھا کہتے تھے ہمارے گھر خالی ہیں حالانکہ وہ خالی نہ تھے۔ یہ منافق مرنے لڑائی سے بھاگنا چاہتے تھے۔

وَلَوْ دَخَلَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ آفَاقِهِ هَآئِلَةٌ سَابِقُ الْفَتْحِ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ۚ وَلَقَدْ كَانُوا عَاكِفًا عَلَى الْوَاقِعِ ۖ وَاللَّهُ مِنْ قَبْلُ لَا يُؤْتُونَ إِلَّا ذُكْرًا ۚ كَانَ مَقْعَدُ الْغُلَامِ سَبُوءًا ۚ

اور اگر منافقوں پر چاروں طرف سے مدینہ کے دشمن گھس آتیں اور ان سے مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کو کہیں تو یہ فوج انہیں اور دیر نہ کریں مگر قہور ہی سی۔ اور بے شک پہلے انہوں نے خدا سے عہد کیا تھا کہ پشت نہ پھیریں گے جہاد سے اور خدا کے عہد کی بابت ضرور سوال کیا جائے گا۔

قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمْ آلِهَتُكُمْ إِنَّكُمْ أَنْتُمْ مِمَّنْ تَقْتُلُونَ ۚ وَإِذَا الْقَتْلُ كَذِبًا أَوْ كُنْتُمْ تُقَاتِلُونَ ۚ فَإِنَّكُمْ لَا تَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِنِ انْتَهَيْتُمْ عَنْ قِتَالِهِمْ ۚ وَلَقَدْ كَانُوا عَاكِفًا عَلَى الْوَاقِعِ ۖ وَاللَّهُ مِنْ قَبْلُ لَا يُؤْتُونَ إِلَّا ذُكْرًا ۚ كَانَ مَقْعَدُ الْغُلَامِ سَبُوءًا ۚ

کہدو اے منافقو! تم کو موت یا قتل سے بھاگنا نفع نہ دے گا اور اس وقت تم ناکم نہ رہو گے۔ جاؤ گے مگر قہور! اس! کہدو کون شخص ہے جو تم کو خدا سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اگر وہ تمہارے ساتھ لڑائی یا بھلائی کا ارادہ کرے اور وہ خدا کے جوا اپنے لئے مددگار اور حمایتی نہ پائیں گے۔

قُلْ يَقَوْمِ اللَّهِ الْمُؤْمِنُونَ بِهِمْ وَمِنْكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلْ يَتُوفَى الْبَاسُ إِلَّا قَلِيلًا ۚ (۲۳-۱۸)

بے شک خدا جانتا ہے ان لوگوں کو تم میں سے جو لوگوں کو جہاد میں جانے سے روکتے ہیں اور ان کے بھائیوں کو بھگاتے ہیں اور خود جنگ میں نہیں جاتے مگر قہور! اس! یعنی بھی کہیں)

أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ سَرَّاهُمْ يَنْظُرُونَ ۚ لَيْسَتْ لَهُمْ دُورًا ۚ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُفْتَنُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَإِذَا ذُحِبَ الْخَوْفُ لَقُواهُمْ يَالَيْسَ لَهُمْ حِيَادٌ ۚ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ

ترجمہ :- اور تمہارے حق میں بخیلی کرتے ہیں۔ اُن کی آنکھیں اس طرح پھرتی ہیں۔

جیسے موت کی غشی والے کی آنکھیں پھرتی ہیں۔ پھر جب غوث جاتا رہتا ہے تب تم سے تیز زبانی کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں مال غنیمت میں بخیلی کرنے والے۔

وَإِن يَأْتِ الْفَخْرَابَ يُدْذَرُ لَوْ أَنَّهُمْ بَادَوْتَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْكُنُونَ عَنْ نَّبَايَكُمُ
وَلَوْ كَانُوا فِيكُمْ مَا قَاتَلُوا إِلَّا قَبِيلًا ۝

اور اگر پھر لشکر آجود ہوں تو یہ منافق یہی چاہیں کہ کاش یہ دیہات میں کہیں نکل جائیں اور تمہاری خبر میں دریافت کئے رہیں اور اگر تمہارے ساتھ جنگ میں شریک بھی ہوں تو نہ لڑیں گے یہ لوگ مگر تھوڑا سا۔

لَعَلَّكَ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ
وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۝ (۲۳: ۲۱)

بے شک تمہارے واسطے اے مسلمانو (یعنی) اُن لوگوں کے لئے جو خدا اور روزِ آخرت کے
عذاب سے ڈرتے اور کثرت سے یادِ الٰہی کیا کرتے تھے (پہروی کرنے کو) رسولِ اللہ کا عہد
نمونہ موجود ہے۔

وَلَمَّا رَأَتْ الْمُؤْمِنُونَ الْأَخْرَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۝ وَمَا زَادَ هَٰذَا إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ۝

اور غیب پتے مسلمانوں نے (دشمنوں کے) گرد ہوں کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ تو وہی (واقعہ) ہے
جس کا خدا اور رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور خدا اور اُس کے رسول نے سچ فرمایا تھا اور اس
واقعہ کے پیش آنے سے ان کا ایمان اور فرمانبرداری کا شیوہ زیادہ ہوا۔

وَمِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَعِنْتُهُمْ مِّن قَعْنٍ
فَغَبَّهٖ وَبِئْسَ مَا يَفْعَلُ الْمُتَكِبِرِينَ ۝ يَلْتَكِبُ ۝ وَمَا يَذَّكَّرُ لَهُ إِلَّا جُنْدٍ مِّنَ اللَّهِ الْمُتَوَكِّلِينَ
يَعِدُّهُمْ وَيُعَذِّبُ الْمُتَوَكِّلِينَ ۝ إِن شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۝ إِنَّ اللَّهَ
كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝

مومنوں میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ خدا کے ساتھ جنہوں نے (جہاں ثاری) کا عہد کیا تھا اُس میں
پتے اترے سو بعض تو اُن میں سے اپنی منت پوری کر گئے (یعنی شہید ہوئے) اور بعض اُن
میں سے (شہادت) کے منتظر ہیں اور انہوں نے اپنی (بات میں) کچھ دُوبدل نہیں کیا (یعنی جگہ

اسی لئے پیش آئی کہ خدایتھے مسلمانوں کو اُن کے سچے کا عوض دے اور منافقوں کو چاہے سزا دے یا رچاہے، توبہ کی توفیق دے کر اُن کی توبہ قبول فرمائے بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَيْلِهِمْ لَكَيْتَ لَوْ أَعْلَمُوا كُفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ
الْبِقَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ۝ وَأَنزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوا هُمْ وَقَاهُمْ مِنْ أَهْلِ
الْكِلَابِ مِنْ صِيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِي مَقْلَبِهِمُ الْمُغَيبَاتِ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَ
تَأْمُرُونَ بِمِيقَاتِ وَأَوْفَيْتُمُوهُمْ أَذْهَبَهُمْ وَبَدَلْتَهُمْ وَآمَنُوا لَهُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ
تَلْعَنُونَهَا وَكَانَ اللَّهُ عَظِيمًا ۝ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَ اللَّهِ بِأَمْرٍ ۝

ترجمہ :- اور خدا نے کافروں کو بدینہ سے، ہٹا دیا اور وہ اپنے غصہ میں (مجرے ہوئے ہٹ گئے) اُن کو (اس سہم سے) کچھ بھی فائدہ نہ پہنچا اور خدا نے (اپنی مدد سے) مسلمانوں کو لڑنے کی نوبت دے دی اور اللہ زبردست اور غالب ہے۔ اور اہل کتاب میں سے جو لوگ (یعنی بنی قریظہ کے یہودی) مشرکین کے مددگار ہوتے تھے خدا اُن کو اُن کے قلعوں سے نیچے اتار لایا اور اُن کے دلوں میں (تم مسلمانوں کا ایسا) رعب بٹھا دیا کہ تہہ بے دھڑک (بعض کو اُن میں سے قتل اور بعض کو قید کرنے لگے اور اُن کی زمین اور اُن کے گھروں اور اُن کے مالوں کا اور زمین اُس زمینی (غیر) کامیں میں تم نے قدم تک نہ رکھا تھا تم ہی) کو مالک بنا دیا۔



غزوہ قریظہ کے بعد کے واقعات

حضرت سعد بن معاذ کی شہادت | ابن اسحاق کہتے ہیں جب بنی قریظہ کی مہم سے فراغت ہو گئی تو حضرت سعد بن معاذ کا زخم بننے لگا اور اسی کے سبب سے وہ شہید ہوئے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں جس وقت سعد بن معاذ کا انتقال ہوا ہے تو رات کا وقت تھا۔ اسی وقت جبرائیل استبرق کا عمامہ ہاند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ ایسا کون بزرگ شخص فوت ہوا ہے جس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے ہیں اور عرش بل گیا ہے۔ رسول کریم اسی وقت اپنی چادر گھسیلتے ہوئے سعد کے پاس آئے اور دیکھا تو ان کا انتقال ہو گیا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب مکہ سے واپس آ رہی تھیں تو اسید بن حفیر ان کے ساتھ تھے۔ فرماتی ہیں راستہ میں ایک عورت کے گرنے کی خبر پہنچی۔ اسید رضی اللہ عنہ اس سے بہت رنجیدہ ہوئے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا اے اسید تم ایک عورت کے مرنے پر اس قدر رنج کرتے ہو حالانکہ تمہارے چچا زاد بھائی کا بھی انتقال ہوا ہے تم کی وفات سے عرش بل گیا۔

حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ سعد بن معاذ ایک جیم آدمی تھے۔ جب لوگوں نے ان کا جنازہ اٹھایا تو اُس کو بہت ہلکا پایا۔ مسلمان کہنے لگا واللہ ایسے جیم شخص کا جنازہ اور اس قدر ہلکا کہ ایسا ہلکا جنازہ ہم نے کوئی نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کی گفتگو سنی تو فرمایا اس جنازہ کے اٹھانے والے تمہارے علاوہ اور لوگ (یعنی فرشتے) بھی ہیں اور قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ملائکہ سعد کی روح سے بشارات حاصل کر رہے ہیں اور عرش بل گیا ہے۔

جائزہ کہتے ہیں جس وقت سعد کو دفن کیا گیا ہے تو ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود

تھے۔ تو آپ نے تسبیح پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ تسبیح پڑھی۔ اس کے بعد تکبیر کہی۔ ہم نے بھی تکبیر کہی۔ پھر صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! تسبیح اور تکبیر آپ نے کس لئے پڑھی ہے؟ فرمایا اس نیک بندے کی قبر تنگ ہو رہی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کشادہ کر دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر میں شخص پر تنگ ہوتی ہے۔ اگر اس سے کوئی نجات پانے والا تھا تو مسجد بن معاذ تھا۔ انصار میں سے ایک شخص نے مسجد بن معاذ کی وفات پر یہ شعر کہا ۵

فَمَا أَهْتَزُّ عَرْشَ الْمَلِكِ مِنْ مَوْتِ حَالِيَاثٍ سَمِعْنَا بِهِ إِلَّا الْيَمُوتِ سَعْدًا ابْنِ عَمْرٍ وَ
ترجمہ: کسی مرنے والے کی موت سے ہم نے اللہ تعالیٰ کے عرش کو ہلنے نہیں سنا سوا سعد بن معاذ ابی عمرو کے۔

غزوہ خندق میں شہداء اسلام | ابن اسحاق کہتے ہیں خندق کی جنگ میں مسلمانوں سے ۱۰ چھ آدمی شہید ہوئے۔

- ۱۔ بنی عبداللہ میں سے سعد بن معاذ اور
- ۲۔ انس بن عوف بن حنک بن عمرو
- ۳۔ عبداللہ بن سہل۔ تین شخص
- ۴۔ غزوہ کی شاخ بنی سلمہ میں سے طفیل بن نعان
- ۵۔ طلحہ بن غنم دو شخص
- ۶۔ اور بنی بنی شام بنی دینار میں سے کعب بن لہید ایک تیر کی ضرب سے شہید ہوئے جس کا ماسنے والا معلوم نہ ہوا کہ کون شخص تھا۔

کفار کے مقتولین | اور مشرکین میں سے اس جنگ میں تین شخص قتل ہوئے۔ بنی عبدالدار بن اقصیٰ میں سے منہ بن عثمان بن جید بن سابق بن عبدالدار ایک تیر سے زخمی ہوا اور مکہ میں جا کر مر گیا۔

اور بنی مخزوم بن یقظہ میں سے نوفل بن عبداللہ بن مغیرہ قتل ہوا اس نے خندق پر حملہ کیا تھا اور وہیں قتل ہوا۔ مسلمانوں نے اس کی لاش اپنے قبضہ میں کر لی۔ مشرکوں نے کہا اس کی لاش ہمارے ہاتھ فروخت کر دو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کو اس کی لاش کی یا اس کی قیمت کی کچھ

ضرورت نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لاشیں مشرکین کو واپس کر دی۔ اور زہری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرکین اس لاش کے معاوضہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دس ہزارہ درہم دینا چاہتے تھے۔

معتبر روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے اس جنگ میں عمرو بن عبدودؓ اور اس کے بیٹے طلحہ بن عمرو کو قتل کیا۔

غزوہ قرینہ کے شہید | بنی قرینہ کی جنگ میں مسلمانوں میں سے بنی حارث بن خزرج سے خلاہ بن سؤید بن ثعلبہ شہید ہوئے۔ ان پر ایک یہودی عورت نے چچی کا پاٹ گر دیا تھا۔ اس کی ضرب سے ان کا سر پھٹ گیا اور یہ شہید ہو گئے۔ رسول اللہ نے فرمایا ان کے لئے دو شہیدوں کا ثواب ہے۔

اور بنی قرینہ کے محاصرہ کے وقت ابوسنان بن جحش نے انتقال کیا اور بنی قرینہ کے مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ اسی مقبرے میں اب بھی ان کے مروے دفن کئے جاتے ہیں۔

جب صحابہ خندق کی جنگ سے واپس ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج سے قریش تم پر چڑھ کر نہ آئیں گے بلکہ اب تم ان پر چڑھ کر جاؤ گے۔ چنانچہ اس کے بعد آپ ہی نے لشکر کشی کی اور مکہ فتح ہوا۔

اسحاق کہتے ہیں جب خندق اور بنی قرینہ کی مہم سے فراغت | سلام بن ابی الحقیق کا قتل ہوئی تو بنی خزرج نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام بن

ابی الحقیق کے قتل کرنے کی اجازت لی۔ کیونکہ اس سے پہلے کعب بن اشرف کو قتل کر چکے تھے۔ اب خزرج نے چاہا کہ ہم سلام بن ابی الحقیق کو قتل کر کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حریت اور ثواب کے مستحق ہوں۔ یہ سلام بن ابی الحقیق ابورافع وہ شخص ہے جو قبائل عرب کو آنحضرت کی عدولت اور لڑائی پر آمادہ کیا کرتا تھا اور خود خیبر میں رہتا تھا۔ آنحضرت نے بنی خزرج کو اس کے قتل کی اجازت دیدی۔

ابن اسحاق کہتے ہیں خداوند کریم کی اپنے رسول پر عنایت اور نوازش کی ایک بات یہ تھی کہ انصار کے دلوں قبیلے اس کوشش میں رہتے تھے کہ ہم دوسرے سے نیک کام میں جیسے شدہ ہیں۔ جب اوس کوئی کام کرتے تو خزرج بھی چاہتے کہ ہم بھی کوئی ایسا یا اس سے بڑھ کر کام کریں اور جب خزرج کوئی کام کرتے تو اوس کا یہی حال ہوتا۔

جب اوس نے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت عداوت رکھتا تھا۔ خزر ج نے کہا یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم اوس سے پیچھے رہ جائیں اور یہ ہم پر فضیلت لے جائیں۔ تب انہوں نے مشورہ کیا کہ اب ایسا کون شخص ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت عداوت رکھتا ہو جیسے کہ ابن اشرف تھا۔ تو یہ بات طے ہوئی تھی کہ ابن ابی الحقیق کو جو خیبر میں رہتا ہے قتل کرو۔ پھر انہوں نے اگر حضور سے اجازت چاہی۔ آپ نے ان کو اجازت دی۔ پس خزر ج کے قبیلہ بنی سلمہ میں سے پانچ آدمی اس کام پر مستعد ہوئے۔ عبد اللہ بن عتیک، مسعود بن سنان، عبد اللہ بن اُمیس، ابو قتادہ حارث بن ربحی اور غزاعی بن اسودان کے حلیف جو بنی سلمہ سے تھے ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عتیک کو سردار مقرر کیا اور اس بات سے منع کر دیا کہ کسی بچے یا عورت کو قتل نہ کرنا۔

خیبر میں ورود یہ پانچوں شخص خیبر میں آئے اور رات کے وقت ابن ابی الحقیق کے مکان میں پہنچے اور اس مکان میں جن قدر گھومتے سب کے دروازوں کی گڈیاں لگا گئیں تاکہ ان میں سے کوئی شخص باہر نہ نکلے پائے۔ پھر سلام بن ابی الحقیق کے گھر میں پہنچے اور اس کو آواز دی اس کی عورت نے کہا تم کون لوگ ہو؟ ہم نے کہا ہم عرب ہیں اور میثرہ کی تلاش میں یہاں آئے ہیں۔ عورت نے کہا یہاں آؤ جن کو تم پوچھتے ہو وہ یہ ہیں:

انصار کا بیان ہے کہ ہم اندر آ گئے اور اندر سے اس کو میٹھی کی بھی گڈی لگا دی تاکہ او کوئی اندر آ کر اس کے قتل میں بالغ نہ ہو۔ مگر اس کی بیوی یہ دیکھ کر شور مچانے لگی اور ہم لوگ ابن ابی الحقیق کی طرف دوڑے وہ اپنے بچھونے پر لیٹا ہوا تھا اور رات کے اندھیرے میں اس کے جسم کی سفیدی سے ہم نے اس کو پہچان کر اپنی تلواروں پر لڑکھایا۔ جب اس عورت نے شور مچایا تو ہم میں سے ایک شخص نے اپنی تلوار اس پر بلند کی۔ مگر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت کا خیال کر کے ہاتھ روک لیا۔ ورنہ ایک ہاتھ میں اسی وقت اس کا فیصلہ ہو جاتا۔

کہتے ہیں جب ہم نے اس پر تلواریں ماریں تو عبد اللہ بن اُمیس نے اپنی تلوار اس کے پیٹ میں گھسا کر دیا اور کیا کہ تلوار پیٹ کے پار ہو گئی۔ اور وہ کہنے لگا میں مجھ کو یہ کافی ہے انصار کہتے ہیں اس کو قتل کر کے ہم واپس ہوئے اور جب اوپر کے درجہ سے نیچے اترنے لگے تو عبد اللہ بن عتیک بسبب ضعف بے طاقت کے میٹھی پر سے گر پڑے اور ان کا ہاتھ اور

بقول بعض پیر اتر گیا۔ ہم اُن کو اٹھا کر خیر کے ایک چشمہ پر آئے اور وہاں دم لیا۔ یہودیوں نے چراغ روشن کر کے ہم کو چاروں طرف دھونڈنا شروع کیا۔ جب کہیں ہم کو نہ پایا تو واپس چلے گئے۔ اور ہم نے یہ خیال کیا کہ ہم کو کوئی نہ معلوم ہو کہ واقعی دشمنین خدا قتل ہو گیا۔ یہ معلوم کرنے کے لئے ہم میں سے ایک آدمی تیار ہوا۔ اُس نے کہا میں جاتا ہوں اور معلوم کر کے تمہیں بتاتا ہوں۔ وہ گیا اور لوگوں میں گھس گیا اور اُس نے دیکھا کہ سلام بن ابی الحقیق کی بیوی ہاتھ میں چراغ لئے ہوئے اُس کے منہ کو دیکھ رہی ہے اور لوگوں سے اس فقہ کو بیان کر رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ واللہ میں نے ابن عتیک کی آواز سنی تھی۔ پھر میں نے خیال کیا کہ یہاں اس وقت ابن عتیک کہاں۔ پھر اُس نے چراغ سے ابن ابی الحقیق کا چہرہ دیکھا اور کہا قسم ہے یہود کے معبود کی اس کا انتقال ہو گیا۔

انصاری کہتے ہیں اُس کی اس بات سے میں بہت خوش ہوا۔ اور پھر میں نے ساتھیوں کو یہ خبر پہنچائی اور اپنے ساتھی کو اپنی پیٹھ پر لاد کر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دشمن خدا کے قتل ہونے کی خبر بیان کی۔ پھر آپ کے سامنے ہی ہم نے اس بات میں اختلاف کیا کہ کس کی تلوار نے اُس کو قتل کیا ہے؟ ہر ایک یہی کہتا تھا کہ میں نے قتل کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب اپنی اپنی تلواں مجھ کو دکھاؤ۔ ہم نے آپ کو تلواںیں دکھائیں۔ آنحضرتؐ نے عبد اللہ بن انیس کی تلوار دیکھ کر فرمایا کہ اس تلوار سے وہ قتل ہوا ہے۔ کیونکہ اس پر میں نے کھانے کا نشان دیکھا ہے۔



۱۔ حبیب اللہ بن انیس نے اُس کے پیٹ میں تلوار اتار دی تھی تو اُس پر پیٹ کی کچھ آلائشیں لگ گئی تھیں۔ ۱۲۔

سرگردہ افراد کا قبول اسلام

عمر بن العاص اور خالد بن ولید کا قبول اسلام | ابن اسحاق کہتے ہیں خود عمرو بن عاص کی زبان سے روایت ہے کہ میں جب میں خندق کی جنگ سے مع لشکر کے لوٹا تو میں نے قریش کے چند لوگوں کو جمع کیا جو اکثر میری رائے سے متفق ہوا کرتے تھے اور میری بات سنا کرتے تھے۔ پھر میں نے ان لوگوں سے کہا بخدا میں ایسا دیکھتا ہوں کہ دو روز بروز عتد کا کام بلند ہوتا جائے گا اور اُنھی کو غلبہ اور فتح ہوگی۔ میں نے اس میں ایک ماٹے نکالی ہے تم بتاؤ کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ اُن لوگوں نے کہا پہلے تم بیان کرو کہ تمہاری ماٹے کیا ہے۔

بخاشی کے دربار میں | میں نے کہا میری ماٹے یہ ہے کہ ہم کچھ تحفہ اور ہدیہ لے کر بخاشی بادشاہ حبش کے پاس چلیں اور وہیں رہنا اختیار کریں، کیونکہ اُس کے ماتحت ہو کر رہنا میرے نزدیک محمد کے تابع رہ کر رہنے سے بہتر ہے۔ پھر اگر یہاں ہماری قوم محمد پر غالب ہوئی تب تو ہمارے لئے بہت ہی بہتر ہوگا اور اگر محمد غالب ہوئے تب بھی ہمارا کچھ حرج نہ ہوگا۔ عمرو بن عاص کہتے ہیں میرے دوستوں نے اس بات کو پسند کیا اور عمدہ عمدہ چمڑے جو ہمارے ہاں کا تحفہ تھا جمع کر کے ہم بخاشی کے پاس حبش کو روانہ ہوئے۔ پھر ہم اُس کے پاس پہنچے ہی تھے کہ ہم نے دیکھا عمرو بن أمیہ حمیری کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر اور اُن کے ساتھیوں کے لئے بھیجا تھا۔ جس وقت ہم بخاشی کے پاس جا رہے تھے اُس وقت عمرو بن أمیہ بخاشی کے پاس سے آ رہے تھے۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا دیکھو عمرو بن أمیہ جا رہا ہے۔ میں بخاشی سے اس کو مانگ لوں گا اور قتل کروں گا۔ پھر قریش اگر محمد کو قتل کریں گے تو میں اُن کے برابر ہو جاؤں گا۔ عمرو بن عاص کہتے ہیں میں بخاشی کے سامنے گیا اور میں نے اس کو سجدہ کیا جیسی کہ عادت تھی۔ بخاشی نے کہا۔ اؤ میرے دوست اؤ خوب آئے۔ کیا میرے لئے کوئی تحفہ بھی اپنے شہر سے

لائے ہو۔ میں نے عرض کیا اے بادشاہ میں بہت سی کہائیں اور چمڑہ آپ کے نذرانہ کے لئے لایا ہوں۔ پھر وہ ہدیہ بخاشی کے سامنے میں نے پیش کیا۔ بخاشی بہت خوش ہوا اور اُس کو قبول کیا۔ پھر میں نے کہا اے بادشاہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ آپ کے پاس سے ابھی نکل کر گیا ہے اور وہ ہمارے دشمن کا بھیجا ہوا آپ کے ہاں آیا ہے۔ اس کو آپ مجھے دے دیجئے۔ تاکہ میں اس کو قتل کر دوں۔

بخاشی کی ناراضگی | عمرو بن عاص کہتے ہیں بخاشی میری اس بات کو سن کر سخت غصا ہوا۔ اور اس روز سے اپنا ہاتھ اپنی ناک پر ملا کہ مجھ کو یقین ہو گیا کہ ناک ضرور ٹوٹ گئی ہوگی۔

عمرو بن عاص کہتے ہیں اس بات کو کہہ کر میں اس قدر شرمندہ ہوا کہ کاش اس وقت زمین پھٹ جاتی اور میں اس میں سما جاتا۔ اور میں نے کہا اے بادشاہ اگر میں سمجھتا کہ آپ غصا ہوں گے تو میں ہرگز ایسی بات نہ کہتا۔

بخاشی نے کہا اے عمرو کیا تو مجھ سے ایسے شخص کو مانگ رہا ہے جو اُس شخص کا بھیجا ہوا ہے جس کے پاس وہ فرشتہ آتا ہے جو تویی کے پاس آتا تھا تاکہ تو اس کو قتل کر دے۔ میں نے کہا اے بادشاہ کیا یہ بات ہے۔ بخاشی نے کہا اے عمرو سچ کو خرابی ہو اور میری اطاعت کر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کر لے۔ بے شک وہ حق پر ہیں اور عنقریب وہ اپنے تمام مخالفین پر غالب ہو جائیں گے جیسے کہ موسیٰ فرعون اور اُس کے لشکر پر غالب ہوئے تھے۔ میں نے کہا اے بادشاہ کیا آپ مجھ سے اسلام پر بیعت لیتے ہیں۔ بخاشی نے کہا ہاں! میں بیعت لیتا ہوں۔

قبول اسلام | عمرو بن عاص کہتے ہیں میں نے بخاشی سے بیعت کی اور اپنے ساتھیوں کے پاس آیا۔ مگر اُن سے اپنے اسلام کا حال بیان نہ کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اسلام لانے کی خاطر مدینہ کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں مجھ کو خالد بن ولید ملے سے آتے ہوئے ملے اور یہ فتح مکہ سے پہلے کا واقعہ ہے۔ میں نے کہا اے ابو سلمان کہاں جاتے ہو؟

خالد نے کہا اب کہاں تک ہم مخالفت کریں گے۔ واللہ بے شک وہ سچے نبی ہیں۔ میں تو اسلام قبول کرنے اُن کے پاس جا رہا ہوں۔ میں نے کہا۔ میں بھی اسلام لانے

جا رہا ہوں۔

پھر ہم مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ خالد بن ولید نے اُٹھ کر آنحضرت کی بیعت کی اور مسلمان ہوئے۔ عمرو بن عاص کہتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس شرط پر بیعت کرتا ہوں کہ میرے سب گناہ معاف ہو جائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عمرو بیعت کرو اسلام اپنے سے پہلے سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت بھی سب گناہوں کو دور کرتی ہے۔ عمرو بن عاص کہتے ہیں: پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی۔

عثمان بن طلحہ کا قبول اسلام | ابن اسحاق کہتے ہیں بعض معتبر لوگوں کا بیان ہے کہ عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ نے بھی ان دونوں کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا تھا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں قرینہ کی جنگ ماہ ذی الحجہ میں ہوئی۔ اور یہ حج بھی مشرکوں ہی کے قبضہ میں رہا۔



دیگر غزوات

غزوہ بنی لحيان | ابن اسحاق کہتے ہیں بنی قریظہ کی جنگ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ذی الحجہ، محرم، صفر، ربیع الاول اور ربیع الثانی پانچ مہینے رہے۔ پھر چھ مہینے میں بنی لحيان کی جنگ کے لئے تشریف لے چلے اور اصحاب و جمیع یعنی حبیب بن مردیہ اور اس کے ساتھیوں کے بدلے کے لئے جنگ کا ارادہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر یہ کیا کہ ملک شام جانے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ یکبارگی دشمنوں پر جاڑیں اور مدینہ میں آپ نے ابن ام مکتوم کو حاکم مقرر کیا۔

منازل سفر | پھر مدینہ سے باہر نکل کر جبل غراب پر سے گزرے۔ یہ پہاڑ مدینہ کے ایک طرف شام کے راستہ پر ہے۔ پھر اس پہاڑ پر سے آپ مقام بشراء پر آئے اور وہاں سے صنف ذات الیہاد میں آئے۔ پھر یہاں سے پتھر بڑے میدان سے گزر کر سید سے راستہ پر آگئے اور یہاں سے آپ نے تیز رفتاری اختیار کی۔ یہاں تک کہ مقام غران میں جہاں بنی لحيان رہتے تھے پہنچے۔ غران ایک جنگل ہے اچھ اور عسکان کے درمیان میں اور اس کے قریب شہر سا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی بنی لحيان پہاڑیوں کی چوٹیوں اور گلیوں کے اندر بھاگ گئے تھے۔ آنحضرتؐ کو جب یہ حال معلوم ہوا تب آپ نے فرمایا۔ اگر ہم عسکان کی طرف اتر جائیں تو مکہ کے لوگ یہ خیال کریں گے کہ ہم مکہ کی طرف آ رہے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۴۰ سواروں کو لے کر عسکان کی طرف اتر گئے۔ اور پھر دو سواردوں کو آپ نے کراخ النعیم کی طرف روانہ کیا اور پھر خود مدینہ کی طرف واپس ہوئے۔

جابر کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا جس وقت آپ مدینہ کی طرف واپس ہوئے فرماتے تھے :-

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَ هَذَا الشَّقِيرُ وَ كَابَتِ الْمُنْقَلَبُ وَ سُوءِ الْمَنْظَرِ

فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ -

ترجمہ: میں سفر کی مشقت بڑے انجام، واپسی کے اندر وہ غم اور مال و اسباب کی بد حالی دیکھنے سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

اُونٹوں پر چھاپہ | بنی لمیان کے غزوہ سے آکر مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو تین ہی رات رہے تھے کہ عبید بن حصن بن حذافہ بن بدر فزاری غطفان کے چند سواروں کو لے کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اُونٹوں پر آ پڑا اور اُن کو لوٹ کر لے گیا ایک چرواہے کو جو بنی غفار میں سے تھا قتل کر گیا اور اُس کی عورت کو گرختہ کر کے لے گیا۔

غزوہ ذی قرد | ابن اسحاق کہتے ہیں پہلے جس شخص نے عبیدہ کو اُونٹ لے جاتے ہوئے دیکھا وہ سلمہ بن عمرو بن اکوع اُلمی تھے۔ صبح کے وقت یہ اپنی تیر کمان لگائے ہوئے کسی ضرورت کو جا رہے تھے اور طلحہ بن عبید اللہ کا غلام ایک گھوڑے کو ہنکاتا ہوا ان کے ساتھ جا رہا تھا۔ جب یہ دونوں ثنیۃ الوداع کے اوپر پہنچے۔ وہاں سے انہوں نے دشمنوں کے گھوڑے دیکھے اور چیخ کر اواز دی کہ دشمن کو دیکھ لیا ہے آ جاؤ۔ اور پھر سلمہ بن اکوع شیر کی طرح دشمنوں پر جا پڑے اور تیروں سے اُن کے دُخ پھیرنے شروع کر دیے۔ اور جب تیر پڑتے تھے کہتے تھے: **بِهَذَا حَادَا نَا ابْنُ الْأَكُوْعِ وَالْيَوْمَ يَوْمُ التَّرْتَعِ**۔

ترجمہ: اس تیر کو لو۔ میں اکوع کا بیٹا ہوں آج کا دن کینوں کی ہلاکت کا دن ہے۔ اور سلمہ یہ کہتے کہ جب دشمن اُن کی طرف کو مدھرتے تو یہ پیچھے مہاگ آتے اور پھر اُن کے تیر مارنے شروع کرتے۔

مسلمان شہسوار | اداوی کہتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن اکوع کی پکار سنی تو تمام مدینہ میں اعلان کر دیا کہ دشمن کے مقابل چلو۔ فوراً سوار آ حضرت کی خدمت میں آئے شروع ہوئے۔ سب سے پہلے جو سوار آئے وہ مقداد بن عمرو تھے۔ انہی کو مقداد بن اسود بھی کہتے ہیں۔ پھر مقداد کے بعد عباد بن بشر بن قش بن زعینہ بن زغوراء بنی حبلہ شہل میں سے اور سعد بن زید بنی کعب بن عبد اللہ شہل میں سے اور اسید بن ظہیر بنی حارثہ میں سے اور حکاکہ بن حصن بنی اسد بن غزیمہ میں سے اور ابو قتادہ طحٹ بن ربیع بن سلمہ میں سے اور ابو عیاش جعید بن زید بن حارثہ بنی نذیقہ میں سے آکر آپ کی خدمت میں جمع ہوئے۔ آپ نے سعد بن زید کو ان کا سردار مقرر کیا اور حکم دیا کہ ٹیلیوں کی تلاش میں جاؤ۔ میں بھی تم سے آ رہا ہوں۔

رسول اللہ کی نصیحت | راوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عیاش سے فرمایا۔ اگر تم اپنا گھوڑا کسی اچھے سوار کو دے دو تو بہتر ہے وہ تم سے پہلے لٹیروں سے جا ملے گا۔

ابو عیاش کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی اچھا سوار ہوں۔ پھر میں نے گھوڑے کو ایڑ لگائی۔ بندہ اپنی اس قدم بھی میرا گھوڑا نہ چلا کہ اُس نے مجھ کو پھینک دیا۔ تب مجھ کو اپنے قول پر تعجب ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم اپنے گھوڑے کو کسی اچھے سوار کو دے دو اور میں یہ کہتا ہوں کہ میں اچھا سوار ہوں۔ بنی زریق میں سے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابو عیاش کا گھوڑا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن معص بن قیس بن غلہ کو عنایت کیا تھا۔

سعد بن اکوع پیدل ہی لٹیروں کے عقب میں گئے تھے پھر ان کے بعد یہ سوار جا پہنچے۔

محرم کی سبقت اور شہادت | ابن اسحاق کہتے ہیں پہلا جو سوار لٹیروں کے پاس پہنچا یہ محرم بن نضد تھے جس کو اہل مہمل بھی کہتے ہیں اور بعض قہیر کہتے ہیں۔ جب مدینہ سے سواہ ہو کر روانہ ہونے لگے تو محمود بن مسلمہ کے باغ میں ایک گھوڑا راستی سے بندھا ہوا تھا وہ گھوڑا دوسرے گھوڑوں کی آواز سن کر ہنسنے اور جولاہی کرنے لگا۔ بنی عبد المطلب کی بعض عورتوں نے اُس گھوڑے کو باغ میں دوڑتے ہوئے دیکھ کر قہیر سے کہا کہ اے قہیر تم اس گھوڑے پر سواہ ہو جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملو قہیر نے کہا بہت اچھا اور پھر اُس پر سواہ ہو کر بہت جلدی قوم سے جا ملے اور اُن کو قتل کرنا شروع کیا اور اُن سے کہا کہ اسے بد معاشو! ذرا ٹھہر جاؤ تاکہ چاروں طرف سے مہاجرین اور انصار تمہاری مرکوبی کو آجائیں۔

لٹیروں میں سے ایک شخص نے قہیر پر حملہ کر کے ان کو شہید کر دیا اور ان کا گھوڑا بھاگ کر اپنے مقام پر آگیا اور کسی دشمن کے ہاتھ نہ آیا۔ اس جگہ میں مسلمانوں میں سے سوا قہیر کے کوئی شہید نہیں ہوا۔

ابن ہشام کہتے ہیں قہیر کے ساتھ وقاص بن مجرم مدلی بھی شہید ہوئے۔

مسلمانوں کے گھوڑوں کے نام | ابن اسحاق کہتے ہیں محمود کے گھوڑے کا نام ”ذولجہ“ تھا سعد بن زید کے گھوڑے کا نام ”لاحق“ تھا۔ بغداد کے

گھوڑے کا نام "بعرجہ" تھا اور بعض کہتے ہیں "سبحہ" تھا۔ عکاشہ بن محسن کے گھوڑے کا نام "ذولہ" تھا۔ اور ابو قتادہ کے گھوڑے کا نام "غزوہ" تھا۔ عباد بن بشر کے گھوڑے کا نام "ملاح" تھا۔ اسید بن ظہیر کے گھوڑے کا نام "مسلون" تھا۔ ابو عیاش کے گھوڑے کا نام "جلوہ" تھا۔ عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ محرز عکاشہ بن محسن کے گھوڑے پر سوار تھے اور اس گھوڑے کا نام جنح تھا۔ پس محرز کو شہید کر کے لیٹے ان کے گھوڑے بنح کو لے گئے۔

لیٹیروں کے مقتول | ابو قتادہ نے حبیب بن عیینہ بن حصن کو قتل کر کے جولٹیروں میں سے تھا اپنی چادر اس پر اوڑھا دی اور پھر لیٹیروں کے مقابلے پر چلے گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں ابن ام مکتوم کو حاکم بنا کر مسلمانوں کے ساتھ معرکہ میں تشریف لائے۔ مسلمانوں نے حبیب کو ابو قتادہ کی چادر اوڑھے ہوئے پڑا دیکھ کر اتالیق پڑھی اور سمجھے کہ ابو قتادہ شہید ہو گئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ابو قتادہ نہیں ہے بلکہ ابو قتادہ کا قتل کیا ہوا آدمی ہے۔ ابو قتادہ نے اس نے اپنی چادر اس کو اوڑھا دی ہے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ ابو قتادہ کا قتل ہے۔

اور عکاشہ بن محسن نے ادبار اور اس کے بیٹے عمرو بن ادبار کو ایک اونٹ پر بیٹھے دیکھ کر ایک نیزہ ایسا مارا کہ دونوں کے پاؤں ہو گیا اور دونوں قتل ہو گئے اور مسلمانوں نے کچھ اونٹ لیٹیروں سے چھڑا لےئے پھر رسول اکرم مسلمانوں کے ساتھ مقام ذی قردین جا کر اترے اور ایک دن رات وہاں قیام کیا۔

اسی مقام پر سلمہ بن اکوع نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر تو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ روانہ فرمائیں تو باقی اونٹ بھی میں لیٹیروں سے چھڑا کر لائن اور لیٹیروں کو بھی گرفتار کر کے حاضر کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ لیٹے قبیلہ غطفان میں آج شام کو جا پہنچیں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے اندر تلو تلو آدمیوں میں ایک ایک اونٹ تقسیم فرمایا اور مدینہ میں واپس تشریف لے آئے۔

غفاری کی بیوی کی نذر | غفاری کی بیوی آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کے اوتوں میں سے ایک اوتنی پر سوار ہو کر آپ کے پاس آئی اور سارا واقعہ ابتداء سے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ پھر کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی تھی۔ کہ اگر خدا تجھ کو اس اوتنی پر بھات دے گا تو میں اس کی قربانی کروں گی۔ عورت کی اس بات سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔ اور فرمائیے گئے۔ تو نے اس اوتنی کے لئے بڑا بدلہ تجویز کیا۔ ایک تو خدا تجھ کو اس پر بھات دے۔ پھر تو اس کی قربانی کرے۔ یہ گناہ کی بات ہے اور گناہ میں نذر نہیں ہوتی۔ اور نہ اس چیز میں نذر ہوتی ہے جس کی تو مالک نہ ہو۔ یہ اوتنی تو میرے اوتوں میں سے ہے۔ تیری ملکیت نہیں ہے اس لئے تو خدا کی برکت کے ساتھ اپنے گھر جا۔



باب ۱۱

غزوہ بنی مصطلق

غزوہ بنی مصطلق | غزوہ ذی قرد کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں جہادی لائحہ عمل اور رجب کا مہینہ گزار کر شعبان ۶ھ ہجری میں غزوہ کی شائع بنی مصطلق پر جہاد کی تیاری کی اور مدینہ میں ابوذر غفاری اور یحییٰ بن عبد اللہ لیسٹی کو حاکم مقرر فرمایا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ بنی مصطلق آپ سے جنگ کے لئے تیاری کر رہے ہیں اور ان کا سردار حارث بن ابی ہزار ہے جو آنحضرت کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت جویریہ کا باپ تھا۔

آنحضرت اس خبر کے سنتے ہی صحابہ کا لشکر لے کر ان کی طرف روانہ ہوئے اور مقام مرسیعہ میں جو ان کے ایک چشمہ کا نام تھا دونوں لشکروں کی ملاقات ہوئی۔ یہ مقام ساحل سمندر کے قریب قدید کے کنارہ پر ہے۔

دونوں لشکروں میں خوب جنگ ہوئی اور قتل و قتل کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غالب کیا۔ بہت سے مشرکین قتل ہوئے اور مسلمانوں نے ان کی عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر لیا۔

راوی کہتا ہے بنی کلب بن عوف بن عامر بن لیث بن بکر میں سے ایک مسلمان ہشام بن صباہ کو انصار میں سے عبادہ بن صامت کے گروہ کے ایک شخص نے دشمن سمجھ کر انجان میں قتل کر دیا۔

عبداللہ بن ابی کی فتنہ پر داندی | اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پناہ دیا ہوا بنی غفار میں سے ایک شخص جبہ بن مسعود تھا۔ یہ بھی اپنے گھوڑے کو پانی پلانے لایا اور سنان بن دہرج بن عوف بن خزرج کا حلیف بھی چشمہ پر آیا۔ اور ان دونوں یعنی سنان اور جبہ میں لڑائی ہو گئی۔

پھر ان دونوں نے اپنی اپنی حمایت کے لئے لوگوں کو پکارا۔ جہاں نے مہاجرین کو آواز دی اور سنان نے انصار کو آواز دی۔ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کو غصہ آیا۔ اُس نے انصار کو حضورؐ اور مہاجرین کے خلاف آمجاد کرنے کے لئے کہا کہ تم لوگوں نے ان مہاجرین کو اپنے شہر میں اور اپنے گھروں میں جگہ دی اور ان کو پرویش کیا۔ واللہ اب جو ہم مدینہ میں واپس جائیں گے تو ضرور عزت والا ذلت والے کو مدینہ سے نکال دے گا۔ پھر انصار سے مخاطب ہو کر کہا کہ یہ سارا تمہارا قصور ہے۔ تم نے اپنے مالوں میں سے ان کو حصہ دیا اور اپنے گھروں میں رکھا۔ اگر تم اپنے ہاتھ ان لوگوں سے روک لیتے تو یہ کیوں اور چلے جاتے۔

رسول اللہ کو خیر | جس وقت عبداللہ بن ابی یہ گفتگو کر رہا تھا ایک نو عمر شخص زید بن ارقم نام کا وہاں کھڑا ہوا یہ گفتگو سن رہے تھے جب عبداللہ بن ابی کہہ چکا۔ زید بن ارقم نے ساری خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر بیان کی۔ یہ اُس وقت کا ذکر ہے جب رسول اللہؐ دشمن کی مہم سے فارغ ہو چکے تھے اور عمر بن خطاب بھی حضورؐ کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ عمر بن خطاب نے عرض کیا یا رسول اللہ! عباد بن بشر کو حکم فرمایا تاکہ وہ نوڈا جا کر عبداللہ بن ابی کو قتل کر دیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے عمر! لوگ یہ کہیں گے کہ محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔ مگر میں اس وقت یہاں سے کوچ کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ پھر حضورؐ نے اُسی وقت لشکر کے وہاں سے کوچ کرنے کا حکم دیا۔ حالانکہ وہ وقت آپؐ کے کوچ کرنے کا نہ تھا۔ آنحضرتؐ کے حکم فرماتے ہی لشکر نے کوچ کیا۔ عبداللہ بن ابی کو خبر پہنچی کہ حضورؐ کو میری گفتگو کی خبر ہو گئی ہے اور زید بن ارقم نے حضورؐ سے کہہ دیا ہے وہ اُسی وقت دوڑا ہوا آنحضرتؐ کی خدمت میں آیا اور شکم کھائی کہ میں نے ایک حرف نہیں کہا ہے۔ انصار میں سے جو لوگ اُس وقت آنحضرتؐ کی خدمت میں موجود تھے انہوں نے عبداللہ بن ابی کی طرف سے دُعا الوقتی کے لئے آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! زید بن ارقم تجھ سے ضرور اس سے بیان کرنے میں غلطی ہو گئی ہوگی۔

اسید بن حنفیر سے | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو | اس مقام سے روانہ ہوئے تو اسید بن حنفیر نے حاضر ہو کر آپؐ کو سلام کیا اور عرض کیا یا نبی اللہ! آپؐ نے آج ایسے وقت میں کوچ فرمایا ہے کہ اس وقت آپؐ کبھی روانہ نہ ہوتے تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کیا تم نے اپنے ساتھی کی بات

نہیں سنی کہ اُس نے کیا کہا ہے؟ اُسید نے عرض کیا یا رسول اللہ کس ساعتی کی؟ فرمایا عبداللہ بن ابی کی۔ اُسید نے عرض کیا وہ کیا کہتا ہے؟ فرمایا اُس نے کہا ہے کہ جب وہ مدینہ میں پہنچے گا تو عزت والا ذلت والے کو نکال دے گا۔ اُسید نے کہا یا رسول اللہ! بس تو آپ ہی اُس کو مدینہ سے نکالیں گے۔ اگر آپ چاہیں گے۔ خدا کی قسم! آپ ہی عزت والے ہیں اور وہ ذلیل ہے۔ پھر اُسید نے عرض کیا یا رسول اللہ عبداللہ بن ابی کے لئے لوگوں نے تلج بنایا تھا کہ اس کو بادشاہ بنائیں گے۔ مگر آپ کے تشریف لانے سے وہ بات ختم ہو گئی۔ اس سبب سے وہ خیال کرتا ہے کہ آپ نے اس کی بادشاہت چھین لی۔ آپ اُس کی بات پر توجہ نہ فرمائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس وقت کو چ فرمانے کا سبب یہی تھا کہ لوگ اس گفتگو سے ڈک جائیں۔ پھر رسول اللہ اُس دن بھر چلے احداثات بھر چلے جب صبح ہوئی تو دھوپ نے لوگوں کو ستایا۔ آخر نبی کریم ایک مجتہد اترے اور سب لوگ سو گئے۔ پھر آپ بجا آئے راستہ پر تشریف لائے اور ایک چشمہ پر جس کو بقعہ کہتے تھے فروکش ہوئے۔

رفاعہ بن زید کی ہلاکت | پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام سے روانہ ہوئے تو ایک ایسے زور کی آندھی چلی جس سے لوگ بہت پریشان ہوئے۔ آنحضرت نے فرمایا تم لوگ پریشان نہ ہو یہ آندھی ایک بڑے کافر کی موت کی وجہ سے چلی ہے۔ چنانچہ جب مدینہ میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ رفاعہ بن زید بن تابوت مر گیا تھا یہ منقول کا سردار اُن کا مرگہ وہ تھا۔

ابن ابی کے بارے میں آیات قرآنی | متعلق آیات نازل ہوئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن ارقم کا کان پکڑ کر فرمایا کہ اس نے اپنے کان سے سن کر اللہ تعالیٰ کی محبت کے سبب سے مجھ سے بیان کیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں جملہ ابن عبداللہ بن ابی نے بھی اپنے باپ کے اس قول کو سنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ میرے باپ عبداللہ بن ابی کو قتل کرانا چاہتے ہیں اُس بات کی وجہ سے جو آپ نے اُس کی سنی ہے۔ اگر آپ ضرور ہی اس کام کو کرنا چاہتے ہیں تو مجھ کو حکم دیجئے کہ میں اُس کا سر آپ کی خدمت میں حاضر کروں۔ واللہ خذرج اس بات کو جانتے ہیں کہ مجھ سے زیادہ کوئی شخص اپنے باپ کے ساتھ

نیکی کرنے والا نہیں ہے۔ اور مجھ کو یہ خوف ہے کہ اگر میرے سوا کسی اور شخص کو آپ نے اُس کے قتل کا حکم دیا اور اُس نے قتل کیا تو مجھ کو ہرگز گوارہ نہ ہوگا کہ میں اُس کو زندہ زمین پر چھوڑ دوں۔ پھر میں اُس مومن کو کافر کے بدلہ میں قتل کرنے سے دوزخ میں جاؤں گا۔ اس سے بہتر یہی ہے کہ میں خود ہی اُس کو قتل کر دوں۔ نبی کریمؐ نے فرمایا نہیں ہم اُس کو قتل نہیں کر سکتے بلکہ اس کی محبت کو اپنے ساتھ اچھا رکھنا چاہتے ہیں۔

پھر اس کے بعد عبداللہ بن ابی جب کوئی ایسی فتنہ انگیزی کرتا تو اُس کی قوم اُس کو سخت و سست کہتی تھی۔ اس وقت آنحضرتؐ نے عمر بن خطاب سے فرمایا کہ اے عمر جس دن تم نے مجھ سے اس کے قتل کرانے کے لئے کہا تھا اگر میں اس کو قتل کر دیتا تو لوگ مجھ سے بدظن ہو جاتے اور اب اگر انہیں لوگوں کو میں اس کے قتل کا حکم کروں تو وہ خود اس کو قتل کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں واللہ میں نے جان لیا کہ بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے میری رائے سے افضل و بہتر ہے۔

مقیس کی جیلہ جوئی | ابن اسحاق کہتے ہیں مقیس بن صبابہ مکہ سے بظاہر مسلمان ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں مسلمان ہو کر آیا ہوں اور اپنے بھائی کا خون بہا چاہتا ہوں یعنی ہشام بن صبابہ کا جو کہ مسلمانوں نے خطا سے قتل کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خون بہا دے دیا۔ یہ چند روز تو مسلمان رہا پھر اپنے بھائی کے قاتل کو غفلت میں موقع پا کر قتل کر کے مکہ واپس ہو گیا اور اسلام سے بھی پھر گیا۔

مقتولین بنی مصطلق | ابن ہشام کہتے ہیں بنی مصطلق کی جنگ میں مسلمانوں کا یہ شعار تھا یا منصور اُمّت اُمّت۔

ابن اسحاق کہتے ہیں بنی مصطلق میں سے اس جنگ میں چند لوگ قتل ہوئے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ نے مالک اور اُس کے بیٹے کو قتل کیا اور عبدالرحمن بن عوف نے ایک شہ سوار کو جس کا نام احمربا اُجمیر تھا قتل کیا۔

اس جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھ بہت سے قیدی آئے جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں تقسیم کیا۔ ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث بن ابی مرزہ بھی انہی قیدیوں میں سے تھیں۔

اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں کو تقسیم فرمایا تو جویریہ بنت حارث ثابت بن قیس بن شماس کے حصہ میں آئیں یا اُس کے چچا زاد بھائی کے حصے میں آئی تھی۔ غرضیکہ جویریہ نے کتابت کر لی اور جویریہ نہایت خوب صورت طاعت والی تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جویریہ کو میں نے اپنے حجرہ کے دروازے پر آتے ہوئے دیکھا اور اُن کا آنا مجھے ناگوار گزرا۔ کیونکہ مجھے خیال تھا کہ جویشن ان کا میں نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی دیکھیں گے پھر جویریہ آنحضرت کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں حارث کی بیٹی جویریہ ہوں جو اپنی قوم کا سردار تھا۔ اور جو مصیبت مجھ کو پہنچی ہے وہ آپ پر پوشیدہ نہیں ہے۔ میں ثابت بن قیس یا اُس کے چچا زاد بھائی کے حصہ میں آئی تھی۔ میں نے اُس سے کتابت کر لی ہے اور اب میں آپ کی خدمت میں اس لئے آئی ہوں کہ آپ میرے مال کتابت کے ادا کرنے میں امداد فرمائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جویریہ کیا اس سے بہتر بات کی بھی نہیں ضرورت ہے؟ جویریہ نے عرض کیا وہ کیا بات ہے؟ فرمایا وہ بات یہ ہے کہ میں تمہارا مال کتابت ادا کر دیتا ہوں تم مجھ سے شادی کر لو۔ جویریہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے قبول ہے۔

جب یہ خبر لوگوں میں پھیل گئی کہ آنحضرت نے جویریہ بنت حارث سے شادی فرمائی ہے تو لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس رشتہ کے سبب سے بنی مطلق کے قیدیوں کو چھوڑ دیا۔ اور آپ کے شادی فرمانے سے اُسی روز ایک سو قیدی، قید سے آزاد ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے نزدیک جویریہ سے بڑھ کر کوئی عورت اپنی قوم کے لئے بابرکت نہیں تھی۔

حادث کا قصہ ابن ہشام کہتے ہیں ایک روایت یہ ہے کہ جب رسول اللہ غزوہ بنی مطلق سے واپس تشریف لارہے تھے اور ساتھ جویریہ بنت حارث بھی تھیں۔

آپ لشکر کے انتظام میں بھی معروف تھے تو آپ نے جویریہ کو بطور ولایت ایک انصاری کے ہاں رہنے دیا۔ اور انہیں حفاظت سے رکھنے کا حکم دیا۔ پھر جب آپ مدینہ تشریف لے آئے تو حارث بن ابوضراہ اپنی بیٹی کا فدیہ لے کر آیا۔ جب وہ حقیق کے مقام پر پہنچا تو اُس نے لپٹے

لے آنا کی بھانڈی سے کینڑیا غلام لے کر وہ رقم ادا کر کے بائی حاصل کر لیتا ہے جسے کاتب کہتے ہیں۔ (ترمذی)

ان اونٹوں پر ایک نظر ڈالی جو فریے کے لئے لایا تھا ان میں سے دو اونٹوں کا اُسے لالچ آیا۔ اُس نے انہیں حقیق کی ایک گھاٹی میں چھپا دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے محمد! تم میری بیٹی کو لے آئے ہو۔ یہ اُس کا فریہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :-

”وہ دو اونٹ کہاں ہیں جنہیں تم نے حقیق کی فلاں گھاٹی میں چھپا دیا ہے ؟“
 حادثہ یہ سن کر بولا - اَلْهَذَا اَنْ تَاِلَةَ اِلَآءِ اللّٰہِ وَاَنْتَ مُنْحَقٌ تَرَسُوْلُ اللّٰہِ ؟
 ”کیوں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ محمد اللہ کے رسول ہیں۔“

واللہ اس معاملے سے اللہ کے سوا کوئی مطلع نہیں ہو سکتا تھا۔ چنانچہ حادثہ اُس کے دو بیٹوں اور اُس کی قوم کے چند افراد نے اسلام قبول کر لیا۔ وہ دونوں اونٹ آدمی بھیج کر منگوائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ ان کی بیٹی جو بڑیہ انہیں واپس کر دی گئیں۔ یہ بھی اسلام لے آئیں اور اس پر سختہ ہو گئیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے والد کو نکاح کا پیغام دیا۔ انہوں نے نکاح کر دیا اور چار سو درہم ہر مقررہ ہو گیا۔

زکوٰۃ کی وصولی اور بنی مصطلق | ابن اسحاق کہتے ہیں جب یہ لوگ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ جب ولید ان کے پاس پہنچا تو ان لوگوں کو غمیر ہوئی اور یہ استقبال کے لئے سوار ہوئے۔ ولید ان کی جماعت کو دیکھ کر یہ سمجھا کہ یہ لوگ میرے قتل کو آپسے ہیں اور بغیر تحقیق کے بھاگ کر آنحضرت کی خدمت میں چلا آیا اور یہ بیان کیا کہ یا رسول اللہ! وہ لوگ میرے قتل پر آمادہ ہو گئے اور زکوٰۃ نہیں دی۔

مسلمانوں کو اس بیان سے بہت غصہ آیا اور اُن پر جہاد کا ارادہ کیا۔ یہاں تک کہ آنحضرت نے بھی جہاد کا قصد فرمایا۔ مسلمان اسی ارادہ میں تھے کہ بنی مصطلق کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں چلا آیا اور بیان کیا کہ یا رسول اللہ! ہم نے سنا ہے کہ جب آپ کا پیغامبر ہمارے پاس آیا تو ہم اُس کے استقبال کے لئے نکلے اور ہم اُس سے زکوٰۃ بھی دینا چاہتے تھے۔ مگر وہ خود بخود بھاگ آیا اور اُس نے آپ سے کہا کہ ہم اُس کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ واللہ! ہم

اس لئے نہیں نکلے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا
قَوْمًا بِعَهْدِهِمْ فَتُصْبِحُوا هَلَاكًا مَّا فَعَلْتُمْ كَادَ مِنْهُمْ هَدًى وَاعْلَمُوا أَن
رَفِيقَكُمْ رَسُولٌ ۚ لَّوِ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ ۚ وَالْ

ترجمہ :- اے مسلمانو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو اچھی طرح اس کی تحقیق کر لو۔
ایسا نہ ہو کہ تم نادانی سے کسی قوم پر جا بڑھو۔ پھر اپنے کٹھ سے پشیمان ہو۔ اور جان لو کہ تم
میں رسول خدا موجود ہیں۔ اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہارا کھانا نہیں تو تم مشکل میں
پڑ جاؤ گے۔“

اور حضورؐ اس سفر سے واپس چلے آئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کے
قریب پہنچے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی آپؐ کے ساتھ تھیں اور اسی سفر میں
انک کا واقعہ ہوا۔



واقعہ افک

حضرت عائشہؓ کی روایت حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تھے تو اپنی اداہج مطہرات کو ساتھ

لے جانے کے معاملے میں قرعہ ڈالتے تھے۔ جس کا قرعہ نکل آتا اُس کے ساتھ سفر کرتے۔ جب بنی مصلح کا غزوہ ہوا تب بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرعہ ڈالا اور حضرت عائشہؓ کا قرعہ نکلا۔ فرماتی ہیں آپؐ مجھ کو لے کر تشریف لے گئے۔ فرماتی ہیں اور عورتیں بدن کی بیماری تھیں اور میں ہلکی تھی۔ میں ہودج میں بیٹھ جاتی تھی اور لوگ میرے ہودج کو اٹھا کر کس دیتے تھے۔ پھر اونٹ لے کر چلے جاتے تھے۔ فرماتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو ایک منزل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیام فرمایا۔ اور رات کا کچھ حصہ وہیں گزارا۔ پھر رات ہی میں کوچ کا حکم دیا اور لوگ روانہ ہونے لگے۔ میں دفع ضرورت کے لئے گئی ہوئی تھی۔ وہاں میری گردن سے ایک ہار نکل پڑا۔ میں اُس کو ڈھونڈنے لگی مگر وہ مجھ کو نہ ملا۔ پھر جو میں اپنے مقام پر آئی تو میں نے دیکھا کہ لوگ کوچ کر رہے تھے۔ میں پھر اس ہار کو ڈھونڈنے چلی آئی اور وہ مجھ کو مل گیا۔ پھر جب میں واپس آئی تو میں نے دیکھا کہ وہ لوگ چلے گئے تھے اور مجھ کو ہودج میں بیٹھا ہوا سمجھ کر میرا ہودج اونٹ پر کس کر لے گئے تھے۔

صفوان بن معطل پھر میں نے لشکر کے لوگوں کو تلاش کیا۔ وہاں ایک بھی آدمی نہ تھا۔ مجھ کو نہایت قلق اور بے چینی ہوئی اور میں اُسی جگہ لیٹ رہی تاکہ جو

کوئی مجھ کو ڈھونڈنے آئے وہیں دیکھ لے۔ پھر صفوان بن معطل سلمیٰ میرے پاس سے گزرے۔ اور میں لیٹی ہوئی تھی۔ صفوان لشکر سے کسی ضرورت کے سبب سے پیچھے رہ گئے تھے۔ صفوان نے میری سیاہی دیکھی اور میرے قریب آئے اور صفوان نے پردہ کا حکم ہونے سے پہلے مجھے

دیکھا تھا۔ اب جو انہوں نے مجھ کو دیکھا کہنے لگے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ اور میں اپنے کپڑے پیٹھے ہوئے تھی۔ صفوان نے مجھ سے کہا کیا حال ہے خدا آپ پر رحم کرے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے صفوان کو جواب بد دیا۔ پھر صفوان نے اپنا اونٹ میرے قریب کیا اور خود پیچھے ہٹ گئے۔ میں اُس پر سوار ہوئی اور صفوان اُس کی ٹکیل کپڑے کرا گئے ہوئے اور لشکر کی تلاش میں تیزی کے ساتھ دعاء ہوئے۔ یہاں تک کہ جب صبح ہو گئی اور لشکر شہر تو صفوان مجھ کو لے کر پہنچے اور تھمت لگانے والوں کو جو کچھ کہنا تھا انہوں نے کہا مجھ کو اس کی کچھ خبر نہ تھی۔

تھمت کے اثرات | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش زد ہوئی اور میرے والدین کو بھی پہنچی۔ مگر کسی نے مجھ سے ذکر تک نہیں کیا۔ صرف اتنی بات ہوئی کہ اس سے پہلے جب میں بیمار ہوتی تھی تو حضرت میری دلجوئی الٰہ فرمایا کرتے تھے۔ اس مرتبہ میں نے آپ کی وہ توجہ اپنے حال پر نہ دیکھی۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آتے تو میری والدہ ام رومان سے جو بیماری میں میرے پاس تھیں نقطہ اتنا فرماتے کہ اب کیسی ہیں۔ پس اس سے زیادہ اور کچھ نہ فرماتے۔

حضرت عائشہ کو اصل واقعہ کا علم | حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب میں نے یہ حالت دیکھی تو میں اپنے ماں باپ کے ہاں اس بیماری کے دنوں میں رہ آؤں۔ حضورؐ نے فرمایا تمہیں اختیار ہے۔ پس اپنے والدین کے پاس گئی اور اس وقت تک مجھ کو اس تھمت کی کچھ خبر نہ تھی اور درد کی تکلیف سے میں بہت کمزور اور ناتواں ہو گئی تھی۔ اور ہم لوگوں کے گھروں میں اس طرح کے بیت الخلاء نہ تھے جیسے عجم کے لوگوں میں رکم ہے کہ گھر میں بیت الخلاء بناتے ہیں۔ ہم لوگ جنگل میں شہر کے باہر قضاء حاجت کو جایا کرتے تھے اور عورتیں رات کو حائض تھیں۔ فرماتی ہیں کچھ اوپر ہیں راتوں کے بعد میں قضاء حاجت کو ام سلمہ بنت ابی رہم بن مطلب بن عبد مناف کے ساتھ چلی۔ ام سلمہ کی ماں مخزومہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم کی بیٹی ابولکھثیہ کی خالہ تھیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ام سلمہ نے راستہ میں مجھ سے کہا کہ مسلح کو خدا خراب کرے (مسلح کا نام عورت تھا) عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے کہا تم ایسے شخص کو اس طرح کہتی ہو جس نے ہجرت کی ہے اور بدر میں شریک ہوا ہے ام سلمہ نے کہا اے ابوبکر کی بیٹی کیا تجھ کو خبر نہیں ہے کہ مسلح نے کسی بات کہی ہے؟ میں نے کہا مجھے کچھ خبر نہیں ہے۔ ام سلمہ نے تھمت کا سارا واقعہ مجھ سے بیان کیا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اس خبر کو سن کر میں ایسی بد حال ہوئی کہ قضاء حاجت سے پوری طرح فراغت بھی حاصل نہ کر سکی۔ پھر واپس گھر آئی اور اس قدر روئی کہ رونے کے صدمہ سے قریب تھا کہ میرا جگر ٹھٹھ جائے اور میں نے اپنی ماں سے کہا کہ لوگ میرے بارے میں کیا کیا باتیں کہہ رہے ہیں اور تم نے مجھ سے ایک بات نہ کہی۔ میری والدہ نے کہا اے بیٹی! تم کچھ رنج نہ کرو۔ خدا کی قسم جس شخص کے پاس غیب صورت بیوی ہوتی ہے اور وہ اس کو چاہتا ہے اور سوچیں بھی ہوتی ہیں تو اس پر ضرور لوگ تہمت لگاتے ہیں۔

رسول اللہ کا رنج و ملال حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور مجھ کو اس کی کچھ خبر نہ تھی کہ آپؐ کیا بیان فرمائیں گے۔ تو آپؐ نے خدا کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر فرمایا اے لوگو! کیا بات ہے کہ بعض آدمی میرے گھر کے لوگوں کے بارے میں مجھ کو تکلیفیں پہنچاتے ہیں اور حق کے خلاف کہتے ہیں۔ واللہ میں نے اپنے گھر کے لوگوں میں بھڑ بھلائی کے اور کچھ نہیں دیکھا اور ایسے شخص کے بارے میں کہتے ہیں جس کو میں بہت نیک جانتا ہوں اور میرے گھروں میں سے کسی گھر میں صرف میرے ساتھ ہی داخل ہوتا ہے۔

تہمت لگانے والے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اس تہمت کا بانی عبداللہ بن ابی بن سلول تھا اور غزوہ کے چند لوگ جن میں صلح اور عہد بنت حشیش بھی تھے اس کے ساتھ شریک تھے اور عہد کے شریک ہونے کا یہ سبب تھا کہ عہد کی بہن زینبؓ رسول اللہؐ کی زوجہ تھیں اور آپؐ کو جو التفات میری جانب تھا وہ انوار میں سے کسی اور سے نہ تھا۔ زینبؓ کو تو خدا نے ان کی دینداری کے سبب رشک و حسد سے محفوظ رکھا۔ مگر عہد بہن کی خاطر مجھ سے خیر رکھتی تھی اور اسی سبب اس تہمت میں شریک ہوئی۔ جب رسول اللہؐ نے صلح میں یہ تقریر کی تو اُمید بن حبیر نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر یہ تہمت اٹھانے والے لوگ اوس میں سے ہیں تو میں ان کی سزا دہی کے لئے کافی ہوں۔ اور اگر وہ ہمارے بھائی غزوہ جیوں میں سے ہیں تو آپؐ مجھ کو حکم فرمائیں۔ واللہ وہ اس لائق ہیں کہ ان کی گردنیں ماری جائیں۔

کشییدگی عائشہؓ فرماتی ہیں اُمید کا یہ کلام سن کر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے اور کہا واللہ تو مجھوٹا ہے۔ تو نے یہ بات اس سبب سے کہی ہے کہ تو جانتا ہے کہ وہ لوگ غزوہ جیوں میں سے ہیں اگر وہ تیری قوم میں سے ہوتے تو ہرگز تو یہ بات نہ کہتا۔ تو ہرگز ان کی گردنیں نہیں مار سکتا۔ اُمید نے کہا خدا کی قسم! تو مجھوٹا ہے اور تو منافق ہے جو منافقوں کی حمایت کرتا ہے اور

یہاں تک کہ ان دونوں میں بدد بانی ہوئی۔ قریب تھا کہ اوس اور خزرج میں جنگ ہو جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت منبر پر سے اتر کر گھر میں تشریف لے آئے اور علی بن ابی طالب اور اُسامہ بن زید کو بلا کر مشورہ کیا۔ اُسامہ نے تو میرے حق میں اچھی باتیں کیں اور کہا یا رسول اللہ! یہ خبر بالکل جھوٹ ہے میں آپ کے اہل کی نسبت بجز بھلائی کے اور کچھ نہیں جانتا۔ اور علی نے عرض کیا یا رسول اللہ! خود توں کی کچھ کمی نہیں ہے۔ آپ بہت سی شادیاں کر سکتے ہیں۔ آپ اس لڑکی سے دریافت فرمائیں۔ یقین ہے وہ آپ سے سچ سچ کہہ دے گی۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو دریافت کرنے کے لئے بلایا۔ اور علی نے بریرہ کو خوب مارا اور کہا رسول اللہ سے سچ سچ بیان کرنا۔ بریرہ نے کہا میں نے کچھ بُرائی نہیں دیکھی اور میں عائشہؓ میں کوئی عیب نہیں پاتی۔ میں اُٹھا گوندھ کر رکھتی ہوں اور عائشہؓ سے کتنی ہوں اس کو دیکھتی رہتا ہوں۔ مگر وہ سو جاتی ہے اور اُٹھا بکری کا لہتی ہے (اس کے سوا اور کچھ عیب نہیں)۔

حضرت عائشہؓ کا رنج و ملال | عائشہؓ فرماتی ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے۔ میرے ماں باپ اور انصار کی ایک عورت میرے پاس بیٹھے تھے میں بھی رو رہی تھی اور وہ عورت بھی رو رہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آکر بیٹھے اور خدا کی حمد و ثناء بیان کر کے فرمایا اے عائشہ! جو خبر لوگوں میں تمہاری نسبت مشہور ہو رہی ہے تم نے بھی سنی ہے۔ اگر وہ سچ ہے تب تم خدا سے توبہ کر لو۔ خدا بندے کی توبہ کو قبول فرماتا ہے۔ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے میری آنکھوں میں آنسوؤں پڑے۔ اور میں نے انتظار کیا کہ میرے ماں باپ آپ کو کچھ جواب دیں گے مگر وہ پُپ بیٹھے رہے اور میں اپنے آپ کو اس مرتبہ کا سمجھتی نہ تھی کہ میری بریت خداوند تعالیٰ قرآن شریف میں نازل فرمائے گا جو مسجدوں میں اور نماز میں پڑھی جائے گی۔ ہاں یہ خیال کرتی تھی کہ شاید اللہ تعالیٰ کوئی خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح کا دکھا دے جس میں میری بریت آپ کو معلوم ہو جائے یا خدا خبر دیدے۔

فرماتی ہیں میں نے اپنے والدین سے کہا تم آنحضرت کو میری طرف سے جواب کیوں نہیں دیتے؟ انہوں نے کہا ہم کیا جواب دیں کوئی جواب ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔

صبر جمیل | فرماتی ہیں میں نہیں جانتی کہ کسی گھر پر ایسی آفت نازل ہوئی ہوگی جو ان دنوں میں ابو بکرؓ کے گھر پر نازل ہو رہی تھی۔ فرماتی ہیں جب میرے ماں باپ نے کچھ جواب

نہ دیا تو میں زیادہ رونے لگی اور میں نے کہا میں خدا سے کس بات کی توبہ کروں۔ اگر میں انکار کرتی ہوں تو کسی کو یقین نہ آئے گا اور اگر اقرار کرتی ہوں تو خواہ مخواہ کی بکرائی اور بدنامی جس سے میں بالکل بری ہوں اپنے دُستے لے لوں۔

پھر میں نے حضرت یعقوب کا نام یاد کیا تو ان کا نام مجھے یاد نہ آیا تب میں نے کہا یوسف کے باپ کی طرح میں کشتی ہوں :

فَصَبَّرْ جَبِينِي ۖ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ؕ

”پس صبر و شکر بہتر ہے اور خدا ہی مددگار ہے اُس بات کے آشکارا کرنے پر جو تم بیان کرتے ہو“

فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی وہیں بیٹھے ہی **نزول وحی اور برأت کی خوشخبری** آئی تھی کہ وحی کی آمد ہوئی اور آپ کے سر کے نیچے چڑھے

کا ٹیکہ لکھ دیا گیا اور چادر اوڑھادی گئی۔ جب میں نے یہ دیکھا تو میں کچھ نہ گھبرائی کیونکہ میں جانتی تھی کہ میں پاک و صاف ہوں خدا مجھ پر ظلم نہ کرے گا بلکہ ضرور میری بریت ظاہر فرمائے گا۔ مگر میرے والدین کو ایسا صدمہ تھا کہ قریب تھا اُن کی روح پرواز کر جائے۔ اس خوف سے کہ کہیں اللہ تعالیٰ لوگوں کی تمہمت کے مطابق آیت نازل نہ فرمائے۔ پھر جب وحی تمام ہو چکی حضور بدیعہ کر پیشانی پر سے پسینہ صاف کرنے لگے اور فرمایا اے عائشہ! خوش ہو جاؤ کہ اللہ نے تمہاری بریت نازل فرمائی۔ میں نے کہا الحمد للہ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور جو آیات نازل ہوئی تھیں اُن کو لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنایا۔ پھر مطح بن اثاثہ اور حسان بن ثابت اور عذہ بنت حبشہ کو حدیث لگانے کا حکم فرمایا۔ کیونکہ یہی لوگ اس تمہمت کی اشاعت کا باعث تھے۔ پس حدان پر لگائی گئی یعنی ہر ایک کو اتنی آتشی کوڑے لگے۔

ابو ایوبؓ اور اُن کی اہلیہ | ابن اسحاق کہتے ہیں حضرت ابو ایوبؓ خالد بن زید انصاری کی بیوی اُم ایوبؓ نے اُن سے کہا۔ ابو ایوب تم سُنّے ہو کہ لوگ

عائشہؓ کے حق میں کیا کہہ رہے ہیں؟ ابو ایوبؓ نے کہا ہاں میں سُنّتا ہوں۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ اے اُم ایوب کیا تم ایسا فعل کر سکتی ہو؟ اُم ایوبؓ نے کہا خدا کی قسم میں ایسے فعل کی مرتکب نہیں ہو سکتی جس کی تمہمت لوگ عائشہؓ پر لگا رہے ہیں۔ ابو ایوبؓ نے کہا پھر عائشہؓ جو تم سے افضل و بہتر ہیں وہ کب ایسے فعل کی مرتکب ہو سکتی ہیں۔

آیات قرآنی | اور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اہل انکب کا اس طرح ذکر فرمایا ہے:-

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِإِلَافٍ غَلِيظَةٍ مُّثَلَّصَةٍ لَا تُحْصَوْنَ فَشَرٌّ مُّكْمَلٌ هُوَ خَيْرٌ
لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبَاسَهُ
مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ط

ترجمہ:- بے شک جن لوگوں نے یہ طوفان اٹھایا ہے وہ تم ہی میں کا ایک گروہ ہے اس کو تم اپنے
حق میں بُرا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے ان بہتان والوں میں سے ہر شخص نے بتان گناہ
سمیٹ ہے اُس کی سزا پائے گا اور جس نے اس بہتان کا بڑا حصہ ان لوگوں میں سے لیا ہے
اُس کے لئے بڑا (سخت) عذاب ہے۔

لَوْ لَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ كَلَّتِ الْمَوْتُ مَوْتًا وَالْمُؤْمِنَاتُ يَا نُفُوسُ خَيْرًا ط
مسلمانو جب تم نے ایسی بات سنی تو مومن مردوں اور عورتوں نے اپنے مومن بھائی بہنوں کے
حق میں نیک گمان کیوں نہ کیا۔

إِذْ تَلَقَوْاْ هَآءِ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ يَا قَوْمِ هَآءِ مَا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ ط
وَتَحْصِبُونَهُ هَبْتًا هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ عَظِيمٌ ط

جبکہ تم اُس بات کی اپنی زبانوں سے نقل در نقل کرنے لگے اور اپنے منہ سے ایسی بات
کہتے تھے جس کا تم کو علم نہ تھا اور تم نے اُس کو ایسی ہلکی بات سمجھا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک
یہ بات بہت بڑی ہے۔

عفو و درگزر کا حکم | جب حضرت عائشہؓ کی بڑیت ان آیات سے ظاہر ہو گئی تب حضرت
ابوبکرؓ نے قسم کھائی کہ میں اب مسلح کے ساتھ کوئی سلوک نہ کروں گا اور
نہ کچھ اُس کو نفع پہنچاؤں گا۔ اور حضرت ابوبکرؓ مسلح کے ساتھ بسبب قرابت اور اس کے غریب
ہونے کے بہت سلوک کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی :
وَلَا يَأْتِلُ أُولَآئِكَ الْفَنَسُ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اِنَّ يَوْمًا تَوَآؤَلِي الْقَمَرُ فِي وَالسَّائِكِينَ
وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِيَعْفُوا وَلِيَصْفَحُوا اِنَّ يُحِبُّواْ اَنْ يَّعْفِرَ اللَّهُ
لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ط

ترجمہ:- تم میں سے فضل اور کشائش والوں کو قرابت داروں اور مسکینوں اور راہِ خدا میں ہجرت کرنے والوں کے ساتھ
سلوک نہ کرنے پر قسم نہ کھانی چاہیے بلکہ اُن کو معاف اور درگزر کرنا چاہیے۔ اُن کے ساتھ کیا تم یہ بات
میں چاہتے ہو کہ خدا تمہاری بخشش فرمائے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

حضرت ابو بکرؓ نے جس وقت یہ آیت سنی فرمایا بے شک میں چاہتا ہوں کہ اللہ میری بخشش فرما
اور میں ہرگز مسلح کو جو کچھ دیتا تھا اس کو منقطع نہ کروں گا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں جب صفوان بن معطل کو اس بات کی خبر ہوئی جو **صفوان اور حسان** نے اپنی کی نسبت محنت کی تھی اور ان کی ہجو میں شعر بھی کہے تو صفوان

تلوار لے کر حسان کے سامنے آئے اور ایک ضرب حسان کے لگائی۔ ثابت بن قیس نے کہا اس نے
حسان کے ایسی تلوار ماری ہے کہ میرے خیال میں اس کو قتل کر دیا۔

عبداللہ بن رواحہ نے کہا اس واقعہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خبر ہے یا نہیں؟
صفوان نے کہا آنحضرتؐ کو خبر نہیں ہے۔ عبداللہ بن رواحہ نے صفوان کو رہا کر دیا۔ اور پھر
سب آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ بیان کیا۔ رسول اللہ نے حسان کو بھی طلب
فرمایا۔ صفوان نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے میری ہجو میں شعر کہے ہیں۔ مجھ کو غصہ آگیا میں
نے اس کے تلوار مار دی۔ آنحضرتؐ نے حسان سے فرمایا اسے حسان تم کو ایسی باتیں نہ کرنی چاہئیں۔
کیا تم کو یہ بات ناگوار گزری کہ صفوان کی قوم کو خدا نے اسلام کی ہدایت فرمائی۔ پھر فرمایا اے
حسان یہ زخم جو تجھ کو لگے ہے یہ معاف کر دے۔ حسان نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو اختیار ہے۔
ابن اسحاق کہتے ہیں اس زخم کے بدلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان کو بیر عادی جو
بنی حدلیہ کا اہل مدینہ میں محل ہے عنایت کیا۔ اور یہ ابی طلحہ بن ہسل نے آپؐ کی تذکر کیا تھا اور ایک
قبیلہ لوٹدی سیر بن بھی عنایت کی جس سے حسان کا بیٹا عبدالرحمن پیدا ہوا۔
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ پھر لوگوں نے دیکھا کہ صفوان پاک دامن اور پارسا تھے اور آخر کسی
جنگ میں شہید ہوئے۔



حدیبیہ کا واقعہ

عمر کے ارادے سے روانگی | ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں رمضان اور شوال کے مہینے رہے پھر ذیقعد میں آپ عمر کرنے کے ارادہ سے تشریف لے چلے۔ جنگ کا ارادہ بالکل نہ تھا اور مدینہ میں آپ نے میلہ بن عبد اللہ لہثی کو حاکم مقرر کیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں چاروں طرف سے عرب کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارادہ کو سن کر عمرہ کی شرکت کے لئے آنے شروع ہوئے اور آپ کو یہ اندیشہ تھا کہ کہیں قریش آپ سے جنگ پر آمادہ نہ ہو جائیں اور غارت گری میں جانے سے نہ روک دیں۔ انقرض آپ مہاجرین و انصار اور گرد و نواح کے عربوں کے ساتھ احرام باندھ کر ہدی کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ آپ کا جنگ کا ارادہ ہے۔ بلکہ یہ جانیں کہ آنحضرت صرف زیارت کے لئے جا رہے ہیں۔

مسلمانوں کی تعداد | ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراونٹ ہدی یعنی قربانی کے لئے گئے تھے اور ہر اوٹ دس آدمیوں کی طرف تھا۔ جاہل کہتے ہیں حدیبیہ کے سفر میں ہم چودہ سو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب آپ مقام عسفان میں پہنچے تو بشر بن سفیان کہی آپ سے اکرم بلا اور اس نے کہا رسول اللہ قریش آپ کی روانگی کی خبر سن کر درندوں کی کھالیں پہن کر بڑی تیاری سے آپ کے مقابلے کو آئے ہیں اور مقام ذی طوی میں ٹھہرے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے انہوں نے عہد کیا ہے کہ آپ کو آئے نہ دیں گے۔ آنحضرت کی گفتگو | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خبر کو سن کر فرمایا قریش کو کیا ہو گیا ہے ان

پہنچائی ہو لڑائی ان کو کھا گئی ہے پھر بھی یہ ہلا نہیں آتے۔ اگر یہ مجھ کو تمام عرب کے مقابل چھوڑ دیں اور خود الگ ہو جائیں تو بہتر ہے۔ اگر مجھ کو خدا نے عرب پر غالب کیا تب یہ بھی اسلام اختیار کر لیں یا جنگ کریں۔ اور اگر میں عرب سے مغلوب ہو گیا تب ان کا مطلب مفت حاصل ہو گا۔ پھر قریش کی خیالی کرتے ہیں۔ واللہ! میں اس دین کی اشاعت کے لئے ہمیشہ جہاد کروں گا۔ جس کے لئے خدا نے مجھ کو بھیجا ہے یہاں تک کہ خدا اس دین کو غالب کر دے۔

پھر فرمایا ایسا کون شخص ہے جو ہم کو ایسا راستہ بتائے جو قریش کے راستہ سے جدا گانہ ہو۔ بنی اسلم میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسا راستہ میں جانتا ہوں۔ چنانچہ شخص سارے قافلے کو لے کر پہاڑیوں کی گھاٹیوں میں سے گزرتا ہوا ایک نرم زمین کی طرف آیا اور مسلمانوں پر یہ راستہ بہت شاق گزرا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمانو! کہو کہ ہم خدا سے مغفرت مانگتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں۔ مسلمانوں نے یہ لفظ کہے۔ آپ نے فرمایا یہ تمہارا کتنا ایسا ہے کہ جیسے بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا کہ لفظ حطۃ کو مگر انہوں نے نہیں کہا تھا۔

حدیبیہ میں ورود | پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ دائیں طرف سے مقام حعن کی پشت پر ہو کر ٹیلۃ المراء کے راستہ سے مکہ کے چپے کی طرف حدیبیہ میں اتر چلو۔ چنانچہ تمام لشکر اسی راستہ سے مقام حدیبیہ میں آ گیا۔ قریش کے سواروں نے جب رسول اللہ کے لشکر کو اس طرف سے آتے ہوئے دیکھا تو خود انہوں نے قریش کو خبر کی اور آپ اس وقت ٹیلۃ المراء میں جا رہے تھے۔ یہاں پہنچتے ہی آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ لوگ کہنے لگے اونٹنی تنک گئی۔ آنحضرت نے فرمایا یہ تنکی نہیں ہے اور نہ اس طرح بیٹھ جانا اس کی عادت ہے۔ بلکہ اس کو اس نے روکا ہے جس نے اصحاب فیل کو روکا تھا۔ آج قریش صلہ رحمی کے جو حقوق مجھ سے طلب کریں گے میں ان کو دوں گا۔

پھر لوگوں سے فرمایا کہ اسی جگہ اتر پڑو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس جھل میں پانی نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکال کر ناجیہ بن جندب بن عمیر بن عمر بن ہارم بن عمرو بن وائلہ بن سہم بن ناذر بن سلمان بن اسلم بن افعی بن ابی حارثہ کو عنایت کیا۔ یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آوٹ ہنکا یا کرتا تھا اور فرمایا ان گڑھوں میں سے ایک گڑھے تک اس تیر کو گاڑ دے۔ تیر کا گاڑنا تھا کہ پانی کا خوارہ بڑے زور کے ساتھ وہاں سے جاری ہوا۔ یہاں تک کہ سب لوگ میراب ہو گئے اور سب نے مشکیں بھر لیں۔ بعض اہل علم کا بیان ہے کہ براہ بن عازب

کہتے ہیں۔ میں نے نبی اکرمؐ کا تیر گڑھے میں گھاڑا تھا۔

بذیل اور خزاعہ | ابن شہاب زہری کا بیان ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر آکر ٹھہرے تو بذیل بن ورقاء خزاعی بنی خزاعہ کے چند لوگوں کے ساتھ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ آپؐ کس کام کے لئے تشریف لائے ہیں؟ حضورؐ نے بیان کیا کہ ہم مروت کعبہ کی زیارت کو آئے ہیں جنگ و حرب کو نہیں آئے۔ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب سن کر قریش کے پاس گئے اور کہا اے گرو و قریش تم ناحق محمدؐ کے لئے جنگ کی تیاری میں جلدی کر رہے ہو حالانکہ محمدؐ جنگ کے لئے نہیں آئے وہ تو صرف زیارت کے لئے آئے ہیں۔ قریش نے ان لوگوں کی بات کا یقین نہ کیا اور کہا ایسا کبھی نہ ہو گا کہ محمدؐ زیارت کا دعوہ کر دے کہ ہمارے شہر کو فتح کر لیں اور پھر تمام عرب میں ہماری اس بے وقوفی اور دھوکے میں آ جانے کا چرچا پھیلے۔

مکرزہ اور حلیس | راوی کہتا ہے بنی خزاعہ کے مسلمان اور مشرک سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غیر خواہ تھے مکہ کی کوئی بات آپؐ سے پوشیدہ نہ رکھتے تھے۔ پھر مشرکوں نے آنحضرتؐ کی خدمت میں مکرزہ بن حصن بن اخیف عامری کو بھیجا۔ جس وقت آپؐ نے اس کو آتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا یہ شخص غدار کرنے والا ہے۔ جب یہ آپؐ کے پاس پہنچا تو اس سے آنحضرتؐ نے یہی فرمایا کہ ہم زیارت کو آئے ہیں جیسا کہ بذیل سے فرمایا تھا۔ اس نے قریش سے آکر یہ بیان کیا۔ قریش نے پھر حلیس بن علقمہ یا ابن زبان کو جو مختلف قبیلوں کی فوج کا سردار تھا آپؐ کے پاس بھیجا۔ یہ شخص بنی مرث بن عبدمناة کے قبیلہ سے تھا۔ جب اس کو آنحضرتؐ نے آتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا یہ ان لوگوں میں سے ہے جو خدا کے ماننے والے ہیں۔ اس کو قربانی کے اونٹ دکھا دو تاکہ اس کو ہماری بات کا زیادہ اعتبار ہو۔ جب اس نے قربانی کے اونٹ دیکھے تو وہیں سے قریش کے پاس آگیا چلا گیا آپؐ کی خدمت میں بھی نہیں آیا اور قریش سے جا کر رازِ حقہ بیان کیا۔ قریش نے اس سے کہا تو ایک دیہاتی آدمی ہے سچہ کون باتوں کی کیا خبر جا تو اپنی جگہ پر بیٹھ جا۔

راوی کہتا ہے حلیس اس بات کو قریش سے سن کر بہت خفا ہوا اور کہا اے قریش واللہ! اس بات پر ہم نے تم سے عہد نہیں کیا ہے اور نہ ہم نے قسم کھائی ہے کہ جو شخص خانہ کعبہ کی زیارت کو آئے ہم اس کو لوٹ دیں۔ قسم ہے خدا کی جس کے قبضہ میں حلیس کی جان ہے یا تو تم محمدؐ کو زیارت کرنے کے لئے دو روزہ میں اپنے تمام لشکر کو لے کر الگ ہوتا ہوں۔ قریش نے معلومت وقت کو خیال کر کے کہا۔ اسے حلیس ذرا ٹھہرو ہم لوگ کوئی بات طے کر لیں۔

عروہ بن مسعود | راوی کہتا ہے پھر قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا۔ عروہ نے کہا اے قریش میں ان لوگوں کو دیکھ چکا ہوں جن کو تم نے محمد کے پاس بھیجا اور پھر ان کے ساتھ سخت کلامی کی اور تم جانتے ہو کہ تم میرے والی کی بجا ہو اور میں تمہارے بیٹے کی طرح ہوں۔ عروہ سیدہ بنت عبد شمس کے بیٹے تھے۔ پھر عروہ نے کہا میں نے اس ضرورت کو سن لیا ہے جو اس وقت تم کو لاحق ہے اور میں نے اپنی قوم میں سے ان لوگوں کو جمع کر لیا ہے جو میری ماٹھے سے متفق ہیں اور پھر میں خود تمہاری رفاقت کے لئے آیا ہوں۔ قریش نے کہا بیشک تم سچ کہتے ہو اور تم ہمارے نزدیک معتبر آدمی ہو۔

جاں نثار صحابہ | پھر عروہ بن مسعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سائے بیٹھ کر عرض کیا کہ اے محمد! آپ نے مختلف اقسام کے لوگوں کو جمع کر لیا ہے۔ اور پھر آپ اپنے قبیلے کی طرف آئے ہیں تاکہ اُسے شکست دیں۔ یہ قریش لوگ ہیں انہوں نے بڑی بڑی تیاریاں کی ہیں اور دندوں کی کھالیں پہنی ہیں اور عہد کیا ہے کہ آپ کو مکہ میں داخل نہ ہونے دیں گے۔ اور واللہ وہ آپ سے بہت نزدیک ہیں۔ کل آپ کے مقابل آجائیں گے اور آپ کو بھگا دیں گے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پشت بیٹھے تھے۔ انہوں نے جنوں کو برا بھلا کہتے ہوئے فرمایا کیا ہم لوگ آنحضرت کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔

عروہ نے عرض کیا اے محمد یہ کون شخص ہے؟ فرمایا یہ ابن ابی قحافہ ہیں۔ عروہ نے کہا کہ اگر آپ کا لحاظ مجھ کو نہ ہوتا تو میں اس کو بتا دیتا۔ پھر عروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلش مبارک کو ہاتھ لگانے لگا اور آپ سے بات کرتا جاتا تھا۔ مغیرہ بن شعبہ آپ کے سرٹنے ہتھیار لگائے ہوئے کھڑے تھے۔ انہوں نے اُس کے ہاتھ پر جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھتا مارنا شروع کیا۔ عروہ نے کہا یہ کون شخص ہے؟ آپ نے فرمایا یہ تیرا بھتیجا مغیرہ بن شعبہ ہے۔ عروہ نے مغیرہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا اے احسان فراخوش ابھی کل کا ذکر ہے کہ میں نے تیری برائی کو کس طرح مٹایا تھا

راوی کہتا ہے مغیرہ نے اسلام لانے سے پہلے ثقیف میں سے تیرہ آدمیوں کو قتل کر دیا تھا اور ثقیف اس بات پر بہت برہم ہوئے۔ تب عروہ نے مغیرہ کی طرف سے ان تیرہ آدمیوں کا خوب نام دے کر اس قتل کو طے کیا۔

راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عروہ سے بھی وہی گفتگو کی جو اور لوگوں سے کی تھی۔ اور عروہ نے دیکھا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کرتے ہیں تو صحابہؓ آپ کے وضو کے پانی کی ایک بوند زمین پر نہیں گرنے دیتے۔ تبرکاً سب ہاتھوں ہاتھ لے لیتے ہیں۔ ایسے ہی آپ کا تنہو کبھی تبرک سمجھتے ہیں۔ ان باتوں کو دیکھ کر عروہ حیران ہو گیا اور قریش کے پاس جا کر کہا اے قریش! میں نے کسریٰ اور قیس اور بنی شمی وغیرہ بادشاہوں کو دیکھا ہے۔ مگر ایسی سلطنت کسی کی نہیں دیکھی جیسی محمد کی دیکھی ہے۔ پس اب جو تمہاری رائے ہو اس کو قائم کرو۔

خراش بن امیہ | راوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خراش بن امیہ خزامی کو اونٹ پر سوار کر کے جس کا نام ثعلب تھا قریش کے پاس قاصد بنا کر بھیجا قریش نے اس کے اونٹ کی کونچیں کاٹ دیں اور اس کو قتل کر دینا چاہا مگر اور لوگوں کے منع کرنے سے اس کو چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا۔

قریش کے آدمی | راوی کہتا ہے قریش نے چالیس یا پچاس آدمی اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کی طرف روانہ کئے کہ اگر آپ کے صحابیوں میں سے کوئی شخص ان کے ہاتھ لگ جائے تو اس کو پکڑ کر لے آئیں۔ مگر ان احمقوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر پر تیر اور حقیر مہینکے شروع کئے۔ صحابہ کرامؓ نے ان کو گرفتار کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آنحضرتؐ نے حکم فرمایا اور ان کو چھوڑ دیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روانگی | پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر بن خطابؓ کو بلایا تاکہ ان کو مکہ میں اشراؓ قریش کی طرف روانہ فرمائیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیارت کر لینے دیں۔ عمرؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھ کو قریش سے اپنی جان کا خوف ہے۔ کیونکہ وہ میری آن سے عداوت کے حال سے واقف ہیں کہ میں جس قدر ان پر سختی کرتا ہوں اور میری قوم بنی عدی بن کعب میں سے بھی کوئی تم میں نہیں ہے جو مجھ کو پہچالے گا۔ میں آپ کو ایک ایسا شخص بتاتا ہوں جو قریش کے نزدیک مجھ سے زیادہ بہتر اور عزیز تر ہے یعنی عثمان بن عفان۔ تب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ کو طلب کیا اور ابوسفیان وغیرہ اشرف قریش کے پاس
 بھیجا تاکہ عثمانؓ ان کو خبر دے دیں کہ آپؐ جنگ کے لئے نہیں آئے ہیں بلکہ صرف زیارت
 کے لئے آئے ہیں۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کی افواہ | راوی کہتا ہے کہ حضرت عثمانؓ مکہ کی طرف روانہ
 ہوئے۔ ابان بن معید بن عاصؓ مکہ میں داخل ہوئے۔

سے پہلے یا اس کے بعد حضرت عثمانؓ کو بلا اور ان کے ساتھ ہو لیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام قریش کو پہنچا دیا۔

ابوسفیان وغیرہ نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو تم کعبہ کا طواف کرو۔
 حضرت عثمانؓ نے کہا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف نہ فرمائیں گے میں
 نہیں کر سکتا۔ پھر قریش نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو روک لیا اور مسلمانوں کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت
 عثمانؓ شہید ہو گئے۔



بیعت رضوان

جنگ کی بیعت | جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ عثمان قتل کئے گئے۔ فرمایا میں ہرگز یہاں سے نہ جاؤں گا۔ جب تک کہ مشرکوں سے بدلہ نہ لے لوں گا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کے لئے بلایا اور یہی بیعت بیعت رضوان ہے جو ایک درخت کے سایہ میں ہوئی۔

لوگوں کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے مرنے پر بیعت لی۔ اور جا بڑھ گئے ہیں کہ ہم سے مرنے پر رسول اللہ نے بیعت نہیں لی بلکہ اس پر بیعت لی کہ ہم جنگ سے نہ جا لیں۔ سب مسلمانوں نے اس پر بیعت کی سوا ایک جابر بن نفیس سلمی کے۔ جابر کہتے ہیں میں نے اس کو دیکھا کہ اپنے اونٹ کے پیٹ سے لگ کر چھپ گیا تھا۔ پھر آنحضرت کے پاس خبر آئی کہ عثمان قتل نہیں ہوئے۔

ابن ہشام کہتے ہیں پہلے جس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی وہ ابوسنان اسدی تھے۔

معتبر روایت سے ثابت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے آپ نے اپنے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھ کر بیعت کی۔

صلح کی کوشش اور حضرت عمرؓ کا اضطراب | ابن اسحاق کہتے ہیں پھر قریش نے سہیل بن عمرو عامری کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا اور کہا تو جا کر محمدؐ سے اس بات پر صلح کر کہ اس سال وہ واپس چلے جائیں ورنہ تمام عرب یہ کہیں گے کہ محمدؐ نے زبردستی عمرہ کر لیا اور قریش کچھ نہ کر سکے اور اس میں ہماری بڑی بدنامی ہوگی۔ سہیل بن عمرو آنحضرت کے پاس آیا۔ آپ نے جب اس کو آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اس کو صلح کے لئے بھیجا گیا ہے۔ پس جب سہیل رسول کریم کی خدمت میں حاضر

ہوا۔ بڑی لمبی چوڑی تقریر بیان کی۔ پھر صلح کی گفتگو ہونے لگی۔ جب سب باتیں طے ہو گئیں اور صرف لکھنا باقی رہ گیا تو حضرت عمرؓ تیزی سے حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے اور کہا اے ابو بکرؓ کیا ہمارے رسول، اللہ کے پیغمبر نہیں ہیں۔ ابو بکرؓ نے کہا بے شک ہیں۔ عمرؓ نے کہا پھر کیا ہم مسلمان نہیں ہیں؟ ابو بکرؓ نے کہا بے شک ہیں۔ عمرؓ نے کہا اور کیا وہ مشرک نہیں ہیں۔ ابو بکرؓ نے کہا بیشک ہیں۔ عمرؓ نے کہا پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے دین میں کمزوری اختیار کریں۔ ابو بکرؓ نے کہا اے عمر! میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ خدا کے رسول ہیں۔ عمرؓ نے کہا یہ گواہی میں بھی دیتا ہوں۔ ابو بکرؓ نے کہا۔ پس تو جو کچھ حضورؐ کہیں تم اُسی کو بہتر سمجھو۔ پھر عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہی گفتگو کی جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کی تھی۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں خدا کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں۔ میں اُس کے حکم کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ اور وہ مجھ کو برباد اور ضائع کرے گا۔

عمرؓ کہتے ہیں۔ میں نے اُس روز کی اپنی گفتگو کے خوف سے بہت سی نمازیں پڑھیں اور بہت صدقہ دیا۔ یہاں تک کہ مجھ کو اطمینان ہو گیا کہ اب یہ اُس گفتگو کا کفارہ ہو گیا ہوگا۔

صلح حدیبیہ اور صلح نامہ | راوی کہتا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ

لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سہیل نے کہا میں اس کو نہیں جانتا، ہوں یہ لکھو یا سبک اللہم یا حضرت نے فرمایا اچھا یہی لکھو۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے یہی لکھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یہ لکھو کہ یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد رسول خدا اور سہیل بن عمرو کے مابین طے ہوا۔ سہیل نے کہا اگر میں آپ کو رسول خدا جانتا تو آپ سے کیوں لڑتا بلکہ آپ اپنا اور اپنے والد کا نام لکھتے۔ تب آپ نے فرمایا کہ یوں لکھو۔ یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو کے مابین طے ہوا۔ یہ کہ دس برس تک جنگ نہ ہو اور ایک دوسرے سے دُکے نہ رہیں اور جو شخص قریش میں سے اپنے ولی کی بغیر اجازت کے محمدؐ کے پاس آئے گا محمدؐ اُس کو واپس کر دیں گے اور اگر محمدؐ کا کوئی شخص قریش کے پاس چلا جائے گا قریش اُس کو واپس نہ کریں گے اور کسی کو روکنا اور قید کرنا نہ ہوگا۔ اور جو شخص یہ چاہے کہ محمدؐ کے عہد میں داخل ہو وہ محمدؐ کے عہد میں داخل ہو جائے اور جو قریش کے عہد میں داخل ہونا چاہے وہ قریش کے عہد میں داخل ہو۔ بنی خزاعہ نے اس بات کے سنتے ہی کہا کہ ہم تو محمدؐ کے عہد میں داخل ہیں اور ابو بکرؓ نے کہا

ہم قریش کے عہد میں ہیں۔ اور اس بات پر عہد ہوا کہ اس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے جائیں اور آئندہ سال اپنے اصحاب کے ساتھ آئیں اور تلواروں کو میان میں کٹے ہوئے تین روز تک میں رہیں اور بغیر تلواروں کے نہ رہیں۔

ابو جندل کا واقعہ اور آنحضرتؐ کا ایفائے عہد | راوی کہتا ہے کہ منور یہ صلح نامہ لکھا ہی جا رہا تھا کہ ابو جندل بن سہیل بن عمرو

لذخیروں سے بندھے ہوئے آنحضرتؐ کی خدمت میں آئے اور مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ پہلے تو بڑے شوق و ذوق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی خبر سن کر مکہ کی زیارت اور رنج کی امید سے آئے تھے اور اب جو آپؐ کو اس طرح صلح کر کے واپس ہوتے دیکھے تو مسلمان بہت ہی افسردہ دل ہو گئے تھے۔ قریب تھا کہ اس رنج سے ہلاک ہو جائیں۔

سہیل بن عمرو نے جو اپنے بیٹے ابو جندل کو کھڑا دیکھا تو ان کے منہ پر ایک طمانچہ مارا۔ اور آنحضرتؐ سے کہا اے محمدؐ! میرے تمہارے درمیان قضیہ اس کے آنے سے پہلے فیصل ہو چکا ہے یعنی ابو جندل کو تمہارے ساتھ جانے نہ دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہ سچ کہتا ہے۔ سہیل نے ابو جندل کو کھینچ کر پیچھے کرنا چاہا تاکہ قریش میں پہنچا دے۔ ابو جندل نے چیخا شروع کر دیا کہ یا رسول اللہ اور اے مسلمانو! کیا میں کفار میں واپس کر دیا گیا تاکہ وہ مجھ کو تکلیفیں پہنچائیں۔

مسلمانوں کو اس بات سے بہت قلق ہوا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے ابو جندل تم اور چند روز صبر کرو۔ عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کشادگی کر دے گا۔ میں مجبور ہوں کہ میں نے حمد کر لیا اور حمد کے خلاف نہیں کر سکتا۔

راوی کہتا ہے عمر بن خطابؓ آٹھ کر ابو جندل کے پاس آئے اور کہا اے ابو جندل تم چند روز اور صبر کرو۔ یہ لوگ مشرک ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا خون ایسا ہے جیسا کہ کا خون۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ابو جندل اپنے باپ کو قتل نہ کر دے اور پھر قطعہ نہ یادہ پھیل جائے۔

صلح نامہ پر گواہیاں | راوی کہتا ہے جب صلح نامہ کے لکھنے سے فارغ ہوئے اس پر چند مسلمانوں اور چند مشرکوں کی گواہیاں ہوئیں۔ مسلمانوں میں سے یہ لوگ گواہ تھے۔ ابو بکر صدیقؓ، عمر بن خطابؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ، عبداللہ بن سہیل بن عمروؓ

سعد بن ابی وقاص، محمود بن مسلمہ مکرز بن حفص جو اُس وقت مشرک تھا اور حضرت علیؓ جو کاتب بھی تھے۔

قربانی اور حلق | ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام حلق میں بے چین تھے اور حرم میں نماز پڑھتے تھے۔ جب صلح سے آپ فارغ ہوئے تب کھڑے ہو کر آپ نے اپنے اونٹ کو قربانی کیا اور خراش بن اُمیہ غزاعی سے سر منڈوایا۔ لوگوں نے جب آنحضرتؐ کو دیکھا تب تو سب نے قربانیاں کر کے سر منڈوائے اور بعضوں نے فقط بال ہی کتروائے۔ آپ نے فرمایا۔ خدا سر منڈانے والوں پر رحم کرے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور بال کتروانے والوں پر۔ فرمایا سر منڈانے والوں پر خدا رحم کرے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اور بال کتروائے والوں پر۔ فرمایا اور بال کتروائے والوں پر بھی عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے سر منڈانہ والوں کے لئے تو رحم کو ظاہر فرمایا اور کتروائے والوں کے لئے رحم کو ظاہر کیوں نہ فرمایا۔ فرمایا اس لئے کہ انہوں نے شک نہیں کیا۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ قربانی کے اونٹوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو جہل کا اونٹ بھی ساتھ لائے تھے اور اس اونٹ کی نکیل چاندی کی تھی۔

سورہ فتح کا نزول | نہری کہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے واپس ہو کر مدینہ کو آ رہے تھے کہ جب آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان پہنچے تو سورہ فتح نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ وَبِعْدَهُ نِعْمَةً عَلَىكَ وَيَهْدِيكَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمًا (۴۸، ۵۱)

ترجمہ:- بے شک اے رسول! ہم نے تم کو اس صلح کے ہونے سے کھلی ہوئی فتح دی تاکہ بخیر خدا تمہارے اگلے پچھلے سب گناہ اور اپنی نعمت تم پر پوری کرے اور سیدھے راستہ کی تم کو ہدایت فرمائے۔

إِنَّا الَّذِينَ يَتَّبِعُونَكَ إِنَّمَا يَتَّبِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ قُوَىٰ أَيْدِيهِمْ فَغَنَّمَا لَكَ فَا لَمَّا يَنْتَكِلْ هَلْ يَنْفُسُ وَأَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهُ فَسَيُثَوِّبُهُمْ أَجْرًا عَظِيمًا

لے حرم مکہ کی حد (مرتب)

بے شک جن لوگوں نے تم سے بیعت کی انہوں نے خدا سے بیعت کی۔ خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔ پھر جو اس بیعت کو توڑے گا تو اس کا وبال اُس کے اوپر ہے اور جو اُس حمد کو جو اللہ تعالیٰ سے اُس نے کیا ہے پورا کرے گا تو عنقریب اللہ تعالیٰ اُس کو اجر عظیم عنایت فرمائے گا۔“

پھر اللہ تعالیٰ نے ان دیہاتی لوگوں کا ذکر کیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں گئے تھے اور آنحضرتؐ نے اُن کو ساتھ چلنے کا حکم دیا تھا۔

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْنَا۔
ترجمہ: اے رسول! عنقریب آپ سے وہ دیہاتی جو جنگ میں شرکت سے پیچھے رہ گئے مکین گے ہمارے مال اور اولاد نے ہم کو شرکت سے باز رکھا۔ پس آپ ہمارے لئے مغفرت مانگیے۔“
پھر اس کے بعد فرمایا ہے :-

سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَى مَغَائِرِنَا خَذُوا هَادِثًا نَتَّبِعُكُمْ يَرْيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَبَكُمْ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ هَ عَنقَرِيبَ جَبْجَبٍ يَنْزِلُونَ۔
ترجمہ: عنقریب جبکہ میں نہ جانے والے تم سے کیس گے۔ جب تم مال غنیمت کو لوٹنے جاؤ گے کہ ہم کو منع نہ کرو تو ہم بھی تمہارے پیچھے چلیں۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو بدل دیں۔ کہہ دو تم ہرگز ہمارے ساتھ نہ چلو گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ پہلے ہی فرما چکا ہے۔“

پھر اس کے آگے خداوند تعالیٰ نے ایک سخت قوم پر جہاد کرنے کو فرمایا ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں یہ قوم لادس ہے اور زہری کہتے ہیں یہ قوم مسلمہ کذاب اور بنو حنیفہ ہیں۔
پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

لَقَدْ رَفَعْنَا اللَّهُ عَنْكَ الْثَوْبَ الْكَبِيرَ إِذْ يَقُولُ أَفُولَ مَا لَ بَعْثْنَاكَ قَوْمًا يَكْفُرُونَ لَئِيْلَ مَا كُنَّا فَعَلْنَا لَكَ ذَٰلِكَ إِنَّكَ أَنْتَ الْحَكِيمُ وَقَدْ جَاءَكُمُ الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّكُمْ فَاعْلَمُوا لَقَدْ رَفَعْنَا اللَّهُ عَنْكَ الْثَوْبَ الْكَبِيرَ إِذْ يَقُولُ أَفُولَ مَا لَ بَعْثْنَاكَ قَوْمًا يَكْفُرُونَ لَئِيْلَ مَا كُنَّا فَعَلْنَا لَكَ ذَٰلِكَ إِنَّكَ أَنْتَ الْحَكِيمُ وَقَدْ جَاءَكُمُ الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّكُمْ فَاعْلَمُوا لَقَدْ رَفَعْنَا اللَّهُ عَنْكَ الْثَوْبَ الْكَبِيرَ إِذْ يَقُولُ أَفُولَ مَا لَ بَعْثْنَاكَ قَوْمًا يَكْفُرُونَ لَئِيْلَ مَا كُنَّا فَعَلْنَا لَكَ ذَٰلِكَ إِنَّكَ أَنْتَ الْحَكِيمُ وَقَدْ جَاءَكُمُ الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّكُمْ فَاعْلَمُوا

ترجمہ در بے شک خدا مومنوں سے راضی ہوا جبکہ وہ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے۔
 پس جان لی اُس نے وہ بات جو اُن کے دلوں میں تھی۔ پھر اُن پر اُس نے چین اور اطمینان نازل
 کیا اور جلد فتح (یعنی خیر کر) اُن کو پہنچائی اور اُس فتح میں بہت سال وہ حاصل کریں گے۔
 اور اللہ ہے غالب حکمت والا۔ وعدہ کیا ہے خدا نے تم سے بہت سے مالِ غنیمت کا جس کو
 تم لوگے۔ پس یہ مال تم کو جلدی سے دیا اور دشمنوں کی دست درازی کو تم سے دور رکھا (یعنی
 غصب کے لوگوں کو کسی کی مدد اور ملک نہ پہنچ سکی) تاکہ یہ فتح ایک نشانی ہو مومنوں کے لئے اور خدا
 تم کو سید سے راستہ کی ہدایت فرمائے اور دوسری فتح کا اور مال کا خدا نے تم سے وعدہ کیا ہے۔
 علاوہ فتح خیر کے جس پر تمہیں اختیار نہیں۔ یعنی تمہاری قدرت سے وہ فتوحات باہر ہیں
 بے شک خدا نے اُن کا احاطہ کر رکھا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (یہ فتوحات نازل
 اور شام وغیرہ ممالک کی ہیں) ۱۱

هَؤُلَاءِ مَن لَّمْ يَأْتِيَهُمْ غَنَمٌ وَلَا آيَةٌ يَكْفُرُ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ
 أَنِ أَظْفَرَ لَهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا هَؤُلَاءِ مَن كَفَرُوا
 وَهَدَّوْهُمُ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَأَنَّهُمْ فِي مَعَكُمُ فَإِنَّ يَكْفُرُ مَحِلَّةٌ
 وَكَوْنُهُمْ جَالٍ مُّؤْمِنُونَ وَنَسَاءُ مُؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوا هَذَا تَلَوْنَهُ
 فَتَصِيبُكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ

خدا کی وہی ذات ہے جس نے مکہ کے میدان میں تم کو مشرکوں پر غالب کرنے کے بعد اُن کی
 دست درازی کو تم سے روکا اور تمہاری دست درازی کو اُن سے روکا اور اللہ تمہارے
 اعمال کا دیکھنے والا ہے۔ یہ مشرکین وہی لوگ ہیں جنہوں نے خدا کے ساتھ کفر کیا اور تم
 کو مسجد حرام میں جانے سے روکا اور قربانی کو اُس کے مقام پر ذبح نہ ہونے دیا۔ اور اگر مکہ
 میں مسلمان مرد اور عورتیں (جو مشرک کی تعداد میں تھے) نہ ہوتے اور تم ان کو نہ جانتے تھے کہ
 وہ پوشیدہ مسلمان ہیں اگر تم لڑتے تو وہ لوگ مارے جاتے پھر تم کو اُن کے قتل کے سبب
 غم پہنچتا بہ سبب بے خبری کے ۱۲

وَجَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ الْحَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةَ طَفَا نَزَلَ اللَّهُ
 سَيِّئَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَقَالُوا الْمُؤْمِنِينَ قَاتَلُوا مُهَمَّ كَلِمَةً التَّقْوَى وَكَانُوا أَحَقَّ
 بِهَا وَأَخْلَاهَا ۚ

مکہ کے مظلوم مسلمان

ابو بصیر کا واقعہ | جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس صلیح سے فارغ ہو کر مدینہ میں رونق افروز ہوئے تو ابو بصیر بن اسید بن جادیہ جو مکہ میں قید تھے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابہر بن عبد مناف بن عبد المطلب بن لہوہ اور اخیس بن ثعلبہ بن عمرو بن وہب ثقفی نے ان کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا اور بنی عامر بن لوی میں سے ایک شخص کو یہ خط دے کر ابو بصیر کے لانے کے لئے آنحضرت کی خدمت میں روانہ کیا اور اپنا ایک غلام بھی اُس کے ساتھ کیا۔ یہ دونوں شخص ابہر اور اخیس کا خط لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بصیر سے فرمایا کہ اے ابو بصیر ہم نے ان لوگوں سے عہد کر لیا ہے جو تم کو معلوم ہے ہم اُس کے خلاف نہیں کر سکتے اور خدا تمہارے اور تمہارے غریب ساتھیوں کے لئے ضرور کثادگی پیدا کرنے والا ہے۔ تم اپنی قوم کے پاس چلے جاؤ۔ ابو بصیر نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ مجھ کو مشرکین کی طرف واپس کرتے ہیں جو میرے دین سے مجھ کو فتنہ میں ڈالتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا اے ابو بصیر تم چلے جاؤ۔ محقریب خدا تمہارے لئے کثادگی اور مفر کی صورت پیدا کرے گا۔

عامری کا قتل | ابو بصیر یہ سن کر اُن دونوں کے ساتھ مکہ کو روانہ ہوئے یہاں تک کہ حبیب مقام ذی الحلیفہ میں پہنچے تو ابو بصیر ایک دیوار کے سایہ میں بیٹھ گئے۔ یہ دونوں شخص بھی بیٹھ گئے۔ ابو بصیر نے کہا اے عامری بھائی یہ تلوار تمہاری ہے۔ اُس نے کہا ہاں! کہا میں اس کو ذرا دیکھ لوں۔ اُس نے کہا دیکھ لو۔ ابو بصیر نے اُس تلوار کو میان سے نکال کر دیکھا۔ اور اُسے سونت کر عامری کو قتل کر ڈالا۔ غلام یہ حالت دیکھ کر ایسا بھاگا کہ سیدھا آنحضرت کی خدمت میں آیا۔ آپ نے جو اُس کو آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا۔ ضرور یہ گھبرایا ہوا ہے۔ فرمایا مجھ کو خرابی ہو کیا ہوا؟ غلام نے کہا تمہارے ساتھی نے میرا ساتھی کو قتل کر دیا۔ اُسی وقت

ابو بصیر بھی تلوار لگائے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ کے عہد کو پورا کر دیا، آپ نے مجھ کو ایسی قوم کے حوالہ کیا تھا جو ہرگز مجھ کو میرے دین پر قائم نہ رہنے دیتے۔ میں نے اپنے دین کو بچا لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو بڑا لڑاکا اور لڑائی کی آگ کو بھڑکانے والا ہے۔ پھر فرمایا کاش اس کے ساتھ اور آدمی ہوتے۔

ابو بصیر کا گروہ | پھر اس کے بعد ابو بصیر سمندر کے کنارہ پر مقام عیس میں جو ذی مردہ کے پاس ہے جا رہے۔ یہاں قریش کے شام سے آنے والے تھے۔ جب ابو بصیر کے یہاں رہنے کی خبر مکہ میں اُن مسلمانوں کو پہنچی جو قریش کے ہاتھوں میں مجبور اور گرفتار تھے اور آنحضرت کے اس عہد و پیمان سے جو قریش کے ساتھ ہوا تھا مجبور اور ناامید ہو گئے تھے جب انہوں نے یہ خبر سنی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی سنا کہ آپ نے ابو بصیر کے حق میں فرمایا کہ کاش اس کے ساتھ اور آدمی ہوتے تو یہ لوگ نکل نکل کر ابو بصیر کے پاس پہنچنے شروع ہوتے۔ یہاں تک کہ ستر آدمیوں کے قریب ابو بصیر کے پاس جمع ہو گئے اور قریش کو انہوں نے تنگ کر دیا۔ جو آدمی قریش کا اُن کے ہاتھ لگتا تو اُس کو قتل کر ڈالتے اور جو قافلہ دوسرے گزرتا اُس کو ٹوٹ لیتے۔

قریش کی درخواست | جب قریش ان لوگوں سے بے حد مجبور ہوئے تب انہوں نے آپ کو رحم اور رشتہ داری کا واسطہ دلا کر لکھا کہ ہم کو ان لوگوں کی کچھ ضرورت ہیں ہے۔ آپ با شوق ان لوگوں کو اپنے پاس بلا لیجئے تب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب لوگوں کو مدینہ میں بلا کر رکھا۔

عامری کا خون بہا | ابن اسحاق کہتے ہیں جب سہیل بن عمرو کو ابو بصیر کے عامری کو قتل کرنے کی خبر پہنچی اُس نے کعبہ سے اپنی پشت لگا کر کہا واللہ! جب تک اس کا خون بہا نہ دیا جائے گا میں اپنی پشت کعبہ سے نہ ہٹاؤں گا۔ ابوسفیان نے کہا واللہ! یہ تیری جمالت ہے اس کا خون بہا نہ دیا جائے گا۔ تین مرتبہ ابوسفیان نے یہی کہا۔

اُم کلثوم کی ہجرت | انہی ایام میں اُم کلثوم بنت عقیبہ بن ابی معیط نے آنحضرت کی خدمت میں ہجرت کی۔ اُم کلثوم کے دونوں بھائی عمارہ اور ولید عقیبہ کے بیٹے آپ کی خدمت میں اپنی بہن کے لینے کے لئے اُسی عہد کے سبب آئے۔ مگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا اس لئے آپ نے اُم کلثوم کے پیچھے سے صاف انکار کر دیا۔

عورتوں کی ہجرت کا سوال | ابن اسحاق کہتے ہیں عبدالملک بن مروان کے صوبہ دار ابن ابی ہریرہ نے عروہ بن زبیر کے پاس ایک خط بھیجا اور اس

میں اس آیت کے بارے میں سوال کیا تھا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مِمَّا جَاءَتْ فَا مَتَّحِنُوهُنَّ اللَّهُ
أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ
لَهُنَّ حِلٌّ لَكُمْ وَكَيْفَ يَعْلَمُونَ لَهُنَّ ذُنُوبٌ مَّا أَفْعَوْا وَلَكُمْ بَنَاتٌ أَلَيْسَ
لَكُم مَّا أَفْعَوْتُمْ فَلَيْسَ لَكُم مَّا أَفْعَوْا إِذَا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ بَنَاتٌ فَإِذَا جَاءَتْكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ
مِمَّا جَاءَتْ فَامْتَحِنُوهُنَّ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ

ترجمہ :- اے ایمان والو جب مسلمان عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تم ان کے ایمان کا امتحان کرو۔ خدا ان کے ایمان کی حالت سے خوب واقف ہے۔ تو اگر تم ان کو پکا مسلمان جانو تو پھر ان کو کفار کی طرف واپس نہ کرو۔ نہ یہ عورتیں کفار کے لئے حلال ہیں نہ کفار ان کے لئے حلال ہیں اور جو مہر کفار نے ان کو دیا ہے وہ تم ان کو دے دو اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تم مہر سے ان عورتوں سے شادی کر لو اور کافر عورت کو تم بکڑ کر نہ رکھو جو کچھ تم نے ان پر خرچ کیا ہے وہ ان سے مانگ لو اور جو کفار کا خرچ ہوا ہے وہ مانگ لیں۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے جو اس نے تمہارے درمیان کیا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

عروہ کا جواب | عروہ بن زبیر نے اس کو جواب لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ میں قریش سے اس بات پر صلح کی تھی کہ قریش کا جو شخص آپ کے پاس بلا اجازت اپنے ولی کی آئے گا آپ اس کو قریش کے پاس واپس کر دیں گے مگر جب قریش کی عورتیں اسلام لائیں اور ہجرت کر کے آنحضرت کے پاس آئیں تو آپ نے ان کو واپس نہ کیا اور ان کا مہر دینا اس شرط سے مقرر کیا کہ اگر مشرک ان عورتوں کا مہر مسلمانوں کو دے دیں۔ جو مسلمانوں کی بیویاں ہیں اور مشرکوں نے ان کو قید کر رکھا ہے تب مسلمان ان عورتوں کا بھی مہر دیدیں گے جو مسلمانوں کے پاس مسلمان ہو کر آئی ہیں اور مشرکوں کی بیویاں ہیں۔

مردوں کو رسول اللہ نے واپس کر دیا تھا مگر عورتوں کو واپس نہیں کیا اور یہ حدیبیہ کی صلح نہ ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان نو مسلم عورتوں کا مہر بھی نہ دیتے جیسے کہ اس صلح سے پہلے آنے والی عورتوں کا مہر آپ نے نہیں دیا۔

امام زہری کی تشریح | ایسا کہتے ہیں میں نے امام زہری سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا: **وَاِنْ قَاتَلْتُمُوهُمْ فَاتْلُوا عَلَيْهِمْ** اور اسے

کہہ بت اذہاجہہ مثل ما اتفقوا و اتفقوا اللہ الذی عنہم اتفقوا علیہم ۱۰ اور اسے مسلمانو! اگر تمہاری کچھ عورتیں مرتد ہو کر کفار کے پاس چلی گئیں اور کفار سے تمہیں اس کا مرنہ ملا۔ پس اس مال میں سے اُن لوگوں کو جو ان کی بیویاں مرتد ہو کر بھاگ گئیں ہیں وہ رقم دے دو جو انہوں نے اُن پر خرچ کی تھی اور اُس خدا سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو۔

زہری نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر مسلمان کی بیوی کفار میں ہو اور کفار کی کوئی عورت مسلمانوں کے پاس نہ ہو جس کے سبب سے وہ بدلہ لیں تو خدا فرماتا ہے کہ اُس مسلمان کو مالِ غنیمت میں سے وہ رقم دیدی جائے جو اُس نے اپنی بیوی پر مہر وغیرہ میں خرچ کی ہے۔

مشرک عورتوں سے علیحدگی | راوی کہتا ہے جب یہ آیت نازل ہوئی: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَخْرُجُوا إِلَيْكُمْ** اور اے ایمان والو! مشرک عورتوں سے علیحدگی

لے اپنی بیوی قریبہ بنت ابی امیہ بن مغیرہ کو طلاق دے دی۔ پھر اُس عورت سے معاویہ بن ابی سفیان نے شادی کی اور یہ دونوں مرد و عورت اُس وقت مشرک تھے اور مکہ میں رہتے تھے اور اُن کا کٹھن بنت برفل سے جو بنی خزاعہ میں سے عبید اللہ بن عمر کی ماں تھی۔ ابو جہم بن حذیفہ بن غانم نے شادی کی یہ دونوں بھی مشرک تھے۔

فتح مکہ کی خوشخبری | ابن ہشام کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے واقعہ کعبہ فتح مکہ کی خوشخبری | مدینہ میں آئے تو ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو یہ فرمایا تھا کہ ہم امن کے ساتھ کعبہ میں داخل ہوں گے۔ آنحضرت نے فرمایا کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال داخل ہوں گے اُس نے کہا یہ تو آپ نے نہیں فرمایا تھا۔ فرمایا پس یہ اُسی کے مطابق ہے جو جبرائیل نے مجھ سے کہا ہے۔



غزوہ خیبر (۱)

خیبر کی ظروف روانگی | ابن اسحاق کہتے ہیں حدیبیہ سے واپس آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ذی الحجہ اور کچھ مہینہ محرم کا رہے۔ پھر محرم کے آخر دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے جہاد کا قصد فرمایا اور مدینہ میں نسیہ بن عبد اللہ لیبی کو حاکم مقرر کر کے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو سفید نشان عنایت فرما کر آگے روانہ کیا۔

عامر بن اکوع کی حدی | ابن اسحاق کہتے ہیں کہ خیبر کے سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن اکوع سے جو سلمہ بن عمرو بن اکوع کے چہلے تھے۔ فرمایا اور اکوع کا نام نہ مان تا کہ اسے اکوع کے بیٹے تم کوئی رجز یعنی بہادری کا شعر سناؤ۔

عامر بن اکوع نے یہ شعر کہے۔

وَاللّٰهُ تَوَكَّلْتُ اللّٰهُ مَا اخْتَدَيْتُنَا
وَلَوْ تَصَدَّقْنَا وَكَتَّ صَلَاتُنَا
اِنَّا لَآءَا قَوْمٌ بَعُوْا عَلَيْنَا
وَاِنْ اَدَاؤُا فِئْتُنَا اَبَيْنَا
فَاَنْزِلْنِ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَقَبْلَتْ اَنْتَ فَاَقْمِ اِنْ لَا قِيْنَا

”خدا کی قسم! اگر ہم پر خدا کا فضل نہ ہوتا تو ہدایت نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ بے شک ہم پر جب کفار نے بغاوت کی یا فتنہ کا ہم سے ارادہ کیا تو ہم نے انکار کیا۔ پس تو ہم پر اپنا سکون اور اطمینان نازل فرمایا۔ اور اگر ہمارا انکار سے مقابلہ ہو تو ہم کو ثابت قدم رکھ۔“

عامر کی شہادت | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا تم پر رحمت کرے اور عمر بن خطاب نے کہا یا رسول اللہ جنت ان کے لئے واجب ہو گئی۔ راوی کہتا ہے پھر خیبر کی جنگ میں عامر بن اکوع شہید ہوئے اور ان کی شہادت اس طرح ہوئی کہ خود ان ہی کی تلوار جنگ

میں ان کو پلٹ کر اس زور سے لگی کہ یہ سخت زخمی ہو کر شہید ہوئے۔ بعض مسلمانوں کو ان کی شہادت میں شک ہوا۔ اور وہ کہنے لگے کہ یہ تو اپنے ہی ہتھیار سے شہید ہوئے ہیں اور یہاں تک یہ گفتگو ہوئی کہ ان کے بھتیجے سلمہ بن عمرو بن اکوع نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی شہادت کی نسبت دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا بے شک یہ شہید ہیں۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سب مسلمانوں نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ ابی معتب بن عمرو کہتے ہیں جب آپ خیر کے پاس پہنچے تو صحابہ سے فرمایا اور میں بھی انہی میں تھا کہ ٹھہر جاؤ اور پھر آپ نے یہ دعا پڑھی :

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَمَا اَنْتَ لَهَا وَرَبَّ اَرْضٍ وَمَا اَنْتَ لَهَا وَرَبَّ الشَّيْطٰنِ وَمَا اَنْتَ لَهَا وَرَبَّ الْيَاسٰجِ وَمَا اَنْتَ لَهَا فَاِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرِ اَهْلِهَا وَخَيْرِ مَقْلِبِهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ كَرْهَاتِهَا وَكُسْرٍ اَهْلَهَا وَكُسْرٍ مَا فِيْهَا ۔

ترجمہ :- اے اللہ پروردگار آسمانوں کے اور اُن چیزوں کے جن پر یہ سایہ افکن ہیں اور پروردگار زمینوں کے اور جن کو انہوں نے اپنے اوپر جگہ دی ہے اور پروردگار شیطانوں کے اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا اور پروردگار ہواؤں کے اور جن چیزوں کو انہوں نے پریشان کیا پس ہم تجھ سے غیرت اس شہر کی اور غیرت اُس کے اہل کی اور غیرت اُن چیزوں کی جو اُس کے اندر ہیں مانگتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے اس کے شر کی اور اُس کے لوگوں کے شر سے اور اُن چیزوں کے شر سے جو اس کے اندر ہیں ۔

پھر فرمایا آیت بسم اللہ کہ اُسے بڑھو۔ مادی کہتا ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم جن شہر میں جاتے تھے یہی دعا پڑھتے تھے ۔

حضرت انس بن مالک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل خیر کو اطلاع اور فرار

اسی طرح اب جو خیر پر لشکر کشی کی تو رات کے وقت وہاں پہنچے۔ رات آپ نے آرام کے ساتھ بسر کی اور صبح ہوتے ہی حملہ فرمایا۔ جس وقت خیر کے نیچے پہنچے تو دیکھا کہ کاروباری لوگ اپنے ہل وغیرہ مسلمان ذراعت کو لے کر باہر آ رہے ہیں۔ آنحضرت کے لشکر کو دیکھ کر وہ کہنے لگے کہ واللہ محمد لشکر لے کر آگئے۔ پھر یہ لوگ اُٹھ پاؤں خیر کے اندر بھاگ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَصَبِيْثٌ خَبِيْثٌ اِنَّا اِنَّا اَنْزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ قَسَاءَ صَبَاحِ الْمُتَعَدِّيْنَ ۔

”اللہ بہت بڑا ہے خیر فرما ہوا بے شک ہم جب کسی قوم کے میدان میں نازل ہوئے تو مندریں کا دن بڑا ہوا اور مندریں وہ لوگ ہیں جن کو عذاب الہی سے ڈرایا گیا ہے یعنی کفار۔“

مقامات سفر | ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے چل کر عصر میں آئے۔ یہاں آپ کے لئے مسجد تیار کی گئی۔ پھر آپ مقام صہبا میں آئے۔ پھر ایک میدان میں جس کو ریح کہتے ہیں رونق افروز ہوئے۔ اور یہاں اترنے کی یہ وجہ تھی کہ غطفان نے خیر والوں کی مدد کا ارادہ کیا تھا اور اپنے شہر سے اہل خیر کی اعانت کے لئے آپ کے مقابل میں چلے تھے مگر عہران کو اپنے گھروں کی طرف سے کچھ کھٹکا معلوم ہوا۔ تب وہ آپ کو خیر والوں کے مقابل چھوڑ کر اپنے گھروں کو اُلٹ چلے گئے۔

قلعوں کی تسخیر | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے قلعوں کو ایک ایک کر کے فتح کرنا شروع کیا۔ چنانچہ سب سے پہلے جو قلعہ فتح کیا اس کا نام حصن ناظم تھا۔ اسی قلعہ کے پاس محمود بن مسلمہ شہید ہوئے۔ کسی نے اوپر سے ان کے سر پر چٹکی کا پاٹ گرا دیا تھا۔

پھر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی ابی الحقیق کے قلعہ حصن القوم کو فتح کیا۔ اس قلعہ سے بہت سے قیدی آپ کے ہاتھ آئے جن میں ام المؤمنین حضرت صفیہ بھی تھیں اور پہلے یہ کنانہ بن ریح بن ابی الحقیق کے پاس تھیں اور ان کی دو چھازا دہشیں بھی ان کے پاس تھیں آپ نے ان کو اپنے لئے پسند فرمایا۔

وحید بن غلیظہ بکلی نے صفیہ کے لئے درخواست کی مگر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفیہ کو اپنے لئے منتخب فرمایا تب وحید کو ان کی دونوں چھازا دہشیں عنایت کر دیں اور باقی سب قیدیوں کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔

چند چیزوں کی ممانعت | مسلمانوں نے گھریلو گدھوں کے گوشت پکانے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے کھانے سے ممانعت کر دی۔ چنانچہ لوگوں نے ہنڈیوں کو فودا اُلٹا دیا۔

مکحول کہتے ہیں آنحضرتؐ نے اُس وقت چاند باتوں سے منع فرمایا تھا ایک توجیہ کہ جو عورت قیدیوں میں سے حاملہ ہو اُس کے پاس نہ جائیں۔ دوسرے گھریلو گدھے کا گوشت نہ کھائیں۔ تیسرے کسی دزدنے کا گوشت نہ کھائیں۔ چوتھے مالی غنیمت کے تقسیم ہونے سے پہلے اُس کو فروخت نہ کریں۔

جائزہ سے روایت ہے اور جائزہ خبر کی جنگ میں شریک نہ تھے کہ حبیب خیر میں رسول اکرمؐ نے گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تو گھوڑوں کے کھانے کی اجازت دیدی۔

صنعانی کا بیان | حنث صنعانی کہتے ہیں ہم روایع بن ثابت انصاری کے ساتھ ملک مغرب کی طرف فتوحات میں شریک تھے تو ہم نے جبرہ نامی ایک شہر فتح کیا اور

روایع بن ثابت انصاری خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو! میں تم سے وہی بات کہتا ہوں جو میں نے خاص رسول اللہؐ سے سنی ہے اور حبیب کی جنگ میں آپؐ نے ہم سے فرمائی تھی۔ رسول کریمؐ

خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور فرمایا کسی مسلمان کو یہ بات جائز نہیں ہے کہ اپنا پانی غیر کی کھیتی کو پلاسے یعنی حاملہ عورت سے جو لونڈی پکڑی ہوئی آئی ہو صحبت کرے اور نہ مسلمان کے لئے یہ

جائزہ ہے کہ بغیر استبراء کے لونڈی کو تعزف میں لائے اور نہ مسلمان کو یہ بات جائز ہے کہ مالِ غنیمت سے تقسیم ہونے سے پہلے فروخت کرے اور نہ مسلمانوں کے لئے یہ بات جائز ہے کہ مالِ غنیمت کے ٹکڑے کو تقسیم سے پہلے اپنے

کاٹیں لائے اور اگر کسی ضرورت سے اس پر سوار بھی ہو جائے تو پھر اسکو مالِ غنیمت میں لائے اسلئے کہ اس کو یکبار کر کے واپس کرے اور نہ مسلمان کو یہ چاہیئے کہ مالِ غنیمت کے کپڑے کو تقسیم سے پہلے پہنے اور پھر

پہرنا کر کے اس کو واپس کرے۔

عبد بن عامر کہتے ہیں ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر کی جنگ میں منع فرمایا کہ ہم کپے سونے کو پکے سونے اور کچی چاندی کو پچی چاندی کے عوض خرید و فروخت کریں۔

بلکہ کچی چاندی کو پکے سونے اور پکے سونے کو کچی چاندی کے عوض خرید و فروخت کریں۔

بنی سہم کی حاضری | ابن اسحاق کہتے ہیں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قلعوں کو فتح کرنا شروع کیا اور اسلام کے قبیلہ بنی سہم کے لوگ آپؐ کی خدمت میں حاضر

ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم بہت مشقت میں پڑے ہوئے ہیں اور ہمارے پاس کچھ کھانے پینے کو نہیں ہے۔ آپؐ کے پاس بھی اُس وقت کچھ نہ تھا جو ان کو دیتے۔ تب

رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ اے خدا! تو خوب جانتا ہے جو ان لوگوں کی حالت ہے اور میرے پاس کچھ نہیں ہے جو میں ان کو دوں۔ تو اپنے فضل و کرم سے سب کو قلعہ

ان کے ہاتھوں پر فتح کرادے تاکہ ان کے مالِ غنیمت سے غنی ہو جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ہاتھوں پر صعب بن معاذ کا قلعہ جو خیبر کے تمام قلعوں سے زیادہ بڑا مال و اسباب تھا اور غلہ وغیرہ سامان بھی اُس میں بکثرت تھا فتح کرایا۔

آخری قلعے اور مرحب | راوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح کہتے ہوئے و طبع اور سلام آخری دو قلعوں پر پہنچے۔ ان کا آپ نے کچھ اور دس لاکھیں محاصرہ کیا۔

ابن ہشام کہتے ہیں اس جنگ میں مسلمانوں کا شمار یا منصور امت امت تھا۔
جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں اسی جنگ میں مرحب یہودی سامان جنگ سے آداستہ ہتھیار لگائے ہوئے اپنے قلعے سے نکل کر میدان میں آیا اور اپنی تعریف کے اشعار پڑھنے لگا۔ آپ نے صحابہ سے فرمایا اس کے مقابلے میں کون جہاد جاتا ہے محمد بن مسلمہ نے عرض کیا آپ مجھ کو اجازت دیجئے کل میرا بھائی شہید ہوا ہے آج میں اس کا قصاص لینا چاہتا ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا بہتر ہے جاؤ خدا تمہاری مدد و اعانت فرمائے۔

محمد بن مسلمہ اس کافر کے مقابل گئے میدان میں ایک درخت تھا پہلے تو دونوں جوانوں نے اس کی آڑ میں ہو کر ایک دوسرے پر وار کئے۔ اور سپاہ گری کے ہنزد کھلائے۔ پھر آخر دہرہ مقابلہ ہوا۔ یہودی نے محمد بن مسلمہ پر تلوار ماری۔ محمد بن مسلمہ نے ڈھال سے بچاؤ کیا۔ تلوار سپر کو کاٹ کر اس میں پھنس گئی۔ ہر چند یہودی نے زور کیا مگر تلوار نہ نکلی۔ پھر محمد بن مسلمہ نے ایسی ضرب لگائی کہ یہودی جہنم رسید ہو گیا۔

یا مسر کی ہلاکت | ابن اسحاق کا بیان ہے کہ مرحب یہودی کے بعد اس کا بھائی یا مسر میدان میں آیا اور پکارتے لگا کہ میرا کون مقابل ہے۔ آنحضرت کے چھوٹی زاد بھائی زبیر بن عوام قرشی اس کے مقابل گئے۔ ان کی والدہ آنحضرت کی چھوٹی حضرت صفیہؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ میرا بیٹا مانا جائے گا۔ آپ نے فرمایا انشاء اللہ تمہارا بیٹا قتل کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ زبیر یا مسر کے مقابل ہوئے اور اس کو دم لینے کی فرصت نہ دی اور یا مسر مارا گیا۔

حضرت علیؓ کا اعزاز | عربین اکوٹ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے خیبر کے ایک قلعہ کی طرف بڑی کوشش کی اور بہت لڑے مگر قلعہ فتح نہ ہوا۔ آخر واپس آ گئے۔ پھر آپ نے اسی قلعہ کی طرف یہی نشان دے کر عمر بن خطاب کو روانہ کیا۔ انہوں نے بھی بڑی محنت اور جانفشانی کی مگر آخر فتح حاصل کئے بغیر واپس چلے آئے۔ تب آپ نے فرمایا کل مجھ کو میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اس کے ہاتھ پر خدا قلعہ کو فتح کرے گا اور وہ شخص

جماد سے بھاگنے والا نہیں ہے۔ ستر کہتے ہیں پھر آپ نے حضرت علیؓ کو بلایا جبکہ حضرت علیؓ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں تو آپ نے اپنا لب مبارک اُن کی آنکھوں پر لگایا اور نشان اُن کے ہاتھ میں دے کر فرمایا کہ خدا کی برکت کے ساتھ قلعہ پر حملہ کرو۔ خدا تمہارے ہی ہاتھ پر اُس کو فتح کرے گا۔ حضرت علیؓ دوڑتے ہوئے نشان لے کر اُس قلعہ کے نیچے پہنچے اور نشان کو پتھروں کے بیچ میں مکڑا کر دیا۔ ستر کہتے ہیں میں بھی حضرت علیؓ کے پیچھے پیچھے چلا آ رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک یہودی تلمذ کے اوپر آیا اور اُس نے پوچھا تم کون ہو؟ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ میں علی بن ابی طالب ہوں۔ یہودی نے کہا تمہیں ہے اُس کتاب کی جو موسیٰ پر نازل ہوئی بیشک تم غالب ہو گے۔ ستر کہتے ہیں چنانچہ حضرت علیؓ کے ہاتھ پر خدا نے اُس قلعہ کو فتح کر دیا۔

رافع کی روایات | رسول اکرمؐ کے آزاد غلام ابو رافع سے روایت ہے کہ جب آپؐ نے حضرت علیؓ کو خیبر کا قلعہ فتح کرنے بھیجا تو میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھا جب حضرت علیؓ قلعہ کے پاس پہنچے۔ مقابلہ اور مقابلہ شروع ہوا۔ ایک یہودی نے حضرت علیؓ پر وار کیا تو آپؐ کے ہاتھ سے سپر نکل کر دُور جا پڑی۔ حضرت علیؓ نے قلعہ کے دروازہ کو اٹھایا اور اسی سے کفار کے حربے ڈھال کے طور پر دکتے ہوئے آگے بڑھے یہاں تک کہ جب جنگ سے فاسخ ہو گئے اور قلعہ فتح ہو گیا تو اُس کو اڑا کر اپنے پیٹنگ دیا۔ ابو رافع کہتے ہیں وہ دروازہ بڑا بھاری تھا کہ ہم اٹھ آدمیوں نے اُس کو پلٹنا چاہا مگر نہ پلٹ سکے۔

کعب بن عمرو کا قصہ | ابو الیسر کعب بن عمرو سے روایت ہے کہ ہم خیبر کی جنگ میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھے اور ہم نے ایک قلعہ کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ شام کو ہم نے دیکھا کہ بکریوں کا ایک ریوڑ قلعہ میں جا رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کوئی ایسا شخص ہے جو ہم کو ان بکریوں کا گوشت کھلائے؟ ابو الیسر کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں جاتا ہوں۔ فرمایا جاؤ۔ میں بکریوں کی طرف دوڑا۔ آپؐ نے جب سمجھ کر دوڑتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اے خدا ہم کو اس کے ساتھ نفع پہنچا۔ ابو الیسر کہتے ہیں آگے کی بکریاں تو قلعہ کے اندر پہنچ گئی تھیں پھیلی بکریوں میں سے میں نے دو بکریاں پکڑیں اور اُن کو بطن میں دبا کر بھاگا اور آپؐ کے آگے لاکر لے کر چھوڑ دیا۔ پھر لوگوں نے اُن کو ذبح کر کے پکایا اور کھایا۔

داوی کہتا ہے ابو الیسر کا سب صحابہ کے بعد انتقال ہوا ہے اور جب یہ کوئی حدیث بیان کرتے تھے تو روایت کرتے اور کہتے تھے اے لوگو! میری عمر سے نفع حاصل کرو کیونکہ سب صحابہ کے پیچھے رہ گیا ہوں۔

غزوہ خیبر (۲)

حضرت صفیہؓ کا خواب اور تعبیر | ابن اسحاق کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی ابی الحقیق کا قلعہ قحوص فتح کر لیا اور حضرت بلالؓ نے صفیہ بنت حنی بن اخطب کو اور ایک اور عورت کو لے کر آپؐ کی خدمت میں آئے تو راستہ میں یہود کے مقتولوں پر سے گزر ہوا۔ اُس عورت نے جب اپنے مقتولوں کو دیکھا جنہیں مار کر روئے لگی اور اپنے منہ پر اُس نے خوب طمانچہ مارے اور سر میں خاک ڈالی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کی یہ حالت دیکھی تو فرمایا اس شیطانہ کو میرے پاس سے دور لے جاؤ اور حضرت صفیہ کو اپنے پس پشت بیٹھنے کا حکم دیا اور اپنی چادر اُن کو اوڑھادی۔ جس سے مسلمانوں نے جان لیا کہ آپؐ نے ان کو اپنے لئے مخصوص فرمایا ہے۔

راوی کہتا ہے جب حضرت صفیہ کنانہ بن ربیع بن ابی الحقیق کے پاس تھیں انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک چاند میری گود میں آیا ہے۔ پھر انہوں نے یہ خواب اپنے غاوند کنانہ سے بیان کیا تو کنانہ نے کہا اس کی تعبیر اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ تُو مجاز کے بادشاہ محمدؐ کے پاس جانا چاہتی ہے اور پھر کنانہ نے ایک طمانچہ ان کے اس زور سے مارا کہ اُن کی آنکھ کو سخت صدمہ پہنچا اور اُس کا نشان بھی باقی رہا۔ چنانچہ اُسی نشان کو دیکھ کر آپؐ نے صفیہؓ سے اُس کا سبب دریافت فرمایا۔ تب انہوں نے اپنے خواب کا سارا واقعہ عرض کیا۔

کنانہ بن ربیع سے پوچھ گچھ | کنانہ بن ربیع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گرفتار ہوئے اور ان سے فرزانہ کا مقام دریافت کیا اس نے صاف انکار کیا۔ پھر ایک یہودی نے اُن کو بیان کیا کہ میں نے اُس کو غلام جگہ اکثر آتے جاتے دیکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرور وہاں فرزانہ ہے۔ آپؐ نے کنانہ سے فرمایا کہ اگر اُس جگہ سے فرزانہ مل گیا تو ہم تجھے قتل کر دیں گے۔ اس نے کہا بہتر ہے۔ پھر

آپ نے اُس مقام کو کھدایا تو وہاں سے کچھ خزانہ نکلا باقی خزانہ کو پھر کمانہ سے دریافت کیا۔ اس نے بتانے سے بالکل انکار کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر بن عوام کو حکم فرمایا کہ اس کو تکلیف دے کہ پوچھو۔ چنانچہ زبیر نے ہر چند تکلیف دے کر بھی اس سے دریافت کیا مگر اس نے نہ بتایا۔ تب آپ نے کمانہ کو محمد بن مسلمہ کے سپرد کیا تاکہ اپنے بھائی محمود بن مسلمہ کے عوض اُس کو قتل کریں۔ چنانچہ محمد بن مسلمہ نے اس کی گردن مار دی۔

یہود کی جان بخشی کی درخواست | راوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے آخری قلعوں وطیح اور سلام کا محاصرہ رکھا۔ جب ان قلعوں کے لوگوں کو اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا تب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ ہم یہاں سے چلے جاتے ہیں۔ آپ ہماری جان بخشی کر دیں۔ آنحضرتؐ نے اس بات کو منظور فرمایا۔ اور خیبر کا تمام مال و اسباب آنحضرتؐ کے ہاتھ آیا سو ان دو قلعوں کے جب یہ غیر فدک کے لوگوں کو پہنچی۔ انہوں نے بھی آپ کو یہی پیغام بھیجا کہ ہم اپنا تمام مال چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ ہماری جان بخشی کر دی جائے۔ رسول پاکؐ نے اس بات کو منظور کر لیا اور آپ کی طرف سے اس گفتگو کے کرنے والے محیص بن مسعود حادثی تھے۔

راوی کہتا ہے جب خیبر والوں کو اقرار کے ساتھ جان سے امن ملا تب انہوں نے آنحضرتؐ کو پیغام بھیجا کہ آپ ہم کو ہمارے باطن اور کھیتی باڑی پر برقرار رکھیں۔ ہم نصیب پیداوار آپ کو خراج میں دیا کریں گے اور نصیب اپنی محنت کا حق سمجھ کر لیں گے اور ہم کو اس کام کی بہت واقفیت ہے اور زمین کو درست کرنے اور قابلِ زراعت بنانے میں ہم بڑے تجربہ کار ہیں۔ آپ نے اس بات کو منظور کر لیا اور یہ شرط اُن سے کر لی کہ جس وقت ہم چاہیں گے تم کو یہاں سے نکال دیں گے۔ یہی اقرار فدک کے لوگوں سے بھی ہوا۔

راوی کہتا ہے خیبر تو کل مسلمانوں کے حصہ میں تھا اور فدک کو آپؐ نے خاص اپنے اخراجات کے لئے رکھا تھا۔ کیونکہ فدک بغیر مسلمانوں کی لشکر کشی کے فتح ہوا تھا۔

زہر آلود گوشت | راوی کہتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوحات سے فارغ ہوئے تو زینب حرث کی بیٹی (سلام بن مشکم یہودی کی بیوی) نے ایک بکری کا گوشت مجنون کر آنحضرتؐ کی خدمت میں بھیجا اور لوگوں سے دریافت کیا کہ آپ کو کون سا گوشت پسند ہے؟ لوگوں نے کہا دستی کا۔ اُس نے دستی میں بہت سا اور باقی گوشت میں بھی خوب

زہر ملا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر رکھ دیا اور آپ نے اُس میں سے ایک بوٹی اٹھا کر منہ میں رکھی اور اُس کو چبایا مگر نیکو نہیں بلکہ اُس کو ٹھوک دیا۔ بشر بن براہ بن معرور بھی آپ کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے ایک بوٹی چبا کر نیکو لی اور آنحضرت نے فرمایا یہ ہڈی مجھ سے کتنی ہے کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے۔ پھر آپ نے اُس عورت کو بلا کر دریافت کیا۔ اُس نے اقرار کیا کہ ہاں میں نے زہر ملا یا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا تو نے یہ کام کیوں کیا۔ عورت نے کہا اس لئے کہ میری قوم کی جو حالت تم نے کی وہ تم جانتے ہو۔ میں نے یہ سوچا کہ اگر تم بادشاہ ہو تو میں تم کو زہر دے کر بھگت پاؤں گی اور اگر تم نبی ہو تب تم کو ضرور اس زہر کی خبر ہو جائے گی۔

راوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس عورت سے درگزر کی۔ بشر بن بھاعہ اُس ایک نوالہ کے کھانے سے وفات پا گئے۔ راوی کہتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرض وفات ہوا۔ اور بشر بن براہ کی بہن آپ کی مزاج پرسی کو آئیں تو آپ نے فرمایا اے بشر کی بہن یہ مرض جو مجھ کو ہے نہیں اس میں اپنی دلوں کو اُسی نوالہ کے اثر سے ٹوٹتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ جو میں نے غیر میں تمہارے بھائی بشر بن براہ کے ساتھ کھایا تھا۔

راوی کہتا ہے اسی سبب سے مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں باوجود نبوت کی بخورگی کے شہادت کی فضیلت بھی سمجھتے ہیں۔

انہی اسحاق کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی فتح سے فارغ مدینہ کی طرف واپسی ہو کر واپس ہوئے تو راستہ میں آپ نے چند راہیں وادی القریٰ کے لوگوں کا سحر مرہ کیا اور پھر وہاں سے مدینہ کو واپس تشریف لائے۔

ابو ہریرہ کہتے ہیں جب ہم رسول کریم کے ساتھ خیبر سے فارغ ہو کر وادی القریٰ میں آئے تو غروب آفتاب کے قریب ہم نے وہاں قیام کیا۔ آپ کا ایک غلام تھا جو رفاعہ بن زید غزالی ثم العنزی نے آپ کی نند کیا تھا۔ یہ غلام آپ کا کجاوہ اٹھا کر رکھ رہا تھا کہ ایک تیرہ کہیں سے اس غلام کے آگیا اور معلوم نہ ہوا کہ کس نے مارا ہے؟ غلام تیرہ کے صدر سے مر گیا ہم لوگ کہنے لگے اسے جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کلام کو سن کر فرمایا ہرگز نہیں۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کا شملہ آگ میں جل رہا ہے۔ یہ شملہ اُس غلام نے خیبر کے مال غنیمت میں سے چرایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن کر ایک شخص آیا اور اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجتبیوں کے دو قسم تو میں نے بھی مال غنیمت میں سے لئے تھے۔ فرمایا ان کی برابر تجھ کو

دورخ میں جلنا ہوگا۔

چربی کا برتن | عبداللہ بن مخفل مزی کہتے ہیں خیبر کے مال غنیمت میں سے ایک گپتا جس میں چربی بھری ہوئی تھی لے کر میں اپنے ڈیرے میں آکر ہاتھ کا مال غنیمت کے محافظ نے مجھے دیکھ لیا اور آکر وہ گپتا مجھ سے چھیننے لگا۔ میں نے کہا واللہ! یہ گپتا میں تجھ کو نہ دوں گا اُس نے کہا تو اس کو چھوڑ دے یہ مال مسلمانوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ اسی اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور منس کہ فرمایا کہ اس کو لے جا پنے دور عبداللہ کہتے ہیں میں اُس کو اپنے ڈیرے میں لایا اور میرے سب ساتھیوں نے اُسے کھایا۔

حضرت صفیہ سے نکاح | ابن اسحاق کہتے ہیں خیبر میں یا آتے ہوئے راستہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کے ساتھ نکاح فرمایا۔ اور حضرت انسؓ کی ماں اُمّ سلیمؓ نے صفیہؓ کو دس دن بنایا اور رات کو آنحضرتؐ ان کے ساتھ ایک خیمہ میں رہے اور ابوایوبؓ انصاریؓ تلوار لٹے ہوئے رات بھر آپؐ کے خیمہ کے گرد پہاڑ دیتے رہے۔ جب صبح کو آپؐ نے اُن کو دیکھا تو فرمایا اے ابوایوب تم نے کس لئے تکلیف کی؟ ابوایوبؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو اس عورت سے حضورؐ کے حق میں خوف تھا۔ کیونکہ اس عورت کا باپ اور خاوند اور ساری قوم قتل ہوئی ہے اور یہ عورت نو مسلم ہے۔ اس سبب مجھ کو اس کی طرف سے اندیشہ تھا۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوایوبؓ کے حق میں دعا فرمائی کہ اے خدا جیسے ابوایوبؓ نے رات بھر میری حفاظت کی ہے تو اس کی ہمیشہ حفاظت فرمائو۔

حضرت بلالؓ کی پہریداری | جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے واپس ہوئے تو راستہ میں ایک رات آپؐ نے فرمایا آج رات کو کون ایسا شخص ہے جو ہماری حفاظت کرے اور آخر رات کا وقت تھا۔ فرمایا شاید ہم سو جائیں تو صبح کے وقت جگانے کے لئے ایک آدمی ضرور چاہیئے۔ بلالؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جاگوں گا۔ چنانچہ رسول کریمؐ اور سب لوگ سو رہے اور بلالؓ نماز پڑھنے میں مشغول ہوئے۔ پھر بلالؓ مشرق کی طرف منہ کر کے صبح کے انتظار میں اپنی کامیابی سے سہارا لگا کر بیٹھ گئے اور نیند اُن پر غالب ہو گئی۔ پھر سوچ کی حرارت سے سب لوگوں کی آنکھ کھلی۔ سب سے پہلے رسول اقدسؐ جاگے اور بلالؓ سے فرمایا کہ یہ تم نے کیا کیا۔ بلالؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ!

جس مصلحت آپ کو سکایا اُسی نے مجھ کو بھی سکادیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو سچ کہتا ہے۔ پھر آنحضرتؐ نے اپنے اُونٹ کو تھوڑی دُور لے جا کر بٹھایا اور وہیں وضو کیا اور سب لوگوں نے بھی وضو کیا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اُس کے بعد فرمایا کہ جب تم نماز کو بھول جاؤ تو پھر جس وقت یاد آئے اُسی وقت اُس کو پڑھ لو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي۔

ابن اسحاق کہتے ہیں خیبر کو فتح کر کے آپؐ نے وہاں کی مٹریاں وغیرہ ابن لقیم عیسیٰ کو عنایت فرمائی تھیں اور خیبر کا غزوہ ماہ صفر میں ہوا تھا۔

غزوہ خیبر اور مسلمان خواتین | خیبر کی جنگ میں مسلمانوں کی عورتیں بھی شریک تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں سے اُن کو بھی کچھ دیا تھا۔ مگر مردوں کے ساتھ اُن کا حق نہیں لگایا تھا۔

بنی غفار میں سے ایک عورت کا بیان ہے کہ جب آنحضرتؐ نے خیبر کا قصد کیا تو میں چند عورتوں کے ساتھ آپؐ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم عورتیں چاہتی ہیں کہ آپؐ کے ساتھ ہم بھی جہاد میں جا لیں۔ ہم زخمیوں کی تیمارداری کریں گی اور جہاں تک ہم سے ہو گا مسلمانوں کو مدد پہنچا کر ثواب کی مستحق ہوں گی۔ حضورؐ نے فرمایا چلو خدا تمہارے ادا دہ میں برکت دے۔ چنانچہ ہم آپؐ کے ساتھ روانہ ہوئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے اُونٹ پر اپنے پیچھے بٹھالیا۔ اور میں اُس وقت کم سن لڑکی تھی۔

جب صبح کو رسول کریمؐ منزل پر اُترے اور میں بھی اُونٹ پر سے اُتری تو اُس کی کاٹھی اور اپنے کپڑے پر میں نے خون کا نشان دیکھا مجھ کو بہت شرم آئی اور یہ مجھ کو پہلا حیف تھا۔ جب آپؐ نے اُس خون کے نشان کو دیکھا تو مجھ سے فرمایا شاید تجھ کو خون آیا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا تو اپنے کپڑے دھو کر پانی میں تھوڑا نمک ملا کر اُس سے کاٹھی کو دھو ڈال اور پھر سوا دھو جا۔ کہتی ہیں جب خیبر فتح ہو گیا تو آپؐ نے ہم عورتوں کو بھی مالِ غنیمت میں سے عنایت کیا اور یہ ہمارے جو میرے گلے میں ہے خود آپؐ نے اپنے ہاتھ سے میرے گلے میں باندھا۔ میں اُس کو کبھی جدا نہیں کرتی۔

راوی کہتا ہے یہ ہمارے آخری وقت تک اُس خاتون کے گلے میں رہا اور پھر اُس کی وصیت کے مطابق اُس کے ساتھ دفن کیا گیا اور ہمیشہ یہ خاتون حیف سے پاک ہونے کے لئے پانی میں نمک ملاتی تھیں اور

و مصیبت کی تھی کہ میری لاش کو بھی ننگ کے پانی سے غسل دینا۔

شہدائے خیبر | بنی امیہ کے حلیفوں میں سے ربیعہ بن نجبر بن عمرو بن کنینہ بن عامر بن غنم بن دودان بن اسد اور ثقیف بن عمرو بن رفاعہ بن مسروح۔

اور بنی اسد بن عبد العزیٰ میں سے عبداللہ بن ہبیب بن امیب بن سحیم بن غبیرہ۔ یہ اصل میں بنی سعد بن لیث سے تھے مگر بنی اسد میں اس سبب سے شمار ہوئے کہ ان کے حلیف اور ان کے بھائی تھے۔

اور انصار میں سے یہ لوگ شہید ہوئے۔ بنی سلمہ سے بشر بن براہ بن معرور آپ کے ساتھ زہریلے گوشت کو کھا کر شہید ہوئے اور فضیل بن نعمان۔

اور بنی نذیر میں سے مسعود بن سعد بن قیس بن خلدہ بن عامر بن نذیر۔

اور اوس کی شاخ بنی عبد اللہ اہل سے محمود بن مسلمہ بن خالد بن عدی بن مجروح بن حارثہ بن حرث یہ بنی حارثہ میں سے ان کے حلیف تھے۔

اور بنی عمرو بن عوف سے ابو ضیاع بن ثابت بن نعمان بن اُمیہ بن امرئ القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف اور حرث بن حاطب اور عروہ بن مروہ بن سراقہ اور اوس بن فائدہ اور انیس بن حبیب اور ثابت بن اثلہ اور طلحہ۔

اور بنی خنارہ سے عمارہ بن عتبہ تیرے شہید ہوئے۔

اور بنی اسلم سے عامر بن اکوع اور اسود راعی جن کا نام اسلم تھا۔ یہ خیبر ہی کے رہنے والے تھے اور خیبر ہی کی جنگ میں شہید ہوئے۔

زہری لے شہدائے خیبر میں ان لوگوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ بنی زہرہ میں سے مسعود بن ربیعہ جو بنی قارہ میں سے ان کے حلیف تھے اور بنی عمرو بن عوف سے اوس بن قتادہ شہید ہوئے۔

اسود راعی کی شہادت | ابن اسحاق کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے کسی قلعہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے تو اسود راعی بکریاں لئے ہوئے

آنحضرت کے پاس آئے اور یہ ایک یہودی کی بکریاں چرانے پر ملازم تھے انہوں نے آپ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھ کو مسلمان کیجئے۔ آپ نے ان کو مسلمان کیا اور آپ کسی شخص کے مسلمان ہونے میں یہ خیال نہ فرماتے تھے کہ یہ ادنیٰ آدمی ہے یا اعلیٰ بلکہ سب کو مسلمان کر سکتے تھے۔ اسود نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ان بکریوں کو کیا کروں؟ فرمایا۔ ان کو مار کر ہنکارت

یہ اپنے مالک کے پاس چلی جائیں گی۔ اسود نے ایک مٹھی کنکر لے کر کبریوں پر مارے اور ان کو قلعہ کی طرف ہنکا دیا۔ بکریاں سیدی قلعہ میں چلی گئیں۔ پھر اسود اسی قلعہ پر مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے اور ایک پتھر قلعہ پر سے اسود کے سر پر ایسا لگا کہ اُس کے صدر سے شہید ہو گئے۔ لوگ ان کی لاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور ایک کپڑا لاش پر اوڑھا دیا۔ آپ چند صحابہ کے ساتھ ان کی لاش پر آئے۔ پھر آپ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس کی طرف سے منہ کیوں پھیرا؟ فرمایا ایک خود جو ان کی بیوی ہے اُن کے پاس بیٹھی ہے۔

راوی کہتا ہے اسود نے ایک نماز بھی نہ پڑھی تھی۔

روایت ہے کہ جب شہید کرتا ہے خودوں میں سے اُس کی بیوی اُس کے چہرے سے خاک پونچھتی ہے اور کہتی ہے جس نے تجھ کو خاک آلود کیا ہے خدا اُس کو خاک آلود کرے اور میں نے تجھ کو قتل کیا ہے خدا اُس کو قتل کرے۔

حجاج بن علاط جب یثرب فتح ہو گیا تو حجاج بن علاط سلمی ثم البہری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تکہ میں میرا بہت سامان ہے اور بہت مال میرا میری بیوی اُم شیبہ بنت ابی طلحہ کے پاس ہے اور اسود اگر وہاں کے پاس بھی متفرق مال بہت ہے۔ آپ مجھ کو اجازت دیں تاکہ میں اپنا مال لے آؤں اور وقت کی مناسبت سے جیسا چاہوں کہوں۔ آپ نے اجازت دی اور حجاج تکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب مقام ثیفۃ البیضاء میں آئے تو دیکھا کہ قریش کے چند لوگ بیٹھے ہیں۔ یہ لوگ مکہ سے نکل کر راستہ میں آنے والوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر پوچھا کرتے تھے اور ان کو معلوم ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یثرب پر لشکر کشی کی ہے جب انہوں نے حجاج کو آتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے حجاج بن علاط آ رہے ہیں۔ ان کو مزید کچھ خبر ہوگی۔ اور حجاج کے مسلمان ہونے کی قریش کو بالکل خبر نہ تھی۔ اور قریش یہ بھی جانتے تھے کہ غیر حجاج میں سب سے مر سبز اور آباد شہر ہے۔ اُس کا فتح ہونا محمد سے دشوار ہے۔ غرض حجاج سے ان لوگوں نے کہا کہ اے حجاج ہم نے سنا ہے کہ قاطع نے یثرب پر لشکر کشی کی ہے

وہ یہودیوں کا نہایت آباد علاقہ ہے۔ حجاج نے کہا ہاں میں نے بھی یہ خبر سنی ہے اور میرے پاس ایک ایسی خبر ہے جس سے تم بہت خوش ہو گے۔ حجاج کہتے ہیں میرے اس کہنے سے سب لوگوں نے چاروں طرف سے میرے اڈنٹ کو گھیر لیا اور کہا اسے حجاج جلد اس خبر کو بیان کرو۔ میں نے کہا محمدؐ کو ایسی شکست ہوئی کہ کبھی تم نے سنی نہ ہوگی۔ ان کے تمام اصحاب قتل ہوئے اور وہ خود قید ہو گئے اور یہودیوں نے کہا کہ ہم محمدؐ کو قریش کے پاس مکہ میں بھیجیں گے تاکہ قریش اپنے لوگوں کے معاوضہ میں محمدؐ کو قتل کریں۔

حجاج کہتے ہیں یہ بات سننے ہی وہ لوگ مکہ میں شور و غل مچاتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے تھے اب محمدؐ تمہارے پاس آتے ہیں تم ان کو قتل کرنا۔ حجاج کہتے ہیں میں نے کہا۔ اسے قریش تم میرا مال جمع کرادو میں بہت جلد خبر کو جانے والا ہوں تاکہ سوداگروں کے ہنچنے سے پہلے سستی قیمت پر محمدؐ کا مال جو یہودیوں کے ہاتھ آیا ہے خرید لوں۔ چنانچہ قریش نے ایک دم میرا سارا مال جمع کر دیا اور میں نے اپنی بیوی سے بھی یہی کہا کہ میں خیبر میں جا کر مال خریدوں تو سب مال مجھ کو دیدے۔ اُس نے بھی سب مال دیدیا۔ پھر یہ خبر حضرت عباسؓ کو ہوئی۔ وہ میرے پاس میرے غیمہ میں جو تاجرانہ وضع کا تھا آکر کھڑے ہوئے اور مجھ سے کہا اسے حجاج یہ ٹونے کیا خبر بیان کی ہے۔ میں نے کہا اس وقت تو تم مجھ کو مال اکٹھا کرنے دو جس وقت میں چلنے لگوں گا اُس وقت خلوت میں مجھ سے ملنا۔ چنانچہ جب میں رخصت ہونے لگا تو عباسؓ میرے پاس آئے۔ میں نے کہا اے عباسؓ جو بات میں تم سے کہوں تین دن تک تم اُس کو ہرگز کسی سے ظاہر نہ کرنا اور اس کے بعد تم کو اختیار ہے کہ شوق سے کہہ دینا میں تمہارے بھتیجے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خیبر کے بادشاہ کی بیٹی صفیہ سے شادی کرتے ہوئے چھوڑ کر آیا ہوں۔ تمام خیبر انہوں نے فتح کر لیا۔

عباسؓ نے کہا اے حجاج یہ تو کیا کہہ رہا ہے؟ میں نے کہا واللہ! میں سچ کہہ رہا ہوں اور میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ یہ حیلہ میں نے فقط اپنا مال جلد وصول کرنے کے لئے کیا تھا۔ تم ہرگز تین دن کے اندر اس بات کو ظاہر نہ کرنا۔ ورنہ قریش کے لوگ میرا بچا کریں گے اور تین دن کے بعد میں دُور نکل جاؤں گا پھر تم شوق سے کہہ دینا۔

راوی کہتا ہے جب حجاج کو تک سے گئے ہوئے تین روز گزر گئے۔ حضرت عباسؓ نے

اپنا محلہ پہنا اور عصاء ہاتھ میں لے کر کعبہ میں آئے اور طواف کرنے لگے۔ قریش نے جو اس شان سے ان کو دیکھا تو کہا اے ابوالفضل (حضرت عباس کی کنیت ہے) یہ تو جنگ کا سامان ہے۔ حضرت عباس نے فرمایا اُس خدا کی قسم ہے جس کی تم قسم کھاتے ہو کہ محمدؐ نے خیبر کو فتح کر لیا اور وہاں کے تمام مال و اسباب پر قابض ہو گئے اور خیبر کے بادشاہ کی بیٹی کو اپنے تقریب میں لائے۔ اسی خوشی میں میں نے آج یہ لباس پہنا ہے۔

قریش نے کہا یہ خبر تم کو کس نے دی؟ حضرت عباسؓ نے کہا اسی شخص نے جس نے تم سے وہ خبر بیان کی تھی۔ وہ مسلمان ہو گیا ہے اور اس حیلہ سے وہ تم سے اپنا مال لینے آیا تھا اور اب وہ محمدؐ سے جا ملا ہے۔

قریش یہ بات سُن کر بہت غصا ہوئے اور حجاج کے بارے میں کہنے لگے کہ دشمن خدا اس طرح ہمارے پاس سے جھاگ گیا۔ اگر ہم کو اُس وقت خبر ہوتی تو ہم اُس کو ضرور اچھی طرح سے مزہ چکھاتے۔ پھر اس کے بعد اور لوگوں سے بھی قریش کو خیبر کے فتح ہونے کی خبر معلوم ہوئی۔



خیبر کے مالِ غنیمت کی تقسیم

ابن اسماعیل کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مالِ غنیمت میں سے خمس خدا و رسول اور ذوی القربانی اور یتیموں اور مسکینوں کے حصہ کا نکالا اور اسی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کا خرچ تھا اور ان لوگوں کو بھی آپ نے اس میں سے عنایت فرمایا جنہوں نے اہل فدیہ سے گھلج کرائی تھی اور انہی لوگوں میں سے ایک حبیبہ بن سوہد تھے ان کو آپ نے عین و سقی کھجوریں عنایت فرمائیں اور باقی مالِ غنیمت ان مسلمانوں پر تقسیم فرمایا جو حدیبیہ کے واقعہ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ چنانچہ سب لوگ جو حدیبیہ میں تھے خیبر کی جنگ میں بھی تھے سوائے ایک جابر بن عبد اللہ کے کہ یہ خیبر کی جنگ میں شریک نہ تھے مگر آپ نے ان کا بھی حصہ لگایا۔

حدقہ داروں کی تعداد | اس نے رسول کریم نے کل مال کے اٹھارہ سو حصے کئے۔ چودہ حصے آدمیوں کے اور چار سو حصے دو سو گھوڑوں کے اور سو سو آدمیوں کا ایک حصہ قرار دے کر اٹھارہ حصے کل مال کے کر دیئے۔

ابن ہشام کہتے ہیں خیبر کی جنگ میں عربی گھوڑے کو آنحضرت نے عربی اور اٹھارہ مجموعے | ہمیں گھوڑے کو ہمیں ٹھہرایا تھا۔

ابن اسماعیل کہتے ہیں حضرت علیؑ اور زبیرؓ عوام اور طلحہ بن عبید اللہ اور عمرؓ بن خطابؓ

نے دس سو ساٹھ ساٹھ کا ہوتا ہے اور ایک ساٹھ تین سیر کا۔ ۱۲

۱۳ ہمیں وہ گھوڑا ہے جو عمدہ نسل کا ہو۔

عبدالرحمن بن عوف اور عامر بن عدی اور اسید بن حفیر ایک ایک حقہ میں شریک تھے۔
 اور ایک حقہ بنی مرث بن خزرج کا اور ایک حقہ ناعم کا ایک حقہ بنی شیاہ کا اور ایک حقہ
 بنی عبید کا اور ایک حقہ بنی حرام کا جو بنی سلمہ میں سے تھے اور ایک حصہ عبید بن اوس
 کا۔ انہوں نے یہ حقہ خرید لیا تھا۔ اور ایک حقہ بنی ساعدہ کا اور ایک حقہ بنی غفار اور اسلم کا
 اور ایک حقہ بنی نجار کا اور ایک حقہ بنی حارثہ کا اور ایک حقہ اوس کا تھا۔ چنانچہ سب
 پہلے جو حقہ خیبر سے نکالا گیا وہ خیبر وادی خاص سے زبیر بن عوام کا حقہ تھا اور اسی
 وادی کو نطاة بھی کہتے ہیں۔ اس میں کل پانچ حقہ تھے اور اس کے پاس دوسرا وادی سرینام
 تھا اور اس کو شق بھی کہتے ہیں اس کے تیرہ حقہ تھے کل اٹھارہ ہوئے اور ہر حقہ میں سوا
 آدمی شریک تھے۔ چنانچہ نطاة میں سے زبیر کا حقہ نکال کر دوسرا حقہ بنی بیاہ کا اور خیبر
 بنی اسید کا اور جو تھا بنی مرث بن خزرج کا اور پانچواں ناعم بن عوف بن خزرج اور
 مزینہ وغیرہ کا نکالا گیا۔

شق کی تقسیم | پھر شق میں سے پہلا حقہ عامر بن عدی کا نکالا اور انہی کے ساتھ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی حقہ تھا۔ پھر عبدالرحمن بن عوف کا۔ پھر بنی ساعدہ کا
 پھر بنی نجار کا پھر حضرت علیؑ کا پھر طلحہ بن عبید اللہ کا۔ پھر بنی غفار اور اسلم کا۔ پھر حضرت عمرؓ
 بن خطاب کا۔ پھر بنی عبید کا پھر بنی حرام کا پھر بنی حارثہ کا پھر عبیدہ کا پھر اوس کا پھر نصیب کا حقہ
 نکالا۔ اس میں جبینہ اور مختلف قبائل عرب کے لوگ تھے۔

کتیبہ کی تقسیم | پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتیبہ کو جو وادی خاص تھا اپنی
 انوار اور اقرباء کے درمیان تقسیم فرمایا اور بعض مسلمانوں کو بھی اس
 میں سے عنایت کیا۔ چنانچہ اپنی صاحب زادی حضرت فاطمہؑ کو دو سو وسق دیئے اور حضرت
 علیؑ کو ایک سو وسق اور اساتذہ بن زید کو دو سو وسق اور پچاس وسق مجبور بن اور حضرت
 ام المومنین عائشہؑ کو دو سو وسق اور حضرت ابوبکرؓ کو سو وسق اور عقیل بن ابی طالب کو ایک سو
 چالیس وسق اور اولاد جعفر بن ابی طالب کو پچاس وسق اور ربیعہ بن مرث کو سو وسق اور
 صلت بن مخرمہ کو معہ ان کے دونوں بیٹوں کے سو وسق اس طرح کہ صلت کے چالیس اور ابی
 بنقہ کے پچاس اور قیس بن مخرمہ کے تیس وسق اور زکاة بن عبد بن زید کو پچاس وسق اور عبیدہ
 بن مرث کی بیٹیوں اور ان کے بیٹے حصین بن مرث کو سو وسق اور بنی عبیدہ بن عبد بن زید کو ساٹھ وسق

اور اوس بن مخزوم کے بیٹے کو تیس وسق اور مسلح بن اثاثہ اور الیاس کے بیٹے کو پچاس وسق اور اُم کوئٹہ کو چالیس وسق اور نعیم بن ہند کو تیس وسق اور بحیہ بنت حرث کو تیس وسق اور عجم بن عبد یزید کو تیس وسق اور اُم حکم کو تیس وسق اور حمانہ بنت ابی طالب کو تیس وسق اور ابن ارقم کو پچاس وسق اور عبد الرحمن بن ابی بکر کو چالیس وسق اور حمزہ بنت جحش کو تیس وسق اور زبیر کی والدہ کو چالیس وسق اور ابن ابی عقیس کو تیس وسق اور اُم طالب کو چالیس وسق اور ابی نضرہ کو بیس وسق اور سلیمہ مکی کو پچاس وسق اور عبد اللہ بن وہب کو بیس وسق اور عبد اللہ بن جحش کو تیس وسق اور ابنی کل ادراج کو نو سو وسق عنایت فرمائے۔

ابن ہشام کہتے ہیں یہ وسق گیسوں اور جو اودہ کجور وغیرہ کے تھے جو ہر شخص کو اُس کی ضرورت کے مطابق ان اجناس سے دیئے گئے اور چونکہ بنی عبد المطلب زیادہ ضرورت مند تھے اس سبب آپ نے اُن کو زیادہ مرحمت فرمایا۔ بنی عبد المطلب کو ایک سو اتنی وسق دیئے اور حضرت فاطمہؓ کو پچاس وسق اور اسامہ بن زید کو چالیس وسق اور مقداد بن اسود کو پندرہ وسق اور اُم ریشہ کو پانچ وسق عنایت کئے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت چوبیس سو کی وصیت فرمائی تھی۔ قبیلہ رہا وہ زمین کو خیبر سے سو وسق دیئے جائیں اور الدار بن ہامی کو سو وسق اور سبائین کو سو وسق دیئے جائیں اور اشعر یوں کو سو وسق دیئے جائیں اور اسامہ بن زید کا لشکر بھیجا جائے اور ملک عرب میں دو دین نہ چھوڑے جائیں۔

فدک کا معاملہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی جنگ سے فارغ ہوئے تو اہل فدک کے دل میں بھی خدا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب ڈال دیا۔ اور انہوں نے اپنا اپنی رسول کریمؐ کی خدمت میں بھیجا تاکہ آپ نعت پیداوار پر اُن سے صلح کر لیں۔ آنحضرتؐ نے منظور فرمایا اور آپ اُس وقت خیبر میں یا خیبر اور مدینہ کے درمیان میں یا مدینہ میں واپس آگئے تھے۔ اور چونکہ فدک بغیر جنگ اور لشکر کشی کے فتح ہوا۔ اس سبب سے یہ خاص آپ کا مال تھا۔

بنو الدار کے نام و نسب یہ لوگ بنی دار بن ہانی بن حبیب بن غمارہ بن نخم کی اولاد سے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ملک شام

سے آئے تھے۔ تمیم بن اوس۔ نعیم بن اوس۔ یزید بن قیس۔ عوف بن مالک۔ ان کا نام رسول کریم نے عبدالرحمن رکھا تھا۔ مروان بن فاکہ عرفہ کے بھائی۔ فاکہ بن نعمان۔ جبہ بن مالک۔ ابو ہند بن بکر اور ان کے بھائی طیب بن بکر۔ ان کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھا تھا۔

راوی کہتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو اہل خیبر کے پاس بھیجا اور انہوں نے کھیتوں اور بھلوں کا تحفیہ کیا۔ یہود نے کہا تم نے اندازہ میں ہم پر زیادتی کی ہے۔ عبداللہ نے کہا تم چاہو تو تم لے لو اور تم چاہو تو ہم کو دے دو۔ یہود نے کہا اسی بات سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ عبداللہ بن رواحہ نے ایک ہی سال تحفیہ کیا تھا کہ پھر غزوہ موتہ میں شہید ہوئے۔

ابن سہل کا قتل عبداللہ کے بعد جبار بن صخر بن امیتہ بن غسان سلمی ہر فصل پر خیبر میں جا کر تحفیہ کیا کرتے تھے۔ یہود اسی طرح ایک مدت عہد پر قائم رہے اور مسلمان ان کی طرف سے مطمئن ہو گئے۔ پھر انہوں نے نبی کریم ہی کے زمانہ میں عبداللہ بن سہل حادثی کو شہید کر دیا اور مسلمانوں نے اس قتل کا ان پر دعویٰ کیا۔

ان اسحاق کہتے ہیں عبداللہ بن سہل اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ بھجوریں دیکھنے خیبر میں گئے تھے پھر ساتھیوں سے الگ ہو گئے اور ان کی لاش ایک نالہ میں سے پڑی ہوئی ملی۔ راوی کہتا ہے یہود نے ان کو شہید کر کے ان کی لاش کو غائب کر دیا تھا۔ پھر ان کے ساتھی آنحضرتؐ کی خدمت میں آئے اور یہ واقعہ عرض کیا۔ یہ خبر سن کر عبدالرحمن بن سہل عبداللہ بن سہل کے بھائی اور ان کے چچا زاد دونوں بھائی حویصہ اور محیصہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

آنحضرتؐ کا فیصلہ عبدالرحمن سب میں نو عمر تھے اور خون کے حقدار بھی یہی تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنی چاہی۔ آپؐ نے فرمایا بڑے کو بڑے کو۔ تب محیصہ اور حویصہ نے گفتگو کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر تم اپنے قاتل کا نام بتلاؤ اور پھر اس پر پچاس قسمیں کھاؤ تو ہم اس کو تمہارے سپرد کر دیں گے۔ انہوں نے عرض کیا ہیں قاتل کی کیا خبر اور پھر ہم قسم کیا کھائیں۔ فرمایا۔ اچھا تم یہودیوں سے پچاس قسمیں لے لو اور جب وہ قسم کھالیں گے کہ ہم نے قتل نہیں کیا ہے تب وہ بری ہو جائیں گے۔ حویصہ وغیرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو ان کی قسموں کا کیا اعتبار یہ گھر کرتے ہیں۔ پھر جھوٹی قسم کے کھانے میں

ان کو کیا تامل ہو گا۔

ہادی کہتا ہے پھر رسول اقدسؐ نے عبدالرحمنؓ کو اس کے بھائی عبداللہ کا خون بہا یعنی سواؤٹ اپنے پاس سے عنایت فرمائے۔

سہل بن ابی حنظلہ کہتے ہیں مجھ کو خوب یاد ہے کہ اُن اڑٹوں میں ایک سُرخ اڑٹنی تھی۔ جب میں اُس کو گھیر رہا تھا تو اُس نے مجھ کو مارا تھا۔

دیکھ روایات | محمد بن ابراہیم کہتے ہیں سہل بن ابی حنظلہ کو اس واقعہ کا مجھ سے زیادہ علم نہیں ہے مگر وہ اُس وقت عمر میں مجھ سے بڑے تھے۔ آنحضرتؐ نے حویصہ وغیرہ سے

قسم کھانے کو نہیں فرمایا تھا۔ کیونکہ حضورؐ ایسے نہیں تھے کہ بغیر علم واسلے کو قسم دلو اتے بلکہ آپؐ نے خیبر میں یہودیوں کو لکھا تھا کہ تمہارے مکانوں کے درمیان میں ہمارا ایک آدمی مقتول پایا گیا ہے اُس کا خون بہا تم ادا کرو۔ یہودیوں نے جواب میں قسم کھا کر لکھا کہ ہم کو نہیں معلوم کس نے اُس شخص کو قتل کیا ہے تب آپؐ نے اپنے پاس سے خون بہا دیا۔

اگر ایک روایت میں ہے کہ رسول کریمؐ نے یہودیوں کو یہ لکھا تھا کہ یا تو خون بہا ادا کرو ورنہ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔

یہود کی جلا وطنی | ابن اسحاق کہتے ہیں میں نے ابن شہاب زہری سے دریافت کیا کہ آپؐ نے

نے کہا خیبر کو فتح کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اور جو لوگ مال و اسباب چھوڑ کر جلا وطنی پر آمادہ ہوئے آپؐ نے اُن سے فرمایا اگر تم کو ہم تمہارے باغوں اور

مالوں پر قائم رکھیں اور پیداوار نصف تمہاری اور نصف ہماری ہو تو تمہیں منظور ہے یا نہیں؟ یہود نے عرض کیا ہمیں منظور ہے۔ آنحضرتؐ نے یہ بھی شرط کر لی کہ جب ہمیں چاہیں گے تم کو

یہاں سے نکال دیں گے یہود نے منظور کیا۔ تب آپؐ نے فصل پر عبداللہ بن رواحہ کو بھلوں کا تحفہ دے کر بھیجا اور جب وہ بھل وغیرہ حضورؐ کی خدمت میں آئے آپؐ نے ان کو تقسیم فرمایا۔ پھر جب

آپؐ کی وفات ہو گئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی یہود سے یہی معاملہ رکھا اور ابوبکرؓ کے بعد عمرؓ نے ابتدا خلافت میں یہی معاملہ رکھا۔ پھر اُن کو معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ نے اپنے

مرض وفات میں فرمایا تھا کہ دو دین ملک عرب میں نہ رہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کی تحقیق کی اور جب اُن کو ثابت ہو گئی تب انہوں

نے خیبر کے یہود کو لکھا کہ خدا نے تم کو جلا وطن ہونے کا حکم دیا ہے۔ مجھ کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ انھوں نے فرمایا تھا ملک عرب میں دو دین نہ چھوڑے جائیں۔ اس لئے جس یہودی کے پاس آپ کا کوئی عہد ہو وہ اُس کو لے کر میرے پاس آئے اور جس کے پاس کوئی عہد نہ ہو وہ بہت جلد شریک ہونے کا سامان کرے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اُن سب یہودیوں کو جن کے پاس کوئی عہد نہ تھا خیبر سے نکال دیا۔

عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ میں اور مقداد بن اسود اور زبیرؓ ہم تینوں خیبر میں اپنا مال دیکھنے گئے اور ہم تینوں متفرق ہو گئے۔ رات کا وقت تھا اور میں اپنے بچھولے پر سو رہا تھا کہ ایک شخص نے مجھ پر حملہ کیا اور اس کی ضرب سے میرا ہاتھ کٹنی کے جوڑ پر سے اتر گیا۔ جب صبح ہوئی تو میرے دونوں ساتھی میرے پاس آئے اور میرے ہاتھ کو دیکھ کر انہوں نے پوچھا کہ یہ کس نے تم کو مارا؟ میں نے کہا مجھے خبر نہیں۔ اُن ساتھیوں نے میرا ہاتھ باندھ کر درست کیا۔ پھر ہم حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور سارا قصہ بیان کیا۔ انہوں نے کہا یہ یہودیوں کی شرارت ہے۔ پھر انہوں نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو! رسول اللہؐ نے یہودیوں کو اس شرط پر خیبر میں رکھا تھا کہ جب ہم چاہیں گے اُن کو نکال دیں گے۔ اب یہود نے عبداللہ بن عمرؓ پر زیادتی کی اور اُس کے ہاتھ کو زخمی کیا جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ اور اس سے پہلے انصاری کو بھی انہوں نے ہی شہید کیا تھا۔ ہم کو اس میں کچھ شک نہیں رہا۔ لہذا اب میں اُن کو خیبر سے نکالنا چاہتا ہوں۔ تم میں سے جن میں لوگوں کا مال وہاں ہے اپنے اپنے مال کو جا کر سمیٹ لیں کیونکہ اب یہاں ہمارا بھڑاں یہود کے اور کوئی دشمن نہیں ہے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں نکال دیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہود کو خیبر وادی القریٰ کی تقسیم

اور جبار بن مغیرہ کی پہلداد کا تخمینہ کرنے جایا کرتے تھے اور یزید بن ثابتؓ کو بھی ساتھ لیا اور ان دونوں آدمیوں نے اُسی تقسیم کے مطابق جو پہلے سے تھی ہر ایک کا حقہ علیحدہ کر دیا۔

اور وادی قریٰ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس طرح تقسیم کیا کہ ایک حقہ حضرت عثمانؓ کا ایک حقہ عبدالرحمن بن عوفؓ کا۔ ایک حقہ عمر بن ابی سلمہؓ کا۔ ایک حقہ عامر بن ابی ریحہؓ کا۔ ایک

حقہ عمرو بن سراقہ کا۔ ایک حقہ دشیم کا۔ ایک حقہ اولاد جعفر کا۔ ایک حقہ معیقیت کا۔ ایک
 حقہ عبداللہ بن الرقم کا۔ ایک حقہ عبداللہ کا۔ ایک حقہ عبید اللہ کا۔ ایک حقہ عبداللہ بن جحش
 کے بیٹے کا۔ ایک حقہ بکیر کے فرزند کا۔ ایک حقہ معتبر کا۔ ایک حقہ زید بن ثابت کو۔ ایک حقہ
 ابی بن کعب کا۔ ایک حقہ معاذ بن عفرہ کا۔ ایک حقہ ابو طلحہ اور حسن کا۔ ایک حقہ جبار بن صخر
 کا۔ ایک حقہ جابر بن عبداللہ بن ربیع کا۔ ایک حقہ مالک بن صعصعہ کا۔ ایک حقہ جابر بن
 عبداللہ بن عمرو کا۔ ایک حقہ ابن حنیفہ کا۔ ایک حقہ سعد بن معاذ کے بیٹے کا۔ ایک حقہ سلامہ
 بن سلامہ کا۔ ایک حقہ عبدالرحمن بن ثابت اور ابی ثمریک کا۔ ایک حقہ ابی مبس بن جبیر کا۔
 ایک حقہ محمد بن مسلمہ کا اور ایک حقہ عبادہ بن طارق کا۔
 اور بعض کہتے ہیں قتادہ کا اور آدھا حقہ جبیر بن عتیک کا اور آدھا حقہ حرث بن قیس
 کے دونوں بیٹوں کا اور ایک حقہ ابن قزمرہ اور صخاک کا۔
 ابن اسحاق کہتے ہیں خیبر کی جنگ اور اس کے مال غنیمت کی تقسیم کا یہی واقعہ ہم
 کو پہنچا تھا جو ہم نے بیان کیا۔



مہاجرینِ حبشہ کی واپسی

رسول اللہ کی مسرت | ابن ہشام کہتے ہیں جس دن خیبر کی فتح ہوئی ہے اسی روز جعفر بن ابی طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھتے ہی گلے سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دے کر فرمایا میں نہیں جانتا کہ تمہارے کو کس بات کی زیادہ خوشی ہے آیا خیبر کی فتح ہونے کی یا جعفر کے آنے کی۔ ابن اسحاق کہتے ہیں جن صحابہ نے ملک حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور وہاں مقیم تھے۔ آپ نے ان کے بلانے کے لئے عمرو بن أمیہ ضمری کو سبغاشی بادشاہ حبش کے پاس بھیجا اور سبغاشی نے ان مہاجرین کو دو جہازوں میں سوار کر کے آپ کی خدمت میں روانہ کیا اور یہ لوگ اُس روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے جن روز آنحضرت خیبر کی فتح سے فارغ ہوئے تھے اور وہ یہ لوگ ہیں۔ ۱۔

مہاجرینِ حبشہ کے نام | بنی ہاشم بن عبد مناف سے جعفر بن ابی طالب ان کے ساتھ ان کی بیوی اسماء بنت حمیس شعمیہ بھی تھیں اور ان کے فرزند عبداللہ بن جعفر بھی تھے جو حبشہ ہی میں پیدا ہوئے تھے۔ حضرت جعفر جنگِ موتہ میں شہید ہوئے۔ شام میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کے سردار کر گئے اور وہیں شہید ہوئے یہ ایک شخص تھے۔

اور بنی عبد شمس سے خالد بن سعید بن عاص بن أمیہ بن عبد شمس مع اپنی بیوی أمینہ بنت خلف بن اسد کے اور ان کے دونوں بیٹے سعید بن خالد اور امۃ بنت خالد جو حبشہ ہی میں پیدا ہوئے تھے خالد ہرج العفر کی جنگ میں جو خلافتِ صدیق میں ملک شام میں ہوئی تھی شہید ہوئے اور خالد کے بھائی عمرو بن سعید بن عاص مع اپنی بیوی فاطمہ بنت صفوان بن أمیہ بن محرز کنانی کے ان خاتون کا انتقال حبشہ میں ہوا۔ اور عمرو بن سعید حضرت

صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اجنادین کی جنگ میں جو شام کا ایک شہر ہے شہید ہوئے۔
اور معیقیب بن ابی فاطمہ بن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں بیت المال کا
خزانہ بنایا تھا اور ابو موسیٰ اشعری عبداللہ بن قیس آل عتبہ بن رسیحہ کے حلیف۔ یہ چار
شخص حبشہ سے آئے۔

اور بنی اسد بن عبدالعزیٰ بن قحطی میں سے اسود بن نوفل بن خویلد ایک شخص۔
اور بنی عبدالدار بن قحطی سے جہم بن قیس بن عبد شریح بن ابی اولاد عمرو بن جہم اور خزیمہ
بنت جہم اور اپنی بیوی حرمہ بنت عبدالاسود کے جن کا حبشہ ہی میں انتقال ہوا تھا۔ ایک شخص۔
اور بنی زہرہ بن کلاب سے عامر بن ابی وقاص اور ہذیل سے ان کے حلیف عتبہ بن مسعود
یہ دو شخص تھے۔

اور بنی تیم بن مرہ بن کعب سے حرث بن خالد بن مخرمہ اپنی بیوی ربیطہ بنت حرث بن حبیلہ
کے جن کا انتقال حبشہ ہی میں ہوا۔ ایک شخص

اور بنی جمح بن عمرو بن ہصیع بن کعب عثمان بن ربیعہ بن احباب۔ ایک شخص
اور بنی سہم بن عمرو بن ہصیع سے حمیہ بن جزدان کے حلیف بنی زبید سے ان کو رسول کریم
نے مالی غنیمت کے شمس کا محاذ مقرر کیا تھا۔ ایک شخص

اور بنی عدی بن کعب بن لوئی سے عمر بن عبداللہ بن نضلہ۔ ایک شخص
اور بنی عامر بن لوئی سے ابو حاطب بن عمرو بن عبد شمس اور مالک بن ربیعہ بن قیس بن
عبد شمس مع اپنی بیوی عمرہ بنت سعدی بن وقدان بن عبد شمس کے۔ دو شخص

اور بنی حرث بن فہر بن مالک حرث بن عبد قیس بن لقیط۔ ایک شخص
جن مہاجرین کا ملک حبش میں انتقال ہو گیا تھا ان کی عورتوں کو بھی بخاشی نے کشتیوں میں
سوار کر کے ان لوگوں کے ساتھ روانہ کیا تھا۔ چنانچہ یہ سب لوگ جو اس وقت حبش سے آپ
کی خدمت میں آئے سولہ آدمی تھے۔

لہٰذا کہتا ہے اور جو مہاجرین بدر کی جنگ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
خدمت میں حبشہ سے آئے یا جنہوں نے حبشہ ہی میں انتقال کیا یا جو ان کشتیوں کے آنے کے
بعد آئے ان کے نام یہ ہیں :-

بنی اُمیہ بن عبد شمس سے عبید اللہ بن جحش بن رثابہ اسدی بنی خزیمہ میں سے بنی اُمیہ کے

حلیف مع اپنی بیوی اُم حبیبہ بنت ابی سفیان اور اپنی بیٹی حبیبہ بنت عبد اللہ کے حبشہ میں ہجرت کر کے گیا۔ اُم حبیبہ کا نام بدلہ تھا۔ جب عبد اللہ حبش میں پہنچا تو اسلام کو چھوڑ کر نصرانی ہو گیا۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے اس کی بیوی اُم حبیبہ سے نکاح فرمایا۔

عروہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن حبش مسلمانوں کے ساتھ مسلمان ہو کر حبشہ میں گیا تھا۔ جب وہاں جا کر نصرانی ہو گیا تو مسلمانوں سے کہا کرتا تھا کہ ہم نے تو دیکھ لیا اور تم ابھی ڈھونڈتے پھرتے ہو یعنی تم دین کی تلاش میں ہو اور مجھ کو دین مل گیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں اور قیس بن عبد اللہ بنی اسد بن خزیمہ میں سے ایک شخص تھا اور یہ اُمیہ بنت قیس کا باپ تھا اور اس کی بیٹی اُمیہ حضرت اُم حبیبہ کے ساتھ تھی اور قیس کی بیوی برکتہ بنت یسار ابو سفیان کی آزاد کی ہوئی لونڈی تھی۔ جب عبد اللہ اور قیس حبشہ کو گئے تو ان دونوں عورتوں یعنی اُم حبیبہ اور اُمیہ کو ساتھ لے گئے تھے۔

اور بنی اسد بن عبد العزیٰ سے یزید بن زمعہ بن اسود بن المطلب بن اسدیہ حنین کی جنگ میں شہید ہوئے اور عمرو بن اُمیہ بن حرث بن اسد۔ ان کا ملک حبش میں انتقال ہوا۔ یہ دو شخص تھے۔

اور بنی عبد الدار بن قصی سے ابو الروم بن عبید بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار۔ اور فراس بن نضر بن حرث بن کلاب بن علقمہ بن عبد مناف بن عبد الدار۔ دو شخص۔

اور بنی زہرہ بن کلاب بن مرہ سے مطلب بن اذہر بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ مع اپنی بیوی رملہ بنت ابی عوف بن صبیہ بن سعید بن سعد بن سہم کے حبش گئے اور وہیں ان کا بیٹا عبد اللہ بن مطلب پیدا ہوا اور وہیں مطلب کا انتقال ہوا۔ کہتے ہیں اسلام میں سب سے پہلے عبد اللہ ہی اپنے باپ کا وارث ہوا ہے۔ ایک شخص۔

اور بنی تیم بن مرہ بن کعب بن لوثی سے عمرو بن عثمان بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم۔ یہ قادیسیہ کی جنگ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لشکر کے ساتھ شہید ہوئے۔ ایک شخص۔

اور بنی مخزوم بن یقطب بن مرہ بن کعب سے ہبار بن سفیان بن عبد الاسد۔ یہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں اجنادین کی جنگ میں شہید ہوئے اور ان کے بھائی عبد اللہ بن سفیان، حضرت عمرؓ کی خلافت میں یرموک کی جنگ میں شہید ہوئے اور ان کی شہادت میں شک ہے کہ

قتل ہوئے یا نہیں؟ اور ہشام بن ابی حذیفہ بن مغیرہ تین شخص۔

آدہ بنی جمح بن عمرو بن ہعیص بن کعب سے عاصم بن حارث بن عمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح مع اپنے دونوں بیٹوں حارث اور محمد اور اپنی بیوی فاطمہ بنت مجمل کے حبشہ کو گئے۔ عاصم نے تو وہیں حبشہ میں انتقال کیا اور ان کی بیوی دونوں بیٹوں کو لے کر انہی کشتیوں میں سے ایک کشتی میں سوار ہو کر مدینہ واپس آئیں اور عاصم کے بھائی خطاب بن حارث بھی اپنی بیوی فکیہہ بنت یسار کو لے کر حبشہ گئے اور وہیں انتقال کیا اور ان کی بیوی فکیہہ بنت یسار کشتی میں سوار ہو کر آپ کے پاس آئیں اور سفیان بن عمر بن حبیب اور ان کے دونوں بیٹے جنادہ اور جابر اور ان کی بیویاں حسینہ اور حسنہ کے ماں شریک بھائی ثمر جیل بن حسنہ، یہ سب حبشہ گئے اور سفیان اور ان کے بیٹوں جنادہ اور جابر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انتقال کیا۔ یہ چھ شخص تھے۔

اور بنی سہم بن عمرو بن ہعیص بن کعب سے عبداللہ بن حارث بن قیس بن عدی بن سعید بن سہم شاعر۔ ان کا حبشہ میں انتقال ہوا اور قیس بن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعید بن سہم۔ اور ابو قیس بن حارث بن قیس بن عدی۔ یہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ اور عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعید بن سہم ان ہی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایلچی بنا کر کسریٰ بادشاہ ایران کے پاس بھیجا تھا اور حارث بن حارث بن قیس بن عدی اور بشر بن قیس بن حارث بن عدی اور ان کے ماں شریک بھائی سعید بن عمرو جو اجدادین کی جنگ میں شہید ہوئے۔ اور سعد بن حارث بن قیس جو یرموک میں شہید ہوئے اور سائب بن حارث بن قیس جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ طائف کی جنگ میں زخمی ہوئے اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں جنگِ خیبر میں شہید ہوئے اور بعض کہتے ہیں خیبر میں شہید ہوئے۔ گیارہ شخص

اور بنی عدی بن کعب بن لوئی سے عروہ بن عبدالعزیٰ بن حارثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب حبشہ میں فوت ہوئے اور عدی بن نضد بن عبدالعزیٰ بن حارثان حبشہ میں فوت ہوئے۔ دو شخص۔

عدی کے ساتھ ان کا بیٹا نعمان بن عدی بھی تھا جو آب مہاجرین کے ساتھ مدینہ میں آ گیا۔ اور حضرت عمرؓ نے اس کو علاقہ بصرہ میں شہر میسان کا حاکم بنایا تھا۔ یہ ایک شاعر شخص تھا اس نے

چند اشعار کہے اور ان میں شراب اور محبوب کی تعریف کی جیسے کہ شاعروں کا دستور ہے۔ وہ اشعار حضرت عمرؓ نے سنے تو فوراً اُس کو معزول کر دیا۔ یہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے امیر المومنین میں ایک شاعر ہوں واللہ! میں اُن افعال کا مرتکب نہیں ہوا ہوں جو اشعار میں بیان کئے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا غیر جو تو نے کہا سو کہا مگر اب تو جب تک زندہ ہے ہرگز میری طرف سے کہیں کا حکم نہ بنے گا۔

اور بنی عامر بن لوئی بن غالب بن فہر سے سلیط بن عمرو بن جشمس بن عبدود بن نضر بن مالک بن حنظل بن عامر بنی کور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغامبر بنا کہ ہودہ بن علی تنغی کے پاس پیامہ میں بھیجا تھا۔ ایک شخص

اور بنی حرث بن فہر بن مالک سے عثمان بن عبدغنم بن زہیر بن ابی شداد۔ اور سعد بن عبدقیس بن لقیط بن عامر بن اُمیہ بن قریب بن حرث بن فہر۔ اور عیاض بن زہیر بن ابی شداد۔ تین شخص

چنانچہ جو لوگ حبشہ کے مہاجرین میں سے بدرہ کی جنگ میں شریک نہ تھے اور نہ ہی مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے تھے اور جو لوگ اس کے بعد رسول کریمؐ کی خدمت میں آئے اور جن کو بنی شامی نے ان دونوں جہازوں میں سوار نہیں کیا تھا یہ سب چونتیس آدمی تھے اور جو لوگ یا ان کی اولاد حبشہ میں فوت ہوئے اُن کے نام یہ ہیں :-

بنی عبدشمس بن عبدمناف سے عبد اللہ بن حبش بن ربیع بن نضر بن حبشہ میں متوفی مہاجرین | مرگیا اور بنی اسد بن عبد العزیٰ بن قعلی سے عمرو بن اُمیہ بن حرث بن اسد۔ اور بنی جمح سے عاتب بن حرث اور ان کے بھائی خطاب بن حرث۔ اور بنی سم بن عمرو بن ہضیص بن کعب سے عبد اللہ بن حرث بن قیس۔

اور بنی عدی بن کعب بن لوئی سے عروہ بن عبد العزیٰ بن حرثان بن عوف۔ اور عدی بن نضہ سات شخص۔ اور ان کی اولاد میں سے بنی تیم بن مرہ سے موسیٰ بن حرث بن خالد بن صخر بن عامر۔ ایک شخص۔

مہاجر نواتین | راوی کہتا ہے کل عورتیں جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی سوا تین عداوہ | اُن لڑکیوں کے جو حبشہ میں پیدا ہوئیں۔ بنی ہاشم میں سے رسول اللہ کی صاحبزادی حضرت زرقیہؓ۔

اور بنی اُمیہ سے اُم جلیبہ بنت ابی سفیان اور ان کی بیٹی جلیبہ بھی ان کے ساتھ تھیں اور ساتھ ہی آئیں اور بنی مخزوم سے اُم سلمہ بنت ابی اُمیہ اپنی بیٹی زینب بنت ابی سلمہ کو لے کر حبشہ سے آئیں یہ لڑکی حبشہ ہی میں پیدا ہوئی تھی۔

اور بنی تیم بن مکرہ سے ریطہ بنت حرث بن جبیلہ ان کا راستہ میں انتقال ہوا اور ان کے دو لڑکیاں حبشہ میں پیدا ہوئی تھیں۔ عائشہ بنت حرث اور زینب بنت حرث اور ان لڑکیوں کا بھائی موسیٰ بن حرث یہ سب راستہ میں ایک پانی کو پی کر ہلاک ہوئے اور ریطہ کی اولاد سے صرف ایک لڑکی فاطمہ نامی بچی تھی۔ وہ مدینہ میں آئی اور بنی سهم بن عمرو سے ریطہ بنت ابی عوف بن عبیدہ۔ اور بنی عدی بن کعب سے لیلیٰ بنت ابی جشمہ بن قائم۔

اور بنی عامر بن لوئی سے سوہہ بنت ذمعه بن کلیس اور سلمہ بنت سہیل بن عمرو۔ اور مجمل کی بیٹی۔ اور عمرہ بنت سعد بن بنی وقدان۔ اور لکم کلثوم بنت سہیل بن عمرو۔ اور مختلف قبائل عرب سے اسماء بنت عمیس بن نعمان خثعمیہ۔ اور فاطمہ بنت صفوان بن اُمیہ بن محرز کنانیہ۔ اور فکیہہ بنت یسار۔ حسنہ اور ام کلثوم بنت حسنہ۔

مہاجرین کی اولاد | عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب۔ بنی ہاشم سے۔ اور بنی عبد شمس سے محمد بن ابی حذیفہ۔ اور سعید بن خالد بن سعید اور ان کی بہن اُمّہ بنت خالد۔ اور بنی مخزوم سے زینب بنت ابی سلمہ بن عبدالاسدہ۔ اور بنی زہرہ سے جبہ اللہ بن مطلب بن الزہرہ۔

اور بنی تیم سے موسیٰ بن حرث بن خالد اور ان کی بہنیں عائشہ بنت حرث اور فاطمہ بنت حرث اور زینب بنت حرث۔ یہ پانچ لڑکے اور پانچ لڑکیاں ہیں۔ لڑکے عبداللہ بن جعفر اور محمد بن ابی حذیفہ اور سعید بن خالد اور عبداللہ بن مطلب اور موسیٰ بن حرث۔ اور لڑکیاں اُمّہ بنت خالد اور زینب بنت ابی سلمہ اور عائشہ اور زینب اور فاطمہ حرث بن خالد بن صخر کی بیٹیاں۔



عمرۃ القضاء

عمرہ کی تیاری اور روانگی | ابن اسحاق کہتے ہیں خیبر سے فارغ ہو کر آپ مدینہ میں ربیع الاول ربیع الآخر جمادی الاول جمادی الآخر رجب، شعبان رمضان اور شوال آٹھ مہینہ رہے اور ان مہینوں میں رسول کریمؐ نے حاجبا چھوٹے چھوٹے لشکر روانہ فرمائے۔ پھر ذی قعد کے مہینہ میں عمرۃ القضاء کی تیاری کی۔ یہ وہی مہینہ ہے جس میں پچھلے سال مشرکوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عمرہ مذکر نے دیا تھا اور مقام حدیبیہ سے آپ واپس تشریف لے آئے تھے اب اس عمرہ کی قضاء کے لئے تشریف لے گئے۔ اسی سبب سے اس عمرہ کا نام عمرۃ القضاء رکھا گیا ہے اور بعض اس کو عمرۃ القصاص کہتے ہیں کیونکہ مشرکوں نے حضورؐ کو مسجد حرام میں جانے سے روکا تھا۔ اس لئے اب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قصاص میں تشریف لے گئے اور مسجد حرام میں ذی قعد کے مہینہ میں داخل ہوئے۔

ابن عباس کہتے ہیں اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے :- وَالْحَجُّ مَبْتَاعٌ اور مدینہ میں آپؐ نے مخزوم بن اصبط دہلی کو حاکم مقرر کیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں اس عمرہ میں وہ سب مسلمان آپؐ کے ساتھ تھے جو اس سے پہلے حدیبیہ میں روکے گئے تھے اور یہ مسجد کا واقعہ ہے جب اہل مکہ نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خبر سنی۔ مسجد حرام سے نکل کر سب دارالندوہ میں جمع ہوئے تاکہ آنحضرتؐ کے آنے کا منظر دیکھیں۔ اور آپس میں کہتے تھے کہ محمدؐ کے اصحاب نہایت تنگ حال اور مجبور کے بے طاقت لوگ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یہ سنا اور جب آپؐ مسجد حرام میں داخل ہوئے تو چادر میں سے داہنا شانہ باہر نکال لیا۔ جیسا کہ طواف میں قاعدہ مقرر ہے اور فرمایا خدا اس شخص پر رحم فرمائے جو آج اپنی قوت ان مشرکین کو دکھائے اور پھر مع اصحاب آپؐ نے

تین رفتاری اختیار فرماتے ہوئے تین طواف کئے اور رکن یمانی اور حجر اسود کو بوسہ دیا۔
 ابن عباس کہتے ہیں۔ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ طواف میں دوڑنا اور شانہ کو کھلا رکھنا لازم
 نہیں ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فعل مشرکین کو دکھانے کے لئے کیا تھا۔
 مگر جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں بھی ایسا ہی کیا تب یہ طریقہ جاری ہو گیا۔
 عبد اللہ بن ابی بکر کہتے ہیں جب آپ مکہ میں داخل ہوئے تو عبد اللہ بن رواحہ آپ کی اونٹنی کی
 مہار پکڑے ہوئے یہ اشعار پڑھ رہے تھے ۱۔

اشعار ۱۔

تَحَلُّوا بِخِيَالِكُمْ فِي سَبِيلِهِ تَحَلُّوا فُكُلَ الْخَيْرِ فِي رَسُولِهِ
 ترجمہ: ہٹ جاؤ اے کفار کی اولاد اُس کے راستہ سے ہٹ جاؤ۔ تمام خیر و فلاح اُس کے
 رسول کے ساتھ ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنِّي مُؤْمِنٌ بِقِيْلِهِ أَعْرِفْ حَقَّ اللَّهِ فِي قَبْلِهِ
 اے نبی! میں رسول کی بات پر ایمان لایا ہوں اور میں نے اُس کو قبول کرنے میں اللہ کا

حق پہچانا ہے۔

نَحْنُ قَتَلْنَا كُفْرًا عَلَيْنَا تَأْوِيلُهُ كَمَا قَتَلْنَا كُفْرًا عَلَى تَأْوِيلِهِ
 اے کفار ہم نے تم کو اس کی تاویل پر قتل کیا ہے جیسا کہ اُس کی تفسیر پر تم کو قتل کیا ہے۔

فَمَنْ يَأْمُرُ بِالْإِنْعَامِ عَنْ مَقِيلِهِ وَمَنْ يَنْزِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ
 ایسی ضرب لگائی ہے جو کوہ پیہی کو اُس کی جگہ سے جدا کرتی ہے اور دوست کو دوست
 فراخوش کر دیتی ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں اسی سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 حضرت میمونہ سے نکاح

حضرت عباسؓ نے کرایا تھا۔

ابن ہشام کہتے ہیں حضرت میمونہ نے اپنے نکاح کا اختیار اپنی بہن ام فضل کو جو حضرت
 عباسؓ کی بیوی تھیں دیا تھا اور ام فضل نے وہ اختیار حضرت عباسؓ کو دیا۔ حضرت عباسؓ
 نے اُن کی شادی رسول مقبول سے کر دی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ کے مہر کے
 چار سو دم عثایت فرمائے۔

حوطیب کی گفتگو | اداوی کتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تین روز رہے جب تیسرا روز ہوا تو قریش نے حوطیب بن عبد العزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن لعل بن مالک بن جسل کو چند قریش کے ساتھ کپ کی خدمت میں بھیجا کہ اب تمہاری مدتِ اقامت پوری ہو گئی۔ لہذا تم اب چلے جاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کچھ حرج نہیں ہے ہم یہاں نکاح کر کے کھانے پر لوگوں کو بلاتے اور تم بھی اس میں شریک ہوتے۔

قریش نے کہا میں تمہاری دعوت نہیں چاہتی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود صحابہ کے روانہ ہو گئے اور ابورافع اپنے غلام کو حضرت میمونہ کے پاس چھوڑ دیا۔ چنانچہ ابورافع اُن کو لے کر مقامِ مہرب میں رسول اکرم سے جا کر ملے اور وہیں آپ نے خادمی کی تقریب فرمائی اور ذی الحجہ کے مہینہ میں واپس مدینہ تشریف لائے۔

آیاتِ قرآنی | ابن ہشام کہتے ہیں اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے :-

لَقَدْ صَدَّقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الْوَفَا بِالْحَقِّ لَنُدْخِلَنَّهُ الْجَنَّةَ حَرَامًا إِنَّ
شَاءَ اللَّهُ اٰمِنِينَ مَخْلِقِينَ ذُو سُلْمَةٍ وَتَقْوٰی لَا تَخَافُوْنَ فَعِلَ مَا لَكُمْ تَعْلَمُوْا
فَجَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ فِتْنًا قٰی بُیَٰهٖ (۲۴: ۲۸)

ترجمہ :- بے شک خدا نے اپنے رسول کے خواب کو سچا کر دکھایا کہ انشاء اللہ ضرور تم مسجدِ حرام میں امن کے ساتھ مرتد آئے اور بال کتروائے بے خوف و خطر اس میں داخل ہو گے۔ پھر جاتا ہے خدا وہ بات جو تم نہیں جانتے ہو۔ پھر اس غم کے بدلہ جو تم کو اس سال بسببِ غموند کرنے کے ہوا تھا۔ اُس نے فقِ قریب (خیبر کی) تم کو عنایت کی۔



غزوہ موتہ

فوج کا انتظام | یہ غزوہ جمادی الاول ۳۱ھ میں ہوا اور حضرت جعفر اور زید اور عبداللہ بن رواحہ اسی میں شہید ہوئے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باقی مہینہ ذی الحجہ کا اور محرم اور صفر اور ربیع الاول اور ربیع الثانی کا مہینہ رہے۔ پھر جمادی الاول میں آپ نے مقام موتہ کی طرف جو مضافات ملک شام میں سے ہے اپنا لشکر روانہ فرمایا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اس لشکر کا انحضرت نے زید بن حارثہ کو سردار کیا تھا اور فرمایا تھا اگر زید شہید ہوں تو پھر جعفر سردار ہوں گے اور اگر جعفر بھی شہید ہوں تب عبداللہ بن رواحہ کو سردار بنانا۔

عبداللہ بن رواحہ کی کیفیت | چنانچہ لوگ اس جہاد کے لئے تیار ہوئے اور تین ہزار آدمیوں کا لشکر تیار ہوا۔ جب یہ لشکر رخصت ہوا تو لوگ لشکر کے سرداروں کو رخصت کرنے آئے۔ جب سب رخصت ہو گئے تو عبداللہ بن رواحہ رونے لگے۔ لوگوں نے پوچھا اے عبداللہ تم کیوں روتے ہو؟ عبداللہ نے کہا میں دنیا یا کسی چیز کی محبت سے نہیں رو رہا ہوں۔ بلکہ مجھے ایک آیت یاد رہی ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے کہ :-

وَاتَّقُوا يَوْمَ تُدْعَىٰ دُحَا كَانَتْ عَلَىٰ رَأْسِكُمْ فَتَفْتَنُكُمْ فِيهَا -

یعنی تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر وارد نہ ہو گا۔ یہ خدا کا بڑا ایک وعدہ ہے۔ اس لئے میں اس خوف سے روتا ہوں کہ دوزخ پر وارد ہو کر وہاں سے کیونکر چٹکارا ہو گا۔ مسلمانوں نے کہا اے عبداللہ! اللہ تعالیٰ تم کو اپنی حفظ و حمایت میں رکھے اور دشمن کو مغلوب کر کے تم کو صحیح و سالم ہم سے ملائے۔ عبداللہ بن رواحہ نے اُس وقت یہ اشعار کہے :-

تقریر کو سن کر کہا اے عبداللہ بیشک تم سچ کہتے ہو اور لشکر آگے روانہ ہوا۔

شوق شہادت

انید بن ارقم کہتے ہیں۔ میں عبداللہ بن رواحہ کے پاس رہتا تھا کیونکہ میں یتیم تھا یہ میری پرورش کرتے تھے اور اس سفر میں بھی مجھ کو اپنے ساتھ لے گئے اور اپنے پیچھے اونٹ پر سوار کرتے تھے۔ ایک رات میں نے سنا کہ وہ شہادت کے اشتیاق میں اپنے لشعار پڑھ رہے تھے میں رونے لگا انہوں نے اپنا کوڑا اٹھا کر مجھے غصہ سے کہا کہ کیوں روتا ہے؟ خدا تمہارے شہادت نصیب فرمائے گا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں جب مسلمان زمین بقاء میں پہنچے تو ہر تل کا لشکر بھی آپہنچا جس میں روم اور عرب کی فوجیں تھیں مسلمانوں کا لشکر تو موت نامی ایک گاؤں کے پاس اُترا اور دشمن کا لشکر مشارت نامی ایک گاؤں کے پاس تھا۔

جنگ اور حضرت زید کی شہادت

مسلمانوں نے اپنے لشکر کا اس طرح انتظام کیا کہ محمد پر بنی عذرہ کے ایک شخص قلیب بن قتادہ کو مقرر کیا۔ اور سیرہ پر عباد بن مالک انصاری کو مقرر کیا۔ پھر جنگ شروع ہوئی تو زید بن حارثہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان کے ساتھ خوب جنگ کی یہاں تک کہ جب یہ شہید ہو گئے تو حضرت جعفر نے نشان ہاتھ میں لیا اور خوب زور کے ساتھ جہاد کیا اور جب بہت گھمان کی لڑائی ہوئی تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے گھوڑے سے اتر کر اُس کی کونچیں کاٹ دیں اور خود اس قدر جہاد کیا کہ آخر شہید ہوئے۔

حضرت جعفر کی شہادت

اہل علم کا بیان ہے کہ حضرت جعفر نے دائیں ہاتھ میں جھنڈا لیا تھا آپ کا وہ ہاتھ کٹ گیا تب آپ نے بائیں ہاتھ میں لیا جب وہ بھی کٹ گیا تو نشان کو سینہ سے دبایا یہاں تک کہ شہید ہوئے اور حضرت جعفر کی عمر تیس سال تھی اللہ تعالیٰ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو ہاتھوں کے معاوضہ میں دو نذر عیادت کئے جن سے وہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں اُڑ کر جاتے ہیں۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ ایک رومی نے حضرت جعفر کے اسی تلوار ماری تھی کہ جس سے آپ کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ کی شہادت

حضرت جعفر کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے نشان اپنے ہاتھ میں لیا اور یہ اُس وقت اپنے گھوڑے پر سوار تھے اور کچھ متر دُڑتے۔ پھر یہ گھوڑے سے نیچے اترے اور اُن کا ایک چپاڑا بجائی بُنا ہوا گوشہ

کا ٹکڑا لے کر آیا اور کہا اس کو کھا کر ذرا اپنی کمر کو مضبوط کرو۔ کیونکہ تم مجھ کے ہو۔ عبداللہ نے اس گوشت میں سے دوا سا کھایا تاکہ لشکر کے ایک طرف سے شور و غل کی آواز آئی۔ بس اُس گوشت کو پھینک کر لشکر کی طرف متوجہ ہوئے اور اس قدر لڑے کہ آخر شہید ہو گئے۔

خالد بن ولید کی سالاری | ان کے بعد بنی حنظلان کے ایک شخص ثابت بن اقرم نے جھنڈا اپنے ہاتھ میں لیا اور کہا اے مسلمانو! اب تم ایک سردار مقرر کرو۔ مسلمانوں نے کہا کیا تم کو مقرر کریں؟ ثابت نے کہا میں سردار ہی نہیں کرتا۔ تب سب نے خالد بن ولید کو سردار مقرر کیا۔ خالد نے مسلمان فوج کو دشمن سے بچا کر یکجا کیا اور پھر لڑتے ہوئے انہیں لے کر واپس ہوئے اور اپنی قیام گاہ پر آئے۔

ابن اسماعیل کہتے ہیں جب یہ لوگ اس جنگ میں شہید ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں فرمایا کہ زید بن حارثہ نے نشان اپنے ہاتھ میں لیا اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے لیا اور وہ بھی لڑ کر شہید ہوئے۔ یہ کہہ کر آپ خاموش ہو گئے اور انصار سمجھ گئے اور ان کے چہرے متغیر ہوئے کہ ضرور عبداللہ بن رواحہ بھی شہید ہوئے۔ چنانچہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ بن رواحہ نے پھر نشان لیا اور وہ بھی لڑے یہاں تک کہ شہید ہوئے۔ پھر فرمایا میں نے ان لوگوں کو خواب میں جنت کے اندر سونے کے تختوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے عبداللہ بن رواحہ کے تخت میں بمقابلاً جعفر اور زید کے تخت کے ایک قسم کی کمی دیکھی۔ میں نے پوچھا یہ کس سبب سے ہے؟ کہا گیا کہ ان دونوں نے کچھ ترقہ نہیں کیا تھا اور عبداللہ بن رواحہ نے تھوڑا ترقہ کیا تھا۔

رسول اللہ کا رنج و ملال | ابن اسماعیل کہتے ہیں اسامہ بنست مجلس کہتی ہیں جس روز جعفر اور ان کے ساتھی شہید ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے یہیں اُس وقت پکانے کا سامان کر رہی تھی آپ نے مجھ سے فرمایا جعفر کے بچوں کو میرے پاس لاؤ۔ میں ان کو رسول کریم کے پاس لائی۔ آپ نے ان کو پیار کیا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جعفر کی کچھ خبر آئی ہے؟ فرمایا ہاں آج ہی وہ شہید ہوئے ہیں۔ اسامہ کہتی ہیں میں کھڑی ہو کر اس صدمے سے چپنے اور رونے لگی۔ عتکہ کی عورتیں میرے پاس جمع ہوئیں اور حضور میرے گھر سے نکل کر اپنے گھر میں تشریف لائے اور فرمایا جعفر کی بیوی اور بچوں کے لئے کھانا تیار کرادو۔ کیونکہ ان کو رنج کے سبب پکانے کی فرصت نہ ہوگی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب جعفرؓ کے شہید ہونے کی خبر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تو میں نے آپ کے چہرے پر رنج و ملال پایا۔ اسی حال میں ایک شخص نے اکر عرض کیا کہ حضور عود میں بہت دیر بیٹ لہی ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کو منع کرو۔ وہ شخص پھر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! وہ باز نہیں آتیں۔ فرمایا ان کو جا کر منع کرنا اگر باز نہ آئیں تو ان کے مونہوں میں خاک ڈال دے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے اپنے دل میں اس شخص کو کہا کہ خدا تجھ کو دودھ کرے تو نے اپنے آپ کو بھی نہیں چھوڑا اور جن کی تو شکایت کرے آیا تھا اب خود رسول اللہ کی نافرمانی کرے گا۔ یعنی میں جانتی تھی کہ یہ عورتوں کے منہ میں خاک نہیں ڈال سکتا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں قطبہ بن قنادہ عذری نے جو مسلمانوں کے لشکر کے مہینہ کے سردار تھے نیزہ کی مرتب مالک بن رافدہ کو جو ہر قتل کی طرف سے قبائل کی فوج کا سردار تھا قتل کیا۔

کاہنہ کا انتباہ | رسول کریمؐ کے لشکر کی آمد کی خبر سن کر کہا کہ یہ ایسا تیز اور مستعد لشکر آ رہا ہے جو بہت خون بہائے گا اور غوب قتل کرے گا۔ پس یہ لوگ اس کاہنہ کے کہنے سے صحابہ کے مقابل آئے اور مقابلہ پر جو لوگ آئے وہ قبیلہ حدس کی شاخ بنی ثعلبہ تھے۔ جب خالد لشکر لے کر مقام موتہ سے واپس ہوئے تو ان کی طرف بھی آئے۔

لشکر کی واپسی | راوی کہتا ہے جب یہ لشکر مدینہ کے قریب پہنچا تو مدینہ کے لوگ ان کے استقبال کو آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سوار ہو کر تشریف لائے۔ بعض کے کہنے پر جو لشکر کے ساتھ تھے وہ دوڑ دوڑ کر آئے۔ آپ نے فرمایا ان بچوں کو گود میں لے لو اور جعفرؓ کے بیٹے کو مجھ دو اور آپ نے عبداللہ بن جعفر کو اپنی گود میں بٹھالیا۔

راوی کہتا ہے مدینہ کے بعض لوگوں نے اس لشکر پر خاک ڈالنی شروع کی اور کہا تم لوگ راہ خدا سے بھاگ کر آئے ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ بھاگ کر نہیں آئے ہیں بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ پھر دوبارہ جانے والے ہیں۔

اُم سلمہؓ فرماتی ہیں میں نے سلمہ بن ہشام بن عاص بن مغیرہ کی بیوی سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ سلمہ کو نماز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہیں دیکھتی سلمہ کی بیوی نے کہا واللہ! وہ مجھ پر ہیں کیا کریں۔ جب گھر سے نکلے ہیں لوگ کہتے ہیں اے جھگڑو! تم راہ خدا سے بھاگ آئے ہیں اس سبب سے وہ تنگ ہو کر گھر میں بیٹھ گئے ہیں۔

ابن ہشام کہتے ہیں موتہ کی جنگ میں جب مسلمانوں نے خالد بن ولید کو سردار بنایا تو مدینہ میں آنے تک یہی اس لشکر کے سردار رہے۔

شہداء مئے موتہ | بنی ہاشم میں سے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور زید بن حارثہ۔ اور بنی عدی بن کعب میں سے مسعود بن اسود بن حارثہ بن نضله۔ اور بنی مالک بن جہل میں

سے وہب بن سعد بن ابی سرح۔ اور انصار میں سے پھر بنی حرث بن خزرج سے عبداللہ بن رواحہ اور عباد بن قیس۔ اور بنی غنم بن مالک بن نجار سے حرث بن نعمان بن مناف بن نضله بن عبد بن عوف بن غنم۔ اور بنی مازن بن نجار سے سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء۔

ابن ہشام کہتے ہیں بنی مازن بن نجار سے اس جنگ میں ابن شہاب نہ ہری نے ان لوگوں کو بھی شہید کر کیا ہے :-

ابو کلیب اور جابر عمرو بن زید بن عوف بن مہذول کے دونوں بیٹے۔ اور بنی مالک بن انصاری سے عمرو اور عامر بن سعد بن حرث بن عباد بن سعد بن عامر بن ثعلبہ بن مالک بن افعی کے دونوں بیٹے۔ پس یہ لوگ اس جنگ میں شہید ہوئے۔

رضوان اللہ علیہم اجمعین



صلح حدیبیہ کی خلا و زری

بنو بکر اور بنو خزاعہ میں خونریزی | ابن اسحاق کہتے ہیں موتہ کی طرف لشکر روانہ کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں جمادی الآخر اور رجب کا مہینہ رہے اور اسی اثناء میں بنی بکر بن عبد منافہ بن کنانہ نے بنی خزاعہ پر زیادتی کی جس کا سبب یہ تھا کہ ایک شخص مالک بن عباد حضرمی نامی بنی اسود بن رزن کا علیت تھا اور سوداگری کے لئے نکلا تھا۔ جب یہ خزاعہ کے ملک میں پہنچا تو بنی خزاعہ نے اس کو قتل کر کے اس کا سارا مال لوٹ لیا۔ پھر بنی بکر نے خزاعہ کے ایک آدمی کو موقع پا کر قتل کر دیا۔ بنی خزاعہ نے اس کے بدلے میں مقام عرفہ کے اندر حرم کے پاس بنی اسود بن رزن میں سے تین شخصوں کو جو بنی کنانہ کے مرگروہ اور فخر تھے یعنی سلمیٰ اور کلثوم اور ذویب ان کو قتل کر دیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں بنو اسود زمانہ جاہلیت میں اپنے مقتول کے دو خونبھالیے تھے اور باقی سب لوگ ایک خونبھالیا کہتے تھے اور یہ ان کی فضیلت کی بات تھی۔

راوی کہتا ہے بنی خزاعہ اور بنی بکر آپس کے انہی جھگڑوں میں گرفتار تھے کہ اشاعت اسلام نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا اور قبائل کے باہمی فساد کم ہو گئے۔ جب حدیبیہ کی صلح ہوئی اور اس میں یہ بھی ایک شرط لکھی گئی کہ جس کا جی چاہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں داخل ہو اور جس کا جی چاہے وہ قریش کے عہد میں داخل ہو۔ چنانچہ بنی خزاعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں داخل ہوئے اور بنی بکر قریش کے عہد میں داخل ہوئے۔

بنو بکر کی زیادتی | ابن اسحاق کہتے ہیں بنی دہل نے جو بنو بکر کی ایک شاخ تھے اس صلح کو غفیت سمجھ کر چاہا کہ بنی اسود کے ان لوگوں کا جو بنی خزاعہ نے قتل کئے تھے قصاص

لیں۔ چنانچہ نوفل بن معاویہ دہلی جو بنی دہل کا سردار تھا اپنی قوم کو ساتھ لے کر بنی خزاعہ کے ایک چشمہ پر جس کو تیر کہتے تھے پہنچا اور خزاعہ کے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ بنی خزاعہ بھی ان سے لڑنے کو

تیار ہوئے اور دونوں قبیلوں میں خوب جنگ ہوئی۔ قریش نے ہتھیار وغیرہ سامان سے بنی بکر کو مدد پہنچی اور رات کے وقت پوشیدہ ان کی طرف سے جنگ بھی کی۔ یہاں تک کہ خزامہ پیچھے ہٹتے ہٹتے حرم کے پاس آ گئے۔ اُس وقت بنی بکر نے اپنے سردار نوفل سے کہا کہ اے نوفل! اب تو ہم حرم میں آ گئے جنگ موقوف کرنی چاہیئے۔ خدا سے ڈر! خدا سے ڈر۔ نوفل نے اُس وقت ایک سخت کلمہ کہا یعنی کہا اے بنی بکر اس وقت خدا نہیں ہے تم اپنا بدلہ لے لو اور تمہارے لوگوں کو بھی تو انہوں نے حرم ہی میں قتل کیا تھا۔ پھر تم ان کو حرم میں کیوں نہیں قتل کرتے۔

راوی کہتا ہے جس شخص کو انہوں نے چشمہ پر قتل کیا تھا اُس کا نام منہ تھا اس لئے اپنے ساتھی تیم بن اسد سے کہا کہ اے تیم تو بھاگ جائیں اُن کے مقابل ہو کر مر جاؤں گا یا یہ مجھ کو چھوڑ دیں گے اور شیخ بڑا کمزور تھا۔ چنانچہ یہ تو مقابل ہوا اور مارا گیا اور تیم وہاں سے بھاگ آیا۔ پھر جب خزامہ مکہ میں داخل ہوئے تو بدیل بن ورقہ اور ایک اور شخص کے مکان میں جو اُن کا حلیف تھا انہوں نے پناہ لی۔

رسول اللہ سے مدد کی درخواست | ابن اسحاق کہتے ہیں جب بنی بکر اور قریش نے

غارت کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان کو توڑا کیونکہ بنی خزامہ رسول پاک کے عہد میں داخل تھے۔ تو عمرو بن سالم غزامی مکہ سے روانہ ہو کر آنحضرت کی خدمت میں پہنچی۔ آپ اُس وقت مسجد میں صحابہ کے درمیان تشریف رکھتے تھے اس نے حاضر ہو کر تمام واقعہ عرض کیا۔ اور مدد کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا اے عمرو بن سالم تیری مدد کی گئی۔ پھر ایک بادل آپ کو آسمان پر دکھائی دیا۔ فرمایا یہ بادل بنی کعب یعنی خزامہ کی مدد کے لئے آیا ہے۔ پھر اس کے بعد خزامہ کے اور چند لوگ جن میں بدیل بن ورقہ بھی تھا آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قریش کے بنی بکر کی مدد کرنے اور خزامہ پر ظلم و زیادتی کرنے کا سارا حال بیان کیا پھر مکہ واپس آ گئے۔

صلح کے لئے سلسلہ جنبانی | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ ابوسفیان غریب

ہی تمہارے پاس آیا چاہتا ہے اور عہد کی مضبوطی اور مدت کی زیادتی کی درخواست کرے گا۔ چنانچہ بدیل بن ورقہ وغیرہ خزامہ کے لوگ جب مکہ کو واپس جا رہے تھے تو ابوسفیان ان کو مقام عسفان میں آتا ہوا ملا۔ قریش نے اس کو مدینہ میں رسول اللہ کے پاس عہد کے استحکام اور جنگ موقوف ہونے کی مدت بڑھانے کے لئے بھیجا تھا جب ابوسفیان

نے بدیل بن وہر کا کو دیکھا تو پوچھا کہ اے بدیل کہاں سے آ رہے ہو؟ اور ابوسفیان کو یہ یقین تھا کہ یہ ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آیا ہے۔ بدیل نے کہا: میں کسی کام کو ساحل کی طرف گیا تھا ابوسفیان نے کہا محمدؐ کے پاس تو نہیں گئے۔ بدیل نے کہا نہیں۔ پھر بدیل تو آگے روانہ ہو گیا اور ابوسفیان نے کہا اگر مدینہ میں گیا ہے تو ضرور اس کے آؤٹ نے کعبوریں کھائی ہوں گی۔ پھر اُس نے بدیل کے آؤٹ کی جگہ کے پاس اُس کی میٹھی کو توڑ کر دیکھا تو اُس میں سے گٹھلی نکلی۔ ابوسفیان کو یقین ہو گیا کہ ضرور یہ مدینہ گیا تھا۔ پھر ابوسفیان مدینہ میں آیا اور پہلے اپنی بیٹی اُمّ حبیبہؓ کے پاس گیا جو اُمّ المؤمنین تھیں۔ اور اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص بچھونے پر بیٹھی چاہا۔ اُمّ المؤمنین نے اُس بچھونے کو لپیٹ دیا۔ ابوسفیان نے کہا اے بیٹی کیا تم اس بچھونے کو بھی مجھ سے بہتر سمجھتی ہو۔ اُمّ حبیبہؓ نے فرمایا یہ بچھونا خاص رسول اقدس کا ہے اور میں مناسب نہیں سمجھتی کہ تم ایک مشرک اور ناپاک شخص ہو کر اس پر بیٹھو۔ ابوسفیان نے کہا اے بیٹی میرے پیچھے تو شر میں مبتلا ہو گئی۔

ابوسفیان کی گفتگو | پھر ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے گفتگو کی۔ آنحضرتؐ نے کچھ جواب نہ دیا۔ تب یہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا اور اُن سے کہا کہ تم چل کر رسول اللہ سے میرے لئے گفتگو کرو۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں یہ کام نہیں کر سکتا۔ پھر ابوسفیان حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور اُن سے کہا۔ اہلوں نے جواب دیا کہ کیا میں تیری سفارش کروں۔ واللہ! اگر میرے پاس ایک تینکا بھی ہو گا تب بھی میں اُس کے ساتھ تم لوگوں سے جھگ کروں گا۔ تب ابوسفیان حضرت علیؓ کے پاس آیا۔ حضرت فاطمہؓ بھی وہیں تھیں اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اُن کی گود میں بیٹھے تھے۔ ابوسفیان نے کہا اے علیؓ! تم سب سے زیادہ رشتہ میں میرے قریبی ہو اور میں ایک حاجت مند ہو کہ تمہارا سے پاس آیا ہوں۔ اگر میں جیسا آیا ہوں ویسا ہی ناکامیاب چلا گیا تو بہت دلیل ہوں گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوسفیان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسا معاملہ درپیش ہے کہ ہم ہرگز آپؐ سے اُس کے متعلق کچھ کہہ نہیں سکتے۔ پھر ابوسفیان حضرت فاطمہؓ کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا اے محمدؐ کی صاحبزادی تم ایسا کر سکتی ہو کہ اپنے صاحبزادوں کو حکم دے کہ لوگوں میں پناہ پکار دیں۔ حضرت فاطمہؓ نے فرمایا میرے بچوں کو کیا لائق ہے کہ وہ پناہ پکار دیں اور بھلا رسول اللہ کے سامنے کون پناہ پکار سکتا ہے۔

حضرت علیؓ کا مشورہ | ابوسفیان نے حضرت علیؓ سے کہا کہ اے ابوالحسن میں سخت مصیبت میں گرفتار ہو گیا ہوں تم مجھ کو کچھ نصیحت کرو۔ حضرت علیؓ نے فرمایا میں کوئی ایسی ترکیب نہیں جانتا جس سے تم کو فائدہ پہنچ سکے صرف یہ بات ہے کہ تم بنی کنانہ کے سردار ہو۔ پس تم لوگوں میں کھڑے ہو کر معاہدہ کی تجدید کرو اور پھر اپنے گھر کو چلے جاؤ۔ ابوسفیان نے کہا کیا اس ترکیب سے مجھے فائدہ پہنچے گا؟ حضرت علیؓ نے فرمایا یہ تو میں نہیں کہتا کہ فائدہ پہنچے گا یا نہیں؟ مگر اس کے سوا اور کوئی ترکیب نہیں ہے۔ ابوسفیان یہ سن کر مسجد میں آیا اور پکار کر کہا اے لوگو! میں نے سب کے درمیان پناہ قائم کر دی اور پھر اپنے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ کو روانہ ہوا۔

قریش کا خوف | ابوسفیان جب قریش کے پاس پہنچا۔ قریش نے کہا کہو کیا خبر لائے؟ ابوسفیان نے کہا محمدؐ نے تو مجھ کو کچھ جواب میں دیا۔ پھر میں ابوبکرؓ کے پاس گیا اُس میں بھی میں نے کچھ بھلائی نہیں پائی۔ پھر میں عترت کے پاس گیا اُس کو میں نے سب سے زیادہ دشمن پایا۔ پھر میں علیؓ کے پاس گیا اُن کو سب سے زیادہ نرم پایا اور انہوں نے ایک ترکیب مجھ کو بتائی جو کر کے آیا ہوں اور یہ میں نہیں جانتا کہ اُس سے مجھ کو کچھ فائدہ بھی پہنچا یا نہیں؟

قریش نے کہا علیؓ نے تجھ سے کیا کہا۔ ابوسفیان نے کہا کہ علیؓ نے مجھ سے یہ کہا کہ لوگوں میں پناہ پکارو۔ چنانچہ میں نے پکار دی۔ قریش نے کہا پھر محمدؐ نے بھی اُس کو جائز رکھا یا نہیں؟ ابوسفیان نے کہا نہیں۔ قریش نے کہا پھر تو علیؓ نے تجھ سے ایک کھیل کرایا اور کیا ہوا۔ ابوسفیان نے کہا خدا کی قسم اور کوئی بات اس کے سوا مجھے سمجھ ہی نہیں آتی۔

فتح مکہ کی تیاری | راوی کہتا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تیاری کا حکم دیا اور رسول اکرمؐ کی ازواج بھی آپؐ کے سامان سفر کو درست کرنے لگیں۔ حضرت ابوبکرؓ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے اور وہ آپؐ کا سلمان درست کر رہی تھیں۔ ابوبکرؓ نے پوچھا اے بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کس طرف جانے کا قصد ہے؟ عائشہؓ نے کہا یہ تو آپؐ نے ظاہر نہیں کیا۔ پھر حضورؐ نے لوگوں کو خبر دی کہ آپؐ کا ارادہ فتح مکہ کا ہے اور بہت جلد تیار ہونے کا حکم دیا اور دُعا کی کہ اے اللہ! مخبروں اور خبروں کو اہل مکہ سے روک دے تاکہ اُن کو ہمارے پہنچنے کی بالکل خبر نہ ہو اور ہم ایک دم اُن پر حاظر ہیں۔ چنانچہ لوگ نہایت خشتی سے تیار ہوئے۔

حاطب بن ابی بلتعہ کا خط | راوی کہتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر مکہ کی تیاری کی تو حاطب بن ابی بلتعہ نے ایک خط اہل مکہ کے نام آپؐ

کی تیاری اور لشکر کشی کے متعلق لکھ کر سارہ نامی ایک عورت کے ہاتھ کچھ مزدوری دے کر مکہ روانہ کیا۔ یہ عورت بنی عبدالمطلب میں سے کسی کی آزاد لونڈی تھی۔ جب یہ عورت روانہ ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی اس حال سے اطلاع ہوئی اور آپؐ نے حضرت علیؑ اور زبیرؓ کو اس عورت کی تلاش میں روانہ کیا اور فرمایا فلاں مقام پر وہ تم کو ملے گی۔ اُس کے پاس حاطب کا خط ہے وہ خط اُس سے لے آؤ۔ اس عورت نے حاطب کا خط اپنے بالوں میں رکھ کر اُوپر سے جوڑا باندھ لیا تھا حضرت علیؑ اور زبیرؓ نے اس کو مقام حلیقہ بنی احمد میں پایا اور تمام اسباب کی تلاشی لی مگر کہیں نہ پایا۔ تب حضرت علیؑ نے کہا واللہ! رسول اللہؐ نے غلط خبر نہیں دی۔ اسے عورت! یا تو خط ہم کو دیدے۔ ورنہ ہم تجھ کو برہنہ کرتے ہیں۔ عورت جب لاچار ہوئی تب اُس نے اپنے بالوں میں سے خط نکال کر حضرت علیؑ کو دیا اور وہ اُس کو لے کر حضرت کی خدمت میں آئے۔ تب آپؐ نے حاطب کو بلایا اور فرمایا۔ یہ حرکت تم نے کیوں کی۔

حاطب نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں مسلمان ہوں ہر گز میں نے اپنے دین کو نہیں بدلا اور یہ کام میں نے اس لئے کیا تھا کہ مکہ میں میرا قوم قبیلہ کچھ نہیں ہے۔ اس کام سے مجھ کو امید تھی کہ قریش میرے بال بچوں کی نگہداشت کریں گے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن ماروں۔ آپؐ نے فرمایا اے عمر تم نہیں جانتے ہو کہ حاطب اہل بدعت ہے اور اہل بدعت کی شان یہ ہے خدا نے فرمایا ہے کہ تم جو چاہو کرو خدا نے تم کو بخش دیا۔

ناوی کہتا ہے پھر حاطب کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ دِينًا وَهَدَىٰكُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (۶۰: ۶۱)

”یعنی اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ آخر آیت تک۔“



فتح مکہ (۱)

مکہ کے لئے روانگی | ابن اسحاق کہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ابورہم کلثوم بن حصین بن عقبہ بن خلت غفاری کو حاکم مقرر کر کے دسویں تا دسویں ماہ رمضان کی مکہ کو روانہ ہوئے اور آنحضرتؐ مع سب لوگوں کے روزہ دار تھے۔ یہاں تک کہ جب آپؐ مقام کدید میں پہنچے جو عسفان اور راج کے درمیان ہے تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ افطار فرمایا۔

راوی کہتے ہیں کہ آپؐ مقام مرظران میں پہنچے تو آپؐ کے ساتھ دس ہزار کا لشکر تھا اور مہاجرین اور انصار میں سے کوئی شخص پیچھے نہ رہا تھا۔ سب اس جہاد میں شریک تھے۔ چنانچہ آپؐ جب مرظران میں پہنچے تو قریش کو اس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی خبر نہیں پہنچی تھی اور ان کو کچھ خبر نہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کر رہے ہیں؟ راوی کہتا ہے حضرت عباسؓ اپنے اہل و عیال کو لے کر ہجرت کر کے مدینہ کو جا رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام جحفہ میں ان کی ملاقات ہوئی اور پہلے حضرت عباسؓ تکہ میں اپنے عمدہ مسکیت پر قائم تھے اور آپؐ بھی ان سے راضی تھے۔

ابن حرث اور ابن ابی اُمیہ کا اسلام | انہی دنوں میں ایک روز ابوسفیان بن حرث اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء کسی خبر کی تلاش میں مکہ سے باہر نکلے اور مقام بنی عقیاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر ابوسفیان اور عبد اللہ بن ابی اُمیہ بن مغیرہ کو ملا۔ یہ مقام مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ہے۔ انہوں نے آپؐ کے پاس جانا چاہا۔ اُم سلمہؓ نے آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپؐ کے چچا کا بیٹا اور سوچھی کا بیٹا جو آپؐ کا داماد ہے آپؐ کے پاس آنا چاہتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا مجھ کو ان سے ملنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ میرے چچا کے بیٹے نے تو میری ہتک کی اور میرا چھوٹی کا بیٹا جو

داماد بھی ہے۔ اُس نے مکہ میں مجھ کو وہ وہ کچھ کہا ہے جو کہ بیان سے باہر ہے۔ جب یہ خبر ان دونوں کو پہنچی تو ابوسفیان بن حارث کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُس نے کہا کہ اچھا ہم دونوں باپ بیٹے جنگل میں چلے جاتے ہیں اور مجھ کو پیاسے مرجائیں گے اگر آنحضرت ہم کو حاضر ہونے کی اجازت نہیں دیتے۔ جب آپ نے یہ سنا تو آپ چونکہ رحم اور خلق مجتسم تھے ان کے حالِ ناز پر مہربان ہوئے اور ان کو حاضری کی اجازت دی۔ چنانچہ یہ دونوں ابوسفیان اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے اور ابوسفیان بن حارث نے اپنی گزشتہ کارروائیوں کا جو اسلام اور مسلمانوں کی عداوت میں کی تھیں انہیں عذر دیا۔

ابوسفیان بن حارث | حضرت عباسؓ کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقامِ مہران میں قیام کیا تو میں نے اپنے دل میں کہا افسوس ہے کہ قریش کی ہلاکی اور نصبت و نابود ہونے کا وقت آگیا۔ کاش کوئی آدمی ہو تو میں اُس کو آپ کی لشکر کشی کی خبر کروں اور وہ قریش سے کہے اور قریش مکہ پر آپ کے حملہ کرنے سے پہلے آکر امن مانگ لیں۔ پھر میں اسی خیال میں آنحضرتؐ کی سفید خچر پر سوار ہو کر میدانِ آراک میں آیا۔ تاکہ کوئی شخص لکڑیاں ٹھننے والا یا دودھ والا یا کوئی ضرورت والا ملے اور میں اُس کو خبر کر دوں۔ فرمایا میں کہ میں اسی فکر میں کسی آدمی کو ڈھونڈ رہا تھا کہ میں نے ابوسفیان اور بدیل بن ورقاء کی آواز سنی کہ یہ دونوں آپس میں کہہ رہے ہیں کہ جیسے آج کی رات ہم نے روشنی دیکھی ہے۔ ایسی کبھی نہیں دیکھی ضرور یہ کوئی زبردست لشکر ہے۔ بدیل نے کہا ضرور یہ خزاعہ کا لشکر معلوم ہوتا ہے جو جنگ کے لئے آئے ہیں۔

ابوسفیان نے کہا خزاعہ کے پاس یہ جمعیت کہاں ہے کہ ان کے لشکر کی اس قدر روشنی ہوگی۔ حضرت عباسؓ کہتے ہیں میں نے ابوسفیان کی آواز پہچانی اور اُس کو پکار کر کہا اے ابوسفیان اُس نے بھی میری آواز پہچانی اور کہا ابوالفضل ہیں (حضرت عباسؓ کی کنیت ہے) میں نے کہا ہاں کہنے لگا میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں تم یہاں کہاں۔ میں نے کہا اے ابوسفیان مجھ کو خرابی ہو تو نہیں جانتا کہ یہ رسول اللہ کا لشکر ہے۔ قریش کی ہلاکی کا وقت قریب آگیا۔ ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں مجھ کو تو کوئی ترکیب نجات کی بتاؤ۔ میں نے کہا میں کیا بتاؤں اگر تو مسلمانوں کے ہاتھ لگ گیا تو فوراً تیری گردن مار دیں گے خیر تو میرے پیچھے خچر پر سوار ہو جائیں تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلتا ہوں اور تیرے لئے

امن کی درخواست کروں گا۔

لشکرِ کُلاہ میں سے گُزر | حضرت عباسؓ فرماتے ہیں ابوسفیان میرے پیچھے سوار ہو گیا اور اُس کے دونوں ساتھی اُلٹے پھر گئے اور میں اُس کو لے کر لشکر میں آیا۔ جس خیمہ کے پاس سے گزرتا تھا۔ لوگ پوچھتے تھے کہ یہ کون ہے۔ پھر مجھ کو دیکھ کر کہتے تھے کہ رسول اللہ کے چچا رسول اللہ کی نچر پر سوار ہیں۔ یہاں تک کہ میں حضرت عمرؓ بن خطاب کے خیمہ کے پاس سے گزرا تو عمرؓ کھڑے ہو گئے اور ابوسفیان کو میرے پیچھے سوار دیکھ کر کہنے لگے یہ ابوسفیان خدا کا دشمن ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ خدا نے مجھ کو اس پر قابو دیا اور کوئی عہد و پیمان بھی اس کی جان کے بچنے کے لئے نہیں ہے اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوڑے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں | حضرت عباسؓ کہتے ہیں میں نے بھی خچر کو دوڑایا تاکہ میں عمرؓ سے پہلے آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچ جاؤں۔ اور ابوسفیان کے لئے امن اور پناہ آپؐ سے لے لوں۔ چنانچہ میں عمرؓ سے پہلے رسول اللہ کی خدمت میں پہنچ گیا اور عمرؓ بھی اُسی وقت آگئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ابوسفیان پر خدا نے مجھ کو بغیر کسی عہد و پیمان کے قابو دیدیا ہے۔ لہذا مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں۔ عباسؓ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ابوسفیان کو پناہ دے دی ہے۔ اور واللہ آج کی رات میں اس کو اپنے پاس رکھوں گا۔ پھر جب عمر رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کے قتل میں بہت اصرار کیا۔ تو میں نے کہا اے عمر اگر بنی عدی بن کعب میں سے یہ شخص ہوتا تو میں ہرگز اس کی سفارش نہ کرتا۔ مگر چونکہ یہ بنی عبد مناف سے ہے۔ اس سبب سے میں نے اس کی سفارش کی ہے۔ عمرؓ نے کہا اے عباسؓ سنو! واللہ جس روز تم مسلمان ہوئے اُس روز میں اس قدر خوش ہوا ہوں کہ اپنے باپ خطاب کے اسلام سے بھی اتنا خوش نہ ہوتا۔ اگر وہ اسلام کو قبول کرتا اور یہی میں رسول خدا کو بھی خیال کرتا ہوں کہ جس قدر خوشی اُن کو تمہارے اسلام سے ہوئی ہے میرے باپ کے اسلام سے نہ ہوتی۔ آپؐ نے فرمایا اے عباسؓ اب تو تم اس کو لے جاؤ اور صبح کو میرے پاس لے آنا۔

ابوسفیان کا قبولِ اسلام | حضرت عباسؓ کہتے ہیں۔ رات کو ابوسفیان میرے ہی پاس رہا۔ اور صبح کو میں اُس کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کو دیکھتے ہی فرمایا کہ اے ابوسفیان تجھ کو
 خرابی ہو گیا ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ تو خدا کی وحدانیت کو جانے ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ
 آپ پر قربان ہوں۔ آپ کس قدر حلیم و کریم اور شستہ کے ملانے والے ہیں۔ بے شک میں اس
 بات پر یقین رکھتا ہوں کہ اگر خدا کے ساتھ کوئی اور معبود ہوتا تو ضرور مجھ کو کچھ نفع پہنچاتا کیونکہ میں
 اس کی پوجا کرتا تھا۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر اے ابوسفیان کہ کیا تیرے لئے
 ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ کہ تو میری رسالت کا اقرار کرے۔ ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ آپ
 پر قربان ہوں آپ کس قدر حکیم و کریم اور شستہ کا خیال اور پاس کرنے والے ہیں۔ واللہ! اس بات
 سے اس وقت تک دل میں کچھ ہے۔ حضرت عباسؓ نے کہا تجھ کو خرابی ہو گردن کے مارے جانے
 سے پہلے اسلام قبول کر لے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے۔ چنانچہ ابوسفیان نے گواہی
 دی اور اسلام قبول کیا۔

ابوسفیان کا گھر پناہ گاہ | حضرت عباسؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان فخر کو
 محبوب رکھتا ہے اس کے لئے کوئی ایسی بات کہہ دیجئے جس میں اس
 کو فخر ہو۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو گا اس کو امن ہے اور جو اپنا
 دواڑہ بند کر لے گا اس کو امن ہے اور جو مسجد حرام میں داخل ہو گا اس کو امن ہے۔

رسول اللہ کے لشکر کے مناظر | حضرت عباسؓ کہتے ہیں جب ابوسفیان رخصت ہو کر چلنے لگا
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباس اس کو راستہ
 کے ایک ٹیلہ پر کھڑا کر کے لشکر اسلام کے گزرنے کے مناظر دکھاؤ۔ عباسؓ کہتے ہیں میں ابوسفیان کو
 لے کر ٹیلہ پر کھڑا ہو گیا۔ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کھڑا ہونے کا حکم دیا تھا اور
 قبائل کی فوجیں گندنی شروع ہوئیں اور جو قبیلہ گزرتا ابوسفیان پوچھتا کہ یہ کونسا قبیلہ ہے۔ میں
 بتلاتا کہ یہ سلیم ہے اور یہ مزینہ ہے اور یہ قلاں ہے اور یہ وہ ہے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سبز لشکر کے ساتھ گزرے اور سبز اس لشکر کو اس سبب سے کہا گیا کہ اس کے
 تمام لوگ لوہے میں غرق تھے یعنی زندہ اور خود وغیرہ سامان حرب سے اس قدر مستلح اور مکمل تھے
 کہ صرف ان کی آنکھیں دکھائی دیتی تھیں اور کچھ نہ معلوم ہوتا تھا۔ جب یہ لوگ گزرے تو ابوسفیان
 نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ میں نے کہا یہ مہاجرین اور انصار ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انہی کے ساتھ ہیں۔ ابوسفیان نے کہا سبحان اللہ اے عباس! بھلا ان لوگوں سے مقابلہ کرنے کی کس میں تاب و طاقت ہے۔ خدا کی قسم! اے ابوالفضل تمہارے پیچھے کی سلطنت اب بڑی زبردست ہو گئی ہے۔ حضرت عباسؓ نے کہا یہ سلطنت میں ہے بلکہ یہ نبوت ہے۔ ابوسفیان نے کہا ہاں بے شک نبوت ہے۔

ابوسفیان کی مکہ واپسی | حضرت عباسؓ کہتے ہیں میں نے ابوسفیان سے کہا کہ اب دوڑ میں جا کر اور پکار کر کہا کہ اے قریش محمدؐ آگئے اور ایسا لشکر ان کے ساتھ ہے جس کے مقابلہ کی تم ہرگز طاقت نہیں رکھتے لہذا جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا وہ امن والا ہے۔

ملاوی کہتا ہے ہندہ بنت عتبہ نے ابوسفیان کا یہ کلام سُن کر اُس کی ٹونچہ پکڑ لی اور قریش سے کہا کہ اس مضبوط موئے فریہ پہلوان کو قتل کر دو کہ ایک ذرا سے لشکر کو دیکھ کر اس قدر حواس باختہ ہو گیا ہے۔ ابوسفیان نے کہا اسے قریش تم اس کے ہمسکانے میں آ کر اپنی جان نہ کھونا۔ محمدؐ تم پر آگئے۔ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا اُس کو امن ہے۔ قریش نے کہا تجھ کو خرابی ہو تیرے گھر میں ایسے کس قدر لوگ داخل ہوں گے؟ ابوسفیان نے کہا جو اپنا دار و دارہ بند کر لے گا اُس کو بھی امن ہے اور جو مسجد حرام میں داخل ہوگا اُس کو بھی امن ہے۔ یہ سنتے ہی بہت سے لوگ اپنے گھروں کو اور بہت سے مسجد حرام کو بھاگ گئے۔

رسول اللہ کا عجز و انکسار | ذی طویٰ میں پہنچے تو آپؐ اپنی سواری پر مٹھرے اور آپؐ اس وقت مُرخ رنگ کی مینی چادر سر پر اوڑھے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کی اس عنایت اور فتح کو دیکھ کر اپنا سر تواضع سے خدا کے سامنے جھکاتے تھے۔ یہاں تک کہ آپؐ کی ٹھوڑی اونٹ کی کانٹھی سے لگنے سے قریب ہو جاتی تھی۔

ابوقحافہ کا قبول اسلام | ابن اسحاق کہتے ہیں جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی طویٰ میں مٹھرے ہوئے تھے حضرت ابو بکرؓ کے والد قحافہ نے اپنی سبک چوٹی بیٹی سے کہا کہ اے بیٹی! تو مجھ کو ابومیس پھاڑ پر لے چل اور ابوقحافہ کے آنکھیں جاتی رہی تھیں۔ چنانچہ یہ لڑکی ان کو لے کر پھاڑ پر آئی اور انہوں نے پوچھا اے لڑکی! تجھے کیا دکھائی دے رہا ہے؟ لڑکی نے کہا بہت سے سوار اور لشکر ہے اور ایک شخص اُن کے درمیان میں آ جا رہا ہے۔ ابوقحافہ نے کہا۔

اے لڑکی یہ وہ شخص ہے جو سواروں کو مرتب کرتا ہے۔ پھر لڑکی نے کہا بخدا اب لشکر چلنا شروع ہو گیا۔ ابو بکرؓ نے کہا۔ اب یہ لشکر یہاں آجائے گا۔ پس بیٹی توجلدی سے مجھ کو گھر لے چل۔ لڑکی ان کو لے کر نیچے اتری ہی تھی کہ سواروں نے آیا۔ اس لڑکی کے گلے میں ایک چاندی کی منسل تھی وہ کسی سوار نے اُس کے گلے سے اتار لی۔ پھر جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو ابو بکرؓ اپنے باپ کو لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا اے ابو بکرؓ! تم نے بڑے میاں کو ناحق ہی تکلیف دی میں خود آج سے ملنے کو ان کے گھر جاتا۔ ابو بکرؓ نے عرض کیا آپؐ کے تشریف لے جانے سے مجھ کو آپؐ کی خدمت میں حاضر ہونا بہتر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اپنے سامنے بٹھایا اور اُن کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اسلام لے آؤ۔ پھر انہوں نے اسلام قبول کیا۔ جب ابو بکرؓ اپنے والد کو لائے تو اُن کا سر بالکل سفید ہو رہا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے بالوں میں خضاب لگایا کرو۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کا ہاتھ پکڑ کر کہا میں خدا کی اور اسلام کی قسم دیتا ہوں میری اس بہن کا جس نے طوق لیا ہو وہ دے دے۔ مگر کسی نے جواب نہ دیا۔ تب حضرت ابو بکرؓ نے اپنی بہن سے کہا۔ اے بہن! تو اپنی منسل پر صبر کر۔ اس زمانے میں امانت لوگوں میں بہت کم ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ذی طوی سے لشکر مسلمانوں کا مکہ میں داخلہ | کو روانہ کیا تو پیڑیں عوام کو میسرہ لشکر کے ساتھ مقام کداء کی طرف سے داخل ہونے کا حکم دیا اور سعد بن عبادہ کو بھی کچھ لشکر کے ساتھ اسی طرف روانہ کیا۔ سعد بن عبادہ جس وقت مکہ میں داخل ہونے کے لئے تیار ہوئے تو انہوں نے یہ کہا کہ آج جنگ کا روز ہے اور آج کے دن محرمت حلال کی جائے گی۔ حضرت عمرؓ کو سعد کے اس کلام سے اندیشہ ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کو سعد بن عبادہ کے کلام سے خطوہ کہ کہیں وہ قریش پر سخت حملہ نہ کریں۔ رسول کریمؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم جا کر سعد سے نشان لے لو اور مکہ میں داخل ہو۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمنہ لشکر کا سردار مقرر کیا جس میں اسلم اور سلیم اور غفار اور مزینہ اور جمینہ وغیرہ قبائل عرب کی فوج تھی اور خالد رضی اللہ عنہ ان کو لے کر مکہ میں نیچے کی جانب سے داخل ہوئے۔

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ مسلمانوں کا لشکر لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے اور آخر کی طرف سے مکہ کی بندی پر آئے اور وہیں رسول کریم کے لئے ایک غیمہ کھڑا کیا گیا۔

بعض مشرکین سے جنگ | راوی کہتا ہے صفوان بن امیہ اور عکرمہ بن ابی جہل اور سہیل بن عمرو چند لوگوں کو ساتھ لے کر جنگ کے ارادہ سے مقام خندمہ پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مقابل آئے اور بنی بکر میں سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ کی طرف متوجہ ہونے سے پہلے اپنے ہتھیاروں کو تیز اور درست کیا کرتا تھا۔ اس کی بیوی نے اس سے پوچھا تو کس لئے یہ ہتھیار تیز کرتا ہے؟ اس نے کہا محمد اور ان کے اصحاب کی جنگ کے لئے۔

حورت نے کہا میرے نزدیک تو محمد کے سامنے ان میں سے کوئی چیز بھی نہیں ٹھہر سکتی۔ محاس نے کہا خدا کی قسم انکو کو امید ہے کہ میں مسلمانوں میں سے کسی کو پکڑ کر تیری خدمت کے لئے لاؤں گا۔ پھر یہ محاس بھی خندمہ کی لڑائی میں صفوان اور عکرمہ بن ابی جہل کے ساتھ شریک ہوا۔

راوی کہتا ہے محاسب بن فہر اور خنیس بن خالد بن ربیعہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے لشکر سے الگ ہو کر جا رہے تھے کہ مشرکین نے ان کو شہید کر دیا اور گزربن جابر بھی ان کے ساتھ تھے۔ جب انہوں نے خنیس کو شہید دیکھا تو ان کی لاش سے آگے بڑھ کر قتال کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

آور قبیلہ جہینہ میں سے سلمہ بن میلہ شہید ہوئے اور مشرکین میں سے ہادہ آدمیوں کے قریب قتل ہوئے۔ پھر مشرکین بھاگ گئے اور محاس بھی بھاگ کر اپنے گھر میں آچھا اور اپنی بیوی سے کہا کہ گھر کا دروازہ بند کر دے۔ بیوی نے کہا تو اس دن تو کیا کہہ رہا تھا اور اب ایسا نامرد ہو گیا محاس نے جواب دیا ۵

اشعاس :

اَللّٰهُ تَوَشَّعَتْهُ يَوْمَ الْمُنْتَمَةِ اِذْ فَتَرَ صَفْوَانَ وَفَرَّ عِشْرَمَةَ

ترجمہ : اگر تو خندمہ کی جنگ میں موجود ہوتی جبکہ صفوان اور عکرمہ بھاگ گئے تھے۔

وَالْبَدِيَّةُ قَالِعٌ سَالِمٌ مَوْتَهُ دَأَسَتْ قَبْلَتُهُمْ بِالسِّيُوفِ الْمُسْلِمَةِ

ترجمہ: اور ابویزید بھی حیران و پریشان کھڑا تھا اور میں تیز تلواروں کے ساتھ اُن کے بڑھاپے

يَقْطَعُونَ كُلَّ سَاعَةٍ وَجَمْعُ حَبْلَةٍ مَرَّ بِأَذَى لَيْسَتْ إِلَّا غَنَمَةٌ

جو کلائی اور کھوپڑی کو کاٹ کر ڈال دیتی تھیں اور ایسی افراتفری تھی کہ بھجنہ جہنم و ہار

کے کچھ سنائی نہ دیتا تھا۔

كَمْ نَبِيٍّ خَلَقْنَا وَكَمْ مَعَهُ لَدَرْ تَطْعَمِي فِي اللَّذِيمِ أَذَى كَلِمَةٍ

اور ہمارے پیچھے دشمنوں کا شور و فغاں تھا۔ پس اگر تو اس موقع کو دیکھتی تو ایک لفظ طاعت

کا میرے بارے میں نہ کہتی۔

مسلمانوں کا شعار | راوی کہتا ہے فتح مکہ اور حنین اور طائف میں مہاجرین کا
شعار یا بنی عبدالمطلب تھا اور انصار کا شعار

یا بنی عبد اللہ تھا۔



فتح مکہ (۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے امراء لشکر سے عہد لے لیا تھا کہ جو شخص تم سے لڑے اس سے تم بھی لڑنا اور کسی کو قتل نہ کرنا اور چند لوگوں کے نام لے کر فرمایا تھا کہ ان کو جہاں پاؤ وہیں قتل کرنا۔ اگرچہ یہ کعبہ کے پردہ کے اندر تھے ہوئے ہوں وہاں بھی نہ چھوڑنا۔

ان ہی لوگوں میں سے ایک شخص عبداللہ بن سعد عامری تھا۔ اس کے قتل کرنے کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وجہ سے دیا تھا کہ یہ پہلے مسلمان ہوا تھا اور وحی کو آپ کے پاس لکھا کرتا تھا۔ پھر یہ مرتد ہو کر قریش سے اہل اور اب اس جنگ میں یہ حضرت عثمانؓ کے پاس جا چھپا۔ کیونکہ ان کا رضامندی بھائی تھا یہاں تک کہ جب مکہ میں امینان ہو گیا تو حضرت عثمانؓ اس کو لے کر رسول کریمؐ کی خدمت میں اسن دلانے کے لئے آئے۔ رسول اکرمؐ بہت دیر تک خاموش رہے۔ جب حضرت عثمانؓ نے امراء کیا تو آپؐ نے فرمایا ہاں۔ جب حضرت عثمانؓ اس کو لے کر چلے گئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ میں اتنی دیر تک خاموش رہا تم میں سے کسی نے کھڑے ہو کر اس کو قتل نہ کر دیا انصار میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! آنکھ سے مجھ کو اشارہ فرما دیتے۔ فرمایا نبی اشارہ سے قتل نہیں کرتے۔

ابن ہشام کہتے ہیں۔ عبداللہ بن سعد پھر مسلمان ہو گیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو کسی جگہ کا حاکم بھی بنایا تھا اور حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اس کو حاکم بنایا تھا۔

عبداللہ بن نطل | اقد ایک شخص عبداللہ بن نطل کے قتل کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا اور اس کا سبب یہ تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی طرف اس کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے روانہ کیا اور ایک انصاری کو بھی اس کے ساتھ کیا تھا اور اس کا ایک غلام

مسلمان بھی اس کے ساتھ تھا۔ جب یہی منزل میں اتر آتا تو اس نے اپنے غلام سے کہا کہ ایک بکرا ذبح کر کے پکالے۔ غلام بے چارہ سو گیا اور اس نے کھانا نہ پکایا۔ اس نے اس غلام کو شہید کیا اور مرتد ہو کر قریش سے آگاہ اور اپنی لونڈیوں سے رسول اللہ کی ہجو کے اشعار گویا کرتا تھا۔ آنحضرت نے اس کے اور دونوں لونڈیوں کے قتل کا حکم فرمایا۔

اور ایک حویرث بن نقید کے قتل کا حکم دیا کیونکہ یہ مکہ میں رسول اللہ کو ستایا کرتا تھا۔ جب حضرت عباس، حضرت فاطمہؓ اور ام کلثومؓ حضورؐ کی صاحبزادیوں کو مکہ سے لے کر مدینہ میں پہنچانے چلے تو اسی حویرث بن نقید نے ان دونوں کو اونٹ پر سے زمین پر گرا دیا تھا۔

اور مقیس بن صبابہ کے قتل کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سبب سے حکم دیا کہ یہ انصاری کو شہید کر کے جنہوں نے اس کے بھائی کو خط سے قتل کیا تھا مکہ میں مرتد ہو کر بھاگ آیا تھا۔ اور سارہ کے قتل کا حکم دیا جو بنی عبدالمطلب میں سے کسی کی لونڈی تھی اور رسول کریم کو مکہ میں بہت برا بھلا کہا کرتی تھی۔

اور عکرمہ بن ابی جہل کے قتل کا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا مگر یہ بنی کھزیمہ کا تھا اور اس کی بیوی ام حکیم بن حریث بن ہشام مسلمان ہوئی اور اس نے آنحضرتؐ سے اس کے لئے امن لیا رسول اللہ نے امن دیدیا۔ جب وہ بین میں اس کو تلاش کرنے لگی اور پھر آپ کی خدمت میں لے کر آئی اور عکرمہ مسلمان ہوا۔

بعض مجرموں کا قتل | عبداللہ بن خطل کو تو سعید بن حریث مخزومی اور ابوہریرہ سلمیٰ دونوں نے قتل کر دیا اور مقیس بن صبابہ کو اسی کی قوم کے ایک شخص میملہ بن عبد اللہ نے قتل کیا اور حویرث بن نقید کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔ عبداللہ بن خطل کی دونوں لونڈیوں میں سے ایک لونڈی قتل ہوئی اور دوسری بھاگ گئی۔ اس کے لئے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے امن لیا گیا تو آپ نے امن دیدیا اور سارہ کے لئے بھی امن مانگا اس کو بھی آپ نے امن دیدیا۔ پھر حضرت حمزہ کے زمانہ میں سارہ ایک گھوڑی کی زد میں آکر مقام ابلج میں ہلاک ہوئی۔

حضرت علیؓ کی بہن ام ہانی بنت ابی طالب کہتی ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی بلند جانب میں رونق افروز تھے حریث بن ہشام اور زبیر بن ابی امیہ بن مغیرہ بھاگ کر میرے گھر میں آئے اور میں نے ان کو کوٹھڑی میں بند کر دیا اور ان کے پیچھے ہی میرے بھائی علیؓ بن ابی طالب تلوار لئے ہوئے آئے اور کہا میں ان کو ضرور قتل کر دوں گا۔ ام ہانی کہتی ہیں یہ دونوں شخص میرے خاندان

ہبیرہ بن ابی وہب کے رشتہ دار تھے میں ان کو بند کر کے نبی کریم کے پاس آئی۔ آپ اُوقت ایک برتن سے جس میں کچھ آٹا بھی لگا ہوا تھا پانی لے کر غسل فرما رہے تھے اور آپ کی صاحبزادی چادر سے پردہ کئے ہوئے تھیں۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو چادر لپیٹ کر آپ نے پاست کی نماز کی آمٹھ رکعتیں ادا کیں۔ پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا آؤ اے ام ہانی خوش آمدید کیونکر آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے خاوند کے دورشتہ دار میرے گھر میں پناہ گزین ہیں اور میرے بھائی علیؓ ان کے قتل کرنے پر اصرار کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو تم نے امن دیا اُس کو ہم نے امن دیا اور جس کو تم نے پناہ دی اُس کو ہم نے پناہ دی۔ جاؤ علیؓ ان کو قتل نہ کریں گے۔

بیت اللہ کا طواف | صفیہ بنت شیبہ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آکر اترے اور لوگوں میں امن ہو گیا تو رسول پاکؐ نے کعبہ کے سات طواف کئے اور اُس وقت آپؐ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور ایک چھتری سے جو آپؐ کے ہاتھ میں تھی حجر اسود کو چھو کر سلام کرتے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن طلحہ کو بلا کر کعبہ کی گنجی اُس سے لی اور کعبہ کے اندر داخل ہوئے۔ وہاں لکڑی کا ایک کبوتر بنا ہوا دکھا دیکھا تو اُس کو توڑ کر چھینک دیا اور پھر کعبہ کے دروازے پر آکر کھڑے ہوئے اور مسلمان تمام مسجد میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

خطبہ مبارکہ | ابن اسحاق کہتے ہیں اہل علم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا :-

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ صَدَقَ وَعْدُهُ وَقَصْرَ حَبْدَا وَحَدَّمْ
الْحَزَابَ وَحَدَا -

ترجمہ: خدا وحدہ لا شریک کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اپنے وعدہ کو اُس نے سچا کیا اور اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور تمہا تمام کفار کے لشکروں کو اُس نے ہزیمت دی۔

اے لوگو! جس باپ دادا کے فخر یا خون یا مال کا دعویٰ کیا جائے تو وہ میرے ان دونوں قدموں کے نیچے ہے۔ مگر خاندان کعبہ کی کلید برداری اور زمرم سے پانی پلانے کی خدمت، اے لوگو! خطائے شخص مارا جائے یعنی لکڑی یا کوڑے وغیرہ سے تو اُس میں پورا خونہا یعنی ستوا اونٹ لازم ہیں۔ اے قریش

لو غوہا کے احکام کی تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے۔

خداوند تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کے نخوت اور فخر کو دور کر دیا جو باپ دادا پر کیا جاتا تھا۔ سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم کی پیدائش مٹی سے ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی :-

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْثَرَ مَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ :- اے لوگو! ہم نے تم کو خراور مادہ سے پیدا کیا ہے اور تمہارے اندر شاخیں اور قبیلے بنائے ہیں تاکہ تم آپس میں ایک دوسرے کو شناخت کرو (اور) بیشک اللہ کے نزدیک تم میں بلند مرتبہ وہ ہے جو زیادہ متقی ہے ۝

پھر فرمایا اے قریش! تم کیا خیال کرتے ہو کہ میں تم سے کیسا سلوک کروں گا؟ قریش نے کہا آپ جو کچھ کریں گے ہمارے شریف بھائی ہیں شریف کے بیٹے ہیں۔ فرمایا اچھا اب جاؤ تم سب آزاد ہو۔

بیت اللہ کی کلید برداری خود آنحضرتؐ مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور حضرت علیؓ

یاد رسول اللہ! حمایت بھی سقایت کے ساتھ ہم کو عنایت فرمائیے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا عثمان بن ابی طلحہ کہاں ہے؟ عثمان حاضر ہوا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان! اپنی گنجی بنمعال آج کا دن نیکی اور وفا کا ہے اور حضرت علیؓ سے فرمایا کہ ہم تم کو ایسی چیز عنایت کریں گے جس سے تم مشقت میں نہ پڑو گے۔

بیت اللہ کے اندر تصاویر بعض اہل علم کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرشتوں کی تصویریں دیکھیں اور ایک تصویر حضرت ابراہیمؑ کی دیکھی کہ ازلہام کے ساتھ قرعہ ڈال رہے ہیں۔ اُس کو دیکھ کر آپؐ نے فرمایا کہ ان کو خدا غارت کرے ہمارے بزرگ کی کس طریقہ سے تصویر بنادی ہے۔ بھلا حضرت ابراہیمؑ کو اس قرعہ بازی سے کیا تعلق۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے وہ تو کیسے ہونے والے مسلمان تھے اور ہرگز وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ پھر آپؐ نے ان تصویروں کے مٹانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اسی وقت وہ مٹا دی گئیں۔

بیت اللہ میں نماز | جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر داخل ہوئے تو بلال بھی آپ کے ساتھ تھے۔ جب آنحضرت باہر نکل آئے تو حضرت بلال پیچھے رہ گئے۔ بعد اللہ بن عمر نے بلال سے پوچھا کہ آنحضرت نے کس جگہ نماز پڑھی ہے اور یہ نہ پوچھا کہ کس قدر پڑھی ہے؟ پھر ابن عمر جب کعبہ میں داخل ہوتے تھے تو سیدھے اندھا کر دروازہ کی طرف پشت کر کے تین ہاتھ دیوار سے درسے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہی جگہ آنحضرت کی نماز کی جگہ ہے۔ اُن کو بتائی ہے۔

عتاب اور حارث کا قبول اسلام | جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے تو عتاب بن اسید اور ہشام بن حرث کعبہ کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے۔ عتاب بن اسید نے کہا کہ اُسید کو اللہ تعالیٰ نے بڑی بزدلی دی کہ اُس نے یہ بات نہیں سنی ورنہ وہ ضرور ایسی بات کہتا جس سے ان کو یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آتا۔

حرث نے کہا اگر تمہ کو معلوم ہو جائے کہ یہ حق پر ہیں تو میں اُن کا اتباع کر لوں۔ ابوسفیان نے کہا۔ میں تو کچھ نہیں بولتا۔ اگر میں ایک حرف بھی کہوں گا تو یہ کنگریاں میری بات اُن سے کہہ دیں گی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ سے باہر آکر ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم نے جو کچھ بتایا میں سب معلوم ہوں اور سب ان سے بیان کر دیں۔ عتاب اور حرث نے کہا بیشک ہم کو ابھی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں کیونکہ اس وقت ہماری گفتگو میں کوئی شخص نہ تھا جس کو ہم کہہ سکتے کہ اُس نے آپ سے کہا ہوگا۔

قتل کا ایک واقعہ | ابن اسحاق کہتے ہیں بنی اسلم میں امر نامی ایک شخص بڑا بہادر تھا۔ جب یہ سوتا تھا تو بڑے زور سے خراٹے لیا کرتا تھا اور اسی وجہ سے اگ سو یا کرتا تھا۔ جب لوگ اس کو پکارتے تو شیر کی طرح اُٹھ کر آتا تھا اور کسی سے خوف نہ کرتا تھا۔

راوی کہتا ہے ایک مرتبہ بنی ہزلی کے چند لوگ مقام حاضہ کو جا رہے تھے۔ جب یہ حاضہ کے قریب پہنچے تو ان میں ایک شخص ابن اثوح ہذلی نے کہا کہ تم لوگ جلدی نہ کرو۔ میں جا کر دیکھ آؤں کہ یہاں امر جمی ہے یا نہیں؟ اگر وہ ہوگا تو اُس کے خراٹے کی آواز ضرور آئے گی اور یہ رات کا وقت تھا۔ پھر ابن اثوح نے امر کے خراٹے کی آواز سنی اور اُس کے سینے پر تلوار رکھ کر زور لگایا اور

اُس کو مار ڈالا۔ پھر حاضرہ کے لوگوں کو لوٹ لیا۔ انہوں نے احمر امرکہ کے پکارا۔ مگر امرہ بچاؤ کہاں تھا جو ان کی مدد کو جاتا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو فتح کے دوسرے روز ابن اثوع مکہ میں لوگوں کا حال دریافت کرنے آیا اور اس وقت تک یہ مشرک ہی تھا۔ بنی خزاعہ نے اس کو پہچان کر چاروں طرف سے اس کو گھیر لیا اور کہا احمر کا قاتل تو ہی ہے اس نے کہا ہاں میں احمر کا قاتل ہوں۔ پھر اتنے میں خواش بن اُمیہ تلوار لٹے ہوئے آئے اور اس کو قتل کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو فرمایا اے خزاعہ اب تم قتل سے اپنے ہاتھ روک لو کیونکہ بہت لوگ قتل ہو چکے ہیں۔ یہ تم نے ایسے شخص کو قتل کیا ہے جس کا مجھ کو غرہا دینا پڑے گا۔

حرمتِ کعبہ اور رسول اللہ کا خطبہ ابو ثریح غزاعی کہتے ہیں جب عمرو بن زبیر مکہ میں اپنے بھائی عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کو آئے تو میں ان کے پاس گیا۔

اور میں نے کہا اے شخص ہم فتح مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب فتح کا دوسرا دن ہوا تو خزاعہ نے ایک مشرک کو قتل کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! جس دن سے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے مکہ حرم ہے اور قیامت تک حرم رہے گا۔ کسی مسلمان کو جائز نہیں ہے کہ اس میں خون بہائے یا آتش کا مذخت کاٹے۔ مجھ سے پہلے کسی کے لئے یہ حلال نہیں کیا گیا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے یہ حلال ہو گا صرف میرے لئے ایک ساعت کے لئے حلال ہوا تھا اب پھر اس کی حرمت ویسی ہی ہو گئی ہے جیسی کہ تھی۔ جو لوگ تم میں سے موجود ہیں ان کو لازم ہے کہ جو لوگ غائب ہیں ان کو یہ حکم پہنچا دیں۔ اور اگر کوئی یہ کہے کہ رسول اللہ نے اس میں قتل و قتال کیا ہے تو اس سے کہہ دو کہ رسول خدا کو خدا نے صرف ایک ساعت کے لئے یہاں کے لوگوں کی کسر کی سبب سے اجازت دی تھی اور اسے خزاعہ تمہارے لئے خدا نے اس کو حلال نہیں کیا ہے تم قتل سے اپنے ہاتھ اٹھا لو بہت قتل و قتال ہو چکا ہے۔ تم نے ایسے شخص کو قتل کیا ہے جس کا خون بہا مجھ کو دینا پڑیگا اور اب سے جو شخص قتل ہو گا تو اس کے وارثوں کو اختیار ہے کہ چاہے قصاص لیں اور چاہے خون بہا پر راضی ہو جائیں۔

عمرو بن زبیر نے ابو ثریح سے گفتگو سن کر کہا آپ تشریف لے جائیے میں آپ سے زیادہ کعبہ کی حرمت کو جانتا ہوں۔ کعبہ کی حرمت قاتل اور باغی کو پناہ نہیں دیتی ہے۔ ابو ثریح نے کہا جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں موجود تھا اور تو موجود نہ تھا۔ لہذا میں نے تجھ کو یہ حکم

پہنپا دیا۔ اب توجانے اور تیرا کام جانے۔

ابن ہشام کہتے ہیں فتح مکہ کے مقتولوں میں سے پہلے جس مقتول کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غونہا دیا وہ جنید بن اکوع تھا۔ بنی کعب نے اس کو قتل کیا اور رسول پاکؐ نے اس کے غونہا میں سو اونٹ عنایت کئے۔

انصار کی پریشانی | جب مکہ فتح ہو گیا تو رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صفاء پہاڑ پر دعا مانجا کہ میں مشغول ہوں اور انصار نے آپؐ میں کہا کہ اب تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کا شہر فتح کر دیا ہے۔ شاید آپؐ میں رہنا اختیار کریں۔ جب آنحضرتؐ دعا سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا کہ تم کیا کہہ رہے تھے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا زندگی بھی مسکے ساتھ ہے اہمیت ہے۔

ابن ہشام کہتے ہیں فتح مکہ کے دن جب رسول پاکؐ نے اونٹنی پر سوار ہو کر کعبہ کے گرد طواف کیا تو کعبہ کے گرد بت سیر سے بڑھے ہوئے نصب تھے۔ آپؐ نے چٹری سے جو آپؐ کے ہاتھ میں تھی اُن بتوں کی طرف اشارہ کرنا شروع کیا۔ جس بت کے چہرہ کی طرف آپؐ اشارہ فرماتے وہ بت کے بل اور اللہ کی پشت کی طرف اشارہ فرماتے وہ پشت کے بل گر پڑتا یہاں تک کہ اسی طرح سب بت گر پڑے۔

فضالہ کا قبول اسلام | ابن ہشام کہتے ہیں فضالہ بن عیینہ بن ملح لیثی نے ارادہ کیا کہ آنحضرتؐ کو شہید کر دیں۔ جب آپؐ کے قریب پہنچے اور آپؐ اس وقت کعبہ کا طواف فرما رہے تھے تو آپؐ نے فرمایا فضالہ ہو، عرض کیا حضورؐ میں ہوں۔ فرمایا تم کس ارادے سے آئے ہو؟ عرض کیا کچھ نہیں خدا کو یاد کر رہا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا خدا سے مغفرت مانگو اور پھر آپؐ نے اپنا ہاتھ فضالہ کے سینہ پر رکھا جس سے ان کے دل کو تسکین ہوئی۔ فضالہ کہتے ہیں خدا کی قسم آپؐ نے دست مہلک میرے سینے سے اٹھایا، ہی تھا کہ اللہ کی ساری مخلوق میں ان سے زیادہ میرے لئے کوئی محبوب نہ تھا۔

صفوان بن اُمیہ | ابن اسحاق کہتے ہیں صفوان بن اُمیہ مکہ سے بھاگ کر حبشہ میں آیا تاکہ جہاز میں سوار ہو کر یمن کو چلا جائے۔ عبید بن وہب نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا نبی اللہ صفوان بن اُمیہ اپنی قوم کا سردار ہے۔ آپؐ اس کو امن عنایت کریں۔ رسول کریمؐ نے امن دیدیا۔ عبید نے کہا اس کی کچھ نشانی بھی مجھ کو مرحمت ہو۔ آپؐ نے اپنا وہ حمام جس کو باندھے ہوئے آپؐ مکہ میں داخل ہوئے تھے دیدیا۔ عبید حمام کو لے کر حبشہ میں صفوان کے پاس

آئے اور کہا آپ نے تم کو امن دیا ہے۔ اب تم کیوں اپنے آپ کو ہلاک کرتے ہو۔ یہ عمامہ بھی رسول کریمؐ کا میں نشانی کے لئے لایا ہوں۔ صفوان نے کہا اے عمیرؓ تو میرے سامنے سے چلا جا اور مجھ سے بات نہ کر۔ عمیرؓ نے کہا اے صفوانؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بھائی اور نہایت حلیم اور کریم اور رحیم ہیں تو ان کے پاس چل۔ ان کی عزت تیری عزت ہے اور ان کی سلطنت تیری سلطنت ہے صفوان نے کہا مجھ کو اپنی جان کا خوف ہے۔ عمیرؓ نے کہا انہوں نے مجھ کو امن دیدیا ہے۔ پھر صفوان عمیرؓ کے ساتھ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ عمیرؓ کہتا ہے کہ آپؐ نے مجھ کو امن دیا ہے۔ رسول اقدسؐ نے فرمایا ہاں یہ سچ کہتا ہے۔ صفوان نے عرض کیا تو پھر آپؐ مجھ کو دو مہینے تک اختیار دیں۔ آپؐ نے فرمایا تم کو چار مہینے تک اختیار ہے۔

زہری کہتے ہیں کہ ام حکیم بنت حرث مکرہ بن ابی جہل کی بیوی تھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکرہ کے لئے امن لے کر یمن کو گئی اور وہاں سے اس کو لائی اور فاختہ بنت ولید صفوان کی بیوی تھی۔ یہ دونوں عورتیں اپنے خاوندوں سے پہلے اسلام لائی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اسی پہلے نکاح پر قائم رکھا تھا۔

فتح مکہ پر مسلمانوں کی تعداد | ابن اسحاق کہتے ہیں مکہ کی فتح میں لشکر اسلام کی تعداد دس ہزار تھی۔ بنی سلیم میں سے سات سو اور بعض کہتے ہیں ایک ہزار تھی اور بنی غفار میں سے چار سو اور بنی اسلم میں سے چار سو اور بنی مزینہ میں سے ایک ہزار اور باقی مہاجرین اور انصار اور ان کے حلفاء اور مختلف قبائل عرب مثل بنی تمیم و بنی قیس و بنی اسد وغیرہ میں سے تھے۔



بنی جذیمہ اور خالد بن ولیدؓ

عباس بن مرواس کا اسلام | عباس کا باپ مرواس ایک پتھر کے بت کی جی کا نام اُس نے
 ضارہ کا تھا پرستش کیا کرتا تھا جب مرواس مرنے لگا تو
 اُس نے اپنے بیٹے عباس سے کہا کہ اے فرزند تم اسی بت کی پرستش کرنا یہی تمہارے نفع اور
 نقصان کا مالک ہے۔ چنانچہ عباس اس بت کی پرستش کیا کرتا تھا ایک روز اُس نے بت کے اندر
 سے یہ اشعار سُنے۔

قل للقبائل من سلیم کلہم اودی ضمار و عاشق اهل المسجد
 انا الذی وراث النبوت والهدی بعدا بن مریہ من قریش مہندی
 اودی ضمار وکان یعبد کمرًا قبل الکتاب الی التبی مہندی

جب مرواس نے یہ اشعار سُنے اُسی وقت اُس بت کو آگ میں جلا دیا اور آپؐ کی خدمت میں
 حاضر ہو کر اسلام سے مشرف ہوا۔

بنی جذیمہ اور حضرت خالد بن ولیدؓ | ابن اسحاق کہتے ہیں فتح مکہ کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے خالد بن ولید کو سلیم بن منصور اور مدح بن عمرو کے
 قبائل کی فوج کے ساتھ دھرت اسلام کے لئے قبائل عرب کی طرف روانہ فرمایا اور قتل و قتال کا حکم نہیں
 دیا تھا۔ جب خالد فوج لے کر بنی جذیمہ بن عامر بن عبدمناة بن کنانہ کے پاس پہنچے تو ان لوگوں نے
 ان کو دیکھ کر ہتھیار اٹھائے۔ انہوں نے ان کو محکم دیا کہ اپنے سب ہتھیار ڈال دو۔ کیونکہ لوگ
 مسلمان ہو گئے ہیں۔

بنی جذیمہ کے ایک شخص کہتے ہیں کہ جب خالد نے ہم کو ہتھیار ڈالنے کا حکم دیا تو ہم میں سے
 ایک شخص جدم نے کہا کہ اے بنی جذیمہ اگر تم نے ہتھیار ڈال دیئے تو خالد تم کو قید کر کے قتل کر دیگے۔
 میں تو اپنے ہتھیار نہ ڈالوں گا۔ بنی جذیمہ نے کہا اے جدم تو ہم سب کا خون کرانا چاہتا ہے۔

سب لوگ مسلمان ہو گئے ہیں اور سب نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں اور امن قائم ہو گیا ہے۔ پھر ان سب لوگوں نے حضرت خالدؓ کے کہنے سے ہتھیار ڈال دیئے۔ جب یہ لوگ ہتھیار ڈال چکے تب حضرت خالدؓ نے ان کی مشکیں باندھ کر ان میں سے چند لوگوں کو قتل کر دیا۔ جب یہ خبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپؐ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے دُعا کی کہ اسے پروردگار! میں خالد کی کارروائی سے بری ہوں۔

ابن ہشام کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا تھا کہ میں نے رسول اللہ کا ردیا خواب میں دیکھا ہے کہ میں نے ایک نوالہ کھایا اور اُس کا مزہ مجھ کو اچھا معلوم ہوا۔ پھر وہ نوالہ میرے حلق میں الجھ گیا۔ تب علیؓ نے اپنا ہاتھ ڈال کر اُس کو میرے حلق سے نکال دیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی تعبیر یہ ہے کہ اپنے لشکروں میں سے ایک لشکر آپؐ روانہ فرمائیں گے پھر اُس کی کچھ کارروائی سے آپؐ خوش ہوں گے اور کچھ کارروائی اُس کی قابلِ اعتراض ہوگی جو آپؐ کو ناگوار گزارے گی۔

ابن ہشام کہتے ہیں جب خالدؓ نے یہ کارروائی کی تو قوم میں سے رسول اللہ کا اظہارِ بریت ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا عرض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے کسی نے خالدؓ کی رائے کی مخالفت بھی کی یا نہیں۔ اُس نے عرض کیا کہ ایک سفید رنگ میانہ قد شخص نے خالدؓ کو منع کیا۔ خالدؓ نے اُس کو جھڑک دیا۔ چنانچہ وہ خاموش ہو گیا اور ایک دوازہ قد شخص نے خالدؓ کی ٹہنیوں سے مخالفت کی اور بہت دیر تک اُن میں گفتگو ہوتی رہی۔ حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلا شخص تو میرا بیٹا عبد اللہ ہے اور دوسرا شخص ابو جریف کا آزاد غلام سالم ہے۔

راوی کہتا ہے پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو بلا کر فرمایا کہ علیؓ تم جا کر اس قوم کے معاملے میں نظر کرو اور جاہلیت کے زمانہ کی باتوں کو اپنے پیروں کے نیچے کہ دینا یعنی اُن باتوں کو اب کچھ خیال نہ کرنا۔ حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ بہت سا مال رسول کریمؐ کے پاس سے لیکر اس قوم کے پاس آئے اور جس قدر لوگ اس قوم کے خالدؓ نے قتل کئے تھے۔ اُن سب کا خونہا دیا اور تمام مال جو خالدؓ نے لے لیا تھا سب اُن کو واپس کر دیا۔ کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ چیز بھی باقی نہیں رکھی۔ جب سب ادا کر چکے تب بھی حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ مال بچ گیا تو حضرت علیؓ نے اس قوم سے فرمایا کہ اگر تمہارا کوئی اور خونہیل مال باقی ہو تو اُس کے بدلہ میں یہ مال

لے لو۔ قوم نے کہا۔ ہمارا اب کچھ باقی نہیں ہے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا۔ مگر یہ مال میں تم ہی لوگوں کو دیئے دیتا ہوں۔ شاید تمہارا ایسا غنہ یا مالی رہ گیا ہو جس کی نہ تم کو خبر ہو نہ ہم کو۔ پس یہ اُس کے معاوضہ میں سمجھو اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی کارروائی عرض کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے بہت اچھا اور درست کیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبلہ دو کھڑے ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے دعا کی کہ اے خدا میں خالد کی کارروائیوں سے تیری بارگاہ میں اپنی بریت ظاہر کرتا ہوں تین بار یہی فرمایا۔

خالد کا عُذر | بن حذیفہ مہمی نے خالد سے کہا تھا کہ رسول مقبولؐ نے تم کو ان لوگوں کے قتل کرنے کا حکم دیا اگر یہ اسلام سے باز رہیں۔

راوی کہتا ہے جب خالدؓ اس قوم کے پاس آئے تو ان لوگوں نے کہا شروع کیا صَبَا تَا صَبَا تَا یعنی ہم لوگ بے دین ہو گئے اور ہم نے اپنا دین چھوڑ دیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں جب خالدؓ نے ان لوگوں کو قتل کرنا شروع کیا تو محمدؐ نے کہا اے قوم! تم ہتھیار ڈال کر اسی بات میں مبتلا ہو گئے جس سے میں تم کو ڈرا تھا تھا۔ مگر تم نے میرا کہا نہ مانا۔

راوی کہتا ہے اس قتل کے متعلق عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ میں بڑی بحث ہوئی۔ عبدالرحمنؓ نے خالدؓ سے کہا کہ یہ تم نے زمانہ جاہلیت کی کارروائی کی ہے خالدؓ نے کہا میں نے ان سے تمہارے باپ کا قعاص لیا ہے۔ عبدالرحمنؓ نے کہا تم جھوٹے ہو میں اپنے باپ کے قاتل کو قتل کر چکا ہوں بلکہ تم نے اپنے چچا فاکہ بن مغیرہ کا قعاص لیا ہے۔ آخر یہاں تک یہ گفتگو ان میں بڑھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک اس کی خبر پہنچی۔ رسول اقدسؐ نے فرمایا اے خالدؓ تم میرے صحابہ کو مجھ پر چھوڑ دو۔ اگر تم اُقد پہاڑ کے برابر سونا بھی راہِ خدا میں خرچ کر دو گے تب بھی تم ان میں سے کسی ایک کے ایک دن یا ایک رات کے عمل کے برابر ثواب نہ پاؤ گے۔

قریش اور بنو جذیمہ کے سابقہ معاملات | فاکہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم اور عوف بن عبدعوف بن عبدالحرث بن

زہرہ اور عفان بن ابی العاص بن اُمیہ بن عبد شمس بن کی طرف مال تجارت لے کر گئے تھے اور عفان کے ساتھ اُن کے بیٹے عثمان اور عوف کے ساتھ ان کے بیٹے عبد الرحمن بھی تھے جب یہ لوگ مین سے واپس ہوئے تو بنی جذیمہ میں سے ایک شخص کا مال بھی ان کے ساتھ تھا جو مین میں سر گیا تھا۔ پھر بنی جذیمہ میں سے ایک شخص خالد بن ہشام نے راستہ ہی میں اُن سے اُس شخص کے مال کا مطالبہ کیا۔ حالانکہ یہ ابھی اُس شخص کے وارثوں کے پاس بھی نہ پہنچے تھے۔ اس سبب سے انہوں نے خالد سے انکار کیا۔ خالد اپنی قوم کے ساتھ ان سے جنگ پر آمادہ ہوا۔ چنانچہ عوف بن عبد عوف اور فاکہ بن مغیرہ مارے گئے اور عفان بن ابی العاص مع اپنے فرزند عثمان کے بچ گئے اور فاکہ بن مغیرہ کا مال بھی اُن کے پاس رہا۔ عبد الرحمن بن عوف نے اپنے باپ کے قاتل خالد بن ہشام کو قتل کیا۔

پھر قریش نے بنی جذیمہ پر لشکر کشی کا ارادہ کیا۔ بنی جذیمہ نے کہا تم ناحق ہم پر لشکر کشی کرنے ہو۔ ہماری قوم میں سے چند لوگ بسبب جہالت کے تمہارے آدمیوں پر جا پڑے اور اُن کو قتل کر دیا۔ ہم اُن کا خون بہا دیئے دیتے ہیں۔ قریش بھی راضی ہو گئے اور جنگ موقوف ہو گئی۔

ایک نوجوان کا واقعہ | ابو داؤد کہتے ہیں بنی جذیمہ کی جنگ میں میں خالد بن ولید کے ساتھ تھا۔ بنی جذیمہ کے قیدیوں میں سے ایک شخص نے جو نوجوان تھا اور اُس کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے تھے مجھ سے کہا کہ اے شخص تو میرا ایک کام کر سکتا ہے؟ میں نے کہا کیا چاہتے ہو؟ اُس نے کہا تو مجھ کو ذرا عورتوں کے گروہ کے پاس لے چل، جو اُس سے تھوڑے فاصلہ پر کھڑی تھیں، میں ایک بات اُن سے کہہ لوں۔ پھر تو مجھ کو یہیں لے آنا۔ میں نے کہا یہ کیا مشکل ہے؟ میں اُس کو لے کر عورتوں کے قریب آیا۔ اس نوجوان نے ایک عورت سے مخاطب ہو کر چند عاشقانہ اشعار پڑھے۔

ابو داؤد کہتے ہیں پھر میں اس جوان کو اُسی جگہ لے آیا جہاں یہ پہلے کھڑا تھا۔ پھر اس کی گردن مار دی گئی۔ اس کے مرنے کے بعد وہ عورت اس کی لاش کے پاس آئی اور لپٹ کر اُس کے بوسے لیتے لیتے خود بھی جان دیدی۔

عزریٰ کی بربادی | پھر خالد بن ولید کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عزریٰ کو ڈھانے کے لئے روانہ فرمایا۔ یہ مقام نخلہ میں ایک مکان تھا اور قریش اور کنانہ اور مضر وغیرہ سب قبائل اس کی تعظیم کرتے تھے۔ بنی سلیم کی شاخ بنی شیبان جو بنی ہاشم کے حلیف تھے اس مکان کے خادم تھے جب ان کو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے اس طرف آنے کی خبر ہوئی تو اس بُت خاد کے خدام کے سردار نے اس کے دروازہ میں اپنی تلوار لٹکادی اور کہا اے عزریٰ اس تلوار سے خالد اور اس کے لشکر کو اس قدر قتل کیجو کہ اُن میں سے ایک بھی باقی نہ رہے۔ اور پھر خود پہاڑ پر بھاگ گیا۔ خالدؓ نے یہاں پہنچ کر اس مکان کو مسمار کر دیا اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں واپس چلے گئے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں۔ مکہ کی فتح کے بعد رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پندرہ لائیں رہے اور نمازِ قصر ادا کی۔



باب

غزوہ حنین

قبیلہ ہوازن کا اجتماع | یہ غزوہ فتح مکہ کے بعد سترہ مہجری میں واقع ہوا۔
ابن اسحاق کہتے ہیں جب ہوازن کو مکہ کے فتح ہونے کی
خبر ہوئی تو ان کے سردار مالک بن عوف نصری نے قبائل عرب کو اپنے پاس جمع کرنا شروع
کیا۔ چنانچہ اُس کے پاس ہوازن کے ساتھ تمام بنی ثقیف، بنی نصر، بنی جشم، بنی سعد بن بکر
اور چند لوگ بنی ہلال کے جمع ہوئے جو بہت ہی قلیل تھے اور بنی قیس اور بنی کعب اور بنی کلاب
میں سے ایک بھی شخص اس کے ساتھ نہ ہوا۔

بنی جشم میں ایک بہت بوڑھا شخص ورید بن صمد تھا اس کو بھی یہ سبب اُس کی سحر بہ کاری
اور بزدلی کے انہوں نے اپنے ساتھ لیا۔

اور بنی ثقیف میں دو سردار تھے ایک قارب بن اسود بن مسعود بن معتب اور ایک ذوالخند
بیلج بن حرث بن مالک اور ایک اُس کا بھائی احمر بن حرث اور اس تمام لشکر کا سردار مالک بن
عوف نصری مقرر کیا گیا تھا۔

ورید بن صمد | ناوی کہتا ہے جب یہ لشکر روانہ ہو کر رسول اللہ سے جنگ کے لئے مقام
اوطاس میں پہنچا تو وہ بوڑھا شخص یعنی ورید بن صمد بھی ایک اونٹ پر ہودج
میں سوار تھا۔ جب یہاں لشکر اُترا تو ورید نے پوچھا یہ کیا مقام ہے؟ لوگوں نے کہا اوطاس
ہے۔ ورید نے کہا جنگ کے لئے یہ بہت اچھی جگہ ہے یہاں کی زمین نہ بہت سخت ہے جس پر
سے پیر چھلسیں نہ بہت نرم ہے جس میں پیر چھلسیں۔ پھر کہا۔ یہ بات ہے کہ مجھ کو اونٹ اور
گدھوں اور بکریوں اور بچوں کے رونے کی آوازیں آ رہی ہیں۔ لوگوں نے کہا مالک بن عوف
لوگوں کے سب مال و اسباب اور بیوی بچوں کو ساتھ لایا ہے۔ ورید نے کہا اچھا مالک کو بلاؤ۔
مالک کو بلا یا گیا۔ جب وہ آگیا تو ورید نے کہا اے مالک کیا وجہ ہے کہ مجھ کو اونٹوں اور گدھوں

اور بکریوں اور بچوں کی آوازیں آرہی ہیں اور ٹوسارے لشکر کا سردار بنا ہے اور جانتا ہے کہ اس دن کے بعد اور دن ہونے والا ہے اس کا سبب محمد کو بتا۔ مالک نے کہا میں سب لوگوں کے مال و اسباب اور آل و اولاد کو اس سبب سے ساتھ لایا ہوں تاکہ ہر شخص اس کے خیال سے خوب جان توڑ کر کوشش کرے۔ ورید نے کہا یہ ٹوٹنے بڑی غلطی کی۔ شکست خوردہ کو کسی بات سے نفع نہیں پہنچتا۔ اگر تیری فتح ہوئی تو صرف تلوار اور نیزے سے تجھ کو نفع پہنچے گا۔ اور اگر تیری شکست ہوئی تو پھر ٹوٹنے خود اپنا مال و اولاد دشمنوں کے حوالہ کیا۔ پھر ورید نے پوچھا کہ بنی کعب اور کلاب کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا وہ نہیں آئے۔ ورید نے کہا معلوم ہوا کہ اگر یہ جنگ رخصت اور بلندی کی ہوتی تو ضرور کعب اور کلاب شریک ہوتے اور میں چاہتا ہوں کہ کاش تم لوگ بھی ایسا ہی کرتے جیسا کہ کعب اور کلاب نے کیا۔ پھر پوچھا کہ تمہارے ساتھ کون کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا عمرو بن عامر اور عوف بن عامر ہیں۔ ورید نے کہا۔ یہ دونوں ایسے ہیں کہ کچھ نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

پھر ورید نے مالک سے کہا کہ اے مالک یہ حرکت ٹوٹنے بالکل غلط کی ہے۔ میرے نزدیک بہتر یہی ہے کہ تو اپنی قوم کو لے کر محفوظ مقامات میں چلا جا اور وہاں ان کے مال و اولاد کو چھوڑ کر پھر جنگ میں مشغول ہوتا کہ اگر تیری فتح ہوگی تب تو بہت ہی بہتر ہوگا اور اگر تیری شکست ہوگی تب تیری آل و اولاد تو محفوظ رہے گی۔ مالک نے کہا خدا کی قسم! میں ہرگز ایسا نہ کروں گا اے بوڑھے! بڑھاپے میں تیری عقل جاتی رہی ہے۔ پھر ہوازن سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ اے ہوازن! یا تو میری تم اطاعت کرو ورنہ میں اپنی تلوار اپنے پیٹ میں مار لیتا ہوں۔ اور یہ مالک نے اس لئے کہا تاکہ کوئی شخص ورید کی بات نہ مانے۔ ہوازن نے کہا اے مالک ہم ہر طرح تمہارے تابع ہیں۔ مالک نے کہا۔ جب تم مسلمانوں کو دیکھو تو اپنی تلواروں کے میان توڑ کر پھینک دو اور ننگی تلوا دیں لے کر ایک دم اس طرح سے جا پڑو جیسے ایک آدمی جا پڑتا ہے۔

راوی کہتا ہے مالک بن عوف نے مسلمانوں کا حال دریافت کرنے کے لئے چند مخبر مخبروں کی خبر | روانہ کئے۔ جب وہ اس کے پاس واپس آئے تو نہایت پریشان اور حواس باختہ تھے۔ اس نے پوچھا تم کو خرابی ہو یا ایسے حواس باختہ کیوں ہو رہے ہو؟ انہوں نے کہا ہم نے سفید لوگ ابلق گھوڑوں پر سوار دیکھے ہیں۔ پس ان کو دیکھ کر ہمارے ہوش و حواس سب گم ہو گئے۔ راوی

کتاب ہے اس بات کو سن کر بھی مالک بن عوف کچھ متاثر نہ ہوا بلکہ اور آگے کوچ کیا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قوم ہوازن کے آنے کی خبر ہوئی تو آپ نے عبد اللہ بن ابی حداد سلمیٰ کو حکم دیا کہ تم ہوازن میں جا کر خبر لاؤ۔ چنانچہ عبد اللہ ہوازن کے لشکر میں گئے اور ان کے سب حالات معلوم کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سادی خبر بیان کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن خطاب کو بلا کر ان سے سادہ حال بیان کیا۔ عمرؓ نے کہا عبد اللہ جھوٹ بولتا ہے۔ عبد اللہ نے کہا اے عمر! اگر تم نے مجھ کو جھٹلایا تو حق بات کو جھٹلایا۔ اے عمر! اگر تم نے مجھ کو جھٹلایا تو بے شک ان کو جھٹلایا جو مجھ سے بہتر ہیں۔ عمرؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ سن رہے ہیں کہ عبد اللہ کیا کہتا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا اے عمر! تم پہلے گمراہ تھے اب خدا نے تم کو ہدایت کر دی ہے ایسی بدگمانی نہ کیا کرو۔

راوی کہتا ہے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کے مقابلہ پر جانے کی تیاری کی تو کسی نے عرض کیا کہ صفوان بن امیہ کے پاس زندہ اور ہتھیار بہت ہیں۔ رسول کریمؐ نے صفوان کے پاس جو ہنوز مشرک تھے آدمی بھیجا کہ بطور عاریت تم اپنی زبردہیں اور ہتھیار یہیں دیدو کہ ہم ان کیساتھ اپنے دشمن سے جنگ کریں۔ صفوان نے کہا کیا آپ میرا مال غصب کرنے کے لئے لینا چاہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم غصب نہیں کرتے بلکہ بطور امانت کے مانگتے ہیں۔ جنگ سے فارغ ہو کر پھر تم کو ہمیں واپس دے دیں گے تب صفوان نے ایک سو زبردہیں صحابہ کے ہتھیاروں کے آپ کی خدمت میں بھیج دیں۔

راوی کہتا ہے چنانچہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس ہزار لشکر پہلا لشکر کی تعداد جو فتح مکہ کے لئے آپ کے ساتھ آیا تھا اور دو ہزار لشکر اہل مکہ کا کل بارہ ہزار لشکر ساتھ لے کر ہوازن کی مہم پر روانہ ہوئے اور مکہ میں آپ نے عتاب بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس کو ان لوگوں پر حاکم مقرر کیا جو یہاں رہ گئے تھے اور رسول پاکؐ کے ساتھ رہ گئے تھے۔

ذات انواط نامی درخت | حرث بن مالک کہتے ہیں کہ ہم لوگ اُس وقت نو مسلم تھے جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہوازن کے مقابل مقام

حنین میں گئے۔ کہتے ہیں ذات انواط نامی ایک درخت تھا قریش اور تمام عرب سال بھر میں ایک روز اس درخت کی زیارت کو آیا کرتے تھے اور یہاں قربانیاں کر کے اپنے ہتھیار اس درخت

میں اٹھاتے تھے اور ایک دن حاضر رہتے تھے۔ اس سفر میں جب ہم آپ کے ساتھ جا رہے تھے تو ہم نے بیرہ کا ایک درخت بہت بڑا اور سرسبز دیکھا۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جیسے مشرکوں کا ذات انواط ہے ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط مقرر فرمائیے۔ آنحضرت نے فرمایا یہ تم نے بڑی سخت بات کہی۔ ایسی ہی بات موسیٰؑ کی قوم نے موسیٰؑ سے کہی تھی کہ اے موسیٰ جیسے بت پرستوں کے معبود بت ہیں تم بھی ہمارے لئے ایسے ہی معبود مقرر کرو۔ موسیٰؑ نے کہا تم لوگ بٹھے جاہل ہو۔

مسلمانوں کی ابتدائی ہزیمت | جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں جب مسلمان حنین کی وادی میں پہنچے تو یہ وادی بہت نشیب میں تھی۔ اس میں لوگ اترنے لگے اور صحیح صادق کا وقت تھا اور دشمن ہم سے پہلے وہاں پہنچ کر ٹیلیوں اور گرہوں میں چھپ گئے تھے مسلمانوں کو اس کی خبر نہ تھی۔ اب جو مسلمان بے دھڑک اُس وادی میں اترے تو یکبارہ لگی ہوا آرنے چاندوں طرف سے اُن پر حملہ کر دیا مسلمان وہاں سے اُلٹے پھرے۔ آنحضرت لشکر کے دائیں طرف تھے۔ آپ نے مسلمانوں کو آواز دینی شروع کی کہ اے لوگو! میری طرف چلے آؤ میں اللہ کا رسول یہاں موجود ہوں۔ ہاجرین اور انصار اور اہل بیت کے لوگ آپ کے ساتھ تھے۔ یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ اور علیؓ اور عباسؓ اور ابوسفیان بن حارث اور ان کا بیٹا اور فضل بن عباس اور ربیعہ بن حارث اور اسامہ بن زید اور امین بن امیہ بن عبیدہ جو اسی جنگ میں شہید ہوئے۔

ابن ہشام کہتے ہیں ابوسفیان بن حارث کا نام مغیرہ اور ان کے بیٹے کا نام جعفر تھا۔ اور بعض لوگ قثم بن عباس کو جعفر بن ابی سفیان کے بدلہ شمار کرتے ہیں۔ جابر کہتے ہیں ہوا آرنے میں ایک شخص سرخ اونٹ پر سوار تھا اور اس کے ہاتھ میں سیاہ نشان بلے نیزہ میں لگا ہوا تھا۔ جب کوئی شخص اُس کی زد میں آتا تو یہ نیزہ سے اس کو قتل کرتا اور پھر نشان کو اُوپر کرتا تو اس کی قوم کے سب لوگ اس کے گرد آ جاتے۔

ہوا آرنے کے علم بردار کا قتل | راوی کہتا ہے حضرت علی بن ابی طالب اور ایک شخص انصار میں سے یہ دونوں اس کی طرف چلے اور حضرت علیؓ نے پیچھے سے جا کر اونٹ کے اسی تلوار مار دی کہ اونٹ گر پڑا اور انصار نے اُس کافر کے ایسی تلوار لگائی کہ اُس کا ایک پیر مچ پٹلی کے کٹ گیا اور وہ کجاوہ پر سے نیچے گر کر مر گیا۔

دشمنی کا ظہور

راوی کہتا ہے جس وقت مسلمان بھاگے ہیں تو مکہ کے بعض منافق جو ساتھ تھے ان کو اپنے نفاق اور حد کے ظاہر کرنے کا موقع ملا۔ چنانچہ ابوسفیان بن حرب کہنے لگا کہ اب یہ لوگ جو بھاگے ہیں تو سمندر کے کنارہ تک کہیں دم نہ لیں گے اور اُس کے ترکش مع قرعہ اندازی کے تیر یعنی الزام تھے جن کو یہ اپنے ساتھ لایا تھا۔ جبکہ بن حنبل نے پکار کر آواز دی کہ آج سحر باطل ہو گیا۔ یہ جبکہ صفوان بن اُمیہ کا بھائی تھا۔ صفوان نے جو ہنوز مشرک تھا اس سے کہا خدا تیرے منہ کو غراب کرے واللہ اگر قریش کا کوئی شخص میرا سردار بنے تو یہ مجھ کو منظور ہے مگر ہوازن میں سے کسی کی سرداری مجھ کو منظور نہیں ہے۔ شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ کہتا ہے میرے دل میں خیال آیا کہ آج موقع ہے میں محمد کو قتل کر کے اپنے باپ کا قصاص لوں۔ کیونکہ میرا باپ اُحد کی جنگ میں مارا گیا تھا۔ پھر میں اس ارادہ سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آیا اور اسی تاک میں آپ کے گرد پھرنے لگا کہ یکایک ایک ایسا سخت میرے دل پر طاری ہوا کہ میں آنحضرت کو قتل نہ کر سکا اور میں نے جان لیا کہ میں ہرگز یہ کام نہیں کر سکتا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عین کی طرف چلے اور اپنے لشکر کو ملاحظہ کیا تو فرمایا تھا کہ ہم مغلوب نہ ہوں گے۔ اور بعض کہتے ہیں یہ بات بنی بکر میں سے ایک شخص نے کہی تھی۔

رسول اکرم کا استقلال

حضرت عباس بن عبدالمطلب کہتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفید خچر کو پکڑے ہوتے کھڑا تھا اور میں ایک جیم بلند آواز شخص

تھا جب آپ نے لوگوں کو شکست کی حالت میں دیکھا تو آواز دی کہ اے لوگو! کہاں جاتے ہو؟ عباس کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز نہیں سنی۔ تب آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عباس! تم لوگوں کو آواز دو کہ اے انھاد کہاں جاتے ہو۔ میں نے آواز دی اور انصار بلبیک بلبیک کہہ کر آئے شروع ہوئے۔ کہتے ہیں اور لوگوں کی بدحواسی کی ایسی حالت تھی کہ آؤنٹ پر چڑھنا چاہتے تھے اور چڑھ نہ سکتے تھے۔ کوئی آؤنٹ کی گردن پر اپنی ذرہ پھینک دیتا تھا اور کوئی تلوار اور ڈھال کو پھینک دیتا تھا۔ کوئی آؤنٹ کو چھوڑ دیتا تھا۔ یہاں تک کہ آپ کے پاس تنوادی جمع ہو گئے۔ پھر وہ دشمن پر بلٹے اور سخت لڑائی لڑے۔ پھر غرض کو آواز دی۔ یہ لوگ جنگ میں بڑے مہر کرنے والے تھے۔ پھر آپ جنگ کو ملاحظہ کرنے ایک بلندی پر چڑھے اور صحابہ اُس وقت خوب گرم گرمی سے جنگ کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اب لڑائی گرم ہوئی ہے۔

اور باقی لوگ جو شکست کھا کر بھاگے تھے وہ جس وقت واپس آئے تو انہوں نے دیکھا کہ قیدی

مگزفہ و بیتہ رسول اللہ کے سامنے کھڑے تھے۔

راوی کہتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوڑ کر دیکھا تو ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب کو اپنے پاس پایا۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے آپ کے ساتھ جنگ میں صبر کیا تھا اور ان کا اسلام بہت اچھا تھا۔ آنحضرت کی خچر کو پکڑے ہوئے تھے۔ آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا کون ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہوں آپ کی ماں کا بیٹا۔

اُمّ سلیم | رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی وقت اُمّ سلیم بنت مہمان کو دیکھا کہ اوٹھ کر سوار ہیں اور انہوں نے اپنی کمر باندھ رکھی تھی۔ کیونکہ عبداللہ بن ابی طلحہ اُس وقت اُن کے حمل میں تھے اور یہ اپنے خاوند ابی طلحہ کے ساتھ اس جنگ میں اُمّیں اور اوٹھ کے شراکت کے خوف سے اُس کی نگہیں بہت قریب سے انہوں نے اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی۔ حضورؐ نے ان کو دیکھ کر فرمایا کیا ام سلیم ہیں؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہاں میں ہوں۔ یا رسول اللہ! آپ ان لوگوں کو بھی قتل کریں جو بھاگے ہیں جیسے کہ آپ دشمنوں کو قتل کرتے ہیں کیونکہ یہ بھگڑے اسی لائق ہیں۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اُمّ سلیم! کیا اللہ کافی نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے اُمّ سلیم کے پاس ایک غنجر تھا ان کے خاوند ابوطلحہ نے اُس کو دیکھ کر پوچھا کہ اسے اُمّ سلیم یہ غنجر تمہارے پاس کیسا ہے؟ اُمّ سلیم نے کہا یہ غنجر میں نے اس لئے لے لیا کہ اگر کوئی مشرک میرے قریب آئے گا تو اس غنجر سے میں اُس کا پیٹ پھاڑوں گی۔ ابوطلحہ نے کہا کیا یا رسول اللہ! آپ سلتے ہیں کہ اُمّ سلیم بہادری کیا کہہ رہی ہے۔



غزوہ حنین (۲)

ابوقحادہ کا واقعہ | ابوقحادہ کہتے ہیں حنین کی جنگ میں میں نے دیکھا کہ ایک مسلمان اور ایک مشرک باہم جنگ میں مشغول ہیں اور مشرکین میں سے ایک اور شخص اس مشرک کی مدد کو آ رہا ہے۔ میں اُس کے مقابل گیا اور میں نے ایسی تلوار اُس کے لٹائی کہ اُس کا ایک ہاتھ کٹ گیا۔ دوسرے ہاتھ سے وہ مجھ کو آ کر چپٹ گیا یہاں تک کہ مجھ کو اُس میں سے موت کی بو آئی اور وہ گر پڑا۔ پھر میں نے اس کو قتل کیا ورنہ قریب تھا کہ وہ مجھ کو قتل کر دے۔ اور اُس شخص پر سامان بہت تھا۔ مگر میں اُس کو چھوڑ کر جنگ میں مشغول ہو گیا اور مکہ کے ایک شخص نے اُس کا سارا مال اور کپڑے لوہے میں تیار وغیرہ ملے۔ جب لڑائی ختم ہو گئی تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جس کو قتل کیا ہو اُس کا مال اُس کا ہے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک شخص کو قتل کیا تھا۔ پھر میں تو جنگ میں مشغول ہو گیا اب مجھے نہیں معلوم کہ اُس کا اسباب کس نے لیا۔ مکہ کا وہ شخص کھڑا ہوا اور اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ سچ کہتا ہے اُس کا اسباب میرے پاس ہے آپ اس کو مجھ سے راضی کر دیجئے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم! یہ ہرگز تجھ سے راضی نہ ہوں گے۔ اللہ کے شیر تو اللہ کے دین کے لئے لڑیں اور تو اُن کا مال لیتا پھرے۔ جاسب مال لا کر اُن کو دے۔ رسول پاکؐ نے بھی فرمایا کہ یہ سچ کہتے ہیں سب مال تو واپس کر۔ چنانچہ سب مال اُس نے ابوقحادہ کو دے دیا۔ ابوقحادہ کہتے ہیں اُس مال کو میں نے فروخت کر کے اُس کی قیمت سے ایک باغ خریدا۔ اور یہ پہلا مال مجھ کو حاصل ہوا تھا۔

انس بن مالک کہتے ہیں اس جنگ میں ابوطالب نے تنہا بیس آدمیوں کا اسباب لیا کیونکہ انہوں نے ان کو قتل کیا تھا۔

فرشتوں کی مدد | جبیر بن مطعم کہتے ہیں کفار کی شکست سے پہلے جبکہ خوب گھمسان کی لڑائی

ہو رہی تھیں نے آسمان سے ایک سیاہ چیز دیکھی۔ پھر وہ ہمارے اور مشرکوں کے درمیان میں پھیل گئی۔ وہ سیاہ چیز نیٹیاں تھیں جو اس تمام جنگل میں پھیل گئی تھیں۔ اسی وقت مسلمانوں کی فتح اور مشرکوں کی ہزیمت ہوئی۔ مجھ کو اس میں کچھ شبہ نہیں ہے کہ بیشک وہ فرشتے تھے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں جس وقت خداوند تعالیٰ نے اپنے رسول اور مسلمانوں کو مشرکوں پر غالب کیا۔ مسلمانوں میں سے ایک عورت نے یہ شعر کہا۔

قَدْ خَلَبَتْ خَيْلُ اَنْدَلُوسِ هَيْلَ اللّٰهِ وَخَيْلُهُ اَحَقُّ بِالْاَنْبِيَاءِ

یعنی بے شک خدا کا لشکر لات کے لشکر یعنی بت پرستوں پر غالب ہو گیا اور اسی کا لشکر زیادہ جتلا رہے قائم رہنے کا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں جب ہوازن کو شکست فاش ہوئی تو ان کے قبیلہ بنی مالک میں مقتولین کا گار سے نشر آدمی قتل ہوئے اور اس قوم کا سردار ذی الخمار تھا۔ جب وہ قتل ہو گیا تو ان کا نشان عثمان بن عبداللہ بن عبداللہ حرث بن حبیب نے اپنے ہاتھ میں لیا اور پھر یہ بھی قتل ہوا۔ جب اس کے قتل کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا خدا اس کو اپنی رحمت سے دور کرے۔ یہ قریش کا بڑا دشمن تھا۔

لاوی کہتا ہے عثمان بن عبداللہ کے ساتھ اس کا ایک نصرانی غلام بھی قتل ہوا تھا۔ لڑائی کے بعد مسلمان مشرکین کا اسباب لینے لگے۔ انصار میں سے ایک شخص نے اس غلام کو دیکھا تو بغیر ختمہ کے ہوئے تھا۔ انصار نے پکار کر کہا۔ اے گروہ عرب ثقیف میں بغیر ختمہ کئے ہوئے آدمی ہے۔ مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں میں نے ان انصار کے ہاتھ پکڑ کر کہا کہ ایسی بات نہ کہو۔ میرے ماں باپ تم پر غلام ہوں۔ یہ غلام نصرانی تھا اور پھر میں نے بنی ثقیف کے اور مقتولوں کو دکھایا کہ دیکھو یہ تو ختمہ کئے ہوئے ہیں یا نہیں۔

ابن اسحاق کہتے ہیں ہوازن میں سے احلاف کا نشان قارہ بن اسود کے پاس تھا۔ یہ اپنے نشان اور قوم کو لے کر بھاگ گیا اور اس قوم میں سے صرہ دو آدمی قتل ہوئے ایک بنی غبرو میں سے جس کو وہب کہتے تھے اور دوسرا بنی کعبہ میں سے جس کا نام حلاج تھا۔ جب آپ کو اس کے قتل کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ آج بنی ثقیف کے جوانوں کا سردار قتل ہوا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں جب ہوازن کو شکست ہوئی تو بعض لوگ بھاگ کر طائف میں درید بن صتمہ آئے اور ان کا سردار مالک بن عوف تھا اور بعض اداس کو چلے گئے اور بعض

مقامِ خُذ کے طرف بھاگے۔ اور یہ لوگ ثقیف میں سے بنی غبرہ تھے اور انہی کے تعاقب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاشکری آیا۔ اور ربیعہ بن رعیع بن اہمان بن ثعلبہ بن ربیعہ بن یربوع بن سالم بن عوف بن امرئ القیس نے جن کو ابنِ دغنه بھی کہتے تھے اور دغنه ان کی ماں تھی۔ ورید بن صمہ کو ایک اونٹ پر جاتے دیکھا۔ ربیعہ بن رعیع یہ سمجھے کہ یہ کوئی عورت ہے کیونکہ ورید بن صمہ ہودج میں سوار تھا۔ جب ربیعہ نے اونٹ کو پکڑ کر بٹھایا تو دیکھا کہ اُس میں ایک بوڑھا آدمی سوار ہے ربیعہ نے اُس کو نہ پہچانا۔ ورید نے ربیعہ سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اور مجھ سے کیا چاہتا ہے۔ ربیعہ نے کہا میں ربیعہ بن رعیع ہوں اور تجھ کو قتل کرنا چاہتا ہوں۔ پھر ربیعہ نے ایک تلوار اُس کے ماری جو کچھ کا گرنہ ہوئی۔ ورید نے کہا تیری ماں نے تجھ کو کچھ فن سپاہ گری کی تعلیم نہیں دلائی۔ دیکھ یہ میری تلوار ہے اور کجاوے کے پیچھے سے میرے اوپر ضرب لگا اور ہڈیوں کی طرف سے داخل کر کے دماغ کی طرف بھگا۔ میں اسی طرح سے لوگوں کو قتل کیا کرتا تھا اور جب تو اپنی ماں کے پاس جاتے تو اُس سے کہہ دیجو کہ تُو نے ورید بن صمہ کو قتل کیا ہے (یعنی یہ میرا نام ہے اور تیری ماں مجھ کو جانتی ہے۔ کیونکہ خدا کی قسم! کتنی ہی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ میں نے تیری عورتوں کی حفاظت کی ہے۔

ربیعہ کہتے ہیں جب میں نے اُس کو قتل کر دیا تو اُس کی دانوں اور گولہوں کی کھال کو نیچے کی طرف سے دیکھا کہ گھوڑے پر کثرت سے سوار ہونے کے سبب سے کاغذ کی طرح تھی۔ پھر جب ربیعہ اپنی ماں کے پاس آئے اور یہ واقعہ بیان کیا تو ان کی ماں نے کہا کہ وا اشد اُس نے تیری تین ماؤں کو آنا دیا تھا۔

ابن ہشام کہتے ہیں ورید بن صمہ کو جس شخص نے قتل کیا ہے اُس کا نام عبد اللہ بن علفیع بن اہمان بن ثعلبہ بن ربیعہ تھا۔

ابو عامر اشعری کی شہادت | ابن اسحاق کہتے ہیں اور جو لوگ اوٹاس کی طرف بھاگے تھے ان کے تعاقب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو عامر اشعری کو ٹوچ دے کر دوانہ کیا اور ابو عامر نے اُن میں سے کچھ لوگوں کو جالیا۔ مگر ابو عامر کے ایک تیرا ایسا لگا جس سے وہ شہید ہو گئے۔ پھر ان کے بعد ابو موسیٰ اشعری نے جو ان کے چچا زاد بھائی تھے نشان اپنے ہاتھ میں لیا اور ان کے ہاتھ پر خدا نے اس جنگ کو فتح کیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں جس نے ابو عامر کے تیرا دیا تھا وہ ورید بن صمہ کا بیٹا سلمہ بن ورید تھا۔

بنو ثلاب کے لئے رسول اللہ کی دعا | راوی کہتا ہے ہوازن کے لشکر بنی نصر کی شاخ بنی ثلاب میں سے جب بہت لوگ غازیہ بنی اسلام نے تہ تیغ کئے تو عبداللہ بن قیس ربائی نے جن کو ابن العور بھی کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بنی ثلاب ہلاک ہو گئے۔ آنحضرت نے فرمایا اے خدا ان کی معیبت کا ان کو اچھا معاوضہ دے۔

ذہیر بن عوام اور ہوازن | جب ہوازن کو شکست ہوئی تو مالک بن عوف اپنی قوم کے چند سواروں کے ساتھ بھاگ کر راستہ کے ایک ٹیلہ پر کھڑا ہوا۔ اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہاں ٹھہر جاؤ تاکہ اور جو لوگ بھاگے ہوئے آئیں۔ تو وہ بھی تم سے مل جائیں۔ چنانچہ چند لوگ اور آکر ان کے ساتھ شامل ہوئے۔ پھر ان کو ایک لشکر آتا ہوا دکھائی دیا۔ مالک نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا ایسے لوگ آتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں جنہوں نے اپنے نیزوں کو اپنے گھوڑوں کے دونوں کالوں کے بیچ میں لبادہ بچھوڑا ہے۔ مالک نے کہا یہ لوگ بنی سلیم ہیں تم ان سے کچھ خوف نہ کرو۔ چنانچہ بنی سلیم سیدھے نکلے چلے گئے۔ پھر ایک اور گروہ آتا معلوم ہوا۔ مالک نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ ساتھیوں نے کہا یہ لوگ نیزے تانے ہوئے چلے آتے ہیں اور گھوڑوں پر سوار ہیں۔ مالک نے کہا یہ اوس اور خدرج ہیں ان سے بھی کچھ خوف نہ کرو۔ چنانچہ یہ لوگ بھی بنی سلیم کے پیچھے نکلے چلے گئے۔ پھر ایک سوار آتا دکھائی دیا۔ مالک نے پوچھا اب کون آ رہا ہے؟ ساتھیوں نے کہا ایک سوار شانے پر نیزہ رکھے اور سرخ علامہ باندھے چلا آتا ہے۔ مالک نے کہا قسم ہے لات کی یہ ذہیر بن عوام ہے اور یہ ضرورت سے متعرض ہو گا تم اس کے مقابلہ کو تیار ہو جاؤ۔ چنانچہ جب ذہیر اس ٹیلہ کے پاس پہنچے اور ان لوگوں کو انہوں نے دیکھا تو خود ان پر حملہ کیا اور اس قدر نیزہ بازی کی کہ ان کو وہاں سے بھگا دیا۔

ابو عامر کی شان اسلام | ابن ہشام کہتے ہیں ابو عامر کی اوٹاس کی جنگ میں مشرکین میں سے دس بھائیوں سے مقابلہ ہوا۔ ابو عامر نے یکے بعد دیگرے ان میں سے نو کو قتل کیا اور جب ابو عامر حملہ کرتے تھے تو پہلے دعوت اسلام دے کر کہتے تھے کہ اے خدا! اس پر گواہ ہو جا۔ پھر اس شخص کو قتل کرتے تھے۔ جب دسویں بھائی کی باری آئی تو اس کو بھی دعوت اسلام دیکر انہوں نے کہا کہ اے خدا اس پر گواہ ہو جا اور پھر انہوں نے اس پر حملہ کرنا چاہا۔ اس شخص نے کہا

اسے خدا مجھ پر گواہ نہ رہتا اس بات کو سن کر ابو عامر نے اپنا حملہ روک لیا۔ یہ شخص بھاگ گیا۔ پھر یہ مسلمان ہوا اور اس کا اسلام بہت اچھا ہوا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو دیکھتے تھے تو فرماتے تھے یہ عامر کا بھگایا ہوا ہے۔

پھر اسی ادھاس کی جنگ میں دو بھائیوں علاء اور ادنیٰ نے جو حرث کے بیٹے اور بنی ہاشم بن معلوہ کے قبیلہ سے تھے، ایک ساتھ دونوں نے ابو عامر کے تیر مارے۔ ایک کا تیر ابو عامر کے دل میں اور دوسرے کا ٹخنے میں لگا۔ ابو عامر شہید ہوئے۔ ان کے بعد ابو موسیٰ اشعری نے لشکر کا نشان بنھالا اور ان دنوں بھائیوں کو مع باقی دشمنوں کے قتل کیا۔

کمزوروں کے قتل کی ممانعت | ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عورت کی لاش کے پاس سے گزرے جس کو خالد بن ولید نے قتل کیا تھا۔ بہت سے لوگ اس لاش کے گرد جمع تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے؟ کسی نے عرض کیا اس عورت کو خالد بن ولید نے قتل کیا ہے۔ آپ نے ایک شخص سے فرمایا کہ تم خالد کے پاس جا کر کہہ دو کہ رسول اللہ تم کو عورت، بچے اور بوڑھے آدمی کے قتل کرنے سے منع فرماتے ہیں۔

آنحضرت کی رضاعی بہن شیماء | ابن اسحاق کہتے ہیں اسی روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لشکر کے افسران سے فرمایا کہ اگر بنی سعد میں سے مجاہد تمہارے ہاتھ آ جائے تو اس کو ہرگز نہ چھوڑنا۔ اس شخص نے بڑی گمراہی پھیلادی تھی۔ صحابہ کرام نے اس کو گرفتار کیا اور مع اس کے اہل و عیال کے لے کر رسول پاک کی خدمت میں رواد ہوئے اور اسی کے ساتھ شیماء و بنت حرث بن عبد العزیٰ آنحضرت کی رضاعی بہن بھی تھیں راستہ میں ان لوگوں کو صحابہ نے جلد چلنے کی تکلیف دی۔ شیماء نے کہا اے لوگو! تم جانتے بھی ہو کہ میں تمہارے رسول کی دودھ شریک بہن ہوں۔ تم کو میری حرمت و عزت کرنی چاہیے۔ صحابہ نے اس کے قول کی تصدیق نہ کی یہاں تک کہ جب یہ قافلہ رسول کریم کی خدمت میں پہنچا تو شیماء نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی رضاعی بہن ہوں۔ رسول مقبول نے فرمایا اس کی کوئی نشانی بھی تمہارے پاس ہے؟ شیماء نے کہا ہاں ایک دفعہ آپ نے میری پشت میں کاٹا تھا اس کا نشان اب تک موجود ہے۔ آنحضرت کو بھی یاد آیا اور آپ نے اپنی چاند بچھا کر اس پر شیماء کو بٹھایا اور فرمایا اگر تم چاہو تو عزت کے ساتھ میرے پاس رہو۔ اور اگر تم چاہو تو اپنی قوم میں چلی جاؤ۔ میں تم کو

رخصت کر دوں۔

شیہ اسے عرض کیا میں اپنی قوم ہی میں رہنا چاہتی ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بہت سامان و اسباب دے کر رخصت کیا۔ بنی سعد کے لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیہ کو مکحول نامی ایک غلام اور ایک لونڈی بھی دی تھی اور آپس میں ان دونوں کی شادی کر دی تھی۔ ان کی نسل اب تک باقی ہے۔

غزوہ حنین اور آیات قرآنی | ابن ہشام کہتے ہیں جنگ حنین کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے :-

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ ۚ وَ يَوْمَ تُحْشَرُونَ اِذَا غَجَبْتُمْ كُذَّ كُذَّ ۝ (الاحزاب)

”وہ بہ شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری بہت سے مواقع میں مدد کی اور غاص حنین کی جنگ کے روز جبکہ تم اپنی کثرت فوج سے خوش تھے“

شہداء حنین کے نام | قریش کی شاربہ بنی ہاشم میں سے امین بن عبیدہ اور بنی اسد بن عبد العزیٰ میں سے یزید بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد ان کے گھوڑے تھے جس کا

نام جناح تھا بے قابو ہو کر ان کو شہید کیا اور انصار میں سے سراقہ بن حمر بن عدی اور بنی اشعر میں سے ابو عامر اشعری شہید ہوئے۔

ہادی کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے تمام مالی غنیمت اور تیاریوں کو جمع کر کے مسعود بن عمرو غفاری کو حکم دیا کہ ان کو مقام جبرائیل میں لے جا کر مقید رکھو۔

بحیرہ بن ہریرہ بن ابی سلمیٰ نے حنین کی جنگ میں ایک قصیدہ کہا ہے جس کے چند شعر بحیرہ کے اشعار | یہ ہیں :-

فَاِنَّهُ اَكْرَمَنَا وَاَظْهَرَ دِينَنَا ۚ وَ اَعَزَّ نَا بِعِبَادَةِ الرَّحْمٰنِ
ترجمہ :- چنانچہ خدا نے ہمیں عزت دی اور ہمارے دین کو ظاہر کیا اور خدا سے رحمن (یعنی اپنی عبادت کے ساتھ ہم کو عزت دی) :-

وَاللّٰهُ اَحْلَاهُمْ وَفَرَّقَ جَمْعَهُمْ ۚ وَ اَذْلَاهُمْ بِعِبَادَةِ الشَّيْطَانِ
اور اللہ نے ان کو ہلاک کیا اور ان کی جماعت کو پریشان کیا۔ اور شیطان کی عبادت کرنے سے ان کو ذلیل و رسوا کیا۔

اِذْ قَامَ غَدَّ نَبِيُّكُمْ وَ قَرِيْبُهُ يَدْعُوْنَ يَا لَيْلَيْتُبَتَّ الْاِيْمَانُ

ترجمہ :- جبکہ تمہارے نبیؐ کے بچا اور اُن کے ولی کھڑے ہوئے اور آواز دی کہ اے ایمان کے لشکر کہاں جاتے ہو ؟

اَيُّنَ الَّذِيْنَ هُمْ اَحْبَابُوْا رَبُّهُمْ يَوْمَ الْغُرَيْبِ وَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ

اور کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کے احکام قبول کئے تھے غریب اور بیعت الرضوان کے دن ؟

ہوازن کے ایک شخص کے اشعار

میں ایک شخص نے مالک کے مسلمان ہونے کے بعد یہ شعر کہے :-

اَذْكُرْ مَيْسِرَ هَدَّ لِلنَّاسِ اِذْ جَمَعُوْا وَمَالِكٌ فَوْقَهُ السَّرَايَا تَحْتَفِقُ

ترجمہ :- جنگ کے لئے لوگوں کے سفر کرنے کو یاد کرو جبکہ وہ جمع ہوئے اور ہوازن کے سردار مالک کے سر پر نشان بل رہے تھے ۔

وَمَا لِكُ مَا لِكُ مَا فَوْقَهُ اَحَدٌ يَوْمَ حُتَيْنٍ عَلَيْهِ النَّاْجِ يَا تَلِقُ

اور مالکؓ اوپر کوئی سردار حنین کی جنگ میں نہ تھا اُس کے سر پر تاج چمک رہا تھا ۔

حَتَّى لَقَوْا النَّاسَ حِينَ النَّاسِ يَفْلُحُهُمْ عَلَيْهِمُ الْبَيْضُ وَالْاَبْدَانُ وَالْذَّمُّ

یہاں تک کہ وہ جنگ کے وقت خوب لڑے ۔ اُن پر زبریں اور خود اور ٹوہالیں تھیں ۔

فَهَآءُ بُوَا النَّاسِ حَتَّى لَعْنُ يَزُوْا هَذَا حَوْلَ النَّبِيِّ وَحَتَّى جَنَّتْهُ الْعَسَقُ

چنانچہ ہوازن نے مسلمانوں کو اس قدر مارا کہ رسولؐ کے گرد ایک ہی آدمی دکھائی نہ دیا یہاں تک کہ اندھیرے نے اُن کو ڈھانک لیا یعنی شام ہو گئی ۔

تَمَّتْ نَزْلُ جَبْرِئِيلَ بِمَنْصَرِحِهِ مِنَ السَّمَاءِ فَمَهْزُومٌ وَمَعْتَقُ

تب جبریلؑ مسلمانوں کی مدد کو آسمان سے نازل ہوئے ۔ تو ہوازن میں سے بعض بھاگ گئے اور بعض گرفتار ہوئے ۔

مِنَّا وَكُوْنِيْ جَبْرِئِيلَ يَقَاتِلُنَا لَمَنْعَتَنَا اِذَا سَيَا قُنَا لَعَتَقُ

اور اگر جبریلؑ کے ہوا کوئی اور ہم سے لڑتا تب ہماری تیز تلواریں اُس کو غالب نہ ہونے دیتیں ۔

غزوہ طائف

(یہ غزوہ حنین کے بعد ہی شہر میں واقع ہوا)

طائف کی قلعہ بندی | جب قبیلہ ثقیف کے لوگ جھاگ کر طائف میں پہنچے تو انہوں نے اس کے اندر داخل ہو کر دروازوں کو بند کر لیا اور ہر دروازے پر فسیلوں کی خوب مضبوطی کر کے جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔

ناوی کہتا ہے غزوہ بن مسعود اور غیلان بن سلمہ حنین اور طائف کے محاصرہ کی جنگ میں موجود نہ تھے۔ کیونکہ یہ دونوں مقام جرحس میں متعلق وغیرہ آلات حرب کے بنانے کی ترکیب کھینے کے لئے گئے ہوئے تھے۔

طائف کے راستے کے واقعات | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین کی جنگ سے فارغ ہوئے تو آپ نے طائف کو فتح کرنے کا قصد کیا۔ اور مع لشکر کے کوچ فرما کر مقام نخلہ میانہ سے قرن اور قرن سے ملیح اور یہاں سے بحوۃ الرغاء میں پہنچے۔ یہاں آپ کے لئے ایک مسجد بنائی گئی اور اس میں آپ نے نماز ادا کی اور یہیں ایک مسلمان نے ایک مسلمان کو قتل کیا اور اس کے قصاص میں قاتل قتل کیا گیا۔ یہ پہلا قصاص تھا جو اسلام میں لیا گیا ہے اور یہیں رسول پاکؐ نے مالک بن عوف کے قلعہ کے مہدم کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ مسافر کیا گیا۔ پھر آنحضرتؐ ایک راستے سے جس کا نام حنیقہ تھا تشریف لے چلے اور دریافت فرمایا کہ اس راستے کا کیا نام ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اس کو حنیقہ کہتے ہیں۔ فرمایا نہیں بلکہ یہ یسریٰ ہے۔

پھر یہاں سے آپ مقام نخب میں ایک بیری کے درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے۔ اس درخت کا نام صادہ تھا اور یہاں بنی ثقیف میں سے ایک شخص کا باغ تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو اس شخص کے بلانے کے لئے بھیجا اس نے حاضری سے انکار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ

یا تو حاضر ہو ورنہ ہم اس باغ کو اجاڑ دیں گے۔ جب بھی وہ حاضر نہ ہوا تو آپ نے باغ کے برابر کھڑے ہو کر دعا مانگی۔

طائف کا محاصرہ | اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مع لشکر کے طائف کا محاصرہ کیا اور چونکہ صحابہ فہیل کے قریب پہنچ گئے تھے اس سبب سے کئی آدمی تیروں سے شہید اور زخمی ہوئے اور دروازہ بند ہونے کی وجہ سے اندر داخل نہیں ہو سکتے تھے۔ جب یہ لوگ شہید ہوئے تب مسلمانوں نے اپنا لشکر اُس مقام پر ڈالا جہاں اب آپ کی مسجد طائف میں بنی ہوئی ہے۔

راوی کہتا ہے آنحضرتؐ نے طائف کا کچھ اوپر بیس راتیں محاصرہ رکھا اور بعض کہتے ہیں سترہ رات محاصرہ رکھا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں اس سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ کی دو بیبیاں تھیں جن میں سے ایک اُم سلمہ اور دوسری کوئی اور تھیں اور ان دونوں کے خیمے پاس پاس استاذ تھے اور رسول مقبولؐ ان دونوں خیموں کے درمیان میں نماز پڑھتے تھے۔ جب بنی ثقیف یعنی اہل طائف نے اسلام قبول کر لیا تب عمرو بن اُمیہ بن وہب بن معتب بن مالک نے آنحضرتؐ کے معینے کی جگہ مسجد تعمیر کی۔

لوگ کہتے ہیں کہ اسی مسجد میں ایک ستون تھا جب دھوپ اُس پر پڑتی تھی تو اُس میں سے آواز سنائی دیتی تھی۔

اسلام کی پہلی منجلیق | راوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا اور جب جنگ ہوئی۔ تیر اندازوں نے اپنے ہتھیار ظاہر کئے اور آنحضرتؐ نے منجلیق لگا کر اہل طائف پر جنگاری شروع کی۔ اسلام میں سب سے پہلے منجلیق اہل طائف ہی پر استعمال کی گئی۔

ابن اسحاق کہتے ہیں آخر ایک روز طائف کی فہیل میں ایک سوداگر ہوا۔ چند مسلمان اُس میں سے شہر کے اندر داخل ہوئے اور سوداگر کو انہوں نے بڑھانا چاہا تا کہ اور لشکر بھی شہر کے اندر داخل ہو جائے۔ طائف والوں نے ان مسلمانوں پر گرم کئے ہوئے لوہے کے ٹکڑے مارنے شروع کئے۔ بالآخر انہیں باہر نکلنا پڑا۔ پھر طائف والوں نے اُن پر تیر برساتے اور کئی مسلمان شہید ہو گئے۔

اہل طائف سے گفت و شنید | راوی کہتا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف والوں کے انگوڑی کی بیلوں اور باغوں کے کاٹ

دینے کا حکم دیا۔ لشکر نے اُن کو کاٹنا شروع کیا اور ابوسفیان بن حرب اور مغیرہ بن شعبہ اہل طائف کے پاس گئے اور اُن سے کہا اگر تم ہم کو امن دو تو ہم تم سے ایک بات کہیں۔ طائف والوں نے ان کو امن دیا۔ پھر ان دونوں نے قریش اور بنی کنانہ کی عورتوں کو اپنے پاس بلایا۔ اور یہ اُن کے قید ہو جانے سے خوف زدہ تھے۔ کیونکہ یہ عورتیں بنی لقیف کے پاس تھیں۔ اور اُن میں سے ایک ابوسفیان کی بیٹی آمنہ عروہ بن مسعود کی بیوی تھیں اور عروہ سے اُن کے ہاں داؤد پیدا ہوا تھا۔ اور بعض کہتے ہیں عروہ کی بیوی میمونہ بنت ابی سفیان تھیں۔

اور ایک فراسیہ بنت سوید بن عمرو بن ثعلبہ تھیں جن کے بیٹے عبدالرحمن بن قارب تھے اور ایک امیمہ بنت ناشی امیہ بن قلع کی بیوی تھیں جب ان عورتوں کو ابوسفیان اور مغیرہ نے بلایا تو انہوں نے ان کے ساتھ آنے سے انکار کیا۔ ابن اسود بن مسعود نے ان سے کہا کہ اے ابوسفیان اور اے مغیرہ جو بات تم چاہتے ہو اُس سے بہتر بات میں تم کو بتاتا ہوں ہم اے باغات جس جگہ ہیں تم جانتے ہو۔ جن سے بہتر باغ طائف میں کہیں نہیں ہیں اور اگر وہ اُڑ گئے تو پھر تیار نہیں ہو سکتے۔ تم محمدؐ سے جا کر اُن باغات کے لئے گفتگو کرو کہ وہ اُن کو مسار نہ کریں یا تو اپنے لئے رہنے دیں یا خدا کے اور رشتہ کے واسطے سے ہم کو عنایت کر دیں کیونکہ ہمارا جو اُن سے رشتہ ہے وہ پوشیدہ نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لشکر کو لئے ہوئے وادی عقیق میں فروکش تھے جو طائف اور ان باغوں کے درمیان میں تھا اور ان باغوں کو آپؐ نے ان کی درخواست سے ان کے لئے چھوڑ دیا تھا۔

رسول اللہ کا رُفُیَا | راوی کہتا ہے جب حضرت ابو بکرؓ طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے تو رسول کریمؐ نے اُن سے فرمایا کہ اے ابو بکرؓ میں نے آج خواب میں دیکھا ہے کہ ایک برتن میں مسکا بھرا ہوا میرے پاس تحفہ میں آیا ہے۔ پھر ایک مرغ نے چونچ مار کر اس برتن کو گرا دیا۔ ابو بکرؓ نے عرض کیا میرا خیال تو یہ ہے کہ اس مرتبہ آپؐ ثقیف سے جو چاہتے ہیں وہ حاصل نہ کر سکیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا خیال بھی یہی ہے۔

مسلمانوں کی روانگی | غویہ بنت حکیم بن امیہ بن حارثہ بن اوقص سلمیہ جو عثمان بن

کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کی فتح ہو تو بادیہ بنت غیلان بن سلمہ یا فادہ بنت عقیل کا زیور مجھ کو عنایت فرمائیے گا۔ کیونکہ تمام ثقیف میں ان عورتوں کے برابر کسی عورت کے پاس قیمتی زیور نہ تھا۔ رسول کریمؐ نے فرمایا اسے غویہ جب تک مجھ کو ثقیف کے متعلق حکم نہ ہو میں کیسے دے سکتا ہوں۔ غویہ نے یہ بات حضرت عمرؓ سے کہی۔ حضرت عمرؓ حضورؐ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! غویہ سے جو بات میں نے سنی ہے کیا واقعی آپؐ نے فرمائی ہے؟ فرمایا ہاں میں نے کہی ہے۔ عمرؓ نے عرض کیا۔ تو پھر جب آپؐ کو بنی ثقیف کے متعلق حکم نہیں ہوا ہے تو میں لشکر میں یہاں سے کوچ کا اعلان کر دوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں حضرت عمرؓ نے کوچ کا اعلان کر دیا۔

عبیدہ بن حصن کا ارادہ | جب لوگ تیار ہوئے تو سعید بن جبید بن اسید بن ابی عمرو

ہیں۔ عبیدہ بن حصن نے کہا ہاں بے شک خدا کی قسم بڑی عزت اور بزرگی کے ساتھ ہیں۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عبیدہ سے کہا خدا تمہارے کو غارت کرے تو مشرکین کی تعریف کرتا ہے۔ حالانکہ تو آنحضرتؐ کی امداد کے لئے آیا تھا۔ عبیدہ نے کہا میں اس لئے نہیں آیا تھا کہ تمہارے ساتھ ہو کر ثقیف سے لڑوں۔ میں تو فقط اس لئے آیا تھا کہ اگر محمدؐ نے طائف کو فتح کیا تو ایک عورت میں بھی لوں گا۔ شاید اس عورت سے میرے ہاں اولاد ہو۔ کیونکہ ثقیف نے اس عورت کے مجھ کو دینے سے انکار کر دیا تھا۔

اہل طائف کے غلام | راوی کہتا ہے طائف کے محاصرہ کے دنوں میں اہل طائف کے

چند غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اسلام قبول کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد کر دیا۔ جب اہل طائف بھی مسلمان ہوئے تو انہوں نے آپؐ سے ان غلاموں کے بارے میں گفتگو کی۔ آپؐ نے فرمایا یہ لوگ خدا کے آزاد کئے ہوئے ہیں۔

ابن اسحاق کہتے ہیں بنی ثقیف نے مروان بن قیس دوسی کے اہل و عیال کو گرفتار کر لیا تھا اور مروان مسلمان ہو کر رسول اللہ کی مدد کو آئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے

فرمایا اے مروان تم کو جو شخص ملے تم بھی اُس کو اپنے اہل و عیال کے بدلہ میں پکڑ لاؤ۔ چنانچہ مروان ابی بن مالک قشیری کو پکڑ لائے۔ صغاک بن سفیان کلابی نے اس مقدمہ میں ثقیف سے گفتگو کی اور ثقیف نے مروان کے اہل و عیال کو چھوڑ دیا۔ مروان نے بھی ابی بن مالک قشیری کو چھوڑ دیا۔

شہدائے طائف کے نام | بنی اُمیہ بن عبد شمس میں سے سعید بن سعید بن عاص بن اُمیہ اور عرفہ بن خباب بنی اسد بن غوث سے ان کے حلیف -

آدر بن تیم بن مرہ سے عبداللہ بن ابی بکر صدیق ایک تیر کے لگنے سے مدینہ میں آکر آنحضرت کی وفات کے بعد شہید ہوئے -

آدر بن مخزوم میں سے عبداللہ بن ابی اُمیہ بن مغیرہ - یہ بھی ایک تیر سے شہید ہوئے اور بنی عدی بن کعب سے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ ان کے حلیف -

آدر بنی سہم بن عمرو سے سائب بن حرث بن قیس بن عدی اور ان کے بھائی عبداللہ بن حرث - اور بنی سعد بن لیث سے حلیمہ بن عبداللہ شہید ہوئے -

آدر انصار میں سے بنی سلمہ سے ثابت بن جندع -

آدر بنی مازن بن نجار سے حرث بن سہل بن ابی صعصعہ -

آدر بنی ساعدہ میں سے منذر بن عبداللہ -

آدر بنی اوس میں سے رقیم بن ثابت بن ثعلبہ بن زید بن لوزان بن معاویہ -

یہ سب بارہ آدمی تھے - چنانچہ صحابہ کرام میں سے کل بارہ اشخاص طائف کی جنگ میں شہید ہوئے جن میں سے سات قریش سے اور چار انصار سے اور ایک بنی لیث سے تھے -

طائف سے واپس ہو کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام جعرانہ | میں تشریف لائے اور ہوازن کے بہت سے قیدی آپ کے

ساتھ تھے -

داؤدی کتاب ہے طائف کی جنگ میں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ ثقیف پر بددعا فرمائیے - رسول کریم نے دعا کی کہ اے خدا ثقیف کو ہدایت کر کے میرے پاس بھیج -

ہوازن پر احسان

مقام جبرائیل ہی میں ہوا آئن کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرتؐ کے پاس چھ ہزار عورتیں اور بچے ہوازن کے قیدی تھے اور اونٹ اور بکری وغیرہ کا تو کچھ حساب ہی نہ تھا۔ جب یہ وفد ہوازن آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو یہ لوگ مسلمان ہو کر آئے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ شریف خاندان ہیں اور ہم جس بلا و مصیبت میں مبتلا ہیں وہ آپ پر پوشیدہ نہیں ہے۔ آپ ہم پر احسان فرمائیں خدا آپ پر احسان کرے گا۔ ہوازن کی شاخ بنی سعد بن بکر میں سے ایک شخص نے میرے جس کی کنیت ابوصروقی عرض کیا یا رسول اللہ! ان قیدیوں میں آپ کی بیوی چھیاں اور خالہاں اور وہ عورتیں ہیں جنہوں نے آپ کو پرورش کیا ہے۔ اگر ہم حرث بن ابی ثمر یا نعان بن منذر والی حیرہ کو دودھ پلاتے اور پھر اس سے ہم اسی طرح مغلوب ہوتے جیسے کہ اب آپ سے ہوئے تو اس سے بھی ہم یہ امید رکھ سکتے تھے جو آپ سے لکھتے ہیں اور پھر آپ تو سب سے زیادہ مہربان ہیں۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کو اپنی عورتیں اور اولاد زیادہ پیاری ہیں یا مال و اسباب؟

ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جب آپ نے ہم کو مال اور اولاد میں سے ایک چیز کے اختیار کرنے کو فرمایا ہے تو بس ہماری عورتیں اور اولاد ہم کو عنایت کر دیجئے۔ کیونکہ یہی ہم کو زیادہ پیاری ہیں۔ آپ نے فرمایا میرے اور بنی عبدالمطلب کے حقہ میں جو تمہارے قیدی آئے ہیں وہ میں نے تم کو دیئے اور جس وقت میں ظہر کی نماز لوگوں کے ساتھ پڑھ چکوں اُس وقت تم کھڑے ہو کر کہنا کہ ہم رسول خدا کو شفیع گردان کر مسلمانوں سے اور مسلمانوں کو شفیع گمان کر رسول اللہ سے عرض کرتے ہیں کہ ہماری اولاد اور عورتیں ہم کو واپس مل جائیں۔ اُس وقت میں تم کو دیدوں گا۔ چنانچہ جب آنحضرتؐ نے ظہر کی نماز جماعت سے ادا کی ان لوگوں نے رسول اکرمؐ کے مشورہ کے مطابق وہ بات کہی۔ آپ نے فرمایا میں نے اپنا اور بنی عبدالمطلب کا حقہ تم کو دیا۔ مہاجرین اور انصار نے کہا کہ ہم نے بھی اپنا حقہ رسول اللہ کی نذر کیا۔ اقرع بن حابس نے کہا میں اپنا اور بنی تمیم کا حقہ نہیں دیتا اور عیینہ بن حصن نے کہا میں اپنا اور بنی خزاعہ کا حقہ نہیں دوں گا اور عباس بن مرداس نے کہا میں بھی اپنا اور بنی سلیم کا حقہ نہیں دوں گا۔ بنی سلیم نے عباس کا یہ قول سن کر

کہا نہیں ہم اپنا حصہ آنحضرت کی نذر کرتے ہیں۔ جب اس نے ان سے کہا تم نے مجھ کو اس وقت خلیفہ کر دیا۔

قیدیوں کی واپسی | پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لوگو! تم میں سے جو شخص ان قیدیوں میں سے اپنے حصہ کے قیدی لے گا اُس پر چھ باتیں فرض ہوں گی۔ یہ سُن کر

سب لوگوں نے اپنے قیدی واپس کر دیئے۔ ان قیدیوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو ایک لونڈی رقیہ بنت ہلال بن حیان بن عمیر و بن ہلال بن نضر بن قصبہ بن نضر بن سعد بن بکر عنایت کی تھی۔ اور ایک لونڈی حضرت عثمانؓ کو دی تھی جس کا نام زینب بنت حیان بن عمرو بن حیان تھا۔ اور ایک لونڈی عمرؓ بن خطاب کو دی تھی جو انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ کو بخش دی تھی۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نے اس لونڈی کو اپنے ماموں کے پاس بھیجا تھا جو بنی جعفیہ میں تھے، تاکہ کہیں کعبہ کا طواف کر کے اُن کے پاس پہنچ جاؤں۔ پھر جس وقت میں طواف کر کے مسجد حرام سے نکلا تو میں نے دیکھا کہ لوگ دوڑے چلے جا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری عورتیں اور اولاد ہم کو واپس عنایت کر دی۔ میں نے کہا تمہاری ایک عورت بنی جعفیہ میں ہے اُس کو بھی لیتے جاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ اُس لڑکی کو لے گئے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں عیینہ بن حصن نے ہوازن کے قیدیوں میں سے ایک بڑھیا لی۔ اور کہتا تھا مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ بڑھیا کسی امیر گھرانے کی ہے اس کے فدیہ میں بہت سادہ و پیرے ہاتھ آئیگا۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کو قیدی واپس کئے تو عیینہ نے اُس بڑھیا کے دیکھنے سے انکار کیا۔ نہ امیر ابو صرر نے اس سے کہا اے عیینہ یہ بڑھیا تیرے کس کام کی ہے۔ تو بھی اس کو واپس کر دے۔



غنیمتِ حنین اور اُس کی تقسیم

مالک بن عوف کا اسلام | اداوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہوازن کے وفد سے مالک بن عوف کو دریافت کیا۔ انہوں نے کہا وہ طائف میں ثقیف کے پاس ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا اگر وہ مسلمان ہو کر میرے پاس آئے تو میں اس کے اہل و عیال کو بھی اُسے واپس کر دوں اور سو آونٹ بطور انعام کے اور قلوں۔ جب مالک بن عوف کو یہ خبر ہوئی تو اُس نے خیال کیا کہ اگر ثقیف کو میرے، آنحضرتؐ کے پاس جانے کی خبر ہوگی تو ضرور یہ مجھ کو روکیں گے۔ پس اس خیال سے اُس نے اپنی آونٹنی کو طائف سے کچھ فاصلہ پر تیار کر رکھا اور دیا اور چہرات کو گھوڑے پر سوار ہو کر طائف سے نکل کر آونٹنی پر سوار ہوا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جعرانہ یا تلہ میں پہنچ گیا اور اسلام سے مشرف ہوا۔ اور بہت اچھا اسلام لایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسب وعدہ اس کے اہل و عیال کو مع سو آونٹوں کے اس کے ساتھ روانہ فرمایا۔

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مالک بن عوف کو ان قبائل کا سردار کر دیا جو ان کی قوم سے مسلمان ہوئے تھے اور یہ قبائل شاملہ اور سلمہ اور فہم تھے۔ مالک ان کو لے کر بنی ثقیف پر حملے کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کو تنگ کر دیا۔

مالِ غنیمت | ابن اسحاق کہتے ہیں جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوازن کے قیدیوں کے واپس کرنے سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپؐ سے کہنا شروع کیا کہ یا رسول اللہ! آونٹ اور کبری وغیرہ جو کچھ مال ہے اُس کو تو آپؐ ہم میں تقسیم فرمادیں۔ یہاں تک کہ درخت کے سایہ میں آپؐ سے اس بات پر بہت مصر ہوئے اور رسول پاکؐ کی چادر اس درخت سے الجھ کر گر پڑی۔ فرمایا اے لوگو! میری چادر تو مجھ کو دو۔ اگر تمہارے درختوں کی گنتی کے برابر

بھی مال ہوتا تو میں اس کو تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم ہرگز مجھ کو بخیل نہ پاتے اور نہ مجھ کو
دیکھتے۔ پھر آپ ایک اونٹ کے پہلو میں کھڑے ہوئے۔ اونٹ بیٹھا ہوا تھا آپ نے اس کے کوبان
کے چند بال اپنی دو انگلیوں میں پکڑ کر فرمایا۔

”اے لوگو میرے لئے تمہارے مال غنیمت اور ان بالوں میں سے سوا خمس کے اور کچھ
نہیں ہے اور یہ خمس بھی پھر تم ہی پر واپس ہو جاتا ہے۔ لہذا اب تم سوئی اور تاکا یا
جو جو ادنیٰ چیز بھی مال غنیمت کی کسی کے پاس ہو سب کو ادا کرو اور پہنچا دو کیونکہ نبی
خائن کے لئے قیامت کے روز عار اور نادر اور شناہ ہے۔“ یعنی شرم۔ دوزخ کی

آگ اور ذلت ہے۔

ماوی کہتا ہے رسول اقدس کے اس فرمان کو سن کر انصار میں سے ایک شخص اون کے دھاگوں کا
ایک گچھا اٹھالایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ان دھاگوں کو اپنے اونٹ کا پالان درست
کرنے کے لئے رکھ لیا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں جس قدر میرا حصہ ہے
وہ میں نے تجھ کو دیا۔ اس شخص نے کہا جب یہ بات ہے تو میں اس کو نہیں لیتا اور اس نے
اس کو ڈال دیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں رسول کریم نے اس مال غنیمت میں
مؤلفہ القلوب کے لئے عطیات

دل مائل کرنے کے لئے بہت سامان ان کو عنایت کیا۔ چنانچہ سو اونٹ ابوسفیان بن حرب کو
اور تنو اونٹ اس کے بیٹے معاویہ کو دیئے اور سو اونٹ حکیم بن حزام اور سو اونٹ حرث بن
حرب بن کلاہ کو دیئے اور تنو اونٹ سہیل بن عمرو کو اور سو اونٹ حویطب بن عبد العزیٰ بن ابی
قیس کو اور تنو اونٹ علاء بن جافیہ ثقیفی کو اور تنو اونٹ عبید بن حصن بن حذیفہ بن بدر کو اور
تنو اونٹ اقرع بن حابس تمیمی کو اور تنو اونٹ مالک بن عوف نصری کو اور تنو اونٹ صفوان بن
امیہ کو عنایت کئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنو اونٹ عنایت
کئے اور باقی قریش میں سے لوگوں کو تنو سے کم اونٹ عنایت کئے جن میں سے بعض لوگ یہ ہیں۔
مخزومہ بن نوفل نہہری اور عمیر بن وہب جمہی اور ہشام بن عمرو عامری وغیرہم۔ یہ مجھ کو یاد ہیں کہ

لے اُن نو مسلم حضرات کو کہتے ہیں جن کی دلاری اور مالی معاونت مقصود ہو۔ (مرتب)

آپ نے ان کو کیا غنایت کیا۔ مگر یہ ضرور ہے کہ تنوع کم کم دیئے تھے۔

سعید بن یزید بن عککث بن عامر بن مخزوم اور سہمی کو پچاس پچاس اونٹ دیئے۔ ابن ہشام کہتے ہیں سہمی کا نام عدی بن قیس ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں اور عباس بن مرواس کو آنحضرتؐ نے چند اونٹ غنایت کئے۔ اس نے چند اشعار کہے جن میں انعام کے قلیل ہونے کا بیان کیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا اس کو لے جا کر میری طرف سے اس کی زبان کاٹ دو۔ چنانچہ صحابہؓ نے لپکا کر اس کو اتنا مال دیا کہ وہ خوش ہو گیا اور سہمی اس کی زبان کا کٹنا تھا۔

ابن ہشام کہتے ہیں عباس بن مرواس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا اے عباس تو نے یہ شعر کہا ہے ۵

فَاَهْتَبْ أَهْتَبِي لَهَبِي الْعَيْنِي
بَيْتِ اِنَّ قُرَيْشَ وَالْعَيْنِيَّةَ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ بئین العینین والقریش ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک ہی بات ہے۔ یوں کہو چاہے یوں کہو۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ ایسے ہی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی شان میں فرمایا ہے۔ وَمَا عَلَّمْنَاكَ الشُّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَكَ، یعنی نہ ہم نے ان اپنے رسول کو شعر کہنا سکھایا ہے نہ یہ ان کی شان کے لائق ہے۔

ابن ہشام اہل علم سے روایت کرتے ہیں کہ قریش وغیرہ قبائل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام جعرانہ میں بیعت لی اور حنین کے مال غنیمت میں سے ان کو بہت کچھ غنایت کیا۔

بنی امیہ بن عبد شمس میں سے ابوسفیان بن حرب بن امیہ اور طلحہ بن سفیان بن امیہ اور خالد بن اسید بن ابی العیص بن امیہ کو دیا۔

قبائل وار تقسیم

اور بنی عبدالدار بن قحطی میں سے شعیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ بن عبد العزیٰ بن عثمان بن عبدالدار اور ابوالسابل بن بعلک بن حرث بن عمیلہ بن سباق بن عبدالدار۔ اور عکرمہ بن عامر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار۔

بنی مخزوم میں سے زہیر بن ابی امیہ بن مغیرہ۔ اور حرث بن ہشام بن مغیرہ اور خالد بن ہشام بن مغیرہ اور سفیان بن عبدالاسد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ اور سائب بن

ابی سائب بن عائد بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم -
 بنی عدی بن کعبہ مطیع بن اسود بن حادہ بن نضله اور ابو جہم حذیفہ بن غانم -
 بنی جمح بن عمرو سے صفوان بن امیہ بن خلف اور اقیمہ بن امیہ بن خلف اور عمیر بن وہب
 بن خلف -

بنی سہم میں سے عدی بن قیس بن حذافہ -
 بنی عامر بن لوئی سے حویطب بن عبد العزیٰ بن ابی قیس بن عبد ود - اور ہشام بن عمرو
 بن ربیعہ بن حرث بن حبیب -
 آورد دیگر قبائل عرب میں سے بنی بکر بن عبد منات بن کنانہ سے نوفل بن معادیہ بن عروہ بن
 مخزوم لندن بن بکر بن نفاذ بن عدی بن الدیل -
 بنی کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ سے طقمہ بن علاقہ بن عوف بن احوں بن جعفر بن
 کلاب اور لبید بن ربیعہ بن مالک بن جعفر بن کلاب -
 بنی عامر بن ربیعہ سے خالد بن ہوزہ بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ
 اور حرطہ بن ہوزہ بن ربیعہ بن عمرو -

بنی نصر بن معاویہ سے مالک بن عوف بن سعید بن یربوع -
 بنی سلیم بن منصور سے عباس بن مرداس بن ابی عامر -
 بنی غطفان کی شاخ بنی فزادہ سے عقیلیہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر اور بنی تمیم کی شاخ
 بنی حنظلہ سے اقرع بن حابس بن عقال -

ان سب لوگوں کو رسول اللہ نے اس مال سے عنایت کیا -
جعیل بن سراقہ کی فضیلت | ابن اسحاق کہتے ہیں کسی صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اقرع بن حابس اور
 عقیلہ بن حصن کو تو اس مال میں سے تئو تئو اونٹ عنایت فرمائے اور جعیل بن سراقہ حمیری کو
 چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا جعیل تمام دوٹے زمین کے لوگوں سے بہتر ہیں۔ دنیا کا ہر آدمی عقیلہ اور
 اقرع بن حابس جیسا ہے ان دونوں کو میں نے ان کی تالیف قلوب کے لئے دیا ہے مگر جعیل
 کو اُس کے اسلام کے سہرہ دیا ہے -

ذوالخوئیرہ کا اعتراض | بقسمہ ابوالقاسم کہتے ہیں میں اور تلید بن کلاب لیشی ہم دونوں

عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس آئے اور وہ ہاتھوں میں مجرتا دکھائے ہوئے کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ ہم نے اُن سے کہا کہ کیا آپ اس وقت موجود تھے جب معین کے دن تمہیں شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کی۔ عبداللہ نے کہا ہاں۔ میں موجود تھا کہ ایک تمہیں شخص جس کو ذوالخوئصرہ کہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کھڑا ہوا اور آپ اُس وقت لوگوں کو مال تقسیم کر رہے تھے۔ اُس نے کہا اے محمدؐ میں نے خوب دیکھا جیسا تم آج کر رہے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تو نے کیا دیکھا؟ اُس نے کہا تم نے مال کے تقسیم کرنے میں انصاف نہیں کیا۔ آپؐ نے فرمایا تجھ کو غرابی ہو جب میرے پاس انصاف نہ ہو گا تو پھر کس کے پاس انصاف ہو گا اور آنحضرتؐ کو اُس کے اس کہنے سے بہت غصہ آیا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرؓ اس کو چھوڑ دے۔ عنقریب اس کے ساتھی ایسے لوگ ہوں گے جو دین کی باتوں میں بہت غلو کریں گے حالانکہ دین سے بالکل نکل جائیں گے۔ جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے اور شکار کے خون وغیرہ کا کوئی نشان اُس کے پیکان یا پھل یا پھروں پر دکھائی نہیں دیتا۔

انصار سے رسول اللہ کی گفتگو | ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بخششیں قریش اور دیگر قبائل عرب پر کیں اور انصار کو کچھ عنایت نہ کیا تو انصار کے دلوں میں طرح طرح کے خیال پیدا ہوئے۔ یہاں تک کہ ان میں اس بات کی چہ میگوئیاں ہونے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اقترباء کو اس قدر مال عنایت کیا اور ہم کو کچھ نہ دیا۔ جب بہت قلیل و قال ہوئی تو سعد بن عبادہ نے نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہؐ: انصار ایسا ایسا کہہ رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اے سعدؓ! کیا تم بھی اُن کے ساتھ ہو؟ سعدؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! میں تو اس بات میں اُن کا شریک نہیں ہوں مگر میری قوم کی یہی گفتگو ہے۔

رسول پاکؐ نے فرمایا تم جا کر سب انصار کو ایک احاطے میں جمع کرو۔ سعد بن عبادہ نے جا کر سب انصار کو ایک احاطہ میں جمع کیا اور آنحضرتؐ کو خبر کی۔ آپؐ تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد آپؐ نے فرمایا :-

و اے انصار مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ تم لوگوں کے دل میں میری طرف سے خیالات پیدا

ہوئے ہیں کیا میں تمہارے پاس ایسے وقت میں نہیں آیا جبکہ تم گمراہ تھے۔ پھر خدا نے تم کو ہدایت کی اور تم فقیر تھے۔ خدا نے تم کو غنی کیا اور تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے خدا نے تم کو دوست بنادیا۔“

انصار نے کہا بے شک خدا اور رسول نے ہم پر بڑا احسان اور فضل کیا۔ پھر آپ نے فرمایا اے انصار مجھ کو جواب کیوں نہیں دیتے۔ انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کو کیا جواب دیں۔ آپ کا ہم پر بڑا احسان اور فضل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم مجھ کو یہ جواب دو تو دے سکتے ہو۔ اور اس میں تم سچے ہو اور تمہاری سہمائی کو مانا بھی جائے گا۔ تم مجھ کو یہ جواب دے سکتے ہو کہ جب تم ہمارے پاس آئے تو لوگ تم کو جھٹلاتے تھے۔ ہم نے تمہاری تصدیق کی اور سب سے تمہیں بے یار و مددگار چھوڑ دیا تھا ہم نے تمہاری مدد کی اور لوگوں نے تم کو نکال دیا۔ ہم نے تم کو جگہ دی اور تم دل شکستہ تھے۔ ہم نے تمہاری دلجوئی کی۔ اے انصار! کیا تم دنیا کی حقیر شے کے لئے رنجیدہ و غمگین ہو گئے۔ یہ نہیں نے ان لوگوں کو دیا ہے جن کو میں اسلام کی طرف راغب کرنا چاہتا ہوں اور تم کو میں نے تمہارے اسلام کے شہر دیا ہے۔ اے انصار! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ کوئی آؤنٹ لے کر جائے اور کوئی کبریٰ کو لیکر جائے اور تم رسول اللہ کو اپنے ساتھ لے کر جاؤ۔ پس قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار ہی میں سے ایک شخص ہوتا۔ اگر تمام لوگ ایک راستے پر چلیں اور انصار دوسرے راستے پر چلیں تو میں انصار ہی کا راستہ اختیار کروں گا۔ اے خدا انصار پر رحم فرما اور انصار کے بیٹوں اور بیٹیوں کے بیٹوں پر رحم فرما۔

راوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو سن کر انصار اتنا روئے کہ ان کی ڈاڑھیاں تر ہوئیں اور سب نے بالاتفاق کہا ہم رسول خدا کی بخشش اور تقسیم سے بہ دل و جان راضی ہیں۔ پھر رسول اللہ بھی تشریف لے آئے اور انصار بھی چلے گئے۔



رسول اللہ کا عمرہ اور کعب بن زہیر کا اسلام

عمرے کی ادائیگی | ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باقی مال غنیمت کو مقام بجنہ میں جو مدینہ کے قریب ہے لے جانے کا حکم دیا۔ خود عمرہ کے لئے مکہ میں تشریف لائے اور عمرہ سے فارغ ہو کر عتاب بن اسید کو مکہ کا حاکم مقرر کر کے مدینہ کو روانہ ہوئے۔ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھی لوگوں کی تعلیم و تلقین کے لئے مکہ میں بھیج دیئے۔

ابن ہشام کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عتاب کو مکہ کا حاکم مقرر کیا تو ایک درہم روزانہ ان کی تنخواہ مقرر کی تھی۔ عتاب نے لوگوں کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اور بیان کیا کہ اے لوگو! جس کو ایک درہم روزانہ ملے اور پھر وہ تمہو کا رہے اللہ اس کا کبھی ساتھ نہ بھرے۔ آپ نے میرا ایک درہم روزانہ مقرر کیا ہے اب مجھ کو کسی سے کچھ لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں رسول پاک کا یہ عمرہ ذی قعدہ میں ہوا۔ اور آخر ذی قعدہ یا شروع ذی الحجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں واپس پہنچے۔ اور باقی مال غنیمت بھی رسول مقبول کے ساتھ تھا۔

ابن ہشام کہتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف فرما ہوئے تو چھ راتیں ذی قعدہ کی باقی تھیں۔

ابن اسحاق کہتے ہیں اس سال عرب نے جس طرح کہ حج کرتے تھے اسی طرح حج کیا اور عتاب نے بھی مسلمانوں کے ساتھ حج کیا اور طائف کے لوگ اسی طرح اپنے ٹبر کے پر رمضان کے ایک قائم رہے۔

راوی کہتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے واپس ہوئے تو بحیر بن زہیر بن ابی سلمیٰ نے اپنے بھائی کعب بن زہیر کا اسلام

نہ ہیر کو لکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ میں اُن شاعروں کو قتل کر دیا ہے جو آپ کی ہجو کیا کرتے تھے اور آپ کو ایذا دیتے تھے اور قریش کے شعراء میں سے ابن زبجری اور ہیر بن وہب بھاگ گئے ہیں اُن کا کہیں پتہ نہیں ہے۔ اس لئے اگر تمہارا دل چاہے تو آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام اختیار کرو۔ کیونکہ آپ اُس شخص کو قتل نہیں کرتے جو آپ کے پاس تائب ہو کر آتا ہے۔ اور اگر یہ بات تمہارا دل قبول نہ کرے تو اپنی بجات کی کوئی جگہ تلاش کر لو۔

جب کعب کے پاس یہ خط پہنچا تو نہایت حیران ہوئے کہ کیا کروں؟ جو لوگ اُن کے دشمن وہاں موجود تھے انہوں نے بھی ان کو ڈرایا کہ تم ضرور وہاں جلتے ہی قتل کئے جاؤ گے۔ آخر لاچار ہو کر کعب نے وہ قصیدہ کہا جس میں رسول اکرم کی تعریف کی ہے اور اپنے خوف اور پریشانی اور دشمنوں کی بدگوئی سے ڈرنے کا حال اشعار میں بیان کیا ہے۔

بارگاہِ نبوت میں حاضری | پھر یہ مدینہ میں آکر چھینہ میں سے ایک شخص کے پاس جس سے اُن کی جان پہچان تھی ٹھہرے۔ وہ شخص صبح کے وقت ان کو لے کر مسجد میں حاضر ہوا اور جب رسول اکرم نماز سے فارغ ہوئے تو اُس شخص نے انکو اشارے سے بتلایا کہ آنحضرت وہ تشریف رکھتے ہیں تم جا کر آپ سے اپنے لئے امان مانگ لو۔ کعب بن زہیر آنحضرت کے پاس آئے اور آپ کے قریب بیٹھ کر اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پہچانتے نہ تھے۔ پھر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کعب بن زہیر توبہ کر کے اور مسلمان ہو کر آپ کے پاس آئے تو آپ اُس کی توبہ کو قبول فرمائیں گے؟ اگر میں اُس کو آپ کی خدمت میں حاضر کروں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں اُس کی توبہ قبول کروں گا۔ کعب نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہی کعب بن زہیر ہوں۔ انصار میں سے ایک شخص اس بات کو سن کر کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو اعازت دیجئے کہ میں اس دشمن خدا کی گردن مار دوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اس کو چھوڑ دو یہ توبہ کر کے آیا ہے۔

قصیدہ بابت سعاد | راوی کہتا ہے اسی سبب سے کعب بن زہیر کے دل میں انصار کی طرف سے بُرائی پیدا ہو گئی تھی۔ کیونکہ مہاجرین میں سے کسی نے کعب کے حق میں سبز بھلائی کے کوئی بات نہیں کہی اور اسی سبب سے کعب نے اپنے اُس قصیدہ میں جو آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہونے کے وقت پڑھا مہاجرین کی تعریف کی ہے اور انصار کی ہجو

کی طرف اشارہ کیا ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں جب انصار نے کعب کے قصیدہ کا یہ شعر سنا اذ اخرج السود التناہیل
تو کہا اس شعر سے بے شک کعب نے ہمارے ہجو کی ہے۔ کیونکہ ہم میں سے ایک شخص نے اُس روز
رسول اللہ کے سامنے اس کے حق میں اُس کے خلاف کہا تھا اور انصار کعب پر بہت خفا ہوئے
کعب کو جب یہ خبر ہوئی تب انہوں نے انصار کی تعریف میں یہ اشعار کہے۔

مَنْ مَتَرْنَا كَوْنَهُ الْخِيَاةَ فَلَا يَزِلُّ فِي مَقْدَبِ بْنِ صَالِحٍ اِنَّ اَنْصَارَ
ترجمہ :- جس شخص کو عمرہ زندگی گزار فی مقصود ہو اُس کو لازم ہے کہ ہمیشہ انصار کے نیک لوگوں کی
جماعت میں شامل رہے۔

وَدَرُّوا الْمَكَادِمَ كَابِرَاتٍ اِنَّ الْخِيَاةَ هُمُ بَنُو الْخِيَاةِ
برہمچوں کو انہوں نے باپ دادا سے پایا ہے۔ بے شک یہ لوگ نیک اور نیکوں کی
اولاد ہیں۔

ابن ہشام کہتے ہیں جب کعب نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں اپنا قصیدہ پڑھا
مُعَاذُ سَنَاءٍ تَوَاضَعْتَ لَہِ فَرَمَا اے کعب بن زہیر تو نے انصار کا بھلائی کے ساتھ ذکر
کیوں نہ کیا۔ یہ لوگ اس لائق ہیں کہ ان کا بھلائی کے ساتھ ذکر کیا جائے۔ تب کعب بن زہیر نے
انصار کی تعریف میں وہ اشعار کہے اور یہ اشعار کعب کے قصیدہ کے ہیں۔



غزوہ تبوک (۱)

جہاد کی تیاری | ابن اسحاق کہتے ہیں ذی قعد سے لے کر رجب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف فرما رہے۔ پھر رجب میں آپؐ نے مسلمانوں کو رومیوں پر جہاد کرنے کی تیاری کا حکم دیا۔ یہ ایسا وقت تھا کہ گرمی کی ہمت شدت تھی اور لوگوں کے باغات وغیرہ میں پھل تیار نہ ہوئے تھے۔ اس سبب سے لوگ اپنے اپنے گھروں میں رہنا چاہتے تھے۔ راوی کہتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ کا ارادہ کرتے تھے تو لوگوں سے اُس کے خلاف فرمایا کرتے تھے تاکہ دشمن کو خبر نہ ہو۔ یعنی اگر مشرق پر جہاد کا ارادہ ہوتا تو مغرب کو ظاہر کرتے۔ مگر اس غزوہ تبوک کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سبب مشقت اور تکلیف کے جو اس سفر میں پیش آنے متوقع تھے ظاہر فرما دیا اور دشمن کی تعداد بھی کثیر تھی اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو ظاہر کر دیا تاکہ لوگ کثرت کے ساتھ جمع ہوں اور اچھی طرح سے ساز و سامان درست کر لیں۔ اور لوگوں سے صاف طوطہ پھرا دیا کہ ہمارا ارادہ رومیوں پر جہاد کرنے کا ہے۔

جد بن قلیس | راوی کہتا ہے انہی تیاری کے دنوں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جد بن قلیس سے جو بنی سلمہ میں سے ایک شخص تھا فرمایا اے جد کیا تو بھی رومیوں کے جہاد میں چلے گا۔ اُس نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو تو معافی دیجئے اور فتنہ میں نہ ڈالئے۔ خدا کی قسم! میری قوم غروب جانتی ہے کہ مجھ سے زیادہ کوئی شخص عورتوں کا چاہنے والا نہیں ہے اور مجھ کو یہی ڈر ہے کہ اگر میں نے رومیوں کی عورتوں کو دیکھا تو پھر اپنے قابو سے باہر ہو جاؤں گا اور ہرگز صبر نہ کر سکوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا یہ جواب سن کر اُس کی طرف سے

اپنا منہ پھیر لیا۔
آیات قرآنی | راوی کہتا ہے جد بن قلیس ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے:-

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَقُولُ اٰمَنَّا بِكَ وَلَكِنْ لَّمْ نَمْنَعْكَ اِلَّا فِي الْغِيْثَةِ سَقَطُوا وَاِنْ
جَهَنَّمَ كَمْ جِيْطًا يَّا نَكَافِرِيْنَ ط

یعنی منافقوں میں سے ایک وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ مجھ کو معافی دیجئے اور فتنہ میں نہ ڈالو
خبردار یہ لوگ فتنہ میں گرے پڑے ہیں (یعنی جو یہ آدمیوں کی عورتوں پر فریفتہ ہونے کے فتنہ سے
ڈرتا ہے اُس سے بڑھ کر فتنہ میں یہ گرے پڑے یعنی رسول اللہ کے ساتھ جہاد میں شریک ہونے سے بچے
رہ گیا) اور بیشک جہنم کافروں کو گھر سے ہٹوئے ہے۔

اور جب بعض منافقوں نے کہا کہ تم کیوں گرمی کے موسم میں سفر کر کے حیران و پریشان ہوتے
ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی :-

وَقَالُوا لَا تَنْفِرْ وَاِنِ فِي الْحَزَنِ قُلٌّ لَّنَا جَهَنَّمَ اَمْلَأْنَا لَكُمُ السَّاعَاتِ يَمْشُونَ ط
فَلْيَضْحَكُوا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوا كَثِيْرًا ط هٰذَا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ط

ترجمہ: اور منافقوں نے (کہا کہ اس گرمی کے موسم میں جہاد کو نہ جاؤ۔ کہہ دو آتش و وزخ کی
گرمی جبری سخت ہے۔ اگر وہ سمجھتے ہوں تو لازم ہے کہ وہ نہیں تھوڑے اور روئیں بہت
اس کہ توت کے بدلے میں جو وہ کرتے ہیں :-

خدا کی راہ میں خرچ ابن ہشام کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس غزوہ کی
تیاری کا بہت تاکید سے حکم دیا اور تو نگر لوگوں کو مال کے خرچ کرنے
اور راہِ خدا میں غریب لوگوں کو سوا دیاں دینے کی ترغیب دی۔ چنانچہ بہت لوگوں نے اپنے مال
راہِ خدا میں خرچ کئے اور بہت لوگوں نے نہ کئے اور حضرت عثمانؓ نے اس غزوہ میں اس قدر مال
خرچ کیا کہ کسی نے نہ کیا تھا۔

ابن ہشام کہتے ہیں مجھ کو روایت پہنچی ہے کہ حضرت عثمانؓ نے حبش عسرت یعنی غزوہ
تبوک میں ایک ہزار دینار زرِ سرخ خرچ کئے تھے اور آنحضرتؐ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ! میں عثمانؓ
سے راضی ہوں تو بھی راضی ہو۔

چند مسلمانوں کی بے چارگی ابن اسحاق کہتے ہیں پھر سات آدمی انصار وغیرہ قبائل سے
روتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں

آئے ان کے نام یہ ہیں۔ بنی عمرو بن عوف سے سالم بن عمیر اور بنی حارثہ سے علیہ بن زید اور
بنی مازن بن نجار سے ابولیلیٰ عبدالرحمن بن کعب اور بنی سلمہ سے عمرو بن حمام بن جربوع اور

عبداللہ بن مغفل منزل اور بعض کہتے ہیں عبداللہ بن عمرو مزی اور ہرمی بن عبداللہ واقعی اور عرابی بن سادیہ فزازی۔ ان لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا دیاں طلب کیں۔ آپ نے فرمایا میرے پاس سوا دی نہیں ہے جس پر میں تم کو سوا د کروں۔ چنانچہ یہ لوگ اپنی مفلسی سے روتے ہوئے آپ کے پاس سے رخصت ہوئے۔

ابن یامین بن عیمر بن کعب لغزی نے ابویعلیٰ عبدالرحمن بن کعب اور عبداللہ بن مغفل کو روتے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ کیوں روتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم آپ کے پاس سوا دی طلب کرتے گئے تھے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس سوا دی نہیں ہے جو میں تم کو دوں۔ ابن یامین نے اپنے پاس سے ایک اونٹ دے دیا اور یہ دونوں اس پر سوا د ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گئے۔

اعراب کا عذر ابن اسحاق کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ اعرابی لوگ جہاد کی شرکت سے معذوری ظاہر کرنے آئے کہ ہم بسبب عذر کے شریک نہیں ہو سکتے۔ عن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کیا ہے۔ مجھ سے کسی شخص نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ بنی غفار میں سے تھے۔

راوی کہتا ہے اور بعض سچے مسلمان بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس جہاد میں شریک ہونے سے رہ گئے تھے جن میں سے بعض لوگ یہ ہیں۔ کعب بن مالک بن ابی کعب سلمیٰ اور مرادہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ، واقعی اور ابو حشیرہ سالمی۔ یہ لوگ سچے مسلمان تھے نفاق وغیرہ سے متہم نہ کئے جاتے تھے۔

پھر جب رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوری تیاری کر کے سفر شروع کیا تو پہلے اپنے لشکر کو آپ نے مقام ثنیۃ الوداع میں ٹھہرایا اور مدینہ پر محمد بن مسلمہ انصاری کو اور بعض کہتے ہیں سباع بن عرفطہ کو حاکم مقرر کیا۔

حضرت علی بن ابی طالب ابن اسحاق کہتے ہیں عبداللہ بن ابی نے اپنا لشکر علیہ، رسول اللہ کے لشکر سے کچھ فاصلہ پر کھڑا کیا۔ تمام منافقین اور اہل شک و شبہ اس کے ساتھ تھے۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے روانہ ہوئے تو عبداللہ بن ابی منافقوں کے ساتھ پیچھے رہ گیا اور آپ کے ساتھ نہ گیا۔ آنحضرت نے حضرت علی بن ابی طالب کو اپنے گھر کی حفاظت کے لئے مدینہ میں چھوڑ دیا تھا۔ منافقوں نے یہ کہنا

شروع کیا کہ علیؑ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجھ ہلکا کرنے کے لئے چھوڑ گئے ہیں۔ کیونکہ علیؑ کے ساتھ جانے سے آنحضرتؐ پر بڑا بار ہوتا۔ حضرت علیؑ اس بات کو سن کر بہت ناراض ہوئے اور اپنے ہتھیار پہن کر مقام جحوف میں رسول اکرمؐ کے پاس پہنچے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے بوجھ سمجھ کر چھوڑ آئے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے تم سے یہ بات کہی ہے جھوٹ بولتے ہیں۔ میں نے تم کو فقط اپنے اہل و عیال کی حفاظت کے لئے چھوڑا ہے تم جاؤ اور وہیں رہو۔ اے علیؑ کیا تم اس بات سے لامنی نہیں ہو کہ مجھ سے بمنزلہ ہادون کے موسیٰ سے ہو مگر یہ بات ہے کہ میرے بعد نبی نہیں ہے (ہادون نبی تھے) پھر حضرت علیؑ تو مدینہ کو چلے آئے اور آنحضرتؐ آگے روانہ ہوئے۔

ابو خثیمہ کی پشیمانی | ابن اسحاق کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ سے گئے ہوئے کئی روز گزر گئے تو ابو خثیمہ ایک دن اپنے گھر میں آئے اور وہ وقت سخت گرمی کا تھا دیکھا کہ اُن کی دونوں بیویوں نے ان کے لئے پانی غروب ٹھنڈا کر رکھا ہے اور کھانا بھی تیار ہے۔ ابو خثیمہ نے اس سامان کو دیکھ کر کہا: افسوس ہے کہ رسول خدا تو اس گرمی اور آٹھ کے سفر میں ہوں اور ابو خثیمہ یہ ٹھنڈا پانی اور عمدہ کھانا خوب صورت عودت کے پاس بیٹھ کر کھائے یہ ہرگز انصاف نہیں ہے۔

پھر اُسی وقت ابو خثیمہ نے اپنی بیویوں سے کہا کہ جلد سامان سفر میرے لئے تیار کرو تاکہ میں آپ کے پاس پہنچوں۔ بیویوں نے سامان درست کیا اور ابو خثیمہ آؤٹ پر سوار ہو کر آپ کی تلاش میں روانہ ہوئے۔ راستہ میں ان کو عمیر بن وہب جمعی بھی مل گئے۔ یہ بھی آنحضرتؐ کی تلاش میں جا رہے تھے یہاں تک کہ تبوک میں یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا ملے۔ جب مسلمانوں نے دُور سے اُن کو آتے دیکھا تو کہنے لگے کہ راستہ میں ایک سوار آرہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابو خثیمہ ہوں گے۔ جب یہ نزدیک پہنچے تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا کی قسم ہاں ابو خثیمہ ہی ہیں۔ اور ابو خثیمہ نے راستہ میں عمیر بن وہب سے کہا تھا کہ میں نے ایک گناہ کیا ہے تم میرے ساتھ ہی آنحضرتؐ کی خدمت میں چلنا مجھ سے الگ نہ ہو جانا۔ چنانچہ جب یہ رسول کریمؐ کی خدمت میں آئے اور سلام کیا تو آپ نے فرمایا اے ابو خثیمہ! تم پر افسوس ہے۔ تب ابو خثیمہ نے اپنا سارا قصہ بیان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور اُن کے حق میں دُعا کی خیر کی۔

عذاب شدہ بستیاں | راوی کہتا ہے اس سفر میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام حجر میں پہنچے تو یہاں ٹھہرے۔ لوگوں نے یہاں کے کوئٹھ سے پانی جبراً آپؐ نے گوندھا ہو اُس کو بھی آنکھوں کو کھلا دینا خود نہ کھانا اور رات کو جو شخص تم میں سے لشکر کے باہر جائے وہ تنہا نہ جائے بلکہ کسی دوسرے کو ساتھ لے کر جائے۔

راوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے موافق سب لوگوں نے عمل کیا۔ مگر بنی ساعدہ کے دو شخص قبول کئے اور ان میں سے ایک قنعد ماجت کے لئے رات کو تنہا گیا راستہ میں اُس کو خناق کا عارضہ ہو گیا۔ اور دوسرا اپنا اونٹ تلاش کرنے گیا تھا اُس کو آندھی نے بنی طے کے پہاڑوں کے درمیان میں جو یہاں سے ایک مدت کے راستہ پر دور تھے پھینک دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ہوئی فرمایا اسی لئے میں نے تم کو پہلے ہی منع کیا تھا کہ تنہا کوئی شخص باہر نہ نکلے۔ پھر آنحضرتؐ نے اُس شخص کے لئے دعا کی جس کو خناق ہو گیا تھا۔ خدا نے اُس کو شفا دی اور دوسرا شخص جس کو آندھی نے بنی طے کے پہاڑوں میں پھینک دیا تھا جب قبیلہ طے کے لوگ مدینہ میں آپؐ کی خدمت میں ملے تو اُس کو اپنے ساتھ لیتے آئے اور رسول کریمؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں ان دونوں آدمیوں کا قصہ مجھ سے عبد اللہ بن ابی بکر نے اور ان سے عباس بن سعد ساعدی نے بیان کیا تھا۔ اور عبد اللہ کہتے تھے کہ عباس نے مجھ کو ان دونوں آدمیوں کے نام بھی بتائے ہیں مگر اس بات کا حصلہ لیا ہے کہ کسی اور کو ان کے نام نہ بتانا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں اسی سبب سے عبد اللہ نے مجھ کو ان کے نام نہیں بتائے۔

ابن ہشام کہتے ہیں جب رسول اکرمؐ مقام حجر سے گزرے ہیں تو کپڑے سے اپنا چہرہ آپؐ نے ڈھانپ لیا تھا اور صحابہ سے فرماتے تھے کہ ظالموں کے مکالوں سے روئے ہوئے گزرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم بھی اُس بلا میں گرفتار ہو جاؤ جس میں وہ گرفتار ہوئے۔

رسول اللہ کی دعا اور بارش | ابن اسحاق کہتے ہیں جب صبح ہوئی تو لوگوں نے رسول قبول سے پانی نہ ہونے کی شکایت کی۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

اللہ تعالیٰ نے اُسی وقت ایک ابر بھیجا اور اس قدر بارش ہوئی کہ لوگ سیراب ہو گئے اور پانی سے مشکیں بھر لیں۔

بنی عبدالاشہل میں سے ایک شخص کہتے ہیں میں نے محمود سے پوچھا کہ کیا نفاق لوگوں میں ظاہر معلوم

ہوتا تھا۔ محمود نے کہا ہاں خدا کی قسم! ہر شخص اپنے بھائی اور باپ اور رشتہ دار کے نفاق کو جانتا تھا۔ مگر پھر وہ مشتبہ ہو جاتا تھا۔ پھر محمود نے کہا۔ میری قوم کے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ غزوہ تبوک میں ایک منافق جس کا نفاق ظاہر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ کی دعا سے یہ بادل آیا اور بارش برسی اور لوگ میرا بھٹوئے تو بعض مسلمانوں نے اس منافق سے کہا کہ اب ایسا معجزہ دیکھ کر بھی تجھ کو کچھ شبہ ہے۔ اُس نے کہا معجزہ کیسا۔ ایک چلتا ہوا بادل تھا برس گیا۔

ابن لصیت کی منافقت | ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی سفر میں ایک جگہ اترے تھے اور آپ کی سواری کی سانڈنی گم ہو گئی تھی۔ لوگ اُس

کو تلاش کرنے لگے تھے اور آپ کے صحابی عمارہ بن حزم جو بیعت عقبہ اور جنگ بدر میں شریک تھے۔ اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر تھے اور عمارہ کے خیمہ میں ایک شخص زید بن لصیت نامی منافق تھا۔ اس نے اپنے پاس کے لوگوں سے کہا کہ کیا محسوس یہ ہیں کہ میں نے نبی ہوں اور میرے پاس آسمان سے خبر آتی ہے۔ پھر کہا دھڑے کہ اُن کی سانڈنی گم ہو گئی اور اُس کی خبر اُن کو نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ اُس شخص نے یہاں یہ بات کہی اور وہاں رسول اکرم نے عمارہ بن حزم سے فرمایا کہ اس وقت ایک شخص کہہ رہا ہے کہ محمد کہتے ہیں میں نبی ہوں اور میرے پاس آسمان سے خبر آتی ہے حالانکہ وہ یہ نہیں جانتے کہ اُن کی اونٹنی کہاں ہے؟ خدا کی قسم مجھ کو اسی بات کا علم ہوتا ہے جو خدا مجھ کو بتلاتا ہے جاؤ تم جنگل کی فلاں گھاٹی میں دیکھو اونٹنی کی تمہارا ایک درخت میں الجھ گئی ہے اور وہ وہاں کھڑی ہوئی ہے تم اُس کو لے آؤ۔ صحابہ گئے اور اُس سانڈنی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے آئے۔ اس کے بعد عمارہ بن حزم اپنے خیمہ میں آئے اور کہا اس وقت ہم سے رسول کریم نے ایک عجیب بات بیان کی جس کی خبر خدا نے آپ کو دی کہ ایک شخص ایسا اور ایسا کہہ رہا ہے جو لوگ اُس وقت خیمہ میں موجود تھے انہوں نے کہا واقعی یہ بات زید بن لصیت نے ابھی کہی تھی۔ عمارہ بن حزم نے یہ سنا تو ہی زید بن لصیت کی گردن کپڑے کہہ اسے دشمن خدا میرے خیمہ سے باہر نکل۔ مجھے خبر نہ تھی کہ یہ خبیث میرے ہی خیمہ میں ہے۔ خبردار اب جو تو میرے پاس آیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں بعض لوگوں کا بیان ہے کہ زید بن لصیت نے اس واقعہ کے بعد توبہ کر لی تھی اور بعض کہتے ہیں آخر دم تک وہ ایسی ہی باتیں کرتا رہا۔



غزوہ تبوک (۲)

حضرت ابوذر غفاری راوی کہتا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منزل سے کوچ فرمایا اور لوگوں کا یہ حال تھا کہ ایک ایک دو دو ہر منزل میں پیچھے رہتے جاتے تھے۔ صحابہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے کہ یا رسول اللہ آج غلام شخص پیچھے رہ گیا۔ آپ فرماتے تم بھی اُس کو چھوڑ دو اگر اُس میں کچھ بھلائی ہوگی خدا تم کو اُس کو ملا دے گا۔ چنانچہ ایک منزل میں ابوذرؓ پیچھے رہ گئے۔ یہ اتفاق کی وجہ سے پیچھے نہ رہے بلکہ اُن کا آؤٹ ٹکٹ تھا۔ تھا اور چلتا نہ تھا۔ آخر جب یہ لاچار ہو گئے تب اسباب انہوں نے اپنے کندھے پر رکھا اور پیدل روانہ ہوئے۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر سے قریب پہنچے تو صحابہؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک آدمی پیدل چلا آ رہا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ابوذرؓ ہو گئے۔ جب یہ نزدیک آئے تو اُس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا کی قسم وہ ابوذرؓ ہی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ابوذرؓ پر عذاب کرے تنہا پیدل چلتا ہے اور تنہا ہی مرے گا اور تنہا ہی قبر سے اُٹھے گا۔

حضرت ابوذر غفاری کی وفات ابن اسحاق کہتے ہیں جب حضرت عثمانؓ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو مقام لبذہ کی طرف شہر بند کیا اور وہاں یہ بیمار ہوئے تو ان کے پاس اُس وقت صرف ان کی بیوی اور ایک غلام تھا۔ انہوں نے اُس وقت وصیت کی کہ جب میں مَر جاؤں تم مجھ کو نہلا کر کفن دینا اور پھر میرا جنازہ راستہ کے بیچ میں رکھ دینا۔ اور جو شخص پہلے راستہ سے گزرتا ہوا ملے اُس سے کہنا کہ یہ ابوذرؓ صحابی رسولؐ کا جنازہ ہے اسے شخص تم ہمارے اس کے دفن کرانے میں مدد کرو۔ چنانچہ جب ان کا انتقال ہو گیا تو بیوی اور غلام نے ایسا ہی کیا کہ نہلائے اور کفن دینے کے بعد ان کا جنازہ راستہ پر رکھ دیا اور کسی آنے والے کے منتظر رہے کہ اتنے میں عبد اللہ بن مسعودؓ چند اہل عراق کے ساتھ اس طرف سے گزرے اور قریب تھا کہ اُن کے ٹوٹ ابوذرؓ کے جنازہ کو روند ڈالیں کہ غلام نے کھڑے

ہو کر کہا۔ یہ جنازہ رسول اللہ کے صحابی ابو ذر کا ہے۔ اے جانے والے تم ان کے دفن کرنے میں ہمارے مدد کرو۔ عبد اللہ بن مسعود نے کہا لا الہ الا اللہ اور بہت روئے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچ فرمایا تھا کہ ابو ذر تنہا پیدل چلتا ہے تنہا ہی مرے گا اور تنہا ہی قبر سے اٹھے گا۔ اور پھر عبد اللہ بن مسعود نے غزوہ تبوک میں ابو ذر کا قصہ بیان کیا۔ اور ابو ذرؓ کو دفن کر کے چلے گئے۔

منافقین کی باتیں | ابن اسحاق کہتے ہیں جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کو جا رہے تھے تو چند منافق آپ کی طرف اشارہ کر کے کہہ رہے تھے کہ کیا تم دوسروں کی جنگ کو بھی عرب کی جنگ کی طرح سمجھے ہو کہ ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ سے لڑتا ہے۔ خدا کی قسم! ہم کل ہی تم کو رستوں میں مشکیں بندھی ہوئی دکھا دیں گے۔ ان باتوں سے منافقوں کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کو خوف زدہ کریں۔ ان منافقوں میں سے بعض لوگوں کے نام یہ ہیں وعلیہ بن ثابت بن عمرو بن عوف میں سے اور عیسیٰ بن حیرا مجمع میں سے تھے۔

اس گفتگو میں عیسیٰ بن حیرا نے کہا میں اس بات کو بہتر سمجھتا ہوں کہ تمہارے اس کہنے کے بدلے میں تو متو کوڑے ہم میں سے ہر ایک شخص کے لگیں۔ مگر قرآن ہمارے اس گفتگو کے بارے میں نازل نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمار بن یاسر کو حکم فرمایا کہ تم ان لوگوں سے جا کر دریافت کرو کہ کیا باتیں کر رہے تھے؟ اور اگر وہ انکار کریں تو تم کہنا کہ کیا تم ایسا ایسا نہیں کہہ رہے تھے؟

عمارؓ ان لوگوں کے پاس آئے اور ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے صاف انکار کیا اور رسول پاکؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عذر کرنے لگے اور وعلیہ بن ثابت نے عرض کیا اور آپ اُس وقت اپنی سائڈنی پر سوار تھے کہ یا رسول اللہ! ہم تو ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی :-

وَلَيْسَ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ -

اور عیسیٰ بن حیرا نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا اور میرے باپ کا نام اچھا نہیں ہے اس کی یہ دعوت مجھ پر ہے اور عیسیٰ ہی کو اس آیت میں معافی دی گئی ہے۔ پھر عیسیٰ نے اپنا نام عبد الرحمن رکھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ میں اس طرح شہید ہوں کہ کسی کو میری خبر نہ ہو۔ چنانچہ یہاں تک جنگ میں یہ شہید ہوئے اور کسی کو اُن کا پتہ نہ معلوم ہوا۔

والی ایلہ سے صلح اور عہد نامہ | راوی کہتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک
 میں پہنچے تو ملک ایلہ کا بادشاہ یمنہ بن ادبہ آپ کی
 خدمت میں حاضر ہوا اور جزیہ دینا قبول کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے صلح
 کر لی اور اہل حبر باد اور ادرج نے بھی جزیہ دینا قبول کیا۔ رسول کریمؐ نے ان سب کو اس معذرت
 کا ایک عہد نامہ لکھ دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ امن ہے خدا اور محمد نبی رسول اللہ کی طرف سے یمنہ بن ادبہ اور اہل ایلہ کے
 لئے کہ اُن کی کشتیاں اور اُن کے مسافر خشکی اور تری کے سفر میں خدا اور محمد نبی کی
 ذمہ داری میں ہیں اور شام اور سین کے سمندر کے جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ بھی اس
 امن میں شریک ہیں اور جو شخص اُن میں سے کوئی خلاف کا روائی کرے گا اُس کا مال
 اور خون حلال ہوگا اور لوگوں میں سے جو شخص اُس کو لے لے گا وہ اُس کے لئے
 حلال ہوگا اور یہ لوگ کسی چشمہ پر اترنے یا خشکی و تری میں گزرنے سے روکے
 نہ جائیں گے۔“

اکیدر دومرہ الجندل کی گرفتاری | پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبوک ہی میں
 خالد بن ولید کو بلا کر لشکر اُن کے ساتھ کر کے اکیدر
 بادشاہ بنی کینہہ کی طرف روانہ کیا۔ اور فرمایا تم کو وہ گائے کا شکار کرتا ہوا ملے گا۔ یہ بادشاہ
 نصرانی تھا۔ خالد اس کی طرف روانہ ہوا اور جب اس کے قلعہ کے اس قدر قریب پہنچے کہ وہ
 سامنے دکھائی دینے لگا تو یہاں یہ واقعہ ہوا کہ اس کے قلعہ کے دیوانہ میں ایک جنگلی گائے
 نے اکر ٹکریں مارتی شروع کیں۔ اکیدر کی بیوی نے اُس سے کہا کہ تم نے کبھی ایسا واقعہ دیکھا ہے
 کہ جنگل سے گائے اس طرح اکر ٹکل کے دیوانے پر ٹکرتی رہے۔ اکیدر نے کہا میں نے کبھی ایسا
 موقع نہیں دیکھا اور اب میں اُس کو کب چھوڑتا ہوں ابھی شکار کر کے لاتا ہوں۔ پھر اکیدر اور
 اس کا ایک بھائی حسان اور چند لوگ سوار ہو کر اور ہتھیار لے کر اُس جنگلی گائے کا شکار کرنے
 روانہ ہوئے ملت خوب چاندنی تھی۔ جو بھی نکلے ان کی ٹرہ بھیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 سواروں سے ہوئی اور ان شکار یوں کو شکار کر لیا گیا۔ حسان ماہ آگیا اس کے سر پر دیباچ کی
 جھانسی جس میں بہت سا سونا لگا ہوا تھا۔ خالد نے اُس قبا کو اُسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی خدمت میں روانہ کیا اور پھر خود اُکیدہ کو لے کر روانہ ہوئے۔

ادوی کہتا ہے جب یہ قہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی تو صحابہ اُس کو ہاتھ لگا کر دیکھتے تھے اور تعجب کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اس کو دیکھ کر کیا تعجب کرتے ہو۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنت میں سعد بن معاذ کے دو مال اس سے بہتر ہیں۔

پھر جب خالد اُکیدہ کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اُکیدہ سے جزیہ قبول کر کے صلح کر لی اور اُس کو چھوڑ دیا اور خود مبوک میں کچھ اُپر دس لاتیں عطر کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔

ادوی کہتا ہے راستہ میں ایک چشمہ تھا جس میں بہت چشمہ کے کم پانی کا زیادہ ہو جانا | ہی تھوڑا پانی تھا کہ فقط ایک یا دو آدمی پی سکیں۔ رسول پاکؐ نے حکم دیا کہ جو لوگ ہمارے لشکر کے پہلے چشمہ پر پہنچیں وہ ہمارے پہنچنے تک پانی کو کام میں نہ لائیں۔

یہ حکم سن کر چند منافقین پہلے سے اُس چشمہ پر پہنچے اور پانی کو کام میں لے آئے۔ جب آنحضرتؐ وہاں پہنچے اور چشمہ کو دیکھا تو اُس میں ایک قطرہ بھی پانی کا نہ تھا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ پانی کس نے خرچ کیا۔ عرض کیا گیا کہ فلاں فلاں لوگ پہلے آئے تھے اور انہوں نے خرچ کیا ہے۔ فرمایا کیا میں نے منع نہیں کر دیا تھا؟ کہ میرے پہنچنے تک خرچ نہ کرنا۔ پھر آپؐ نے اُن لوگوں پر لعنت کی اور اُن کے حق میں بددعا فرمائی اور اُس چشمہ پر آکر اپنا ہاتھ آپؐ نے اُس کے اندر رکھا۔ پانی آپؐ کے ہاتھ میں سے ٹپکنے لگا اور آپؐ دعا فرماتے رہے یہاں تک کہ تھوڑے ہی عرصہ میں کرک اور گرج کی سی آواز آئی اور پانی نہر کی طرح چشمہ سے جاری ہوا۔ رسول کریمؐ نے فرمایا اگر تم لوگ زندہ رہے یا حرمتم میں سے زندہ رہے گا وہ اس جھگل کو تمام جھگلوں سے زیادہ سبز اور پیداوار والا دیکھے گا۔

ذوالبجادیں کی وفات | حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں میں غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک دفعہ رات کو جو میں اٹھا تو

میں نے لشکر میں ایک طرف روشنی دیکھی۔ میں اُس کے قریب گیا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں۔ اور ذوالبجادیں منزلی کا انتقال ہو گیا ہے اُن کے لئے قبر کھدوا رہے ہیں۔

پھر رسول اکرمؐ کے قبر کے اندر آئے اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نے اوپر سے لاش کو آپؐ کی طرف اُتار دیا۔ اور آپؐ نے قبر کے اندر لٹایا اور دعا کی کہ اے اللہ! میں اس سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو۔ عہد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس وقت تمنا کی کہ کاش میں یہ قبر والا میں ہوتا۔

ذوالبجادیں کی وجہ تسمیہ | ابن ہشام کہتے ہیں عبداللہ مرنی کا لقب ذوالبجادیں اس سبب ہے ہو گیا تھا کہ جب یہ مسلمان ہوئے تھے تو ان کی قوم نے ان کو قید کر دیا تھا اور صرف ایک بجادی یعنی چادران کے پاس رکھی تھی اور سب کپڑے چھین لئے تھے۔ آخر ایک روز موقع پا کر قوم میں سے بھاگ نکلے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو اُس چادر کو بچاؤ کر دو حصے کیا۔ ایک حصہ کا تہ بند باندھا اور ایک حصہ کو اوڑھ لیا۔ اُس روز سے ذوالبجادیں ان کا لقب ہوا یعنی دو چادروں والے۔

پانچویں جانیوالوں کے بارے میں استفسار | ابوہریرہؓ بن کلثوم بن حصین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی اور بیعتہ الرضوان

میں شریک تھے کہتے ہیں میں غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور رات کو ہم چل رہے تھے اور میرا اونٹ آنحضرتؐ کی سانڈنی کے قریب تھا اور مجھ کو نیند آ رہی تھی۔ مجھ میں اس خیال سے ہوشیار ہو جانا تھا کہ کہیں میرا کباہہ آپؐ کے پیر کو نہ لگ جائے۔ آخر مجھے اونچھ اُگنی اور میرا کباہہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر کو لگا۔ آپؐ نے میرے اونٹ کو ہٹایا۔ اُس ہٹانے سے میری آنکھ کھلی اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے منظرِ مائتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ ڈنہیں آگے چلو اور پھر آپؐ نے لوگوں کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا کہ نا شروع کیا جو بنی غفار میں سے اس غزوہ میں نہیں آئے تھے۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جن کے رنگ سرخ قد راز اور بال سیدھے ہیں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ لوگ رہ گئے اور اس جہاد میں شریک نہیں ہوئے۔ پھر فرمایا اور وہ لوگ کہاں ہیں جن کے قد چھوٹے اور رنگ سیاہ اور بال گھونگریالے ہیں؟ میں نے ان لوگوں کو نہ پہچانا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ لوگ بھی کیا ہم ہی میں سے ہیں؟ فرمایا ہاں! تب مجھ کو یاد آیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ لوگ قبیلہ اسلم کے ہیں اور ہمارے حلیف ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا کسی نے اُن کو اس بات سے بھی منع کیا تھا

کہ جب وہ عہد اس غزوہ میں شریک نہ ہوئے تھے تو اونٹ پر کسی جہاد کے شائق شخص کو بٹھا کر روانہ کرتے اور فرمایا تم مجھ کو اس بات کا زیادہ خیال ہوتا ہے کہ میرے لوگوں میں سے جو قریش میں سے مہاجرین اور انصار اور بنی غنارہ اور بنی اسلم ہیں۔ ان میں سے کوئی شخص جہاد میں میرے ساتھ شریک نہ ہو اور پیچھے رہ جائے۔

مسجد ضرار اور اُس کے بنانے والے

ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس آتے ہوئے مقام ذی آوان میں پہنچے جہاں سے مدینہ ایک گھنٹہ کا راستہ تھا۔

راوی کہتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک پر جانے کی تیاری کر رہے تھے تو مسجد ضرار کے بانی آپ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! میں نے مسافروں اور اندھیری اور جاڑے کی رات کے چلنے والوں کے آرام کے لئے ایک مسجد بنائی ہے۔ آپ اُس میں تشریف لاکر ایک دفعہ نماز پڑھائیے۔ رسول اقدس نے فرمایا۔ اب تو میں سفر کی تیاری میں مشغول ہوں۔ ہاں جب انشاء اللہ تعالیٰ واپس آؤں گا تو وہاں نماز پڑھوں گا۔ جب رسول اکرم تبوک سے واپس آئے ہوئے مقام ذی آوان میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کے حال سے آپ کو مطلع کیا۔ اور آپ نے مالک بن عثم اور معن بن عدی یا ان کے بھائی عامر بن عدی ان دو آدمیوں کو حکم دیا کہ تم جا کر ان ظالموں کی مسجد کو جلا دو اور مسمار کر دو۔ یہ دونوں شخص فوراً روانہ ہوئے اور مالک نے معن بن عدی سے کہا کہ تم ذرا ٹھہرو میں اپنے گھر سے آگ لے آؤں اور کھجور کی شاخوں کا ایک ٹٹھا اپنے گھر سے جلا کر لاؤں۔ پھر دونوں نے بل کر اس مسجد میں آگ لگائی اور اُس کو بالکل گرا دیا۔ جو لوگ اُس وقت مسجد میں تھے سب بھاگ گئے۔

قرآن شریف کی اس آیت میں اس مسجد کا بیان ہے: **الَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا هَاهُنَا**
وَكَهَاهُنَا مَقَامًا بَيْنَ الْمَوْجِئَيْنِ هُمْ أَغْرَبُ

راوی کہتا ہے جن لوگوں نے یہ مسجد بتائی تھی بارہ شخص تھے جن کے نام یہ ہیں :-

۱۔ خدام بن خالد بن عمرو بن عوف سے اور اسی نے اپنے گھر میں سے جگہ نکال کر مسجد شقائق بنائی تھی۔

۲۔ ثعلبہ بن حاطب بن امیہ بن زید

۳۔ اور معتب بن قشیر بنی ضبیعہ بن زید سے ۔

- ۴ - اور ابو جلیہ بن الزعرب بنی ضبیہ سے تھا۔
- ۵ - اور عباد بن حنیف کاسجائی بنی عمرو بن عوف سے۔
- ۶ - اور جادیہ بن عامر اور اس کے دونوں بیٹے :
- ۷ - مجح بن جادیہ اور
- ۸ - زید بن جادیہ
- ۹ - اور یثیل بن حرث بن ضبیہ سے۔
- ۱۰ - اور بجرج بنی ضبیہ سے۔
- ۱۱ - اور مجاہد بن عثمان بن ضبیہ سے اور
- ۱۲ - ودیعہ بن ثابت بنی امتیہ سے۔

مدینہ سے تبوک تک مساجد | راوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجدیں
 مدینہ سے تبوک تک مشہور و معروف تھیں، چنانچہ ایک مسجد
 خاص تبوک میں تھی۔ ایک مسجد شیلہ مداران میں۔ ایک مسجد ذات الذباب میں۔ ایک مسجد مقام آخر
 میں۔ ایک مسجد ذات الغطی میں۔ ایک مسجد مقام الالمیں۔ ایک مسجد ثمرام میں۔ ایک مسجد شق نادر
 میں۔ ایک مسجد ذی الجیفہ میں۔ ایک مسجد صدر حوضی میں۔ ایک مسجد حجر میں۔ ایک مسجد صعیہ میں۔
 ایک مسجد فادی القراء میں۔ ایک مسجد مقام زقیہ میں جو شقیہ بنی عذرہ کے قریب ہے۔ ایک مسجد
 ذی مروہ میں۔ ایک مسجد قیفاہ میں اور ایک مسجد ذی حشب میں تھی۔



کعب بن مالک، مرارہ بن ربیع

اور ہلال بن امیہ

پیچھے رہنے والے چند مخلص مسلمان | مسلمانوں میں سے یہ تین شخص تہوک کے غزوہ میں نہ گئے تھے :- کعب بن مالک، مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ۔
اور یہ لوگ منافق بادین میں شک رکھنے والے نہ تھے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں رونق افروز ہوئے تو آپ نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ تم ان تینوں آدمیوں سے بات نہ کرنا۔ چنانچہ صحابہ میں سے کسی نے ان لوگوں سے بات نہ کی اور منافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قسمیں کھا کھا کر اپنے قتلہ بیان کرنے لگے۔ مگر آنحضرتؐ نے ان کی طرف کچھ توجہ نہ فرمائی اور نہ کوئی عذر ان کا خدا و رسولؐ کے ہاں مقبول ہوا۔ اگرچہ بظاہر رسول اکرمؐ نے ان کو کچھ تنبیہ نہ فرمائی نہ مسلمانوں کو ان کی بات چیت سے منع کیا بلکہ ان کے لئے دعا و مغفرت کی مگر ان کے باطن کو خدا کے سپرد کیا۔

کعب بن مالک کا بیان | کعب بن مالک تہوک کے غزوہ سے اپنے اور اپنے دونوں ساتھیوں مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ کے رہ جانے کا واقعہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کسی غزوہ میں شریک ہونے سے پیچھے نہ رہا تھا سوا ایک بدر اور تہوک کے اور بدر کا غزوہ ایسا تھا کہ اُس میں جو لوگ شریک نہ ہوئے تھے اُن پر خدا کے رسولؐ نے کچھ ملامت نہیں فرمائی۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف قریش کے قافلے کے ارادہ سے تشریف لے گئے تھے۔ وہاں قریش سے مقابلہ کا موقع ہو گیا اور میں نے مقام عقبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی جو مجھ کو بدر کی شرکت سے زیادہ

بہتر معلوم ہوتی ہے۔ اگرچہ بدر کا واقعہ لوگوں میں زیادہ مشہور ہے۔

تساہل اور سستی | اور اب جو نبی تبوک کے غزوہ سے رہ گیا حالانکہ سب سامان میرے پاس تیار تھا اور جانے میں مجھ کو کچھ دقت نہ تھی۔ یعنی کسی غزوہ میں جانے کے وقت دو اونٹ میرے پاس نہ تھے اور اس وقت موجود تھے مگر پھر بھی میں نہ گیا اور رسول مقبولؐ جب کسی جہاد کا ارادہ فرماتے تھے لوگوں کو تیاری کا حکم دیتے تھے۔ مگر یہ ظاہر نہ فرماتے تھے کہ کدھر کا قصد ہے۔ جب آپؐ نے تبوک کا قصد کیا تو اس کو ظاہر فرما دیا۔ کیونکہ موسم نہایت گرمی کا اور سفر دور دراز کا تھا اور نہ بردست دشمن کا مقابلہ تھا۔ اور لوگ اُن دنوں میں سایہ میں رہنا پسند کرتے تھے۔ اس سبب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ارادہ کو ظاہر فرما دیا تاکہ مسلمان کثرت سے جمع ہوں اور خوب تیاری کر لیں۔ اور فضل الہی سے مسلمانوں کی تعداد اُس وقت اس قدر بگھٹی تھی جن کی فرصت تیار نہیں کی جاسکتی۔

کعب کہتے ہیں اس کثرت کے سبب سے بعض لوگ خیال کرتے تھے کہ اگر ہم نہ گئے تو کسی کو ہمارے نہ جانے کی خبر نہ ہوگی۔ بشرطیکہ قرآن کی آیت ہمارے متعلق نازل نہ ہو۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس غزوہ کی تیاری کی۔ میں بھی روزانہ کہتا تھا کہ تیاری کروں مگر کچھ نہ کرتا تھا۔ یہاں تک کہ آپؐ مسلمانوں کے ساتھ روانہ بھی ہو گئے اور میں یوشی رہ گیا۔ کہ آج تیاری کرتا ہوں اور کل کرتا ہوں اور رسول اکرمؐ کے جانے کے بعد بھی ہی خیال کرتا رہا کہ بس اب میں بھی روانہ ہو کر آپؐ سے جا ملوں گا۔ یہاں تک کہ آنحضرتؐ تبوک میں پہنچ بھی گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانے کے بعد جو میں مدینہ میں پھرتا تو ایسے ہی باقی ماندہ لوگ مجھ کو دکھائی دیتے جو منافق تھے یا جانے سے معذور تھے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک میں پہنچے تو صحابہؓ سے آپؐ نے فرمایا کہ کعب بن مالک کہاں ہے؟ بنی سلمہ میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! بیش و آدم نے اُس کو آنے سے روک دیا۔ معاذ بن جبلؓ نے اس شخص کو حجاب دیا کہ تم نے درست نہیں کہا۔ ہم نے کعب میں بھجڑ بھلائی اور خیر کے کچھ بُرائی نہیں دیکھی۔ آپؐ خاموش ہو گئے۔

صاف گوئی اور راست بازی | کعب بن مالک کہتے ہیں جب مجھ کو خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے ہیں۔ تو میں فکر مند ہوا کہ رسول اکرمؐ سے کیا عذر کروں گا اور کچھ جھوٹی باتیں بنانے کے لئے

سوچنے لگا اور اپنے گھر کے لوگوں سے بھی اس بات میں مشورہ کرتا تھا۔ یہاں تک کہ جب مجھ کو فوج بھیجی گئی حضرت تشریف لے آئے سارا جھوٹ خدا نے مجھ سے دُور کر دیا اور میں نے جان لیا کہ بس یہ سچ بولنے میں نجات ہے میں سچ ہی آپ سے عرض کروں گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت مدینہ میں تشریف لائے اور آپ کا قاعدہ تھا کہ جب تشریف لاتے تھے تو پہلے مسجد میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ پھر لوگوں سے ملنے کے لئے تشریف رکھتے۔ پھر گھر میں جاتے تھے۔ چنانچہ آپ بھی جب سفر سے آپ تشریف لائے تو دو رکعتیں پڑھ کر مسجد میں بیٹھے اور منافق جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہیں گئے تھے حاضر ہوئے اور کہیں کہا کہ اپنے عذر بیان کرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے لئے دُعا مغفرت کرتے تھے اور اُن کے باطن کو خدا کے سپرد فرماتے تھے یہاں تک کہ میں بھی حاضر ہوا اور میں نے سلام کیا۔ آپ نے تبسم فرمایا جیسے غصہ میں آدمی تبسم کرتا ہے اور مجھ سے فرمایا آؤ۔ میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے جا کر بیٹھ گیا۔ فرمایا تم کون جہاد سے رہ گئے؟ کیا تم نے اونٹ نہیں خریدنا تھا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! واللہ اگر میں کسی دنیا دار کے پاس بیٹھا ہوتا تو یہ خیال کر سکتا تھا کہ کچھ عذر کر کے اُس کے غصہ سے بچ جاؤں گا۔ اور اگر آپ کی خدمت میں بھی کچھ جھوٹ بولوں تو شاید آپ راضی ہو جائیں۔ مگر پھر خدا آپ کو میرے حال سے مطلع کر کے مجھ پر خفا کر دے گا۔ اس سبب سے میں تو سچ ہی عرض کرتا ہوں اور سچ ہی بولنے سے اُمید رکھتا ہوں کہ خدا میری عیبی کو پاک کرے گا۔ اور نجات دے گا۔ خدا کی قسم مجھے کچھ عذر نہ تھا۔ بلکہ اس وقت میرے لئے بڑی آسانی اور سہولت تھی جو اور کسی وقت پیش نہیں ہوئی۔ پھر بھی میں آپ کے ساتھ نہ جاسکا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہاں تم نے سچ کہا۔ اچھا تم جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے معاملہ میں فیصلہ فرمائے۔

دیگر دو افراد کعب کہتے ہیں میں کھڑا ہوا اور بنی سلمہ کے چند آدمی بھی میرے ساتھ تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ تم نے اس سے پہلے بھی کوئی گناہ کیا ہو گا کیا تم اس بات سے عاجز تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی عذر بیان کر دیتے اور آنحضرت تمہارے لئے مغفرت کی دُعا کرتے جیسے کہ اور لوگوں کے لئے کی ہے اور وہی دُعا تمہارے گناہ کے لئے کافی ہو جاتی۔

کعب کہتے ہیں۔ ان لوگوں نے مجھ سے یہ بات اس امر سے کہی کہ آخر میں نے قصد کیا کہ میں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جا کر کچھ عذر کروں اور دُعا کروں۔ پھر میں نے

ان لوگوں سے دریافت کیا کہ کوئی اور شخص بھی ایسا ہی ہے جس نے یہی بات کہی ہو جو میں نے آنحضرتؐ سے عرض کی ہے۔ ان لوگوں نے کہا ہاں دو آدمی اور ہیں انہوں نے بھی آپؐ سے یہی کہا ہے جو تم نے کہا۔ اور آنحضرتؐ نے بھی ان سے وہی فرمایا ہے جو تم سے فرمایا۔ میں نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا ایک مرادہ بن ریح عمری اور دوسرے ہلال بن اُمیہ واقفی۔ میں نے خیال کیا کہ یہ دونوں آدمی بھی نیک ہیں۔ پھر میں خاموش ہو رہا اور رسول اللہؐ سے کچھ عرض نہ کیا۔

مسلمانوں کا قطع تعلق | کعب کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو ہم تینوں آدمیوں سے کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ چنانچہ لوگ اہم سے اہم ہیز کرتے تھے اور میں ایسا دل تنگ تھا کہ اپنے لئے کہیں ٹھکانا نہ پاتا تھا اور میرے دونوں ساتھی تو اپنے گھروں میں بیٹھ رہے تھے مگر میں نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوتا تھا اور باندوں میں بھی پھرتا تھا اور کوئی مجھ سے بات نہ کرتا تھا۔ جب میں آپؐ کی خدمت میں آتا اور سلام کرتا تو دیکھتا تھا کہ نبی کریمؐ نے بھی جواب کے لئے ہونٹ ہلائے ہیں یا نہیں؟ اور میں آپؐ کے ساتھ ہی نماز پڑھتا تھا اور نظر ہرا کر دیکھتا تھا کہ آنحضرتؐ میری طرف دیکھتے ہیں یا نہیں؟ پس جب میں نماز میں ہوتا تو آپؐ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپؐ کی طرف دیکھتا تو آپؐ منہ پھیر لیتے۔

جب اسی طرح بہت روز گزر گئے اور مسلمانوں نے مجھ سے بات نہ کی تو میں بہت پریشان ہوا اور ابو قتادہؓ کے پاس گیا جو میرے چچا زاد بھائی تھے اور سب سے زیادہ مجھ کو اُن سے محبت تھی۔ میں نے اُن کو سلام کیا انہوں نے جواب نہ دیا۔ میں نے کہا اے ابو قتادہؓ میں تم کو اللہ کی قسم دلاتا ہوں کیا تم اس بات کو نہیں جانتے کہ میں خدا و رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں۔ ابو قتادہؓ نے کچھ جواب نہ دیا۔ میں نے دوبارہ کہا۔ جب بھی وہ خاموش رہے میں نے سہ بارہ کہا۔ تب انہوں نے کہا کہ خدا اور رسولؐ کو خبر ہے۔ اُس وقت میں روئے لگا۔

غسان کے حاکم کا خط | پھر میں صبح کو بازار میں آیا۔ میں نے دیکھا کہ شام کا رہنے والا ایک بنی نضیل شخص لوگوں سے مجھ کو دریافت کر رہا تھا۔ یہ شخص مدینہ میں ہجرت کے لئے آیا تھا۔ جب میں وہاں پہنچا تو لوگوں نے اشارہ سے اُس شخص کو مجھے بتلا دیا۔ وہ شخص میرے پاس آیا اور بادشاہ غسان کا خط جو حریر پر لکھا ہوا تھا مجھ کو دیا۔ میں نے اُس

کو پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ ہم نے سنا ہے تمہارے سردار نے تم پر بہت ظلم کیا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ تم ہمارے پاس چلے آؤ۔ ہم تمہارے ساتھ بہت اچھا سلوک کریں گے۔ کعب کہتے ہیں اس خط کو پڑھ کر میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ بھی میرے لئے ایک فتنہ ہے مجھ کو کیا ضرورت ہے کہ میں ایک مشرک کے پاس جا کر پناہ گزین ہوں۔ پھر میں نے اس خط کو ایک بیڑے میں بٹھائے اور میں ڈال دیا۔

کعب کہتے ہیں اسی حالت میں جب چالیس راتیں ہم پر گزریں تو ایک اہلیہ سے علیحدگی کا حکم [شخص نے مجھ سے] آکر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کو حکم فرماتے ہیں کہ اپنی بیوی سے الگ رہنا اختیار کرو اور اپنے دونوں ساتھیوں سے بھی یہی کہہ دو میں نے اس شخص سے کہا کہ کیا میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں؟ اس شخص نے کہا نہیں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا ہے فقط تم اپنی بیوی سے الگ رہنا اختیار کرو۔ چنانچہ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اپنے میکے چلی جاؤ اور جب تک خدا ہمارے مقدمہ کو فیصلہ نہ کرے تم وہیں رہو۔

کعب کہتے ہیں ہلال بن امیہ کی بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہلال بن امیہ بہت بوڑھے ہیں اور کوئی ان کی خدمت کرنے والا نہیں ہے۔ اگر آپ مجھ کو اجازت دیں تو میں ان کی خدمت کر دیا کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اس سے قربت نہ کرنا۔ عورت نے کہا یا رسول اللہ! وہ بہت بوڑھے ہیں کچھ خس و خاشاک کی ان میں طاقت نہیں ہے اور جب سے یہ واقعہ ہوا ہے وہ ہر روز اس قدر روتے ہیں کہ مجھ کو ان کے نایبنا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کو اجازت دے دی۔

کعب کہتے ہیں میرے بعض گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی بیوی کے لئے اجازت لے لو۔ میں نے کہا میں ہرگز ایسی اجازت نہیں لے سکتا اور میں نہیں جانتا کہ رسول اکرم اس بات کا مجھ کو کیا جواب دیں؟ میں کو آپ نے اجازت دی ہے وہ بوڑھے ہیں اور میں جوان آدمی ہوں میں کیونکر اجازت لوں۔

کعب کہتے ہیں جب اسی طرح پچاس راتیں ہم پر پوری ہوئیں تو بچا سویں تو بہ کی قبولیت [رات کی صبح کو میں نے اپنے گھر کی چھت پر نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھ کو ایک شخص کی

آواز آئی جس نے پکار کر کہا اے کعب تم کو مبارک ہو۔ یہ سنتے ہی میں سجدہ میں گر پڑا اور سمجھ گیا کہ اب میرے لئے کشاو لگی ہو گئی۔

کعب کہتے ہیں اُس روز منج کی ناز پرستے ہی آنحضرتؐ نے لوگوں کو ہماری توبہ کی قبولیت سے مطلع کر دیا تھا۔ اور لوگ مجھ کو اور میرے ساتھیوں کو خوشخبری دینے آ رہے تھے۔ ایک شخص گھوڑے پر سوار ہو کر خوشخبری دینے میرے پاس آیا اور ایک نے پہاڑ پر چڑھ کر بلند آواز کے ساتھ مجھ کو مبارکباد دی اور اس کی آواز مجھ کو سوار کے آنے سے پہلے پہنچ گئی۔ اور جس شخص نے پہلے مجھ کو خوشخبری سنائی تھی اُس کو میں نے اپنے دونوں کپڑے جو پہنے ہوئے تھا بخش دیئے حالانکہ اُس وقت میرے پاس ایک کپڑے بھی نہ تھے۔ ایک شخص سے عادیۃً مانگ کر اور کپڑے پہنے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ ہوا۔ جو لوگ ملتے تھے وہ مبارکباد دیتے تھے۔ یہاں تک کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے اور صحابہ آپ کے گرد اگر بیٹھے تھے۔ طلحہ بن عبد اللہ شجہ کو دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے اور مبارکباد دینے لگے۔ اور خدا کی قسم مہاجرین میں سے اور کوئی شخص میری طرف طلحہ کے سوا کھڑا نہیں ہوا۔ کعب طلحہ کی اس محبت کا ہمیشہ ذکر کرتے اور کبھی اس کو نہیں بھولے تھے۔

رسول اللہ کی بارگاہ میں | کعب کہتے ہیں جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپؐ نے فرمایا خوش ہو جاؤ کہ ایسا خوشی کا دن جب

سے تم پیدا ہوئے تمہارے لئے نہ ہوا ہو گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک اُس وقت چود ہویں رات کے چاند کی طرح روشن و متور تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ خوشی میرے لئے آپ کی طرف سے ہے یا خدا کی طرف سے فرمایا خدا کی طرف سے۔

کہتے ہیں خوشی کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اسی طرح روشن ہو جاتا تھا اور ہم سمجھ جاتے تھے کہ اس وقت آپؐ خوش ہیں۔ پھر جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا نے میری توبہ قبول کی ہے میرا جی چاہتا ہے کہ میں اپنے مال میں سے کچھ صدقہ نکال کر خدا و رسولؐ کی خدمت میں پیش کروں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنا مال اپنے ہی پاس رکھنے دو یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! خیر میں جو میرا حق ہے وہ میں اپنے دیتا ہوں۔ اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا نے مجھ کو پیچ بولنے کے سبب بھلائی دی ہے۔ اب میں عہد

ہیں تاکہ تم اُن سے راضی ہو۔ تو اگر تم اُن سے راضی بھی ہو جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ
ایسے فاسق بدکاروں سے راضی نہیں ہوتا ۛ
کعب کہتے ہیں ہم تینوں آدمی بجانب اللہ اُس جہاد سے پیچھے رکھے گئے تھے کیونکہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :
وَعَلَى النَّبَاِ الدِّينَ تَحْلِفُوا ۔

اور اسی سبب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے متعلق حکیم الہی کا انتظار
کیا بخلاف منافقین کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی قسموں اور عذروں کو سنکر
کچھ نہ فرمایا ۔

پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیچھے رہنے کا ذکر نہیں کیا ہے بلکہ خود ہم کو پیچھے
رکھنے اور پھر ہماری توبہ قبول فرمانے کا ذکر کیا ہے ۔



ثقیف کا وفد

حضرت عروہ بن مسعود | ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک سے واپس ہو کر رمضان کے مہینہ میں مدینہ میں رونق افروز ہوئے اور اسی مہینہ میں بنی ثقیف کا وفد خدمت میں حاضر ہوا۔

اصل اس واقعہ کی اس طرح ہے کہ جب رسول پاک طائف سے واپس آئے تھے تو راستہ میں عروہ بن مسعود ثقیفی آپ کو ملے۔ یہ طائف کو جا رہے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل کر انہوں نے اسلام قبول کیا اور عرض کیا کہ اگر آپ مجھ کو اجازت دیں تو میں اپنی قوم بنی ثقیف کو اسلام کی دعوت کروں۔ رسول اکرم جو اس قوم کی سختی اور کفر پر مضبوطی ملاحظہ کر چکے تھے فرماتے لگے کہ وہ لوگ تم سے لڑیں گے۔ عروہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ان لوگوں کو ان کی آنکھوں سے زیادہ پیارا ہوں اور واقعی یہ اپنی قوم میں ہر دلعزیز تھے آنحضرت خاموش رہے اور عروہ نے اپنی قوم ثقیف میں پہنچ کر دعوت اسلام شروع کی اور اپنا مذہب بھی ظاہر کر دیا تو قوم نے چاندن طرف سے ان پر تیر مارے۔ چنانچہ یہ شہید ہو گئے۔ بنی ماکہ یہ کہنے لگے کہ عروہ کو بنی سالم کے ایک شخص اکس بن عوف نے قتل کیا ہے اور اعلان یہ کہنے لگے کہ عروہ کو بنی قتیبہ بن ماکہ کے ایک شخص وہب بن جابر نے قتل کیا ہے۔ آخر عروہ سے کہ ابھی ان میں کچھ جان باقی تھے دریافت کیا۔ انہوں نے کہا جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ شہید ہوئے ہیں ایسا ہی مجھ کو بھی خیال کرو اور جہاں وہ لوگ دفن ہیں وہیں مجھ کو بھی دفن کر دینا۔ چنانچہ ان کی قوم نے ایسا ہی کیا۔

راوی کہتا ہے۔ رسول پاک نے جب عروہ کی شہادت کی خبر سنی فرمایا عروہ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کا ذکر قرآن شریف کی سورہ نسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

عروہ کو شہید کرنے کے کئی مہینے بعد تک بنی ثقیف خاموش بیٹھے رہے۔ پھر انہوں نے باہم شور مچا کر

ہمارے چاروں طرف کے عرب مسلمان ہو گئے ہیں اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کی طاقت نہیں ہے۔

عمر بن اُمیہ اور عبدیالیل | راوی کہتا ہے کہ عمرو بن اُمیہ حلاجی اور عبدیالیل بن عمرو میں کسی رنج کے سبب سے ترکِ ملاقات تھی۔ پس

ایک روز عمرو بن اُمیہ عبدیالیل کے مکان پر گیا اور ایک شخص کو اُس کے بلائے کے لئے بھیجا۔ اُس شخص نے عبدیالیل سے کہا کہ عمرو بن اُمیہ تم کو بلاتا ہے باہر آؤ۔ عبدیالیل نے کہا کیا عمرو بن اُمیہ نے تجھ کو بھیجا ہے؟ اُس نے کہا ہاں! دیکھ یہ کھڑا ہوا ہے۔ عبدیالیل نے کہا مجھ کو یہ خیال بھی نہ تھا کہ عمرو بن اُمیہ میرے گھر پر آئے گا۔ پھر جب یہ باہر نکلا تو عمرو بن اُمیہ سے اچھی طرح ملا اور مزاج پُرسی کی۔ عمرو نے کہا تم جانتے ہو کہ آج کل ہم سب جس منحصر میں گرفتار ہیں۔ اس وقت ہم تم کو جبار ہونا مناسب نہیں ہے باہم مل کر کچھ مشورہ کرو کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ محمد کی طاقت دن بدن ترقی پر ہے۔ تمام عرب نے اسلام قبول کر لیا ہے اور ہم کو اُن کے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے۔ عمرو کے اس کہنے سے بنی ثقیف مشورہ پر آمادہ ہوئے اور یہ صلاح قرار پائی کہ ایک شخص کو رسول اللہ کی خدمت میں روانہ کریں جیسے پہلے عروہ بن مسعود کو روانہ کیا تھا اور عبدیالیل سے کہا کہ تم ہی جاؤ۔ عبدیالیل عروہ کا واقعہ دیکھ چکے تھے اس لئے مہلت سے انکار کرنے لگے کیونکہ جب یہ واپس آئے تو پھر ثقیف عروہ کی طرح ان کو بھی قتل کر دیتے۔

بارگاہِ نبوی میں وفد | آخر یہ رائے قرار پائی کہ عبدیالیل کے ساتھ دو آدمی احلاف سے اور تین بنی مالک سے، یہ سب چھ آدمی یہاں سے رسول اللہ کی

خدمت میں روانہ ہوں۔ چنانچہ عبدیالیل کے ساتھ یہ لوگ روانہ ہوئے۔ حکم بن عمرو بن وہب بن معتب اور بنی مالک سے عثمان بن ابی العاص بن بشر بن عبد وہمان۔ اور اوس بن عوف اور نمیر بن غرضہ بن ربیع۔ چنانچہ عبدیالیل ان لوگوں کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے اور یہی اس وفد کے مراد تھے۔ اور ان لوگوں کو لے کر اسی سبب آئے تھے تا کہ عروہ کی طرح سے بنی ثقیف ان کے ساتھ بدسلوکی نہ کریں اور ان لوگوں کے ساتھ ہونے سے ہر قوم اپنے آدمی کی پاسداری کرے گی۔

مدینہ میں آمد | جب یہ لوگ مدینہ سے قریب پہنچے تو مغیرہ بن شعبہ نے ان کو دیکھا۔ اور مغیرہ کا وہ دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آؤٹوں کے چرانے

کی باری کا تھا۔ کیونکہ صحابہ آنحضرت کے آؤٹوں کو باری باری سے چرایا کرتے تھے۔ جب مغیرہ نے ان لوگوں کو دیکھا تو آؤٹ ان کے پاس چھوڑ کر خود حضور کی خدمت میں ان کے آنے کی خبر کہنے کو روانہ ہوئے۔ راستہ میں حضرت ابو بکرؓ ملے ان سے ان لوگوں کے آنے کا حال بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں تم یہیں ٹھہر جاؤ۔ میں ان کے آنے کا حال تم سے پہلے جا کر نبی اکرمؐ سے عرض کر آؤں۔

مغیرہؓ ٹھہر گئے اور ابو بکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر عرض کیا کہ بنی ثقیف کا وفد مسلمان ہو کر آیا ہے اور وہ کچھ شرائط بھی آپ سے اپنی قوم کے لئے منظور کرانی اور بکھروانی چاہتے ہیں۔ مغیرہ بنی ثقیف کے پاس چلے آئے اور ان کو سکھایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جاؤ تو اسی طرح سے سلام کرنا اور اس طریقہ سے داخل ہونا اور گفتگو کرنا۔ مگر ان لوگوں کی سمجھ میں مغیرہ کی تعلیم نے کچھ اثر نہ کیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اسی جاہلیت کے طریقہ سے سلام ادا کیا۔

عہد نامے کے لئے بات چیت | آنحضرتؐ نے مسجد کے ایک گوشہ میں ان کے لئے وجگہ مقرر فرمائی۔ خالد بن سعید بن حاص رسول اللہ کے اور ان کے درمیان گفتگو کرتے تھے یہاں تک کہ عہد نامہ تیار ہوا۔ خالد ہی نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اور اس عہد نامہ کے مکمل ہونے سے پہلے جو کھا نا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں سے ان کے لئے آتا تو یہ لوگ بغیر خالد کے کھلانے نہ کھاتے یہاں تک کہ عہد نامہ تیار ہو گیا اور ان لوگوں نے مسلمان ہو کر آپ کی بیعت کی۔

ثقیف کی شرائط | اس عہد نامہ کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی انہوں نے پیش کی تھی کہ بڑا بیت خانہ جس میں لات کا بیت تھا اس کو تین سال تک منہدم نہ کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شرط کے قبول کرنے سے انکار کیا۔ پھر انہوں نے ایک سال تک کہا۔ آنحضرتؐ نے اس کو بھی منظور نہ فرمایا۔ یہاں تک کہ کم کرتے کرتے یہ ایک مہینہ پر آگئے۔ اس پر بھی آپ نے انکار فرمایا اور کسی مدت مقرر تک اس کے چھوڑنے کا اقرار نہ فرمایا۔

اس درخواست سے ان لوگوں کا منشاء یہ تھا کہ بیت خانہ کے فوراً منہدم کرنے سے ان کی قوم کے جاہل لوگ اور عورتیں بگڑ جائیں گے اور اگر چند روز بعد اس کو منہدم کریں گے تو اس

عرصہ میں وہ لوگ کچھ کچھ اصلاح پر آجائیں گے مگر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شرط کو بالکل منظور نہیں فرمایا۔ اور مغیرہ بن شعبہ اور ابوسفیان بن حرب کو ان لوگوں کے ساتھ جا کر اس جنت خانے کے منہدم کرنے کا حکم دیا۔

اور ایک شرط ان لوگوں نے یہ بھی پیش کی تھی کہ نماز سے ہم کو معافی دی جائے اور ہم اپنے بتوں کو اپنے ہاتھ سے نہ توڑیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا خیر بتوں کو تمہیں اپنے ہاتھ سے توڑنے سے تو ہم معافی دیتے ہیں۔ مگر اس دین میں کچھ خیر نہیں ہے جس میں نماز نہ ہو اس سے ہم معافی نہیں دے سکتے۔

حضرت عثمان بن ابی العاص کی سرداری | راوی کہتا ہے جب آنحضرتؐ نے عہد نامہ ان کو لکھ دیا اور یہ مسلمان ہو گئے تو عثمان بن ابی العاص کو رسول کریمؐ نے ان کا سردار مقرر فرمایا حالانکہ عثمان ان سب میں نو عمر تھے۔ مگر ان کو علم دین اور قرآن شریف کے حاصل کرنے کا بڑا شوق تھا اور حاصل کر بھی لیا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس لڑکے کو میں علم دین کے حاصل کرنے اور قرآن کے سیکھنے میں بڑا حریص پاتا ہوں اسی سبب آپؐ نے ان کو سردار بنایا۔

ثقیف اور رمضان کے روزے | اسی وفد کے ایک شخص سے دعایت ہے۔ کہتے ہیں جب ہم مسلمان ہو گئے تو رمضان کے باقی مہینہ کے ہم نے

بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے اور بلالؓ افطار اور سحری کے وقت ہمارے لئے رسول اللہ کے ہاں سے کھانا لاکر ہم کو کھلاتے تھے

پس بلالؓ افطار کے وقت آتے اور ہم سے کہتے کہ روزہ کھول لو۔ ہم کہتے کہ ابھی تو سورج اچھی طرح غروب نہیں ہوا۔ بلالؓ کہتے میں آنحضرتؐ کو روزہ افطار کرا کے آیا ہوں اور بلال ایک نوالہ کھاتے لہذا ہم بھی افطار کرتے اور ایسے ہی سحری کے وقت جب حضرت بلالؓ آتے تو ہم کہتے کہ اب تو فجر طلوع ہو گئی۔

بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں کھاتے ہوئے چھوڑ کر آیا ہوں۔ پس ہم لوگ بھی اسی وقت سحری کھاتے۔ عثمان بن ابی العاص کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بنی ثقیف کا سردار بنا کر بھیجا تو فرمایا کہ اے عثمان نماز بہت مختصر پڑھایا کرنا۔ کیونکہ مقتدی لوٹے اور بیمار اور کاروباری لوگ بھی ہوتے ہیں۔

لہت کے بتکدے کا انہدام | ابن اسحاق کہتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو واپس ان کے شہر کی طرف نہضت کیا۔ تو ابوسفیان بن

حرب اور مغیرہ بن شعبہ کو بھی بت خانہ کے منہدم کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ جب یہ لوگ طائف میں پہنچے تو مغیرہ نے ابوسفیان سے کہا کہ تم آگے چلو۔ ابوسفیان نے انکار کیا آخر مغیرہ کدال لے کر بت خانہ پر چڑھے اور اُس کو ڈھانا شروع کیا اور مغیرہ کی قوم بنی معتبہ ان کے گرد آکر کھڑے ہو گئے تاکہ عروہ کی طرح سے بنی ثقیف ان کو تیر نہ ماریں۔ اور ابوسفیان ذی عرم میں جہاں ان کا مال تھا چلے گئے پھر آکر مغیرہ کے ساتھ بت خانہ کے منہدم کرنے میں شریک ہوئے بنی ثقیف کی عورتیں بت خانہ کو منہدم ہوتے ہوئے دیکھ کر دوقی اور چلاتی تھیں۔ مغیرہ نے تمام زور اور زونا جو اس بت خانہ میں تھا ابوسفیان کے پاس بھیج دیا۔

ابو یلیح اور قارب کا اسلام | جب عروہ کو بنی ثقیف نے شہید کیا ہے تو ابو یلیح بن عروہ اور قارب بن اسود عروہ کے بھتیجے یہ دونوں ثقیف

کے وفد کے آنے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے تھے اور عرض کیا تھا کہ ہم اب ثقیف سے کبھی نہ ملیں گے۔ آپ نے فرمایا تم جس سے چاہو محبت کرو۔ انہوں نے عرض کیا ہم کو خدا و رسول سے محبت کرتے ہیں اور انہی کو اپنا ولی بناتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ابوسفیان بھی تو تمہارے ماموں ہیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ ہاں! ہمارے ماموں ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغیرہ اور ابوسفیان کو بت خانہ کے منہدم کرنے کے لئے روانہ کیا تو ابو یلیح بن عروہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے باپ عروہ کے ذمہ قرض ہے اگر آپ حکم دیں تو اس بت خانہ کے مال سے وہ قرضہ ادا کر دیا جائے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی بات ہے۔

قارب بن اسود نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ میرے باپ اسود کے قرض کو بھی ادا کر دیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو مشرک مرا تھا۔ قارب نے عرض کیا یا رسول اللہ! مسلمانوں کے ساتھ سلوک کریں یعنی میرے ساتھ کیونکہ اب تو وہ قرض مجھ کو دینا ہے۔ اور میں ہی اُس کا دیندا ہوں۔ چنانچہ آنحضرت نے ابوسفیان کو حکم کیا کہ عروہ اور اسود کا قرض بت خانہ کے مال سے ادا کر دیا جائے۔ چنانچہ جب مغیرہ نے بت خانہ کا سب مال جمع کیا۔ تو ابوسفیان سے کہا آنحضرت نے تمہیں حکم فرمایا ہے کہ عروہ اور اسود کا قرض اس مال سے ادا

کر دو۔ ابوسفیان نے ان کے قرض ادا کر دیئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ثقیف کے ساتھ عہد نامے کا مضمون | یہ عہد نامہ ہے محمد نبی رسول کا خدا کی طرف

سے مومنوں کے لئے۔ یہاں کی گھاس اور لکڑی نہ کاٹی جائے اور نہ یہاں کے جانوروں کا
 شکار کیا جائے۔ اور جو شخص ایسا کرتا ہوا پایا جائے گا اس کے کوڑے لگیں گے اور کپڑے
 اتار لئے جائیں گے اور اگر اور زیادہ زیادتی کرے گا تب وہ گرفتار کر کے محمد رسول اللہ
 کی خدمت میں بھیجا جائے گا۔

یہ حکم محمد نبی رسول خدا کا ہے اور انہی کے حکم سے اس فرمان کو خالد بن سعید
 نے لکھا ہے۔ اس لئے ہر شخص پر لازم ہے کہ اس فرمان کے خلاف نہ کرے۔ ورنہ وہ اپنے نفس
 پر عذاب کرے گا۔ یہ حکم محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔



تفسیر سورہ برأت اور اعلان برأت

(۱)

پہلا حج ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور شوال اور ذیقعد مدینہ میں تشریف فرما رہے۔ پھر آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ذیقعد میں مسلمانوں کا امیر بنا کر حج کے لئے روانہ فرمایا۔ اور اسی وقت سورہ برأت اُس عہد کے شکستہ کرنے کے لئے نازل ہوئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکوں کے درمیان تھا کہ کوئی غادہ کعبہ میں آنے سے روکا نہ جائے اور نہ آئینہ خرم میں کوئی کسی سے خوف کرے۔ یہ عہد عام طور پر سب لوگوں سے تھا اور ہر قبیلہ سے اس عہد کی مدت مقرر تھی اور سورہ برأت میں اُن منافقوں کا بھی ذکر ہے جو غزوہ تبوک میں رسول اکرم کے ساتھ نہ گئے تھے۔ بعض کا ان میں سے نام بتایا گیا ہے اور بعض کا نام نہیں لیا گیا۔ چنانچہ فرمایا ہے ۱۔

سورہ برأت
بَدَا مِنَّا مَن مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَسُولِهِمُ إِنَّا الَّذِيْنَ تَحَاۡثِرُوْنَ الْمَشْرِكِيْنَ ؕ
قَسِيۡحُوۡا فِىۡ الْاَرْضِ اَتَبَعُوۡهُ اَقْصٰۤى وَاَعْلَمُوۡا اَنۡكُمۡ غَيْرُ مُتَّبِعِيۡنَ ۝۱
وَ اَنَّ اللّٰهَ مُخَيۡرُ الْكَافِرِيۡنَ ۝۲ وَ اِذَا مَنَ الْمُؤْمِنُوۡلِمْ اِلَى اللّٰهِ يَدۡتُمُ الْحٰجِجَ
اَزۡلَمُوۡا اَنَّ اللّٰهَ بَرِيۡءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيۡنَ وَ رَسُوْلُهُۥ فَاِنَّ تَبٰۤىَٔكُمْ فَبِهَوۡنٍ لَّكُمۡ وَ اِنۡ تَوَلَّيْتُمْ
فَاَعْلَمُوۡا اَنۡكُمۡ غَيْرُ مُتَّبِعِيۡنَ ۝۳ اَللّٰهُ وَ بَشِّرِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا اِنَّ عَذَابَ اِلٰهِيۡعُوۡدَ (۴۱:۲۱)

”بیزاری ہے خدا اور رسول سے اُن مشرکوں کی طرف جن سے تم نے عہد کیا۔ اس لئے اے مشرک تم کو احابت ہے کہ چار مہینہ تم زمین میں چلو پھرو اور تم جان لو کہ تم خدا کو عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ بیشک کافروں کو ذلیل کرنے والا ہے اور خدا اور رسول کی طرف سے حج اکبر کے روز اعلان ہے کہ خدا اور اُس کے رسول مشرکوں سے بیزار ہیں۔ لہذا اے مشرک! اگر تم توبہ کر کے مسلمان ہو گے تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور اگر تم دو گردانی کرو گے تو جان لو کہ تم اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے۔ اور اے رسول! تم کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری دو“

إِنَّ الَّذِينَ عَاهَدُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوا شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا
عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتُوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ الْوَطَنَ الَّذِي كَفَرُوا بِهِ فَعَبَا
الْمُتَّقِينَ فِي قُلُوبِهِمْ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي الْقُلُوبِ مَنَكُوتًا ۚ وَجَاءَ
الْمُؤْمِنُونَ وَخَضَعُوا وَلَهُمْ وَاعْظُمُوا الْكُفْرَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
فَاتَّبَعُوا وَآمَنُوا فَسَلَّوْا لَهُمْ وَالْأَنْزِلَافَ فَخَلَّوْا سَبِيلَهُمْ إِنَّ اللَّهَ

فَعَلُوهُ رَجِيْعًا ۝ (۹: ۴۰-۸)

ترجمہ:- مگر جن مشرکوں سے تم نے عہد کیا اور پھر ان مشرکوں نے تمہارے عہد میں کچھ خفی نہیں
کی اور نہ تمہارے دشمنوں کی تمہارے مقابلہ میں امداد کی۔ تو تم بھی ان کے عہد کو
جس مدت تک بندھا ہوا ہے پورا کرو۔ بے شک خدا پر ہیزگاروں کو دوست
نہ کہتا ہے۔ پھر جب حرام مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور ان
کو پکڑو اور قید کرو اور ہر ناکہ پر ان کی گھات میں بیٹھو۔ پھر اگر وہ توبہ کر کے
نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو قید سے ان کو چھوڑ دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ
بخشنے والا مہربان ہے۔“

وَأَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجُوْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَافَّةً ۚ ثُمَّ
لَمَّا بَلَغَ مَأْمَنَهُ دَعَا بِأَتَمِّ قَوْمٍ لَّا يَعْلَمُونَ ۚ كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ
عَهْدٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ ۚ إِنَّ الَّذِينَ عَاهَدُوا لَكُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
لَا يَحِلُّ لَهُمْ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ

يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝ (۱۰: ۸۰-۸)

ترجمہ:- اگر مشرکوں میں سے کوئی شخص تم سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دے دو تا کہ وہ
اللہ کا کلام سنے۔ پھر اس کو اس کی جائے امن میں پہنچا دو۔ یہ اس سبب سے کہ
وہ بے علم لوگ ہیں۔ مشرکوں کے لئے خدا و رسول کے پاس کیسے عہد ہو سکتا ہے
یسا وہ ان مشرکوں کے جن سے تم نے مہینہ حرام کے اندر عہد کیا۔ اس لئے جب
تک وہ تمہارے عہد پر قائم رہیں تم بھی قائم رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ
پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔“

كَيْفَ تَأْتِيهِمْ دُعَاؤُكَ عَلٰی كَدِّ يَدَيْهِمْ فَيَقْتُلُوْا فَيَكْفُرُوْا ۚ لَآ يَكُوْنُ يُوْثَقُوْا لَكُمْ

بِأَنفُسِهِمْ وَتَلَابَحَ قُلُوبُهُمْ وَأَلَكْرُهُمْ قَاسِقُونَ ۝ اِشْتَدُوا بِآيَاتِ اللَّهِ
 لَعْنًا قَلِيلًا قَصْدًا وَاعْتَنِ سَبِيلَهُ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ط لَا يُؤْمِنُونَ
 فِي مَوَدِّينَ إِنَّ وَلَا ذِمَّةَ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ط فَإِنْ
 كَانُوا لَا أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَأَتَتْهُمُ الْمَوْتُ فِي الْيَوْنِ وَتَفْعِلُ
 الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ: مشرکوں کے لئے کیسے عذاب ہو سکتا ہے۔ حالانکہ اگر وہ تم پر غالب ہوں تو تمہارے معاملے میں
 یہ قربت کو خیال نہ کریں گے نہ وفادار ہو۔ تم کو اپنی زبانانی باتوں سے خوش کرتے ہیں۔ حالانکہ
 اُن کے دل اُن باتوں کے خلاف ہیں جو وہ تم سے کہتے ہیں اور زیادہ تر اُن میں سے فاسق
 ہیں۔ آیات خداوندی کو انہوں نے تمہاری ہی قیمت پر فروخت کر دیا ہے۔ پھر اس کے راستے سے
 لوگوں کو روک دے۔ ہیں بُرے ہیں وہ اعمال جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ مومنوں کے متعلق یہ قربت
 کا خیال کرتے ہیں نہ وقاعدہ کا اور یہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں لیکن اگر یہ
 تمہارے نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ ہم آیتوں کو اہل علم کے لئے
 تفصیل وار بیان کرتے ہیں۔

اعلانِ برأت اور حضرت علیؓ

حضرت امام باقرؑ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ کے
 حج کے لئے جانے کے بعد سورۃ برأت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پر نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کیا کہ آپ ابوبکرؓ کو کھلم کھلا ہمیں کہ وہ لوگوں میں حج کے روز اس کا
 اعلان کر دیں۔ آپ نے فرمایا یہ کام میرے اہل بیت ہی میں سے ایک شخص کرے گا۔ پھر آپ
 نے حضرت علیؓ کو بلا کر فرمایا کہ تم باوجود حج میں قربانی کے روز جس وقت سب لوگ منیٰ میں جمع
 ہوں سورۃ برأت کے شروع کی آیات سب کو پڑھ کر سننا دو اور اعلان کرو کہ جنت میں کافر
 داخل نہ ہوگا اور آٹھ سال سے مشرک حج کو نہ آئے۔ اور نہ کوئی شخص برہنہ ہو کر کعبہ کا طواف
 کرے اور جس شخص کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد کسی مدت مقررہ تک ہے وہ
 عہد اس مدت تک برقرار ہے۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سانپنی پر جس کا نام غضباء
 تھا سوار ہو کر روانہ ہوئے اور راستہ ہی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے جاملے۔ جب
 حضرت ابوبکرؓ نے حضرت علیؓ کو دیکھا تو فرمایا کہ آپ امیر ہو کر آئے ہیں یا مامور ہو کر؟ حضرت علیؓ

کرے گا اور ذلیل کرے گا اور تم کو اُن پر غالب فرمائے گا اور مسلمانوں کے سینوں کو آرام دے گا اور اُن کے دلوں کے غمغموں کو مٹو کر فرمائے گا اور جس کو چاہے گا توبہ کی توفیق دے گا اور اللہ علم اور حکمت والا ہے۔“

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا اَنْ تَقَالِبَ الْعِلْمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَكَمَيِّدٌ خُذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَكَذٰلِكَ رَسُوْلُهُ وَكَذٰلِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيَجْزِيَ اللّٰهُ خَيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

ترجمہ: اے مسلمانو! کیا تم نے یہ سمجھا ہے کہ تم پر نبی چھوڑے جاؤ گے حالانکہ انہیں جانا خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو جنہوں نے برا خدا اور رسول اور مومنوں کے کسی کو ولی اور دوست نہیں بنایا اور اللہ تمہارے اعمال سے خبردار ہے۔“

پھر اللہ تعالیٰ نے قریش کے اس قول کی بابت ذکر فرمایا ہے جو وہ اپنی تعریف میں کہتے تھے کہ ہم اہل حرم ہیں۔ ہم حاجیوں کو کہانی نہ حرم کا پلاتے ہیں اور نیت اللہ کی تعمیر کرتے ہیں۔ پس ہم سے افضل کوئی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَآتٰى الزَّكٰوةَ وَكَذٰلِكَ يَخْفِضُ اللّٰهُ مَن يَشَآءُ ۚ وَلِلّٰهِ اَوَّلِيَّاتُ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنْ اٰمِنِيْنَ اَلْمُهَاجِرِيْنَ اَجْعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَهَيَاةَ النَّسْجِدِ الْحَرَامِ اِمْنًا ۚ وَاللّٰهُ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهِدِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ حَيَّةً ۝

”بے شک خدا کی مسجدیں وہ شخص تعمیر کرتا ہے جو خدا پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا ہے اور نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ پس امید ہے کہ یہی لوگ ہدایت پانے والے ہوں گے۔ اے مشرکین! کیا تم نے حاجیوں کے پانی پلانے اور مسجد حرام کے تعمیر کرنے کو اُس شخص کے برابر سمجھ لیا ہے جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان لایا ہے اور راہِ خدا میں اُس نے جہاد کیا ہے خدا کے نزدیک یہ برابر نہیں ہیں۔ ایمان لانے والے کا بڑا امتیاز ہے۔“

پھر اس کے آگے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے دشمنوں کا ذکر فرمایا ہے اور حنین کی جنگ میں مسلمانوں کے شکست کھانے اور پھر اپنی مدد اور نصرت کے نازل کرنے کا ذکر فرما کر فرمایا ہے :-

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا وَ إِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ شَاءَ الرَّحْمَنُ عَزِيزٌ ۝

ترجمہ۔ بے شک مشرکین ناپاک ہیں۔ لہذا اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ جائے پائیں اور اگر تم بے مسلمانو! مشرکوں کی آمد بند ہونے سے فقر و فاقہ کا غوت کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو عنقریب اپنے فضل سے اگر چاہے گا تو نیک کر دے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ علم و حکمت والا ہے ۝

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ ۚ هَٰؤُلَاءِ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ۝

ترجمہ۔ اے مسلمانو! ان لوگوں کو قتل کرو جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اور ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کی ہیں اور نہ حق کا دین رکھتے ہیں اہل کتاب میں سے یہاں تک کہ یہ ذلیل ہو کر جزیہ دینا قبول کریں ۝



تفسیر سورہ برأت (۲)

پھر اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے شر و فریب کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا :-
 اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْوَحٰبِيْنَ وَالزَّهٰبِيْنَ لَمَّا كُنُوْا اَمْوَالُ النَّاسِ بِالْكَآبِلِ
 وَيَعْبُدُوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَ
 لَا يُنْفِقُوْا لَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَبِيْرًا ۚ هٰذَا يَبْعَثُ اللّٰهُ

”یہودیوں کے بہت سے عالم اور زہد لوگوں کے مال حرام طریقہ سے کما رہے ہیں اور دغریب
 جاہل (لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستہ یعنی اسلام قبول کرنے سے روکتے ہیں اور جو لوگ
 سونے اور چاندی کو کاڑ کر رکھتے ہیں اور راہِ خدا میں خرچ نہیں کرتے ہیں اسے رسول
 اُن کو وہ دنیا کی عذاب کی خوشخبری دے گا“

پھر نسی کا ذکر فرمایا ہے جو اہل عرب نے ایک بدعت ایجاد کی تھی یعنی جو مہینے اللہ نے حرام
 مقرر کئے ہیں اُن کو وہ حلال کر کے اُن کے بدلہ اور مہینوں کو حرام کر لیتے تھے۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اَثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ
 السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حَرَامٌ ۚ اُولٰٓئِكَ اَتْلَوْهُا فِيْهِمْ اَلْفُسْخَرُ ۚ
 بیشک مہینوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے نزدیک بارہ ہے۔ کتابِ الٰہی میں جس دن سے کہ اُس نے
 آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ چار مہینے ان بارہ میں سے حرام ہیں۔ پس ان حرام مہینوں میں تم
 اپنے نفسوں پر ظلم نہ کرنا یعنی مشرکین کی طرح سے تم بھی اُن کو حلال کر لو گے

اَلَمْآ النَّسِيْۤ اَيَّٰدِيْ فِي الْكُفْرِ يَفْضُلُۤ بِهٖ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيُحِلُّوْهُ حَآمًا وَّ
 يُحَرِّمُوْهُ ۚ حَآمًا لِّمَآ لِيُوْا بِطُوْا عِدَّةً مَّا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُُّوْا مَآ حَرَّمَ اللّٰهُ ذٰلِكَ
 لَكُمْ سُوْءٌ اَعْمَالٍ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ ۚ

ترجمہ: بیشک نسی کا فعل کفر میں زیادتی ہے گمراہ کئے جاتے ہیں اس کے ساتھ کافر کہیں

يَتَّبِعُوا الْفَيْسَةَ مِنَ تَيْبٍ وَقَلْبُوا إِلَيْكَ أَلَمْ تَوْهَّ عَشِيَّاءَ الْحَقِّ وَظَهَرَ
أَمْرُ اللَّهِ وَهُدًى كَارِهُونَ ۝ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ اسْمُنِي فِي وَلَا تَفْتِنِي
أَنَا فِي الْفَيْسَةِ سَقَطُوا ۝

ترجمہ: اے مسلمانو! اگر یہ منافق تمہارے ساتھ جنگ میں جلتے ہیں تو زیادہ نہ کرتے تم کو گمراہی
اور گمراہی میں۔ اور دھڑکتے تمہارے درمیان جھل غری کے ساتھ اور ڈھونڈتے تمہارے
درمیان فتنہ اور فساد اور تم میں بہت سے لوگ اُن کے مغرب ہیں جو اُن کو خبریں پہنچاتے
ہیں اور خدا ظالموں کا علم رکھتا ہے ۝

اس سے پہلے منافقوں نے (احمد کی جنگ میں) فتنہ ڈھونڈا تھا اور تمہارے کاموں کو
پھیرنا چاہتا تھا یہاں تک کہ آگیا حق اور خدا کا حکم ظاہر ہوا۔ حالانکہ وہ اُس کے ظہور کو برا سمجھتے
ہیں اور اُن میں بعض وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم کو بیٹھ رہنے کی اجابت دو اور فتنہ میں نہ ڈالو۔
خبردار یہ لوگ فتنہ میں گمراہ ہیں۔

پھر یہی قصہ اس آیت تک بیان فرمایا ہے۔

لَوْ يَجِدُ قَوْمًا مَلَجَاءً أَوْ مَخْرَجًا أَوْ مَخْرَجًا لَوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْحَدُونَ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَدُّوا وَإِنْ لَمْ
يُعْطُوا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْتَعْجِلُونَ ۝

”اِن لوگوں کو اگر کوئی جائے پناہ مل جاتی یا کوئی غاری یا کوئی گس بیٹھنے کی درجہ مل جاتی تو
یہ ضرور نہ اٹھا کر چل دیتے اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو صدقات (تقسیم کرنے) کے
بارے میں آپ پر طعن کرتے ہیں۔ پھر اگر ان صدقات میں سے ان کی خواہش کے مطابق
انہیں مل جاتا ہے تو وہ راضی ہو جاتے ہیں اور اگر ان صدقات میں سے انہیں نہیں
ملتا تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں“

پھر اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ صدقات کن لوگوں کے لئے ہیں :-

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ
قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِيضِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً
مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

ترجمہ :- بے شک صدقوں کا مال فقروں، مسکینوں اور اُن کے وصول کرنے والوں اور سبیل

اور غلام کے آزاد کرنے اور قرضداروں اور راہ خدا میں جہاد کرنے والوں اور مسافروں کے لئے ہے، فرض ہے یہ خدا کا اور خدا علم والا حکمت والا ہے۔“
پھر منافقوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا اور تکلیف پہنچانے کا بھی ذکر فرمایا ہے :-

وَمِنْهُمْ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ ذُنَّ قُلْ أَذَنْ نَحْمَدُكَ وَلَكُمْ يَوْمَئِذٍ مَالٌ وَنُفُوسٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

ترجمہ :- اور بعض منافق وہ ہیں جو نبی کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ کانٹے والے ہے جو کچھ کہو سن لیتا ہے۔ کہہ دو کہ کانٹے والا بہتر ہے تمہارے لئے ایمان رکھتا ہے۔ اللہ کے ساتھ، اور سچ باتا ہے مومنوں کی بات اور وہ نبی رحمت ہے ایمان والوں کے لئے تم میں سے اور جو لوگ رسول اللہ کو تکلیف پہنچاتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔“
يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُفًّا لِّيَُؤْذَوْكُمْ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُؤْذَوْكَ لَأَنَّكَ كَاذِبٌ كَرِيمٌ ۝

ترجمہ :- تمہارے سامنے خدا کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم کو رافضی کریں اور خدا اور رسول اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ یہ لوگ ان کو رافضی کریں اگر یہ مومن ہیں۔“
وَلَكِنَّ سَاءَ لَكُمْ لَئِيْلُوْنَ اَلَمْآ لَكُمْ تَخْتَوْنَ وَتَلْعَبُ قُلْ اِيَّا اللّٰهَ وَاِيَّا رَسُوْلَهٗ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُوْنَ ۝
”اگر تم ان سے پوچھو تو یہ کہیں گے کہ ہم باتیں کرتے اور کھیلتے تھے کہہ دو کیا خدا اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ تم ہنسی کرتے ہو۔“

یہ بات ودیعہ بن ثابت عوفی نے کسی مقلیٰ سے کہی تھی۔ پھر اس کے آگے فرمایا ہے :-
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَا وَهَمَ جَهَنَّمُ فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝

اے نبی تم کفار اور منافقین پر جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور برا ٹھکانا ہے۔“

جلسہ بن سید بن صامت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بے ادبی کی تھی۔ عیبر بن

سور نے اُس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچائی۔ حضور نے مجلس کو بلا کر دریافت کیا۔ مجلس نے صاف انکار کر دیا کہ میں نے کچھ نہیں کہا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔ یَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا اِلَّا جُلًّا لِّیْهِ اِنَّ اِسَکَ بَعْدَ تَوْبَةٍ کِیْ اَوْرَکَیْے مُسْلِمَانِ ہُوئے۔

وَمِنْهُمْ مَنْ هَآ هَآ اِنَّ اَنَا مِنَ الْقَلِيلِ لَنَعْتَدَنَّكَ وَ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ۝

اور بعض ان میں سے وہ شخص ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ اگر اللہ اپنے فضل سے ہم کو دے گا تو ہم صدقہ دیں گے اور نیکیوں میں سے ہو جائیں گے۔

یہ ثعلب بن حاطب اور معتب بن قشیر بنی عمرو بن عوف سے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطْعُوْنَ مِنْ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْقَدِّ قَامِيْ وَالَّذِيْنَ لَوْ عَجَلْنَا اَوْ جَعَلْنَا مِنْهُمْ فَرَقًا فَسَيَكْفُرُوْنَ عَنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

وہ منافق جو عیب کرتے ہیں دل سے راہ خدا میں صدقہ دینے والے مومنوں یعنی عبدالمطلب اور عام کو کہتے ہیں کہ انہوں نے مال برباد کر دیا اور عیب کرتے ہیں ان مومنوں کو جو نہیں پاتے ہیں گناہی مشقت کا پیدا کیا ہوا اور جیسے ابوخیل (پس استہزاء کرتے ہیں منافق اُن سے استہزاء کرتے گاند اُن سے اُنہوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

منافقین کا استہزاء | یہ واقعہ اس طرح ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ تبوک کے لئے لوگوں کو صدقہ دینے کی فرغیت دلائی۔ تو

عبدالرحمن بن عوف نے چار ہزار دھرم دیئے اور عامر بن عدی نے سو دھرم کھجوریں لاکر ڈھیر کر دیں۔ منافقوں نے ان کی اس فراخ دلی کو دیکھ کر کہا کہ یہ حد تک ان لوگوں نے دیا اور مکہ کے لئے دیا ہے۔ اور ابوخیل نے جو ایک غریب آدمی تھے ایک صاع کھجوریں لاکر اُس ڈھیر میں ڈال دیں۔ منافق اُس کو دیکھ کر بہت ہنسے اور کہنے لگے ایسی دواسی کھجوروں کی خدا کو کیا ضرورت ہے؟ اُسے ان کی کچھ پرواہ نہیں ہے اور ایک منافق نے دوسرے کی طرف آنکھ سے اشارہ کر کے ہنسنے لگا۔

پھر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک کی طرف جانے کو تیار ہوئے تو منافقوں نے مسلمانوں کو بہکانا شروع کیا کہ اس گرمی کے موسم میں جا کر کیا کرو گے۔

وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ذَلِكَ
یعنی منافق کہتے ہیں کہ گرمی میں نہ جاؤ اے رسول کہہ دو کہ جہنم کی آگ بڑی سخت گرم ہے اگر وہ
سمجھ رکھتے ہیں۔

عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ | حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ کہتے ہیں جب
عبداللہ بن ابی بن سلول مرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو اُس کے جنازہ کی نماز پڑھانے بلایا گیا۔ آپ تشریف لے گئے اور جب آپ نماز کے لئے
کھڑے ہوئے تو میں آپ کے سامنے آکر کھڑا ہوا۔ اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ
اس دشمن محمد عبداللہ بن ابی بن سلول کی نماز پڑھا رہے ہیں۔ میں نے فلاں روز یہ کہا تھا اور
فلاں روز یہ کہا تھا سارے واقعات میں اُس کے بیان کرنے لگا اور حضور تیشم فرما رہے تھے۔
آخر جب میں نے بہت کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر تم ہٹ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ
نے منافقوں کے لئے (مُجھ کو اختیار دیا ہے۔ چنانچہ اُس نے فرمایا ہمارا استغفر لہُمَا اَوْ
لَا تَسْتَغْفِر لہُمَا اِنْ تَسْتَغْفِر لہُمَا سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لہُمَا یعنی اے رسول
تم جاہے منافقوں کے لئے مغفرت کی دعا کرو یا نہ کرو۔ اگر تم ان کے لئے ستر مرتبہ بھی مغفرت
کی دعا کرو گے پھر بھی ہرگز خدا ان کو نہ بخشے گا۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عمر! اگر مجھ کو معلوم ہو جائے کہ ستر مرتبہ
سے زیادہ دعائے مغفرت کرنے سے خدا اُن کو بخش دے گا تو میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ
اُن کے لئے مغفرت کی دعا کروں۔

عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر رسول کریم نے اُس کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور قبر پر تشریف
لے گئے۔ اور مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی اُس جُبرأت اور دلییری کرنے سے
تعجب تھا۔ پھر حضور ہی ہی دیر گزری تھی کہ یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں :-

وَلَوْ تَصَلَ عَلٰی اَحَدٍ يَّمُتُ مَا تَاٰ اَبَاؤُا وَلَا تَعْتَدُ عَلٰی قَبْرِ اَبَاہُ
کَفَرٌ وَّ بِاللّٰہِ وَرَسُولِہِ وَاَمَّا اُوَاہُہُ فَاِیْقُوْنَ ؕ

”اے رسول! تم بن منافقوں میں سے کسی کے جنازہ کی نماز نہ پڑھاؤ۔ اُس کی قبر پر کھڑے
ہو بیٹھ ان لوگوں نے خدا اور اُس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور ناسخ مرے ہیں“
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی منافق کے جنازہ

پر تشریف نہیں لے گئے اور نہ کسی کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔

اس کے اگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَإِذْ أَنْزَلْتُ سُورَةَ أَنَا يُحْيُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذِنَكَ
أُولُو الطُّوْلِ مِنْهُمْ ۖ

اور جب کوئی سورت اس معنوں کی نازل کی جاتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کیساتھ
ہو کر جہاد کرو تو منافقوں میں سے مال و دولت والے تم سے بیٹھ رہنے کی اجازت
مانگتے ہیں۔

لَكِنَّ الرُّسُولَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَأُولَئِكَ
هُمْ الْخَيْرَاتُ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۖ أَخَذَ اللَّهُ
لَهُمْ حَبَشَاتٍ تَجْرِعُ مِنْ تَحْتِهَا أَلْهَمَهَا تَالِيَةً فَيَنْهَارُ
فَالِ الْغُورِ الْعَظِيمِ ۖ

لیکن رسول نے اور اُن لوگوں نے جو اُن کے ساتھ ایمان لائے ہیں۔ راہِ خدا میں اپنی
جانوں اور مالوں کے ساتھ جہاد کیا اور انہی لوگوں کے واسطے نیکیاں ہیں دونوں جہان
کی اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں خدا نے ان کے لئے جنتیں تیار کی ہیں جو
بچے نہیں جیتی ہیں یہ لوگ اُن میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

وَجَاءَ الْمُعَذِّبُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ
كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۖ - آخر قسط ہم

اور آئے وہیں ہونے کے وقت عرب کے دہقان لوگ تاکہ اُن کے لئے اجازت دی جائے
اور بیٹھ رہے وہ لوگ جنہوں نے خدا اور رسول سے مجھوت بولا تھا۔

مُخْلِصٌ مَعْدُورِينَ اور معذوروں بنی خدا میں سے چند لوگ تھے جن میں سے ایک خفایہ
بن ایام بن رخصہ تھے۔ اس کے اگے اُن لوگوں کا بیان فرمایا ہے جو
سواری نہ ملنے کے سبب سے جہاد میں نہ جاسکتے تھے۔ جن کا قصہ اوپر بیان ہو چکا ہے :

وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا اتَّوَلَّوْا لَمْ يُحْمَلْهُمْ قُلْتُ مَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ اتَّوَلَّوْا
وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَرَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ ۖ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ
يَلْتَمِزُونَ لَهُمُ الْمُخَيَّاتُ رَهْوَ إِيَّائِهِمْ لِيُكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ
لَا يَفْقَهُونَ ۖ

”اور نہیں ہے گناہ اُن لوگوں پر جو اے رسول! تمہارے پاس سواری مانگنے کو آئے تم نے اُن سے کہا میرے پاس سواری نہیں ہے جس پر میں تم کو سوار کروں۔ وہ روتے ہوئے اس غم سے اُسٹے چلے گئے کہ خرچ کرنے کو کچھ نہ پاتے تھے۔ بیشک گناہ اُن لوگوں پر ہے جو تم سے بیٹھ رہنے کی اجازت مانگے ہیں حالانکہ وہ غنی ہیں راضی ہیں وہ اس بات سے کہ وہ عورتوں کی طرح ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔ لہذا وہ نہیں جانتے“

پھر ان منافقوں کے مسلمانوں کے سامنے قیاس کمانے اور عذر پیش کرنے کا ذکر فرمایا ہے کہ تم ان کی طرف سے تمہرے پھر لو۔ اور اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ (ان) فاسقوں سے راضی نہ ہوگا۔

پھر دہقانوں اور اُن کے منافقوں کا ذکر فرمایا ہے :-
 وَمِنَ الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرًا مَّآ وَيَتَوَبُّنَ بَلْكَأَلَدَٰوٍثٍ
 عَلَيْهِمْ دَٰرُ الْحِزَابِ السَّوِيَّةُ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝
 ”عرب کے دہقانوں میں بعض وہ لوگ ہیں کہ جو کچھ وہ ما و خدا میں خرچ کرتے ہیں اُس کو قرعہ شمار کہتے ہیں اور تمہارے ساتھ زمانہ کی گردشوں کا انتظار کرتے ہیں اسی پر بُری گردش ہے اور اللہ سننے والا علم والا ہے“

پھر ان اعراب کا ذکر فرمایا ہے جو خالص اور پکے مسلمان تھے۔
 وَمِنَ الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ
 قَرْمًا بَٰتٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَ الْوَسْوَٰةَ الرَّسُوْلَ اِنَّ اِلَيْهَا قَرْبَتُهُمْ ۝
 ”وہ اور عرب کے دہقانوں میں سے بعض لوگ وہ ہیں جو خدا اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچ کرتے ہیں اُس کو خدا کی نزدیکی اور رسول کی دعا کا سبب سمجھتے ہیں خبردار بیشک یہ خرچ کرنا اُن کے لئے قربت کا باعث ہے“

پھر ان مہاجرین اور انصار کا ذکر فرمایا ہے جنہوں نے سب سے پہلے اسلام کا اختیار کرنے میں سبقت لی اور اُن کی فضیلت اور ثواب کا ذکر فرمایا کہ اُن کے تابعین کی فضیلت کا بھی ذکر کیا ہے۔ جنہوں نے احسان اور نیکی کے ساتھ ان کا اتباع کیا۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ خدا اُن سے راضی ہوا۔ اور وہ خدا سے راضی ہوئے۔

پھر فرمایا ہے :-

وَمِمَّنْ حَاكُمُ مَنَ الْأَعْرَابِ كُنَّا فُتُونًا ۚ وَمِنَ أَهْلِ الْمَدْيَنَةِ مَوْدُوا
عَلَى الْبَغَايِ ط

دو یعنی تمہارے اندر گرد و جوارب رہتے ہیں ان میں سے بعض منافق ہیں اور بعض مدینہ کے
رہنے والوں میں سے بھی نفاق پھاڑے ہوئے ہیں ۛ

سَلَعَتْ بَهُمْ مَرَّتَيْنِ لَعْنَتُ يَوْمَ الدِّينِ ۚ وَالْأَعْرَابُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ط

”عنقریب ہم ان کو دوسرے عذاب کریں گے۔ ایک عذاب یہ جس کے اندر دنیا میں گرفتار ہیں
یعنی اسلام کی ترقی کو دیکھ کر مرے جاتے ہیں اور دوسرا عذاب قبر کا ہے۔ پھر ان دونوں ہی
عذابوں کے بعد بڑے عظیم الشان عذاب ہیں جو دوزخ کا ہے یہ منافق گرفتار کئے جائیں گے۔
وَالْآخِرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرًا سَيِّئًا عَسَى
اللَّهُ أَن تَنُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ط

(۹ : ۱۰۲)

”اور دوسرے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور اچھے اور
بُرائے دونوں طرح کے عمل کئے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی توبہ قبول فرمائے بیشک
خدا بخشنے والا مہربان ہے ۛ

هَذَا مِن أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَبَهَّاءُ تَزَكِّيهِمْ وَصَلَّ عَلَيْهِمْ
إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ ط

”اسے رسول! تم ان کے مالوں میں سے صدقہ لے کر اُس کے ساتھ ان کو پاک اور پاکیزہ
کرو۔ بیشک تمہاری دعا اُن کے لئے سکون کا باعث ہے ۛ

وَالْآخِرُونَ مَرَجَوْتِ رِءُوسًا بَلْبًا ۚ مَا يُعَذِّبُهُمْ ۚ وَ إِنَّمَا
يَتَنُوبُ عَلَيْهِمْ ط

”اور دوسرے پیچھے رہنے والوں میں سے وہ لوگ ہیں جنہیں حکیم الہی کے صدور
کے لئے مہلت دی گئی ہے یا اُن کو عذاب کرے یا اُن کی توبہ قبول فرمائے ۛ
پھر اس کے آگے مسجدِ حرام کا ذکر فرمایا ہے ۔

پھر فرماتا ہے :-

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِآتٍ لَّهُمْ
الْجَنَّةَ يَفْعَلُونَ فِي سَبِيلِهِ قِيْلُوا وَتُكْفَلُونَ وَهَذَا عَلَيْهِ حَقٌّ فِي
الْتَّوَارِثِ وَالْوَصِيَّةِ وَالْقَرَابَةِ قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِيُغْنِيَكُمْ اللَّهُ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

”بے شک خدا نے مومنوں سے ان کے جان و مال کو خرید لیا ہے بالغرض اس کے کہ ان
کے لئے جنت ہے راہِ خدا میں لڑتے ہیں۔ پس قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے ہیں۔ یہ دوسرا
نصاب پر پورا کرنا حق اور لازمی ہے۔ خودات اور انجیل اور قرآن میں، اس لئے اسے مسلمانوں
تم اپنی اس بیع کے ساتھ خوش ہو جو خدا نے تم سے کی ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔“
ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں سودہ برأت کو لوگ
مبغضہ کہتے تھے۔ کیونکہ اس سخت سنے لوگوں کے پوشیدہ حالات ظاہر کر دیئے تھے۔
راوی کہتا ہے غزوہ تبوک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری غزوہ تھا جس
میں آپ بذاتِ خود تشریف لے گئے تھے۔



سورہ اور اُس کے واقعات

سورہ فتح کا نزول ابن اسحاق کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کی فتح اور تبوک کے غزوہ سے فارغ ہوئے اور بنی ثقیف نے بھی اسلام قبول کر لیا تو پھر چاروں طرف سے قبائل عرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت اور اسلام سے مشرف ہونے لگے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں اصل میں تمام قبائل عرب اسلام لانے میں قریش کے منتظر تھے کہ وہیں قریش اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔ کیونکہ قریش تمام عرب کے ہادی اور پیشوا سمجھے جاتے تھے اور تمام عرب ان کی نسبت کے سبب سے بیت اللہ کی خدمت اور حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام کی اولاد ہونے کی نسبت سے از حد تعظیم و تکریم کرتے تھے اور قریش کی رسول اللہ سے مخالفت کے سبب سے ہی تمام قبائل عرب قبول اسلام سے خاموش تھے۔ جب مکہ فتح ہو گیا اور قریش کا فہم اور مخالفت اسلام نے توڑ دیا تو سب عرب سمجھ گئے کہ ہم کسی طرح رسول اللہ کی مخالفت نہیں کر سکتے۔ پس سب کے سب گروہ کے گروہ اور فوجیں کی فوجیں اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہوئے لگے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے :-

وَاجَاءَ تَقَرُّمًا لِلَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ

أَفْوَاجًا قَسْبًا بَعْدَ رَيْكَ وَاسْتَعْفِفَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا تَوَّابًا

”جبکہ آگئی مدد اللہ کی طرف اور فتح اور دیکھا تم نے لوگوں کو کہ داخل ہوتے ہیں اللہ کے دین میں فوجیں

کی فوجیں پس اپنے رب کی حمد و تسبیح کرو اور اُس سے معاف ہو کر واپس آؤ تو قبول کرنے والا ہے“

بنی تمیم کا وفد منجملہ اور وفدوں کے بنی تمیم کا وفد بھی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور اشراؤ بنی تمیم سے یہ لوگ اس وفد میں تھے عطار بن حاجب بن زرارہ

بن مکس تمیمی۔ یہ وہ شخص ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ بن ابی سفیان کا بھائی بنایا تھا اور اسی طرح آپ نے اپنے اصحاب مہاجرین میں عقدا غوث قائم کیا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے درمیان اور حضرت عثمانؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ میں اور طلحہؓ بن عبید اللہ اور زبیرؓ بن عوامؓ میں اور ابوذرؓ غفاری اور مقدادؓ بن عمرو ہرانی میں اور معاویہ بن ابی سفیان اور حنات بن یزید مجاشعی میں حنات بن یزید نے معاویہ کی خلافت کے زمانے میں ان کے پاس انتقال کیا۔ اور اس اخوت کے سبب سے معاویہ نے تمام مال حنات کا وارث ہونے کے سبب اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اسی سبب سے فردوق شاعر نے اپنے ایک قصیدہ میں معاویہ کی بھوکی ہے۔

وفد کے ارکان | اور قیس بن عاصم۔

ابن ہشام کہتے ہیں عطار بن حاجب بنی تمیم کی شاخ بنی دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید بن منات بن تمیم میں سے تھے اور اقرع بن حابس بنی مالک بن دارم بن مالک میں سے تھے اور حنات بن یزید بھی بنی دارم بن مالک میں سے تھے اور زہقان بن بدر بنی یہلم بن عوف بن کعب بن سعد بن زید منات بن تمیم میں سے تھے۔ اور عمرو بن اہثم بنی منقر بن عبید بن حرث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید منات بن تمیم میں سے تھے۔ اور قیس بن عاصم بھی بنی منقر بن عبید میں سے تھے۔

اور ان لوگوں کے ساتھ عبید بن حصن فرزدی بھی تھے اور عبید بن حصن اور اقرع بن حابس فتح مکہ اور یثرب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔

بنی تمیم کی مفاخرت | جب یہ لوگ مسجد میں داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمہ میں تشریف لے رکھتے تھے۔ ان لوگوں نے آوازیں دینی شروع کیں کہ اے محمدؐ باہر آؤ۔ ہم تم سے مفاخرت کرنے آئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے پیچھنے اور آوازیں دینے سے تکلیف ہوئی۔ مگر اسی وقت باہر تشریف لائے۔ انہوں نے عرض کیا ہمارے خطیب کو آپؐ حکم دیں کہ وہ ہمارے فخر کا خطبہ بیان کرے آپؐ نے فرمایا میں نے اجازت دی۔ تمہارا خطیب کہے کیا کہتا ہے۔ چنانچہ عطار بن حاجب کھڑا ہوا اور نہایت فصاحت سے اُس نے یہ خطبہ پڑھا۔

عطار کی تقریر | اُس خدا کو تعریف ہے جس کا ہم پر بہت بڑا فضل و احسان ہے اور وہی

تعریف کے لائق ہے جس نے ہم کو بادشاہ بنایا اور بڑی مال و دولت عنایت کی جس کو ہم نیک کاموں میں خرچ کرتے ہیں اور تمام مشرقی عرب میں ہم کو اُس نے سب سے زیادہ باعزت کیا ہے اور تعداد و شمار میں بھی ہم سے زیادہ ہیں۔ کل نوع انسان میں ایسا کون ہے جو ہماری ہم مری کا دعویٰ کر سکے۔ کیا ہم سب کے سردار نہیں ہیں اور سب سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتے ہیں۔ اگر کسی کو ہمارے سامنے اپنا خضر ظاہر کرنا ہے تو جیسے فضائل ہم نے اپنے بیان کئے ہیں وہ بھی ظاہر کرے اور ہم نے نہایت مختصر بیان کیا ہے۔ اگر ہم چاہیں تو بہت کچھ بیان کر سکتے ہیں۔ مگر ہم کو اپنے مناقب اور اپنی نعمتوں کے بیان کرنے سے جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو دی ہیں شرم آتی ہے۔ لہذا ہم کہتے ہیں کہ جس کو دعویٰ ہو وہ بھی ہمارے سامنے اپنے بھانجے بیان کرے اور لازم ہے کہ جو فضائل وہ بیان کرے وہ ہمارے فضائل سے افضل ہوں۔

ثابت بن قیس کی جوابی تقریر
 اداوی کہتا ہے بنی تمیم کے اس خطبہ کو سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس بن ثمالس سے فرمایا کہ تم کھڑے ہو کر اس کے خطبہ کا جواب دو۔ ثابت کھڑے ہوئے اور یہ خطبہ پڑھا:-

اُس خدا کو حمد و ثناء مزا دار ہے جس نے آسمان و زمین کو پیدا کر کے اپنا حکم اُن کے اندر جاری کیا اور اُس کا علم کل اشیاء کو احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر بات اُسی کے فضل پر موقوف ہے۔ پھر اُسی کی قدرت کا یہ کرشمہ ہے کہ اُس نے ہم کو زمین کا مالک اور بادشاہ بنایا اور اپنی کل مخلوق میں اپنے بنی کو برگزیدہ کیا جو تمام خلقت میں اندرونے نسب بزرگ اور اندرونے حسب افضل اور صدق گفتار اور حسن کردار سے آراستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو تمام عالم میں سے مخصوص کر کے اپنی مخلوق پر امین کیا۔ پھر ان رسول نے لوگوں کو ایمان کی دعوت دی۔ مہاجرین جو رسول کے اقرباء اور ذی رحم اور حسب و نسب میں سب سے بہتر اور عسین صورت اور حسن میرت سے آراستہ تھے۔ سب سے پہلے اس دعوت کے مطیع ہوئے اور خدا و رسول کے حکم کو قبول کیا۔ پھر ہم انصار نے اس دعوت کے قبول کرنے میں سبقت کی۔ لہذا ہم اللہ کے انصار اور اُس کے رسول کے وزیر ہیں۔ تمام کفار و مشرکین کو ہم قتل کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ خدا و رسول کے ساتھ ایمان لائیں۔ پس جو اُن میں سے ایمان لائے گا وہ ہم سے اپنے جان و مال کو محفوظ رکھنا

اور جو انکار کرے گا ہم ہمیشہ اُس پر جہاد کریں گے اور اُس کا قتل کرنا ہم پر بہت آسان ہوگا۔ اب میں اپنی گفتگو ختم کرتا ہوں اور اپنے اور تمہارے لئے اللہ سے بخشش کی دعا کرتا ہوں اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لئے بھی، اور تم پر سلام ہو۔

ذہبِ بقیان کے اشعار اور حسان کا جواب | راوی کتاب ہے اس کے بعد بنی تمیم کے وفد میں سے ذہبِ بقیان بن ہذیل نے کہلے ہو کر اپنی قوم کی تعریف اور تعریفیں ایک نظم پڑھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت کو جو اُس وقت وہاں موجود نہ تھے بلوایا۔ جب حسان آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کے اشعار کا جواب دو۔ حسان نے فی البدیہہ اسلام اور مسلمانوں کے فخر اور تعریف میں بہت سے اشعار پڑھے۔ جس کو سن کر اقرع بن حابس تمیمی نے کہا کہ قسم ہے میرے باپ کی! ان کا خطیب میرے خطیب سے بڑھ کر اور ان کا شاعر ہمارے شاعر سے افضل و بہتر ہے۔ اور ان کی آوازیں ہماری آوازوں سے زیادہ شیریں ہیں۔

پھر اس مفاخرہ اور مشاعرہ کے بعد یہ سب لوگ مسلمان ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کچھ انعام و اکرام سے ان کو سرفراز فرمایا۔ ان میں ایک لڑکا مروان، ابیہم نام تھا اُس کو یہ اپنے شکامنے میں چھوڑ آئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کو بھی وہی انعام دیا جو ان کو دیا تھا۔ بنی تمیم کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے :
 إِنَّ الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ فَإِنْ كُنُوا هَٰؤُلَاءِ لَمْ يَخَفُوا فَاغْلِبْهُمْ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ
 ”یعنی اسے رسول! جو لوگ تم کو مجبوروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں اگر ان میں سے عقل نہیں رکھتے۔“

وفد بنی عامر | راوی کتاب ہے بنی عامر کے وفد میں یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عامر بن طفیل اور ابیہد بن قیس بن جزم بن خالد بن جعفر اور جبار بن سہمی بن مالک بن جعفر یہ تینوں شخص بنی عامر کے سردار اور اول درجہ کے شیاطین تھے اور عامر بن طفیل اس وفد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ ہمدی کے لڑاؤ سے آیا تھا۔ لوگ اس سے کہتے تھے کہ اے عامر سب آدمی مسلمان ہو گئے ہیں تو بھی اسلام قبول کر لے۔ اُس نے کہا واللہ! میں نے قسم کھائی تھی کہ میں اس بات کی کوشش ہمیشہ کرتا رہوں گا کہ تمام عرب میرے مطیع ہوں۔ پھر اب میں اس شخص کا کیسے مطیع ہو سکتا ہوں۔ پھر عامر نے

ادبد سے کہا کہ جب ہم محمد کے پاس پہنچیں گے تو میں اُن کو باتوں میں مشغول کر لوں گا۔ تو اُن پر تلوار کا وارہ کر دینا۔ پس جب یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ عامر بن طفیل نے کہا اے محمد! مجھ سے خلوت میں کچھ باتیں کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو پہلے خدا و رسول پر ایمان لا۔

پھر اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باتوں میں لگایا اور ادبد کی طرف دیکھنا شروع کیا تاکہ جس بات کا اُس کو حکم دیا تھا اُس کو وہ پورا کرے مگر ادبد خاموش کھڑا رہا۔ جب عامر نے دیکھا کہ ادبد کچھ نہیں کرتا تو غصہ میں وہاں سے کھڑا ہوا اور آنحضرتؐ سے کہنے لگا کہ قسم ہے خدا کی سواہوں اور پیہلوں سے تمہارے مقابلہ پر نہ میں کو مجروحوں گا۔ آپؐ نے دعا کی اے خدا! تو میری طرف سے عامر بن طفیل کو کافی ہو۔ جب عامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے باہر نکلا تو ادبد پر بہت غصا ہوا کہ تو نے محمدؐ کو قتل کیوں نہ کیا۔ ادبد نے کہا تو ناحق نادم ہو رہا ہے۔ جب میں نے یہ ارادہ کیا ہجرت کرے اور کوئی ٹھکانہ نہ دیا تو پھر کیا میں تجھ کو قتل کرتا۔

عامر اور ادبد کی ہلاکت راوی کہتا ہے چہرہ لوگ اپنے شہروں کو واپس ہوئے اور اسے اسی میں عامر بن طفیل مرض طاعون میں گرفتار ہوا۔ اس کی گردن میں ایک ٹٹھلی پیدا ہوئی اور بنی سلول میں سے ایک عورت کے گھر میں مری گیا۔ دونوں ساتھی اس کے اس کو دفن کر کے آگے روانہ ہوئے۔ جب اپنے شہر میں پہنچے تو قوم نے ادبد سے پوچھا کہ کہو کیا خبر لاتے؟ ادبد نے کہا کچھ بھی نہیں۔ خدا کی قسم! ہم کو ایسی چیز کی عبادت کی طرف بلایا کہ اگر وہ میرے پاس اب ہوتا تو میں اُس کے تیرا ماتا اور قتل کر دیتا۔ پھر اس کے ایک یا دو دن کے بعد ادبد اپنے اوٹ کو لے کر کہیں جا رہا تھا کہ یکایک بجلی گری اور اُس نے اُس کو مع اونٹ کے ہلا دیا۔ یہ ادبد بن قیس بعید بن یحییٰ کا ماں شریک بھائی تھا۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں عامر بن طفیل اور ادبد کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے:- **اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَخْتَارُ** اُنہی سے مَا كُنْهَ مِنْ ذَوْنِهٖ مِنَ قَالِ ۝۱۱ **هٰكُمُ اٰلِیٰتِ** میں متعقبات سے وہ فرشتے ہیں جو حکم الہی سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کرتے ہیں۔ پھر اس آیت میں ادبد کے ہلاک ہونے کا ذکر فرمایا ہے **وَيُؤَيِّسُ الْقَوَاعِقَ فَيُعْثِبُ بِمَا تَمْنٰی** یعنی جس پر چاہتا ہے بھلی گماتا ہے۔ (جیسے اس وقت ادبد پر گمائی)۔

بنی سعد بن بکر کا وفد | ابن اسحاق کہتے ہیں بنی سعد بن بکر نے اپنی قوم سے ایک شخص منام بن ثعلبہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا۔

ابن عباس کہتے ہیں جب منام بن ثعلبہ مدینہ میں آئے تو اپنے اونٹ کو مسجد کے دروازہ پر بٹھا کر اندر داخل ہوئے اور آنحضرتؐ اُس وقت صحنہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ منام نے آکر پوچھا تم لوگوں میں عبدالمطلب کے فرزند کون صاحب ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ہوں۔ منام نے کہا کیا آپ ہی محمدؐ ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں! منام نے کہا میں آپ سے چند سوال کرنا چاہتا ہوں اور وہ سوال بھی سخت ہیں۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں دُعا کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ناراض نہ ہوں گا۔ تم کو جو کچھ دریافت کرنا ہے کرو۔ منام نے کہا میں آپ کو آپ کے خدا کی ادا ان لوگوں کی جو آپ سے پہلے تھے اور آپ کے بعد ہوں گے قسم دیتا ہوں اور سوال کرتا ہوں کہ کیا خدا نے آپ کو رسول بنا کر ہمارے طرف بھیجا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں منام نے پھر اُسی طرح قسم دے کر سوال کیا کہ کیا خدا نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ ہم ان پانچوں نمازوں کو پڑھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

غرضیکہ اسی طرح منام نے تمام ارکان اسلام رکوع اور سج اور روزہ وغیرہ کی نسبت سوالات کئے اور ہر سوال کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح قسم دیتے تھے جس طرح کہ پہلی مرتبہ دی تھی۔ یہاں تک کہ جب منام ان سب سوالوں سے قانع ہوئے تو کہا۔
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ۔

جس فرائض کا آپؐ نے حکم فرمایا ہے ان کو میں ادا کروں گا اور جن باتوں سے آپؐ نے منع کیا ہے ان سے باز رہوں گا اور ان میں سے کچھ کم یا زیادہ نہ کروں گا۔ پھر یہ رسول اللہ کے پاس سے رخصت ہو کر اپنے اونٹ کی طرف آئے۔ منام کے بال بڑے بڑے تھے اور ان کی آنہوں نے دو زلفیں بنا رکھی تھیں جب یہ رخصت ہوئے تو آپؐ نے فرمایا۔ اگر زلفوں والے نے یہ بات سچ کہی ہے تو جنت میں داخل ہوگا۔

راوی کہتا ہے منام اپنے اونٹ کی رستی کھول کر اُس پر سوار ہوئے اور اپنی قوم کے پاس آئے۔ ساری قوم ان کے پاس جمع ہوئی۔ پس پہلی بات جو انہوں نے کہی وہ یہ تھی کہ اے

قوم لات اور عزی باطل ہو گئے۔

قوم نے کہا خبردار اے منام ایسی بات نہ کہہ تو نہیں ڈرتا کہیں تجھ کو برص یا جذام یا جنون نہ ہو جائے۔ منام نے کہا اے قوم! تجھ کو خرابی ہو۔ یہ بت خدا کی قسم کچھ نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک رسول بھیجا ہے اور اُس پر اپنی کتاب نازل فرمائی ہے اور اُس کے ذریعے تم کو اس جہالت اور گمراہی سے پاک کیا ہے۔ پھر منام نے کلمہ پڑھا۔
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -

مد اور اے قوم! میں اُن رسول سے تمہارے لئے سب باتیں دریافت کر آیا ہوں جن کو تمہارا لئے بھانا چاہیے وہ بھی اور جن سے تم کو پرہیز کرنا چاہیے وہ بھی۔
 راوی کہتا ہے چنانچہ خدا کی قسم اُسی روز شام سے پہلے تمام قوم مسلمان ہو گئی۔ کوئی مرد یا عورت باقی نہیں رہا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے منام سے بہتر کسی قوم کا وفد نہیں سنا۔



مُخْتَلَف و فُود (۱)

وفد بنی عبد القیس ابن اسحاق کہتے ہیں بنی عبد القیس کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جادو بن عمرو بن حنشل حاضر ہوئے۔ ابن ہشام کہتے ہیں جادو بن بشر بن معلیٰ ہیں اور یہ نصرانی تھے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں جب جادو و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گفتگو کی تو آپ نے ان کو اسلام کی دعوت فرمائی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی ایک دین رکھتا ہوں۔ اگر میں اپنے دین کو آپ کے دین کی خاطر چھوڑوں تو کیا آپ میرے لئے خا من ہوتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں میں خا من ہوں اور کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تم کو اس سے بہتر دین کی ہدایت کرتا ہے۔ چنانچہ جادو اور ان کے سب ساتھی مسلمان ہوئے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انہوں نے سواری مانگی۔ آنحضرت نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے۔ پھر جادو و رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہو کر اپنی قوم میں آئے اور یہ بڑے چمکے دیندار تھے۔

جب ان کی قوم غرور بن منذر بن لعمان بن منذر کے ساتھ مرتد ہوئی تو یہ اسلام پر قائم رہے تھے اور لوگوں کو اسلام کی طرف انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے بلایا تھا اور کہتے تھے کہ اے لوگو! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمدؐ اُس کے بندہ اور رسول ہیں اور جو شخص یہ گواہی نہیں دیتا ہے میں اُسے کافر سمجھتا ہوں۔

منذر بن ساوی کا قبول اسلام ابن اسحاق کہتے ہیں فتح مکہ سے پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علاء بن الحضرمی کو منذر بن ساوی حدی کے پاس

بحرین میں دعوت اسلام کرنے بھیجا تھا۔ منذر بن ساوی نے اسلام قبول کیا اور رسول کریم کے وصال کے بعد اہل بحرین کے مرتد ہونے سے پہلے انتقال کیا اور علاء بن حضرمی بحرین میں آنحضرت کی طرف سے

امیر ہو کر رہتے تھے۔

وفد بنی حنیفہ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جب بنی حنیفہ کا وفد آیا تو مسیلہ بن حنیفہ کذاب بھی انہی میں تھا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں یہ لوگ بنی نضیر میں سے ایک عورت کے مکان پر ٹھہرے تھے۔

جب بنی حنیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مسیلہ کذاب کو انہوں نے کپڑا اوڑھا کر چھپا رکھا تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے ساتھ مسجد میں رونق افروز تھے اور آپ کے ہاتھ میں اس وقت ایک کھجور کی چٹری تھی۔ مسیلہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کی اور کچھ مانگا۔ آپ نے فرمایا اگر تو مجھ سے یہ کھجور کی چٹری بھی مانگے گا تو میں تجھ کو دوں گا۔

ایک دوسری روایت اس طرح ہے کہ جب بنی حنیفہ حاضر ہوئے تو مسیلہ کو اپنی فرودگاہ میں چھوڑ آئے تھے۔ پھر جب یہ لوگ مسلمان ہوئے اور رسول کریم نے ان کو انعام و کلام تقسیم کیا۔ تب انہوں نے عرض کیا کہ ایک شخص ہم اپنی فرودگاہ میں چھوڑ آئے ہیں اور وہ ہمارے اسباب کی حفاظت کر رہا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا وہ بھی تم سے کم مرتبہ کا نہیں ہے اور پھر اس کے لئے بھی آپ نے اسی قدر انعام کا حکم دیا جو ان میں سے ہر ایک کو دیا تھا۔ جب یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رخصت ہو کر مسیلہ کے پاس آئے۔ تو جو اس کا حقہ آپ نے دیا تھا وہ اس کو دیا اور سارا واقعہ بیان کیا۔ پھر یہ لوگ اپنے شہر یمامہ میں چلے آئے اور دشمن خدا مسیلہ مرتد ہو کر نبوت کا دعوئے کر بیٹھا اور کہنے لگا میں نبوت میں محمدؐ کا شریک ہوں اور ان لوگوں سے کہا جو اس کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے کہ دیکھو کیا تم سے محمدؐ نے میرے بارے میں نہیں کہا تھا کہ یہ تم میں کم مرتبہ کا نہیں ہے؟ محمدؐ نے یہ بات اسی سبب سے کہی تھی کہ وہ مجھ کو جانتے تھے کہ یہ نبوت میں میرا شریک ہو گا۔ پھر اس میلہ نے مقدسی عبارات میں لکھ کر کہ اپنی قوم کو سنائی شروع کیں اور کہا کہ میرے اوپر وحی آتی ہے جیسے محمدؐ پر قرآن نازل ہوتا ہے اور شراب اور زنا اس لئے حلال کر دیا اور نماز بھی معاف کر دی اور باوجود ان باتوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا بھی اقرار کرتا تھا اور بنی حنیفہ اس کے مطیع ہو گئے تھے۔

وفد بنی طے اور ان کا اسلام | بنی طے کے سردار زید الخلیل اس وفد کے ساتھ تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور

اور گفتگو ہوئی تو آپ نے ابن پر اسلام پیش کیا۔ یہ سب لوگ اسلام لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عرب کے جس شخص کی فضیلت میرے سامنے بیان کی گئی اور پھر وہ شخص مجھ سے ملا تو اس کی فضیلت سے میں نے اس کو بہت کم پایا موائے زید الخلیل کے کہ ان کی جس قدر تعریف میں نے سنی تھی اس سے بدرجہا بہتر پایا۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جاگیر کا فرمان لکھ کر ان کو عنایت کیا اور ان کا نام زید الخیر رکھا جب یہ شخصت ہونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زید مدینہ کے بخار سے بچات پاجائیں تو..... بیٹہ ہے۔

داوی کہتا ہے جب زید بخد کے قریب ایک پانی کے چشمہ پر پہنچے جس کا نام قرہ ہے وہاں ان کو بخار ہوا اور وہیں ان کا انتقال ہو گیا مہمان کی بیوی نے اس فرمان کو جو رسول اقدس نے جاگیر کا ان کو عنایت کیا تھا آگ میں جلادیا۔

عدی بن حاتم | عدی بن حاتم کہتے ہیں عرب میں مجھ سے زیادہ کوئی شخص رسول اللہ سے نفرت کرنے والا نہ ہوگا۔ اور میں ایک شریف آدمی نصرانی تھا اور میں اپنی قوم کا بادشاہ تھا اور ان کے سارے انتظام میں ہی کرتا تھا۔ میرا ایک غلام عربی تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ تو میرے عمدہ عمدہ موٹے اور فربہ اونٹ جمع کر کے تیار رکھ اور جب تو محمد کے لشکر کے اس طرف آنے کی خبر سنے تو مجھ کو خبر کر دینا۔ غلام نے ایسا ہی کیا اور دوسرے روز مجھ سے کہا کہ اے عدی! مجھ کو جو کچھ کرنا ہے وہ اب کہہ لے۔ کیونکہ میں نے ایک لشکر کے نشان دیکھے اور دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر محمد کا ہے۔

عدی کہتے ہیں میں نے غلام سے کہا کہ تو جلد جا کر اونٹوں کو لے آ۔ غلام اونٹوں کو لے آیا اور میں اپنے اہل و عیال کو ان پر سوار کر کے ملک شام کو روانہ ہوا۔ فقط ایک میری بہن حاتم لانی کی بیٹی رہ گئی اس کو میں اس جلدی میں اپنے ساتھ نہ لاسکا اور ملک شام میں میں نے سکونت اختیار کی۔ میرے جانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر نے جی طے پر حملہ کیا اور قیدیوں کے ساتھ میری بہن بھی گرفتار ہوئی۔ اور میرے شام کی طرف بھاگنے کی خبر بھی رسول اکرم کو ہو گئی۔ اور ان سب قیدیوں کو ایک خیمہ میں رسول اللہ کی مسجد کے دروازے کے

اگے رکھا گیا۔

رسول اللہ کا حسن سلوک

انہی میں میری بہن بھی تھی اور بڑی ہمت اور جرأت اور عقل والی عورت تھی۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اُس کے غیمہ کے پاس سے گزرے اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ! والد ہلاک ہوا اور والدہ غائب ہو گیا۔ اب آپ مجھ پر احسان فرمائیں۔ خدا آپ پر احسان کرے گا۔ حضورؐ نے فرمایا تیرا والد کون ہے؟ اس نے عرض کیا عدی بن حاتم طائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو خدا و رسول سے بھاگ گیا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ دوسرے روز پھر آنحضرتؐ کا اُدھر سے گزر ہوا۔ یہ عورت کہتی ہیں میں نے وہی عرض کیا جو پہلے روز عرض کیا تھا۔ آپؐ نے وہی جواب دیا اور تشریف لے گئے۔ جب تیسرے روز پھر رسول اکرمؐ تشریف لائے تو میں نا اُمید ہو گئی تھی۔ ایک شخص نے جواب آپؐ کے پیچھے تھے میری طرف اشارہ کر کہا کہ کھڑے ہو کر حضورؐ سے عرض کر۔ میں نے کھڑے ہو کر وہی عرض کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا میں نے تمہاری درخواست منظور کی۔ اب تم جانے میں جلدی نہ کرو۔ اور جب کوئی معتبر آدمی تمہاری طرف کا جانے والا آئے تو مجھ کو خبر کرنا میں اُس کے ساتھ تم کو روانہ کر دوں گا۔

کہتی ہیں میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون شخص تھے جنہوں نے مجھ کو اشارہ کیا تھا۔ لوگوں نے کہا یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ کہتی ہیں میں وہیں تھی یہاں تک کہ بنی قضاہ کے چند لوگ آئے۔ یہ شام کو جا رہے تھے اور میں بھی اپنے بھائی عدی کے پاس شام میں جانا چاہتی تھی۔ میں آپؐ کے پاس گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میری قوم کے چند معتبر لوگ آئے ہیں جن پر مجھ کو بھروسہ ہے۔ آپؐ مجھ کو جانے کی اجازت دیں۔ رسول اللہؐ نے مجھ کو کھڑے اور کھانا اور خرچ سب عنایت کیا اور سواری کے لئے ایک اونٹ بھی عنایت کیا۔ میں اُن لوگوں کے ساتھ ملک شام کو روانہ ہوئی۔

عدی بن حاتم طائی نے ایک روز دیکھا کہ اونٹ پر ایک عورت سوار چلی آ رہی ہے۔ دل میں کہا کہ ہونہ ہو حاتم کی بیٹی ہو۔ جب وہ قریب آئی تو دیکھا کہ وہی ہے جب وہ اونٹ پر سے اُتری تو کہنے لگی اے ظالم! اے قطع رحمی کرنے والے! تو اپنے بال بچوں کو تولے آیا اور مجھ کو وہاں چھوڑ آیا یہ تو نے کیا حرکت کی۔ عدی کہتے ہیں میں نے ٹھہرنا نہ ہو کر کہا اے بہن! تم کو مجھے ایسا کہنا نہ چاہیئے میں اُس وقت بالکل

مجبور ہو گیا تھا۔ ورنہ تم کو اپنے ساتھ ضرور لاتا۔

پھر میں نے پوچھا کہ یہ تو بتاؤ تم محمدؐ کے معاملہ میں کیا کہتی ہو۔ بہن نے کہا کہ میری تو رائے یہ ہے کہ تم ان سے جلد جا کر ملو۔ اگر وہ نبی ہیں تب تو تم کو سبقت کی فضیلت حاصل ہوگی۔ اور اگر وہ بادشاہ ہیں تب تمہاری عزت میں فرق نہیں آئے گا۔ میں نے کہا بے شک تم نے یہ بہت اچھی رائے دی ہے۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچا اور مسجد میں داخل ہو کر آپ سے ملاقات کی اور سلام کیا۔ آپ نے فرمایا کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں عدی بن حاتم ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے اور مجھ کو اپنے مکان میں لے جانے لگے کہ اتنے میں ایک ضعیف عورت آگئی اور اُس نے بڑی دیر تک آپ سے کچھ اپنی حاجت عرض کی۔ آنحضرتؐ اُس کی خاطر سے کھڑے رہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا یہ بادشاہ نہیں ہے۔ بادشاہوں کے ایسے اخلاق نہیں ہوتے۔ پھر رسول کریمؐ مجھ کو لے کر اپنے مکان میں داخل ہوئے اور ایک موٹا گدا اٹھا کر میری طرف ڈال دیا اور فرمایا اس پر بیٹھو۔ میں نے عرض کیا آپ تشریف رکھیں۔ فرمایا۔ نہیں تم ہی بیٹھو۔ آخر میں اُس پر بیٹھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر بیٹھے۔ میں نے اپنے دل میں کہا یہ بات ہرگز بادشاہوں کی سی نہیں ہے۔

پھر آپ نے فرمایا اے عدی بن حاتم کیا تم کو شکی نہیں تھے۔
رسول اللہ کی پیش گوئیاں | میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا اور پھر تم اپنی قوم سے ٹیکس وصول کرتے تھے۔ حالانکہ یہ تمہارے مذہب میں حرام تھا۔ میں نے عرض کیا بے شک اور میں نے جان لیا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نبی مرسل ہیں جو ان باتوں کی آپ کو خبر ہے۔ پھر فرمایا اے عدی شاید تم اس خیال سے اسلام قبول کرنے میں تامل کرتے ہو کہ مسلمان غریب لوگ ہیں۔ خدا کی قسم! یہ اس قدر مال ہوں گے کہ ان میں کوئی ایسا شخص ڈھونڈے جس سے بھی نہ ملیگا جو کسی کا صدقہ وغیرہ قبول کرے۔ اور شاید تم اس وجہ سے دین قبول نہیں کرتے کہ مسلمان ٹھوڑے ہیں اور ان کے دشمن بہت ہیں۔ واللہ! عنقریب تمہا عہدت قادسیہ سے سفر کر کے مکہ کی زیارت کو آئے گی اور راستہ میں اُس کو کسی کا خوف نہ ہو گا اور شاید تم اس وجہ سے تامل

کرتے ہوئے کہ مسلمانوں کے پاس ملک اور سلطنت نہیں ہے۔ واللہ اتم عنقریب سن لو گے کہ مسلمانوں نے بابل کے سفید محل فتح کر لئے۔

عدی بن حاتم کہتے ہیں پھر میں مسلمان ہو گیا اور عدی کہتے تھے دو باتیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کے مطابق دیکھ لیں، یعنی قادیسیہ مسافر عورت کو تنہا خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے بے خوف و خطر آتے ہوئے دیکھا اور بابل کے محل بھی مسلمانوں نے فتح کر لئے۔ اب فقط تیسری بات یعنی مال کی کثرت کے دیکھنے کا منتظر ہوں کہ یہ کب ظہور پذیر ہو گی۔

فروہ بن مسیک کی حاضری ابن اسحاق کہتے ہیں فروہ بن مسیک مرادی شاہان بنی کندہ سے جدا ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ظہور اسلام سے پہلے قبیلہ مراد اور ہمدان میں جنگ ہوئی تھی اور اس جنگ میں بنی ہمدان نے بنی مراد کو بہت قتل و غارت کیا تھا اور اس جنگ کے دن کا نام یوم الروم مشہور ہے۔ اسی جنگ میں بنی ہمدان کا سردار اجدع بن مالک تھا۔ اور ابن ہشام کہتے ہیں کہ مالک بن حریم ہمدانی سردار تھا۔ الغرض جب فروہ بن مسیک آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول کریم نے فرمایا اے فروہ تمہاری قوم بنی مراد کو جو صدرہ یوم الروم کی جنگ میں پہنچا تم کو بھی اُس سے کچھ رنج بخو یا نہیں؟ فروہ نے کہا یا رسول اللہ! ایسا کون شخص ہو گا کہ جس کی قوم کو ایسا صدرہ پہنچے جو میری قوم کو پہنچا اور پھر اُسے رنج نہ ہو۔ آپ نے فرمایا مگر اُس صدرہ نے تمہاری قوم کو اسلام کے اندر غیر و خوبی میں لے لیا۔

پھر آنحضرت نے فروہ بن مسیک کو بنی فراد اور بنی زبید اور قبیلہ مذحج کا حاکم بنا کر روانہ کیا۔ اور خالد بن سعید بن عامر کو بھی اُن کے ساتھ ذکوة وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ چنانچہ خالد آپ کی وفات تک وہیں رہے۔



مختلف وفود (۲)

بنی زبید کا وفد | بنی زبید کے چند لوگوں کے ساتھ عمرو بن معدی کرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چلنے سے پہلے انہوں نے قیس بن کثوح مدوی سے کہا کہ اے قیس تم اپنی قوم کے سرور ہو۔ ہم نے سنا ہے کہ قریش میں سے ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ لہذا تم بھی میرے ساتھ ان کے پاس چلو اور دیکھو کہ وہ نبی ہیں یا نہیں؟ اگر وہ نبی ہیں تو ان کی نبوت تم پر پوشیدہ نہ رہے گی اور ہم ان کا اتباع کریں گے۔ اگر وہ نبی نہیں ہیں تو ان کا حال ہم کو معلوم ہو جائے گا۔ قیس نے اس رائے سے انکار کیا اور عمرو بن معدی کرب کو جاہل بتلایا۔

عمرو بن معدی کرب خود بنی زبید کے ساتھ خدمت میں حاضر ہو کر اسلام سے مشرف ہوئے۔ جب یہ خبر قیس کو پہنچی تو اس نے عمرو بن معدی کرب کو دھمکایا اور کہا کہ تم نے میری رائے کے خلاف کیوں کیا۔ عمرو بن معدی کرب نے بھی اس کو ترکیب کی جواب دیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں عمرو بن معدی کرب اپنی قوم بنی زبید میں رہتا تھا جس کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فردہ بن مسیک کو مقرر کیا تھا۔ پھر رسول مقبولؐ کی وفات کے بعد عمرو بن معدی کرب مرتد ہو گیا۔

وفد بنی کندہ | ابن اسحاق کہتے ہیں اشعث بن قیس بنی کندہ کے آشی آدمیوں کو لے کر انحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اصرار لوگوں نے دشمنی پکڑے پہن رکھے تھے جب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ہوئے اور سلام کیا تو آپ نے فرمایا کیا تم لوگ مسلمان نہیں ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا ہم تو مسلمان ہیں۔ فرمایا پھر یہ دشمنی پکڑے کیوں پہنے ہیں؟

انحضرت کے یہ فرماتے ہی ان لوگوں نے ان کپڑوں کو پھاڑ کر ڈال دیا۔ پھر اشعث بن

قیس نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم بھی آکل المرار کی اولاد ہیں اور آپ صبی آکل المرار کی اولاد ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلیم کیا اور فرمایا۔ یہ نسب تم عباس بن عبد المطلب اور ربیعہ بن حریث سے بیان کرو۔

راوی کہتا ہے اس کا سبب یہ تھا کہ عباس اور ربیعہ جب سفر کرتے ہوئے دُور دراز کے ملکوں میں جاتے تھے تو جب کوئی اُن سے پوچھتا کہ تم کون لوگ ہو؟ یہ اپنی عزت اور فخر ظاہر کرنے کے لئے کہتے تھے کہ ہم آکل المرار کی اولاد ہیں۔ کیونکہ آکل المرار بنی کنندہ کے بادشاہ کا نام تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعث بن قیس کے جواب میں فرمایا کہ ہم کنندہ کی اولاد ہیں ہم کو اپنے باپ کا نسب بیان کرنا چاہیے تم کو اپنے باپ کا۔ پھر اشعث بن قیس نے کہا اے گروہ کنندہ آیا تم ابھی قادر ہوئے یا نہیں؟ قسم ہے خدا کی اب میں شخص کو نہیں سنوں گا کہ وہ دوسرے کے نسب میں اپنے آپ کو داخل کرتا ہے اس کو میں آشتی کوڑے ماروں گا۔

اشعث کی نسبت ابن ہشام کہتے ہیں اشعث بن قیس کی ماں آکل المرار کی اولاد سے تھی اور آکل المرار حریث بن عمرو بن جہر بن عمرو بن معاویہ بن حریث بن

معاویہ بن ثعلبہ بن مرتع بن معاویہ کنندی کا لقب ہے اور اس لقب کی وجہ یہ ہوئی کہ حریث بن عمرو کہیں گیا ہوا تھا اس کے پیچھے عمرو بن ہیولہ غسانی نے اس کی قوم پر حملہ کیا اور اُن کو لوٹ کر اُس کی بیوی اُم اناس بنت حوٹ کو بھی اپنے ساتھ لے گیا۔ اُم اناس حریث کی بیوی نے راستہ میں عمرو بن ہیولہ سے کہا میں دیکھتی ہوں کہ کالے رنگ کے ایک آدمی کو دیکھتے ہیں جس کے ہونٹ ایسے ہیں جیسے اونٹ کے مراد کا کھانے والا اور وہ آکر تیری گردن پکڑے گا۔ یہ تعریف اُس عورت نے اپنے خاوند حریث کی بیان کی تھی۔ اُس دن سے حریث کا لقب آکل المرار ہو گیا اور حریث نے بنی بکر بن وائل میں جا کر عمرو بن ہیولہ کو قتل کیا اور اپنی بیوی کو چھڑا لیا جو عمرو سے اُس وقت تک محفوظ رہی تھی۔ یہ قصہ بہت طویل ہے میں نے بہت مختصر بیان کیا ہے۔

بعض کہتے ہیں آکل المرار جہر بن عمرو بن معاویہ کا لقب ہے اور اُسی کا یہ واقعہ ہے جو اوپر بیان ہوا ہے۔ اور یہ لقب اُس کا اس سبب سے ہوا تھا کہ کسی جنگ میں اُس نے اور اُس کے لشکر کے مراد کھایا تھا اور مراد ایک درخت کا نام ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں مرو بن عبد اللہ اذی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا اور ان کا اسلام بہت اچھا ہوا۔ قبیلہ ازد کے اور لوگ بھی ان کے ساتھ آئے تھے اور اسلام سے مشرف ہوئے تھے۔ آنحضرتؐ نے ان کو ان کی قوم کے مسلمانوں پر امیر بنایا اور حکم دیا کہ جو مشک تم سے قریب ہوں اُن پر جمد کرو یعنی قبائل بن وغیرہ پر۔

اہل جریش سے جنگ چنانچہ مرو بن عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق مسلمانوں کا لشکر لے کر شہر جریش پر حملہ آور ہوئے۔ اس شہر کی تفصیل بہت مضبوط تھی اور لشکر اسلام کی آمد کی خبر سن کر قبیلہ خثعم کے لوگ اس میں داخل ہو کر قلعہ بند ہو گئے تھے۔ مرو بن عبد اللہ نے ایک ماہ کے قریب اس کا محاصرہ کیا اور حب محاصروے کچھ حاصل ہوتے نہ دیکھا تو ناچار تنگ ہو کر واپس ہوئے۔ جب یہ ایک پہاڑ کے پاس پہنچے جس کا نام شکر تھا جریش کے رہنے والوں نے خیال کیا کہ مرو بن عبد اللہ ہمارے مقابلہ کی تاب نہ لا کر جاتا ہے ہم اُس کا تعاقب کر کے اُس کو قتل کریں۔ چنانچہ شکر پہاڑ کے نیچے دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا۔ مسلمانوں نے بہت سے مشرکین کو قتل کیا۔

اس واقعہ سے پہلے اہل جریش نے دو آدمیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا تھا اور اُن کے آنے کے منتظر تھے۔ ایک روز یہ دونوں شخص نماز عصر کے بعد رسول کریم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپؐ نے فرمایا شکر کس شہر میں ہے۔ جریش کے ان دونوں آدمیوں نے عرض کیا کہ حضور ہمارے شہر میں ایک پہاڑ کشر ہے اور جریش کے لوگ اُس کو کشر ہی کہتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اُس کا نام کشر نہیں ہے بلکہ اُس کا نام شکر ہے۔ ان دونوں نے عرض کیا پھر اُس پہاڑ کا کیا حال ہے؟ فرمایا اُس کے پاس اس وقت خلیفہ قرہانی کے جانور ذبح ہو رہے ہیں۔

یہ دونوں اس بات کو سن کر بیٹھ گئے۔ حضرت ابو بکرؓ یا حضرت عثمانؓ نے ان سے کہا کہ یہ آنحضرتؐ نے تمہاری قوم کی ہلاکت کی خبر دی ہے، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعا کرو کہ یہ ہلاکت تمہاری قوم پر سے دفع ہو۔ یہ دونوں کھڑے ہوئے اور رسول اللہ سے عرض کیا۔ آنحضرتؐ نے دعا کی کہ اے خدا اس ہلاکت کو ان پر سے اٹھا دے۔

داوی کہتا ہے پھر یہ دونوں شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہو کر اپنی قوم کے پاس

پہنچے اور ان کو معلوم ہوا کہ اسی وقت اور اسی دن صروب بن عبد اللہ نے ان کی قوم کو قتل کیا تھا۔ جس وقت حضورؐ نے مدینہ میں اس کی خبر ان کے سامنے بیان کی تھی۔

پھر اہل برکش کا ایک گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام سے مشرف ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے ان کے شہر کے گرد اگر دایک چراگاہ متعین حدود کے ساتھ مقرر کر دی اور دوسرے لوگوں کے لئے اس میں جانور چرنے سے ممانعت فرمائی۔

شاہانِ حمیر کے مکتوب | جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے تو اسی وقت شاہانِ حمیر کا ایلچی حاضر ہوا اور حرث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال اور نعمان ذور عین اور معافر اور ہمدان کے نامہ خدمت میں پیش کئے اور زید و بکر مالک بن مرور ہادی کا نام بھی پیش ہوا جس میں انہوں نے اپنے اسلام قبول کرنے اور شرک اور اہل شرک سے جدائی اختیار کرنے کا حال مرقوم کیا تھا۔ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے جواب میں یہ نامہ لکھا :-

مکتوبِ نبوی | بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد رسول خدا نبی کی طرف سے حرث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال اور نعمان ذور عین اور معافر اور ہمدان (وغیرہ شاہانِ حمیر) کو معلوم ہو کہ میں اس خدا کی حمد و ثنا کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ پھر اس کے بعد تم کو معلوم ہو کہ تمہارا ایلچی ہمارے پاس اس وقت پہنچا جب انیسویں کے ساتھ جنگ سے واپس آئے اور مدینہ میں ہماری تمہارے ایلچی سے ملاقات ہوئی اور تمہارے ناموں کو ہم نے ملاحظہ کیا اور تمہارے اسلام قبول کرنے اور مشرکین کو قتل کرنے کی خبر معلوم ہوئی۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی ہدایت تمہارے شامل حال فرمائی۔

اب تم کو لازم ہے کہ نیک کام اختیار کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں مگر م رہو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جو مال غنیمت تم کو حاصل ہو اس میں سے پانچواں حصہ خدا و رسول کا لکھو اور نہری اور بارانی زمینوں میں سے عشر اور چاہی میں سے نصف عشر ادا کرو۔ اور چالیس اونٹوں میں سے

ایک جنت لبون اور تین میں سے ایک ابن لبون اور پھر ہر پانچ اونٹوں میں سے ایک بکری زکاة کی دیا کرو اور چالیس گائیوں میں سے ایک گائے اور تین گائیوں میں سے ایک جذعہ ادا کرو۔ اور چالیس بکریوں میں سے ایک بکری ادا کرو بشرطیکہ یہ ب جانور جنگل میں چرتے ہوں یہ خدا کا فریضہ ہے جو اس نے مسلمانوں پر قائم کیا ہے اور جو اس سے زیادہ دے گا وہ اس کے لئے بہتر ہے اور جو فقط اسی کو ادا کرے گا اور اسلام پر قائم رہ کر مسلمانوں کی مشرکوں کے مقابلہ میں مدد کرے گا۔ اس کے لئے وہی منافع ہیں جو مومنوں کے لئے ہیں اور وہی منزائیں ہیں جو ان کے لئے ہیں اور خدا و رسول کی اس کے لئے ذمہ داری ہے اور جو یہودی یا نصرانی مسلمان ہو گا اس پر بھی وہی احکام جاری ہوں گے جو مسلمانوں پر جاری ہوتے ہیں اور جو یہودی یا نصرانی اپنے مذہب پر قائم ہے اس پر جزیہ ہے ہر بالغ مرد و عورت اور آزاد و غلام پر ایک دینار پورا یا اس کی قیمت کے کپڑے یا اور کوئی چیز پس جو یہ جزیہ رسول اللہ کی خدمت میں ادا کرے گا اس کے لئے خدا و رسول کا ذمہ ہے اور جو نہ دے گا وہ خدا و رسول کا دشمن ہے ۶۶

اور زیدہ و دیزن کو معلوم ہو کہ محمد رسول اللہ کے پیچھے ہوئے لوگ حب ہمارے پاس پہنچیں تو تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا یہ لوگ معاذ بن جبل اور عبد اللہ بن زید اور مالک بن عبادہ اور عقبہ بن نمر اور مالک بن مرہ اور ان کے ساتھی ہیں اور ان سب کے امیر معاذ بن جبل ہیں جب یہ لوگ تمہارے پاس پہنچیں تم زکاة اور جزیہ اپنے مخالفین سے وصول کر کے ان لوگوں کے ہاتھ میرے پاس روانہ کرنا۔ اور ان لوگوں کو اپنے سے راضی رکھنا۔ اور مالک بن مرہ راہی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ تم قوم حمیر میں سب سے پہلے مسلمان ہوئے اور مشرکین کو تم نے قتل کیا ہے۔ پس تم کو خیر و خوبی کی بشارت ہو اور تمہاری قوم حمیر کے

۱۔ جنت لبون :- وہ مادہ جو دو سال کی عمر پوری کر کے تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو کیونکہ اس کی ماں دودھ دینے لگتی ہے۔

۲۔ ابن لبون :- ایسے ہی خر کو کہتے ہیں۔

۳۔ جذعہ :- وہ گائے جس کی عمر چار سال ہو چکی ہو اور پانچواں شروع ہو گیا ہو۔ (مرتب)

متعلق بھی میں تم کو بھلائی کرنے کا حکم کرتا ہوں اور تم آپس میں ایک دوسرے کی خیانت اور
 ترکِ مدد نہ کرنا اور اللہ کے رسولؐ تمہارے غنی اور فقیر سب کے مولیٰ ہیں۔ اور یہ جان لو کہ
 زکوٰۃ محمدؐ اور اہل بیت محمدؐ کے لئے حلال نہیں ہے۔ یہ غریب مسلمانوں اور مسافروں کا حق
 ہے۔ اور میں نے یہ لوگ نہایت نیک اور دیندار اور اہل علم تمہارے پاس روانہ کئے ہیں۔ تم
 ان کے ساتھ بھلائی اور نیکی کرنا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت معاذ بن جبل کو وصیت | ابن اسحاق کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 معاذ بن جبل کو یمن کی طرف رخصت کیا ہے تو وصیت فرمائی
 مئی کہ لوگوں کے ساتھ نرمی کرنا سختی نہ کرنا اور بشارت دینا، متغیر نہ کرنا۔ اور تم ایسے اہل کتاب
 کے پاس جاؤ گے جو تم سے پوچھیں گے کہ جنت کی کبھی کیا ہے تم جواب دینا کہ جنت کی کبھی صرف
 لا اِلٰهَ اِلَّا اللہ وحدہ لا شریک لہ کی گواہی ہے۔

راوی کہتا ہے جب معاذ یمن میں پہنچے تو جس طرح آنحضرتؐ نے ان کو حکم فرمایا تھا اسی طرح
 کا بند رہے۔ ایک روز ایک عورت نے اُن سے کہا اے رسول خدا کے صحابی یہ تو بتاؤ کہ عورت
 کے خاوند کا عورت پر کیا حق ہے؟ معاذ نے کہا خاوند کا اس قدر حق ہے کہ عورت اُس کو ادا
 نہیں کر سکتی ہے۔ پس جہاں تک تجھ سے ہو سکے اُس کے حق ادا کرنے میں کوشش کر عورت
 نے کہا اگر تم رسول اللہ کے صحابی ہوتے تو تم کو ضرور خبر ہوتی کہ خاوند کا عورت پر کیا حق
 ہے؟ معاذ نے کہا تجھ کو غرابی ہو۔ اگر خیرے خاوند کی ناک کی ریزاؤں سے پیپ اور خون
 جاری ہوا وہ تو اس کو اپنے منہ سے چوس کر صاف کرے تب ہی تجھ سے اُس کا حق ادا نہ ہو۔

فردہ بن عمرو کا اسلام اور شہادت | ابن اسحاق کہتے ہیں فردہ بن عمرو جذامی بادشاہ روم و شام کی
 طرف سے ذہین معان میں اُن اہل عرب کے حکم تھے جو دیوبند
 کی رعایا میں شہادت دیتے تھے اب فردہ بن عمرو نے اپنا اٹیچی رسول کریمؐ کی خدمت میں اپنے اسلام قبول
 کر نیکی خوشخبری پہنچانے کے لئے بھیجا اور ایک سفید خچر بھی تجھ بھیجا۔ جب روم کے بادشاہ کو فردہ کے اسلام کی
 خبر ہوئی تو اُس نے اُن کو طلب کر کے قید کیا اور پھر ملک فلسطین میں ایک چشمہ کے کنارہ پر جس کا نام غفری
 تھا فردہ بن عمرو بن نافرہ جذامی ثم النفاثی کو ٹھیکہ کر کے مٹولی پر لٹکا دیا۔

نبوتِ حث کا قبولِ اسلام اور دیگر وفود

خالد بن ولید کی روانگی | پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماہِ ربیع الآخر یا جمادی الاولیٰ سنہ ۱ میں خالد بن ولید کو نبیِ حث کی طرف بھجوانے دیا اور حکم دیا کہ لڑنے سے پہلے تین بار اُن کو دعوتِ اسلام دینا۔ اگر وہ قبول کریں تو بہتر ہے ورنہ پھر جنگ کرنا۔ چنانچہ خالد نے ایسا ہی کیا اور یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے۔ خالد نے ابنِ کلدین کی تعلیم کرنی شروع کی اور قرآن شریف سکھانے لگے اور ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کو حکم دیا تھا اور خالد بن ولید نے اس ضمن میں کاعلیفہ آنحضرت کی خدمت میں روانہ کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت محمد نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خالد بن ولید کی طرح اسلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! میں آئیں خدا کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اب بعد از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھ کو نبیِ حث بن کعب کی طرف روانہ فرمایا تھا اور حکم دیا تھا میں تین روز تک ان کو دعوتِ اسلام کروں۔ پھر اگر وہ اسلام قبول کریں تو میں ان میں نہ کہ ان کو احکامِ اسلام وقرآن کی تعلیم کروں اور سنتِ رسول اُن کو سکھاؤں۔ اور اگر وہ اسلام قبول نہ کریں تو میں ان سے جنگ کروں۔ میں نے ان کے پاس آیا اور حسبِ الحکم تین روز تک ان کو دعوتِ اسلام کی اور واروں کو ان کے پاس بھیجا کہ اے نبیِ حث اسلام قبول کر لو سنا تم لوگ پس ان لوگوں نے اسلام قبول کیا اور جنگ سے باز رہے۔ اب میں ان میں مقیم ہوں اور دین کے اولم و لواہی اور احکامات ان کو بتا رہا ہوں آئندہ جو حکم آپ کی جنابِ مبارک ہوگا اس کے مطابق عمل کروں گا۔ والسلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکتوب نبویؐ | نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو یہ جواب روانہ فرمایا :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمدؐ نبی رسول خدا کی طرف سے خالد بن ولید کو معلوم ہو سلام علیک میں اُس اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اما بعد تمہارا نامہ مع قاعد کے ہمارے پاس پہنچا۔ اور معلوم ہوا کہ بنی حرث بن کعب نے اسلام قبول کر لیا اور جنگ سے پہلے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی اور یہ خدا کی ہدایت ہے جو اُس نے ان کے شامل حال فرمائی۔ پس تم ان کو ثواب الہی کی خوشخبری پہنچاؤ اور خدا کی عذاب الہی سے خوف دلاؤ اور خدا ان کے چار لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر ہماری خدمت میں حاضر ہو۔ والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بنی حرث کا وفد | چنانچہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ اس فرمان کو دیکھ کر بنی حرث کے ان لوگوں کو ساتھ لے کر خدمت عالی میں حاضر ہوئے۔

قیس بن حصین ذی غصہ، یزید بن عبد المذان، یزید بن المجمل، عبد اللہ بن قنادریلی شداد بن عبد اللہ بنی اور عمرو بن عبد اللہ ضبابی۔ جب یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ نے ان کو دیکھ کر فرمایا یہ کون لوگ ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ہندی ہیں عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ یہ لوگ بنی حرث بن کعب ہیں۔ ان لوگوں نے نبی کریمؐ کو سلام کیا اور کہا ہم گواہی دیتی ہیں کہ آپ خدا کے رسول ہیں اور خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک میں اس کا رسول ہوں۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم وہی لوگ ہو کہ جب کسی اپنے دشمن سے لڑتے ہو تو اُس کو جھگادیتے ہو یہ لوگ خاموش ہو رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر یہی فرمایا۔ پھر بھی یہ خاموش رہے یہاں تک کہ رسول کریمؐ نے جو بھی مرتبہ فرمایا کہ تم وہی لوگ ہو کہ جب کسی سے لڑتے ہو تو اُس کو جھگادیتے ہو۔ اُس وقت یزید بن عبد المذان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہاں ہم وہی لوگ ہیں کہ جب کسی سے لڑتے ہیں تو اُس کو جھگادیتے ہیں اور چار دفعہ اس نے بھی یہی کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر خالد مجھ کو یہ نہ کہتے کہ تم لوگوں نے اسلام قبول کر لیا ہے تو میں تمہارے پیروں کو تمہارے پیروں کے نیچے بچھا دیتا

یزید بن عبد المذہب نے عرض کیا کہ ہم آپ کے یا خاند کے شکر گزار نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کس کے شکر گزار ہو۔ عرض کیا ہم اللہ کے شکر گزار ہیں جس نے ہم کو آپ کے ساتھ یا رسول اللہ ہدایت کی۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ تم یہ کہتے ہو۔ پھر فرمایا یہ تو بتاؤ کہ تم لوگ کس سبب سے زمانہ جاہلیت میں اپنے مخالفوں پر غالب ہوتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم تو کسی پر غالب نہیں ہوتے تھے۔ فرمایا نہیں تم غالب ہوتے تھے۔ تب انہوں نے عرض کیا کہ رسول اللہ! ہم اکٹھے ہو کر دشمن سے لڑتے تھے اور کسی پر ظلم میں پیش قدمی نہ کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے سچ کہا۔ پھر نبی اکرمؐ نے بنی حریث کا تیس بن حصین کو امیر مقرر کیا اور شوال کے آخر یا ذی قعد کے شروع میں ان لوگوں کو رخصت فرمایا اور ان لوگوں کے اپنی قوم میں پہنچنے کے چار مہینے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔

حضرت عمرو بن حزم | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے روانہ ہونے کے بعد عمرو بن حزم صحابی کو ان کے پاس روانہ فرمایا تھا تاکہ ان کو قرآن اور احکام اسلام کی تعلیم دیں اور رکوع و صول کر کے آپ کی خدمت میں روانہ کریں۔

نصیحتوں اور احکامات پر مشتمل رسول اللہ کی تحریر | ایک وصیت نامہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھ کر اُن کو دیا تھا جس کا مضمون یہ ہے :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ بیان ہے خدا اور اُس کے رسول کی طرف سے اے ایمان والو! اپنے عہدوں کو پورا کرو۔ یہ عہد نامہ ہے محمد نبی رسول خدا کی طرف سے عمرو بن حزم کے لئے جبکہ اُس کو یمن کی طرف روانہ کیا۔ ہر کام میں اُس کو اللہ کا تقویٰ اور خوف لازم ہے۔ میں بے شک خدا اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ کرتے ہیں اور جو احسان کرنے والے ہیں اور میں اس کو یہ حکم دیتا ہوں کہ لوگوں سے اسی قدر مال وصول کرے جس کا خدا نے حکم فرمایا ہے اور لوگوں کو بھلائی کی بشارت دے اور بھلائی کا حکم کرے اور قرآن اور احکام دین کی تعلیم کرے اور اس بات سے لوگوں کو منع کرے کہ قرآن کو ناپاک حالت میں کوئی ہاتھ

نہ لگائے اور لوگوں کے نفع اور نقصان کی سب باتیں اُن کو سمجھائے اور حق بات میں اُن کے ساتھ نرمی کہے اور ظلم کے وقت سختی کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ظلم مکروہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُس سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے اور لوگوں کو جنت کی بشارت دے اور اُس کے اعمال سکھائے اور لوگوں کو دین کا عالم بنادے اور حج کے احکامات اور فرائض اور سنن سے اُن کو مطلع کر دے۔ حج اکبر حج ہے اور حج اصغر عمرہ ہے اور لوگوں کو منع کرے کہ کوئی ایک کپڑے میں جو چھوٹا سا ہو نماز نہ پڑھے اور اگر بڑا ہو جو اچھی طرح سے لپیٹ سکے اُس میں پڑھ لے اور ستر کھول کر بیٹھنے سے بھی لوگوں کو منع کرے اور گتہی پر مردوں کو بالوں کا جوڑا باندھنے سے بھی منع کرے۔

اور جب آپس میں جہالت کی جنگ ہو تو قبائل کو مدد پر بلانے سے لوگوں کو منع کرے اور چاہیے کہ اللہ کی طرف یمن جہاد کے لئے قبائل کو بلایا جائے نہ کہ آپس کی جنگ کے لئے اور جو اس بات کو نہ مانے اُس سے لڑو یہاں تک کہ وہ حکیم الہی کو مان لے اور سب توحید خدا کے تابع ہو جائیں۔ اور چاہیے کہ لوگوں کو اچھی طرح سے فہم کو لے کا حکم کرے منہ کو دھوئیں اور ہاتھوں کو کھنٹیوں تک اور پیروں کو ٹٹھنوں تک اور مردوں پر مسح کریں جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے اور نماز کو وقت پر پورے رکوع و سجود اور خشوع کے ساتھ ادا کریں۔ صبح کی نماز اول وقت اور ظہر کی نماز سورج ٹھلنے کے بعد اور عصر کی نماز جبکہ سورج مغرب کی طرف متوجہ ہو اور مغرب کی نماز غروب کے بعد ستاروں کے نکلنے سے پہلے اور عشاء کی نماز رات کے پہلے حقہ میں ادا کریں اور جب جمعہ کی اذان ہو تو نماز کے لئے تیار ہو کر آجائیں اور نماز میں جلنے سے پہلے غسل کریں اور لوگوں کو حکم کرو کہ مالِ غنیمت میں سے خدا کا خمس جو اُس نے مسلمانوں پر مقرر کیا ہے نکالیں اور بارانی اور نہری زمین میں سے عشر اور چاہی میں سے نصف العشر محصول وصول کریں اور دس اونٹوں کی ذکوة دو بکریاں اور بیس کی چار بکریاں وصول کریں اور چالیس گائیکوں میں سے ایک گائیک اور تیس میں سے ایک بکری وصول کریں یا مادہ وصول کریں اور جھگڑ کی چھڑنے والی چالیس بکریوں میں سے ایک بکری وصول کریں یہ خدا کا فریضہ ہے جو ذکوة میں اُس نے مؤمنوں پر مقرر کیا ہے اور جو اس سے

زیادہ دے گا۔ اُس کے لئے بہتر ہے اور جو یہودی یا نصرانی اپنے دین پر قائم رہے۔ پس اُن میں سے ہر بالغ مرد اور عورت اور آزاد اور غلام پر ایک پوند دینا۔ جزیہ کا لازم ہے یا اس کی قیمت کے موافق کپڑا یا اور کوئی چیز دے۔ پس اگر وہ اس جزیہ کو ادا کرے گا تو وہ خدا و رسول کی ذمہ داری میں ہے اور جو یہ جزیہ ادا نہ کرے گا تو وہ اللہ اور رسول اور سب مسلمانوں کا دشمن ہے۔

صلوة اللہ علیہ وسلم والسلام علیہ وعلیٰ آلہ وبراکاتہ۔

رفاعہ بن زید کی حاضری | خیمہ کی جنگ سے پہلے حدیبیہ کی صلح میں رفاعہ بن زید جذامی اُٹھ بیٹھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا اور ایک غلام بھی رسول کریم کی نذر گزارا۔ رسول مقبولؐ نے ایک نامہ اُن کے لئے اُن کی قوم کو لکھ دیا جس کا معنی یہ ہے :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ نامہ محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رفاعہ بن زید کے لئے ہے مشتمل براین معنی کہ میں نے ان کو ان کی تمام قوم کی طرف بھیجا ہے تاکہ یہ اُن کو خدا و رسول کی طرف بلا میں پس جو ان کی دعوت کو قبول کرے مسلمان ہو گا وہ خدا و رسول کے گروہ میں ہے اور جو انکار کرے گا اس کو دینے کی ممانعت ہے۔ پھر جب رفاعہ اپنی قوم میں پہنچے ان کی ساری قوم مسلمان ہو گئی اور سب نے مقام حرۃ الرطلہ میں اپنی بود و باش اختیار کی۔

وفد ہمدان کی حاضری | جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے تو ہمدان کا وفد خدمت میں حاضر ہوا۔ جس میں یہ لوگ دو سائے قوم تھے۔

مالک بن نمط اور ابو ثور یعنی ذو المشار اور مالک بن ایفح بن مالک خاندانی وغیرہم۔ اور یہ لوگ مہری چادریں اور مدنی عمامے باندھے ہوئے بڑے ادب اور جوش سے چلتے آتے تھے۔ جب رسول پاکؐ کے سامنے آکر کھڑے ہوئے تو مالک بن ایفح نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمدان کے لوگ خدمتِ عالی میں حاضر ہیں۔ اللہ کے معاملے میں کسی کی ملامت کا فکر نہیں کرتے۔ بڑے بہادری خدا و رسول کی دعوت کو انہوں نے قبول کیا ہے اور بت پرستی چھوڑ دی ہے۔ یہ لوگ عہد کے بڑے پکے ہیں کبھی ان کا ایمان شکستہ نہیں ہو سکتا۔ رسول اللہ نے یہ

عہد نامہ مکہ کہ ان کو عنایت کیا :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول اللہ کی تحریر

یہ عہد نامہ ہے محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خلافت خاریف اور اہل جناب العصب اور حقائق الربل کے اور ذی المشعار ان کے قافلہ سالار اور مالک بن نمط کے اور جن لوگوں نے ان کی قوم میں سے اسلام قبول کیا ہے ان کے لئے اس بات پر کہ یہ لوگ جس جگہ رہتے ہیں وہاں کی زمین ان کی ہے جب تک کہ یہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اس زمین کی پیداوار یہ کھا لیں اور اپنے جانوروں کو چرائیں۔ ان کے لئے اس بات پر خدا کا عہد اور اس کے رسول کا ذمہ ہے اور مہاجرین اور انصار اس عہد نامہ کے گواہ ہیں۔

مسئلہ کذاب اور اسود غسی | ابن اسحاق کہتے ہیں نبی کریم کے زمانہ میں دو آدمیوں نے نبوت بنی حلیفہ کے اندر اور دوسرے اسود بن کعب غسی نے صنعاء میں۔

ابو سعید خدری کہتے ہیں میں نے ایک روز رسول اقدس سے منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا :-

”اے لوگو! میں نے شب قدر کو دیکھا اور پھر میں اس کو مقبول کیا اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو ٹنگن ہیں مجھ کو وہ بڑے معلوم ہوئے ہیں۔ میں نے ان پر پھونک ماری وہ اڑ گئے۔ پس میں نے اس کی تعبیر یہ لی ہے کہ اس سے یہ دونوں کذاب مراد ہیں ایک یمن والا اور دوسرا یامہ والا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تین زوال پیدا ہوں گے اور ہر ایک ان میں سے نبوت کا دعویٰ کرے گا۔

عمال اور امراء کا تقرر | ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک شہر مفتوحہ اسلام کی طرف ایک حاکم روانہ کیا۔ چنانچہ مہاجرین امیہ

بن مغیرہ کو شہر صنعاء میں بھیجا اور اسود غسی نے ان پر خروج کیا اور زیاد بن لبید بنی النضار کو شہر حضرموت کے صدقات کی تحصیل کے لئے روانہ کیا اور عدی بن حاتم طائی کو یمن کے اور بنی اسد پر حاکم بنایا اور مالک بن نویرہ یرومی کو بنی حنظلہ کی تحصیل پر بھیجا اور بنی سعد کی تحصیل

کے لئے وہ شخص روانہ کئے۔ ایک طرف زبیر بن بدو اور دوسری طرف قیس بن عامر اور علامہ بن حفصہ کو رسول کریمؐ میں بھیج چکے تھے اور حضرت علیؑ بن ابی طالب کو اہل بنجران کی زکوٰۃ اور جزیہ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔

مسئلہ کذاب کا خط | مسلمانوں نے اس مضمون کا خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ یہ نام ہے مسئلہ رسول خدا کی طرف سے محمد رسول خدا کو !

سلام خلیفہ ابابعد! میں تمہارا نبوت میں شریک کیا گیا ہوں۔ لہذا نصف زمین ہمارے ہی ہے اور نصف قریش کی ہے مگر قریش حد سے بڑھتے ہیں۔

یہ خط لے کر مسئلہ کے دو قاصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خط کو پڑھ کر فرمایا کہ تم دونوں کیا کہتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم بھی یہی کہتے ہیں جو اس نے یعنی مسئلہ نے کہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اگر قاصد کے قتل کرنے کا قاعدہ ہوتا تو ضرور میں تم دونوں کو قتل کرتا۔ پھر مسئلہ کو یہ جواب لکھا :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ نام ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے مسئلہ کذاب کو سلام ہے اُس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ ابابعد بن اللہ تعالیٰ کی ہے جس کو وہ چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے عنایت کرتا ہے اور عاقبت پرہیزگاروں کے لئے ہے۔ یہ واقعہ سال ۶ کے آخر کا ہے۔



حجۃ الوداع

حج کی تیاری ابن اسحاق کہتے ہیں جب ذیقعد کا مہینہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ کیا اور لوگوں کو تیاری کے لئے حکم دیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیسویں ذی قعد کو حج کے لئے سفر کیا اور مدینہ میں جو باہر جا رہے تھے اور نقول یعنی ساح بن عرفطہ غفاری کو حاکم مقرر فرمایا۔

حضرت عائشہ اور مناسک حج حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب مقام شرف میں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس کے پاس قربانی نہ ہو وہ عمرہ کا احرام باندھ لے اور یہیں محمد کو ایام آگئے۔ پس رسول کیم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں رو رہی تھی اور انہوں نے کہا اے عائشہ کیا ہوا؟ تم کو ایام آگئے؟ میں نے کہا ہاں، فرماتی ہیں اُس وقت میں یہ کہہ رہی تھی کہ کاش اس سفر میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ آتی۔ آنحضرت نے فرمایا۔ ایسا نہ کہو جو حاجی کرتے ہیں وہی تم بھی کرنا فقط بیت اللہ کا طواف نہ کرنا کہتی ہیں جب لوگ مکہ میں آئے تو جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا سب نے احرام کھول دیئے اور نبی پاک کی عورتوں نے بھی عمرہ ہی کیا تھا۔

پھر جب قربانی کا دن ہوا تو گائے کا بہت سا گوشت میرے گھر میں آیا۔ میں نے دریافت کیا یہ کیسا ہے؟ لانے والے نے کہا آنحضرت نے اپنی ازدواج کی طرف سے گائے ذبح کی ہے پھر جب لیلۃ الخصبہ ہوئی تو رسول اللہ نے میرے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر کو میرے پاس مقام نعیم سے عمرہ کرنے کے لئے بھیجا۔ اُس عمرہ کے بدلہ میں جو محمد سے فوت ہو گیا تھا۔

حضرت حفصہ بنت عمرؓ نے خطاب کہتی ہیں نبی کریمؐ نے اپنی عورتوں کو عمرہ کر کے احرام کھولنے کا حکم دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! احرام کھولنے میں آپ کو کیا چیز مانع ہے؟ فرمایا میں قربانی کے جانور اپنے ساتھ لایا ہوں اُن کو ذبح کر کے احرام کھولوں گا۔

حضرت علیؓ کی یمن سے واپسی | ابن اسحاق کہتے ہیں حضرت علیؓ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجران کی طرف بھیجا تھا وہاں سے واپس آتے ہوئے حضرت علیؓ تکہ میں آئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لئے پہلے سے آئے ہوئے تھے۔ حضرت علیؓ اپنی زوجہ حضرت فاطمہؓ کے پاس گئے اُن کو دیکھا تو انہوں نے احرام کھول دیا تھا۔ حضرت علیؓ نے پوچھا اے رسول خدا کی صاحبزادی تم نے ابھی سے احرام کھول دیا۔ حضرت فاطمہؓ نے فرمایا ہاں آنحضرتؐ نے ہم کو عمرہ کا حکم دیا تھا۔ ہم نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا پھر حضرت علیؓ حضورؐ کے پاس آئے اور جب اپنے سفر کے حالات بیان کرنے سے فارغ ہوئے تو رسول پاکؐ نے فرمایا تم جا کر طواف کمرہ اور جعبہ اور لوگوں نے احرام کھول دیا ہے تم بھی کھول دو۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے یہ نیت کی تھی کہ اے اللہ! میں وہ احرام باندھتا ہوں جو تیرے نبی اور تیرے بندہ اور رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تمہارے پاس قربانی بھی ہے حضرت علیؓ نے عرض کیا قربانی تو نہیں ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قربانی میں اُن کو شریک کیا اور یہ اسی احرام کے ساتھ رہے اور آنحضرتؐ کے ساتھ احرام کھولا۔ اور رسول اللہؐ نے ان کی اور اپنی دونوں کی طرف سے قربانی کی۔

حضرت علیؓ کے خلاف شکایت | زبیر بن عکاد کہتے ہیں جب حضرت علیؓ رسول اللہؐ سے ملنے کے لئے تکہ میں آئے تو لشکر کو پیچھے چھوڑ آئے تھے اور ایک شخص کو اُس پر حاکم مقرر کیا تھا۔ اُس شخص نے توشہ خانہ میں سے ایک ایک نفیس نفیس کپڑا نکال کر سارے لشکر میں تقسیم کر دیا کہ اس کو اوڑھ لیا جائے۔ جب یہ لشکر اس صورت سے تکہ کے قریب پہنچا تو حضرت علیؓ ملنے کے لئے تشریف لائے اور ان کپڑوں کو دیکھ کر اُس شخص سے جس کو حاکم کیا تھا پوچھا کہ کیا بات ہے؟ اُس نے کہائیں نے یہ کپڑے اس لئے تقسیم کئے ہیں تاکہ یہ لشکر لوگوں میں اپنی عزت ظاہر کرے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا تجھ کو خرابی ہو یہ کپڑے ان لوگوں سے لے کر توشہ میں آپ کے پاس پہنچنے سے پہلے داخل کر۔ چنانچہ وہ کپڑے سارے لشکر سے لے کر داخل کئے گئے۔ لشکر کے لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کے اس برتاؤ کی شکایت کی۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو! علیؓ کی شکایت تم نہ کرو۔ علیؓ خدا کے معاملے میں بہت مضبوط ہے اُس کی شکایت کرنی لائق نہیں ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع | ابن اسحاق کہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور لوگوں کو ناسکِ حج یعنی حج کے طریقے اور قاعدے بتلائے۔ پھر آپ نے ایک طویل خطبہ پڑھا

اور بہت سے احکامات اُمت کے لئے بیان فرمائے۔ چنانچہ حمد و ثناء کے بعد فرمایا۔
 وہ اے لوگو! میری بات غور سے سُنو شاید آئندہ میں تم سے اس جگہ کبھی ملاقات نہ کروں اے لوگو تمہارا
 خون اور تمہارے مال آپس میں ایک کے دوسرے پر حرام ہیں یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار سے
 برا جو اسی طرح جیسے اس دن کی حرمت ہے اور اس مہینے کی حرمت ہے۔

اقتبہ شک تم اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر ہو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کا سوال
 کیسے گا اور میں سب باتیں تم کو بتا چکا ہوں۔ پس جس شخص کے پاس کسی کی امانت ہو وہ اس
 کی امانت ادا کر دے اور کوئی شخص اپنے قرضدار سے بجز اس المال کے سود نہ لے کیونکہ سود
 غارت کر دیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کا فیصلہ فرمایا ہے اور عباس بن عبد المطلب
 کا سود بھی خارج اور جس قدر خون زائد جاہلیت کے تھے سب ختم ہیں اور سب سے پہلے
 جو خون زائد جاہلیت کا میں ختم کرتا ہوں وہ خون ابن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب کا ہے
 جس کو بنی ہذیل نے قتل کیا تھا۔ پس یہ جاہلیت کے خون معاف کرنے میں میں ابتدا
 کرتا ہوں۔

اور اے لوگو! اس تمہارے ملک میں شیطان اپنی پرستش کئے جانے سے نا اُمید ہو گیا ہے
 یعنی ملکِ عرب میں کبھی اس کی پرستش نہ ہوگی مگر ہاں اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر وہ راضی ہو گیا ہے
 جن کو تم بڑے گناہوں میں شمار نہ کرو گے۔ پس تم کو اپنے دین کی شیطان سے حفاظت
 لازم ہے۔

اے لوگو! انشی کی بدعت جو کفار نے ایجاد کی تھی یہ کفر کی زیادتی میں شمار ہے یعنی حرام
 مسیئوں کو حلال مہینوں کے بدلہ میں حلال مہینوں کو حرام کر لینا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ سے ہاتھ
 مہینے نہ کھے ہیں جن میں سے چار حرام ہیں۔ تین پے درپے یعنی ذی القعدہ ذی الحج اور محرم اور
 ایک رجب جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان میں ہے۔

اور اے لوگو! تمہارا تمہاری عورتوں پر حق ہے اور تمہاری عورتوں کا بھی تم پر
 حق ہے۔ تمہارا عورتوں پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارا فرش کسی بھی ایسے شخص کے لئے نہ لگائیں
 جسے تم پسند نہیں کرتے اور کوئی فحش بات ظاہر نہ کریں۔ پس اگر وہ ایسا کریں تو اللہ تعالیٰ

نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اُن کو اپنے سے جدا سلاؤ اور اس طرح مارو جو زیادہ تکلیف دہ نہ ہو پھر اگر وہ اُن باتوں سے باز آجائیں تو اُن کا کھانا کپڑا حسبِ حیثیت تمہارے ذمہ ہے۔

اے لوگو! عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو وہ تمہاری مددگار ہیں اور اپنے لئے کچھ اختیار نہیں رکھتیں اور تم نے اُن کو خدا کی امانت کے ساتھ لیا ہے اور خدا کے کلام کے ساتھ اُن کو حلال کیا ہے پس اے لوگو! میرے ان احکام کو خوب سمجھو اور میں نے تم میں ایک ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر اُس کو تم مضبوط پکڑے نہ ہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے کتاب اللہ اور اُس کے نبی کی سنت۔

اے لوگو! میری ان باتوں کو سنو اور خوب سمجھ لو اور جان لو کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور سب مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ پس مسلمان کے مال میں سے دوسرے مسلمان کو کوئی چیز لینی حلال نہیں ہے سوا اُس چیز کے جو وہ اپنی خوشی سے بخش دے۔ پس تم ایک دوسرے پر قلم نہ کرنا۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے اللہ! کیا میں نے تیرے احکامات بندوں کو پہنچا دیئے سب حاضرین نے عرض کیا ہاں بے شک آپؐ نے احکاماتِ الہی ہم کو پہنچا دیئے۔ آپؐ نے فرمایا اے اللہ! تو گواہ ہو جا۔

دیکر روایات ابن اسحاق کہتے ہیں مقامِ عرفات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اور ربیعہ بن امیہ بن خلف آپؐ کے پاس کھڑے تھے آپؐ ان سے فرما رہے تھے کہ تم لوگوں سے کہو کہ اے لوگو! رسول خدا فرماتے ہیں تم جانتے ہو کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ربیعہ لوگوں سے کہتے، لوگ کہتے کہ یہ مہینہ حرام ہے۔ آنحضرتؐ ربیعہ سے فرماتے کہ ان سے کہہ دو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون اور تمہارے مال تمہارے آپس میں حرام کر دیئے ہیں۔ جب تک کہ تم اپنے لب سے طور اس مہینے کی حرمت کی طرح۔ پھر آپؐ ربیعہ سے فرماتے کہ لوگوں سے کہو اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے؟ ربیعہؓ لوگوں میں آواز دیتے۔ لوگ کہتے یہ شہر بلد الحرام ہے۔ آنحضرتؐ ربیعہ سے فرماتے کہ ان سے کہہ دو خدا نے تمہارے خون اور تمہارے مال آپس میں حرام کئے ہیں یہاں تک کہ تم اپنے لب سے ملاقات کرو۔ اس شہر کی حرمت کی طرح۔ پھر رسول کریمؐ ربیعہ سے فرماتے کہ کہہ دو اے لوگو! رسول اللہ فرماتے ہیں تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ ربیعہ لوگوں سے کہتے لوگ جواب دیتے کہ یہ حج اکبر کا دن ہے۔ آپؐ ربیعہ سے فرماتے کہ کہہ دو اے لوگو! خدا نے تمہارے مال اور خون تمہارے آپس میں حرام کئے ہیں یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار سے طو اس دن کی حرمت کی طرح۔

عمر بن خطاب کی روایت | عمرو بن خطاب کہتے ہیں مجھ کو عتاب بن اسید نے کسی ضرورت کے لئے آنحضرت کی خدمت میں بھیجا تھا۔ میں جب آنحضرت

کے پاس آیا تو آپ مقام عرفات میں ساندنی پر سوار کھڑے تھے۔ میں عتاب کا پیغام پہنچا کر وہیں آپ کی ساندنی کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اسی طرح کہ اُس کی مہار میرے سر کے اوپر تھی۔ پس میں نے سنا آپ فرما رہے تھے اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے ہر خدا کو اُس کا حق پہنچا دیا لہذا وارث کے لئے وصیت جائز نہیں ہے اور زنا کی اولاد عودت کو طے گی اور زانی کے لئے پتھر ہیں اور شخص بدو سر کے سب میں ملے گا یا کسی کا آزاد غلام اپنے آقا کو چھوڑ کر دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے گا اُس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کا کوئی نیک کام قبول نہ فرمائے گا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں جب عرفات کے پہاڑ پر آپ کھڑے ہوئے۔ فرمایا یہ سارا پہاڑ موقف ہے اور پھر مزدلفہ میں پہنچ کر فرمایا سارا مزدلفہ موقف ہے۔ پھر منیٰ میں قربانی کر کے فرمایا سارا منیٰ قربانی کی جگہ ہے اور اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے حج کے احکامات لوگوں کو بتلائے۔ کنگریوں کا ماننا اور کعبہ کا طواف کرنا اور حج میں جو باتیں جائز یا ناجائز ہیں سب بتائیں۔ اسی سبب سے اس حج کو حجتہ البلاء کہتے ہیں اور حجتہ الوداع اس سبب سے کہتے ہیں کہ آنحضرت نے پھر اس کے بعد حج نہیں کیا۔

لشکر اسامہ بن زید | ابن اسحاق کہتے ہیں اس حج سے واپس آ کر رسول کریم ذی الحج کا باقی مہینہ اور محرم اور صفر مدینہ میں رہے۔ پھر آپ نے مسلمانوں کا ایک لشکر جمع کر کے اسامہ بن زید کو اُس کا سردار کیا اور فلسطین کے ملک سے شہر بلقاء کی طرف متوجہ ہونے کا حکم دیا۔ اس لشکر میں مہاجرین اولین کثرت سے تھے۔

حکمرانوں کی طرف ایبھی | ابن اسحاق کہتے ہیں آنحضرت نے اپنے صحابہ کو نامے دے کر مختلف بادشاہوں کے پاس روانہ کیا تھا۔

ابن ہشام کہتے ہیں مجھ کو معتبر روایت پہنچی ہے کہ حدیبیہ کے سفر سے واپس آ کر ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمام عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پس تم میرے اوپر ایسا اختلاف نہ کرنا جیسا حواریوں نے عیسیٰ بن مریم پر اختلاف کیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! حواریوں نے عیسیٰ علیہ السلام پر کیا اختلاف کیا تھا؟

فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نے اُن کو اُسی بات کی طرف بلایا تھا جس کی طرف میں تم کو بلاتا ہوں یعنی بلشام کی طرف اپنی بنا کر بھیجنے کے لئے۔ پس جن لوگوں کو عیسیٰ علیہ السلام نے قریب کے ملکوں میں بھیجا تھا وہ تو خوشی خوشی چلے گئے۔ اور جن کو دور و دراز ملکوں میں بھیجا تھا وہ سست ہو گئے۔ اور وہاں جانا اُن کو ناگوار گزرا۔ عیسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں کی اللہ تعالیٰ سے شکایت کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی زبانیں اُس ملک کی کر دیں جس کی طرف عیسیٰ علیہ السلام نے بھیجا تھا۔ اور اُسی زبان میں یہ لوگ بولنے لگے۔

رسول اللہ کے قاصد | راوی کہتا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکتوب لکھ کر اپنے اصحاب کو عنایت کئے اور اُن کو بادشاہوں کے پاس روانہ کیا۔

چنانچہ حمید بن عقیقہ کلبی کو قیصر بادشاہ روم کے پاس اور عبداللہ بن حذافہ سہمی کو کسریٰ بادشاہ فارس کے پاس روانہ کیا۔ اور عمرو بن أمیہ حمیری کو نجاشی بادشاہ حبش کی طرف اور حاطب بن ابی بلتعہ کو مقوقش بادشاہ مصر کے پاس اور عمرو بن عاص سہمی کو جلدی کے دونوں بیٹوں جیفر اور عیاذ کی طرف بھیجا۔ یہ دونوں قوم افد سے عمان کے بادشاہ تھے اور سلیمان بن عمرو عامری کو یمامہ کے بادشاہوں ثمامہ بن اثال اور ہویہ بن علی کے پاس بھیجا اور علامہ بن حضرمی کو بادشاہ بحرین منذر بن سادی عہدی کے پاس روانہ فرمایا اور شجاع بن وہب اسدی کو حرث بن ابی شمر غسانی بادشاہ سرحد شام کی طرف روانہ کیا۔

ابن ہشام کہتے ہیں شجاع بن وہب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بن ابیہم غسانی کی طرف اور مہاجر بن أمیہ مخزومی کو حرث بن عبدکلال حمیری کی طرف روانہ فرمایا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں مجھ سے یزید بن ابی جلیب معمری نے بیان کیا کہ اُن کو ایک کتاب ملی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بادشاہوں کی طرف ایلچیوں کے روانہ فرمانے کا ذکر تھا اور جس طرح کہ اوپر لکھا گیا ہے سب اُس کتاب میں مندرج تھا۔

یزید کہتے ہیں وہ کتاب میں نے ابن شہاب زہری کو بھیج دی۔ انہوں نے اس کو پڑھ کر سب حال معلوم کیا جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قاصد | ابن اسحاق کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو زمین کے مختلف ممالک میں

تبلیغ کرنے کے لئے بھیجا تھا اور ان حواریوں کے ساتھ اُن کے متبعین بھی تھے۔ چنانچہ بطرس حواری کو جس کے ساتھ پولس بھی تھا ملک رومیہ اور اندرائس کی طرف روانہ کیا۔ پولس حواریوں میں سے نہیں تھا بلکہ یہ متبعین میں سے تھا۔

اور ملتا حواری کو اُس ملک میں بھیجا جہاں کے لوگ آدمیوں کو کھالیتے ہیں۔

اور توماس کو ملک بابل کی طرف بھیجا۔

اور قیسیس کو افریقہ کے شہر قراطونہ

اور سمس کو افسوس کی طرف جو اصحاب کف کا شہر ہے روانہ کیا۔

اور یعقوبس کو اورشلیم کی طرف جو ملک ایلیاء کا ایک شہر بیت المقدس کے

پاس ہے روانہ کیا۔

اور ابن ثمالی کو ملک حجاز میں بھیجا۔

اور سمین کو بربر میں

اور یہود اکو یہ حواریوں میں سے نہ تھا یوں کی جگہ مقرر کر دیا گیا تھا۔



غزوات و سرایا (۱)

غزوات کا اجمالی ذکر | ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذاتِ خود تیس پہلے غزوۃ ابواء پھر غزوۃ بواط مقام ضویٰ کی طرف۔ پھر غزوۃ عثیہ شہر یثرب کی طرف۔ پھر غزوۃ بدر اولیٰ کرز بن جابر کی تلاش میں۔ پھر بدر کا وہ غزوہ جس میں اللہ تعالیٰ نے سردارانِ قریش کو قتل کر دیا۔ پھر غزوۃ بنی سلیم جس میں آپ مقام کدربک تشریف لے گئے تھے۔ پھر غزوہ سواقیہ البوخیان کی تلاش میں۔ پھر غزوۃ مغلطان جس کو ذی امر کا غزوہ بھی کہتے ہیں۔ پھر غزوہ بحرانِ خاص حجاز میں۔ پھر غزوۃ اُحُد پھر غزوۃ حراء الاسد۔ پھر غزوۃ بنی نہضہ پھر غزوۃ ذات الرقاع مقام نخل میں۔ پھر غزوۃ بدر الاُخرت۔ پھر غزوہ دومتہ الجندل۔ پھر غزوۃ خندق۔ پھر غزوۃ بنی قریظہ۔ پھر غزوہ بنی لحيان ہندل سے۔ پھر غزوۃ ذی قرد۔ پھر غزوۃ بنی مصطلق خزاعہ سے۔ پھر غزوہ خدیجہ جس میں جنگ کا قصد نہیں تھا اور مشرکوں نے آپ کو عمرہ سے روک دیا تھا۔ پھر غزوۃ غمیر پھر عمرۃ القضاء پھر غزوۃ فتح مکہ۔ پھر غزوۃ حنین۔ پھر غزوۃ طائف۔ پھر غزوۃ تبوک۔ ان سب غزوؤں میں سے کل نو غزوات میں جنگ ہوئی۔ بدر۔ اُحُد۔ خندق۔ قریظہ۔ مصطلق۔ خیبر۔ فتح۔ حنین اور طائف میں۔

سرایا کا اجمالی ذکر | سب چھوٹے اور بڑے اڑتیس لشکر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف اطراف میں روانہ فرمائے جن کی تفصیل یہ ہے۔

- ۱۔ عبیدہ بن حریث کا لشکر ثنیہ ذی الروہ کی طرف۔
- ۲۔ اور حضرت حمزہؓ کا لشکر ساحلِ بحر کی طرف۔ اور بعض لوگ حضرت حمزہؓ کے لشکر کی روانگی عبیدہ کے لشکر سے پہلے بیان کرتے ہیں۔
- ۳۔ پھر سعد بن ابی وقاص کا غزوہ مقامِ حراء میں۔

۴۔ اور عبداللہ بن حبش کا غزوہ نخلہ میں۔

۵۔ اعد بن حارثہ کا غزوہ مقام قزوہ میں۔

۶۔ اور محمد بن مسلمہ کا غزوہ کعب بن اشرف یہودی سے۔

۷۔ اور منذ بن ابی مرثد غنوی کا غزوہ ریحہ میں۔

۸۔ اور منذ بن عمرو کا غزوہ بیر معونہ میں۔

۹۔ اور ابو صیہ بن جراح کا غزوہ عراق کے راستہ میں۔

۱۰۔ اور عمر بن خطاب کا غزوہ بنی عامر سے۔

۱۱۔ اور حضرت علیؓ بن ابی طالب کا غزوہ یمین میں۔

۱۲۔ اور غالب بن عبداللہ کلبی کا غزوہ بنی ملوح سے۔

غالب بن عبداللہ کے لشکر کی تفصیل | جندب بن مکیت جہنی کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ایک چھوٹا لشکر غالب بن عبداللہ کلبی کی سرکردگی میں بنی ملوح

کی طرف جو مقام کدید میں رہتے تھے روانہ کیا اور حکم دیا کہ ان پر جہاد کرنا۔ جندب کہتے ہیں میں اس لشکر میں تھا۔ چنانچہ ہم لوگ روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ جب ہم مقام کدید کے قریب پہنچے تو مرث بن مالک یعنی ابن ابرصہ اللیقہ ہم کو ملا۔ ہم نے اُس کو گرفتار کر لیا۔ اُس نے کہا: میں تو اسلام قبول کر کے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا رہا تھا۔ تم نے ناحق مجھ کو گرفتار کیا۔ ہم نے کہا اگر تم مسلمان ہو اور رسول کریمؐ کے پاس جاؤ گے تو ایک رات ہمارے پاس رہنے سے کچھ نقصان نہ پہنچے گا۔ اور پھر ہم نے اُس کی مشکیں باندھ کر ایک سپاہی کے حوالے کیا اور اُس کو تاکید کر دی کہ اگر اس کی کوئی خلاف حرکت دیکھو تو فوراً اس کا سر اُتار لینا۔ پھر روانہ ہو کر ہم غروب آفتاب کے وقت مقام کدید میں پہنچے۔ اور ہم جنگل کے ایک کنارے میں آکر رہے ہوئے تھے۔

جندب بن مکیت کا واقعہ | جندب کہتے ہیں میرے ساتھیوں نے مجھ کو لشکر کی نگہداشت اور دشمن کی خبر کے لئے بھیجا۔ میں ایک بلند ٹیلہ پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔

کیونکہ اس ٹیلہ پر سے بنی ملوح کے تمام مکانات خوب نظر آتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص اپنے مکان سے باہر نکلا اور اپنی بیوی سے اُس نے کہا مجھ کو سامنے ٹیلہ پر کچھ سیاہی نظر آتی ہے جو پہلے کسی وقت میں نے نہیں دیکھی تھی تو اپنے برتنوں کو دیکھ کر کوئی چیز گم تو نہیں ہوئی ہے۔ اُس

نے سب چیزوں کو دیکھا اور کہا میں کوئی چیز گم نہیں ہوئی ہے۔ اُس نے کہا میری کمان اور دو تیر مجھ کو دے۔ عورت نے اُس کو دینے اور اُس نے ایک تیر میرے پہلو پر مارا۔ میں نے اُس کو نکال کر اپنے پاس رکھ لیا اور وہاں سے حرکت نہ کی۔ پھر دو سرا تیر اُس نے میرے شانہ پر مارا میں نے اُس کو بھی نکال کر رکھ لیا۔ اُس نے اپنی بیوی سے کہا اگر یہ کوئی آدمی ہوتا تو ضرور حرکت کرتا۔ تیسرے دو تیر اُس کے گلے اور اُس نے حرکت تک نہیں کی معلوم ہوتا ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے صبح کو لو جا کر میرے تیر اٹھا لینا۔ پھر یہ شخص اپنے گھر کے اندر چلا گیا۔

اللہ تعالیٰ کی مدد | جنہاں کہتے ہیں رات کو ہم نے ان لوگوں سے کچھ نہیں کہا۔ یہ بھین سے سوتے رہے۔ جب سحر کا وقت ہوا تو ہم نے اُن پر حملہ کیا اور خوب قتل و غارت کر کے ان کے تمام مال و اسباب لے کر ہم روانہ ہوئے۔

پھر ہمارے تعاقب میں یہ لوگ بھی جمع ہو کر آئے۔ جب یہ ہم سے قریب پہنچے تو ہمارے اُن کے درمیان ایک جنگل تھا ہم اُس کے پرلے کنارہ پر تھے اور یہ دوسرے کنارہ پر پہنچتے کہ خدا جانے کہاں سے اس جنگل میں اس زور کی پانی کی ایک ندی آئی کہ وہ لوگ اُسے عبور کر کے ہم تک نہ پہنچ سکے۔ ہم کھڑے ہو کر اُن کی مجبوری اور پریشانی کا تماشا دیکھنے لگے۔ پھر ہم نے اُن کے سب جانوروں کو اکٹھا کر کے آگے کو بکھار دیا اور بہت جلد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ لوگ بے چارے وہیں اُن کے کنارہ پر کھڑے رہ گئے اور اس غزوہ میں مسلمانوں کا شہادت کے وقت اُمت اُمت تھا۔

دیگر سرایا | ۱۳۔ حضرت علیؓ بنی عبداللہ بن سعد اہل فدیہ پر جہاد کرنے تشریف لے گئے۔ ۱۴۔ اور ابو عوبادہ سلمی نے بنی سلیم پر جہاد کیا اور یہ اور ان کے سب ساتھی شہید ہوئے۔

- ۱۵۔ اور عکاظہ بن معصن نے غمرہ پر جہاد کیا۔
- ۱۶۔ اور ابوسلمہ بن عبدالاسد بنہ بنہ کی طرف بنی اسد سے ایک ہشہم پرچس کا نام قطن تھا جنگ کی اور بنی مسعود بن حروہ شہید ہوئے۔
- ۱۷۔ اور محمد بن مسلمہ حارثی نے مقام قرطام میں ہوازن سے جنگ کی۔
- ۱۸۔ اور بشیر بن سعد بن مروہ نے فدیہ پر جہاد کیا۔
- ۱۹۔ اور بشیر بن سعد ہی نے خیبر کی ایک جانب جہاد کیا۔

۲۰۔ اور زید بن حارثہ نے مقام مجوم میں بنی سلیم کا ملک ہے جہاد کیا۔

۲۱۔ اور زید بن حارثہ ہی نے جذام پر ملک خشین میں جہاد کیا۔

حضرت زید کے غزوہ جذام کی تفصیل | ابن اسحاق کہتے ہیں جذام کے چند لوگوں کا بیان ہے جو اس واقعہ کے خوب جاننے والے تھے کہ فاع

بن زید جذامی حبیب رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سے اپنی قوم کے پاس واپس آئے۔ تو قوم کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط بھی لائے تھے جن میں رسول کریمؐ نے ان لوگوں کو اسلام کی دعوت کی تھی۔ پس ان لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ پھر حضورؐ ہی عرصہ گزرا تھا کہ وحیہ بن خلیفہ کلبی ملک شام سے واپس ہوتے ہوئے اس طرف گزرے۔ اور وحیہ قیصر روم کے پاس رسول کریمؐ کا ثانی لے کر گئے تھے اور کچھ مال تجارت بھی ان کے پاس تھا۔ جب یہاں پہنچے تو ایک وادی میں جس کا وادی شانہ نام تھا ٹھہرے۔ ہند بن عوس اور اس کے بیٹے عوس بن ہنیدہ نے ان کا مال لوٹ لیا اور یہ لوگ بنی صلیع میں رہتے تھے جو جذام کی ایک شاخ ہے۔ یہ عبر بنی غیب یعنی رفاعہ بن زید کے لوگوں کو بھیجی۔ یہ ہنیدہ اور اس کے بیٹے پر جا پڑے اور خوب جنگ ہوئی۔ قرہ بن اشقر صفاوی ثم الصلعی نے ایک تیر نعمان بن ابی جبال کے مانا اور جب یہ تیر ان کے ٹھکانے میں لگا تو کہنے لگا کہ اس تیر کو ابن لبنی کی طرف سے لے۔ یعنی نعمان کی ماں کا نام تھا اور حستان بن ملہ بنی وحیہ کے محبت یافتہ تھے اور وحیہ نے ان کو صورت فاتحہ سکھائی تھی۔ غرض کہ رفاعہ بن زید کے لوگوں نے وحیہ کلبی کا سا مال ان سے لے کر وحیہ کے حوالہ کیا اور وحیہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض کیا اور ہنیدہ اور اس کے بیٹے کے قتل کرنے کی درخواست کی۔ رسول مقبولؐ نے زید بن حارثہ کو لشکر کا سردار کر کے بنی جذام کی طرف روانہ کیا۔

باب ہمی تصفیہ | جذام کی شاخ غطفان اور وائل اور سلمان اور سعد بن ہدییم کے لوگ جب رفاعہ بن زید جذام کے پاس حضورؐ کا مکتوب گرا ہی لے کر گئے تو یہ سب مقام حمرہ جلاء میں آکر آباد ہو گئے تھے اور رفاعہ بن زید کراخ رقبہ میں تھے۔ زید کے لشکر کی ان کو بالکل خبر نہ تھی اور بنی غیب کے چند لوگ ان کے ساتھ تھے اور باقی وادی مدان میں تھے۔ حمرہ کے شرقی کنارہ پر جہاں چشمہ جاری ہے اور اولاج کی طرف سے زید کے لشکر نے آکر مقام ماتعین میں حمرہ کی طرف سے حملہ کیا اور ہنیدہ اور اس کے بیٹے اور بنی اعنف کے دو آدمی اور دو بنی غیب

کے آدمی قتل کر کے تمام مال و اسباب ان کا جمع کیا اور قیدی بھی گرفتار کئے۔ جب یہ واقعہ بنی غلبہ نے سنا تو یہ سوار ہو کر زید بن حارثہ کے لشکر کی طرف جو خیفاء مدائن میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا روانہ ہوئے اور ان میں یہ لوگ مہر دار تھے۔

حسان بن ملہ سوید بن زید کے گھوڑے عجاج نام پر سوار تھا اور انیف بن ملہ اپنے باپ ملہ کے گھوڑے زُعال پر سوار تھا اور عمر زید بن عمرو شمر نامی گھوڑے پر سوار تھا۔ پس جب یہ لوگ زید بن حارثہ کے لشکر سے قریب پہنچے تو ابو زید اور حسان نے انیف بن ملہ سے کہا کہ تم اگر وہاں پہلے جاؤ تو بہتر ہے کیونکہ ہم کو تمہاری زبان درازی سے ڈر لگتا ہے۔ انیف بن ملہ ٹھہر گیا اور یہ دونوں آگے بڑھے۔ عقوی دور گئے ہوں گے کہ انیف بن ملہ کے گھوڑے نے پیروں سے زمین کو دنی اور شومی کر فی شروع کر دی اور آخر ان دونوں کے پیچھے دوڑنے لگا۔ جب انیف ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا کہ غیر تم آئے ہو تو مگر اپنی زبان کو بند رکھنا اور یہ بات ان کے آپس میں قرار پائی کہ حسان بن ملہ کے ہوا کوئی گفتگو نہ کرے۔

راوی کہتا ہے ان لوگوں کے آپس میں جاہلیت کے زمانہ میں ایک کلمہ راجح تھا جس کو یہی لوگ سمجھتے تھے۔ یعنی جب کوئی کسی کو تلوار سے مارنا چاہتا تھا تو کہتا تھا بقری۔ جب یہ لوگ زید کے لشکر کے سامنے آئے تو لشکر کے لوگ ان کے پڑنے کو دوڑے۔ حسان نے ان لوگوں سے کہا ہم مسلمان ہیں اور لشکر سے جو پہلا شخص ان کی طرف آیا وہ سیاہ گھوڑے پر سوار تھا۔ ان لوگوں کو یہ شخص لشکر کے اللہ ہے چلا۔ انیف بن ملہ نے کہا بقری۔ حسان نے کہا۔ خبردار ایسی حرکت نہ کرنا۔ پھر جب یہ لوگ زید بن حارثہ کے پاس پہنچے حسان نے کہا ہم لوگ مسلمان ہیں۔ زید نے کہا اگر مسلمان ہو تو سورۃ فاتحہ پڑھو۔ حسان نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر سنائی۔

زید بن حارثہ نے اپنے لشکر میں اعلان کر دیا کہ یہ لوگ جو آئے ہیں مسلمان ہیں۔ کوئی ان کو تکلیف نہ پہنچائے اور ان کی جو جو چیزیں مسلمانوں کے پاس ہیں وہ ان کو ہی واپس دے دو۔

ابن اسحاق کہتے ہیں قیدیوں میں حسان بن ملہ کی بہن جوانی و برہن عدی کی دوبارہ چپقلش بیوی تھی وہ بھی موجود تھی۔ زید نے حسان سے کہا کہ تم اپنی بہن کو لے جاؤ۔ یہ سن کر اُمّ فرازہ صلحیہ نے حسان سے کہا کہ تم اپنی بہنوں کو تو لے جاتے ہو اور پاؤں کو چھوڑ دیتے ہو۔ بنی غلبہ میں سے ایک شخص نے اُمّ فرازہ کو جواب دیا کہ یہ لوگ بنی غلبہ ہیں۔ ان کی

جادو جانی ہمیشہ سے مشہور ہے۔ اب بھی اسی جادو بیانی سے انہوں نے اپنی بہن کو چھڑا لیا۔ ایک لشکر نے یہ بات زید بن حارثہ سے بیان کی۔ زید نے اُس عورت یعنی حسان کی بہن کو قید سے چھڑا کر حکم دیا کہ ہمیں اور عورتوں میں جو تمہارے گنبدہ کی ہیں بیٹھ جاؤ۔ یہاں تک کہ خدا تمہارے حق میں فیصلہ فرمائے۔ یہ لوگ زید کے لشکر سے واپس چلے آئے اور زید نے اپنے لشکر کو اُس جنگل کی طرف جدھر سے یہ لوگ آئے تھے اُترنے کی ممانعت کہ دی۔

رفاعہ بن زید کی بارگاہ رسالت میں حاضری | یہ لوگ شام کو اپنے گھر پہنچے اور سُنو
اپنی کہ راتوں رات سوار ہو کر رفاعہ بن زید کے پاس پہنچے۔ ان لوگوں کے نام یہ ہیں :-

ابو زید بن عمرو اور ابو شماس بن عمرو اور سوید بن زید اور ثعلبہ بن عمرو اور یحییٰ بن زید اور
برزخ بن عدی اور انیس بن ملہ اور حسان بن بلہ۔ جب رفاعہ کے پاس یہ لوگ پہنچے تو صبح کا
وقت تھا اور رفاعہ حرہ کی پشت پر ایک کھوئی کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے۔ حسان نے
جالتے ہی رفاعہ سے کہا کہ تم تو یہاں بیٹھے ہوئے بکریوں کا دودھ دو رہے ہو اور بنی جذام
کی عورتیں قید بھی ہو چکی ہیں۔ تم جو غلط لائے تھے اُن کو اُس نے دھوکہ میں رکھا۔ رفاعہ نے اُس
بات کے سننے ہی فوراً اپنا اونٹ منگوا لیا اور اُس پر سوار ہوئے۔ اور یہ لوگ بھی امیہ بن صفارہ
کو جو اُس مقتول نصیبی کا بھائی تھا جس کو زید کے لشکر نے قتل کیا تھا ساتھ لے کر رفاعہ کے
ساتھ روانہ ہوئے اور تین دن کے بعد مدینہ میں پہنچے۔

جب مدینہ کے اندر داخل ہوئے تو ایک شخص نے ان سے کہا کہ تم اپنے اونٹوں پر
نیچے اُتر آؤ ورنہ ان اونٹوں کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں گے۔ یہ لوگ اونٹوں سے اُتر کر مسجد
میں داخل ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ان لوگوں کو دیکھا تو ہاتھ کے اشارہ
سے فرمایا کہ آ جاؤ۔ پھر جب رفاعہ نے گفتگو شروع کی تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا
یا رسول اللہ ایہ لوگ سحر بیان ہیں اور دو تین مرتبہ اس شخص نے یہی کہا۔ تب رفاعہ بن زید نے کہا کہ
ہذا اُس شخص پر رحم کرے جو اُس وقت بھی ہمارے حق میں نہیں کہتا ہے مگر بھلائی کی بات۔
پھر رفاعہ نے وہ خط جو رسول اکرم نے ان کو دیا تھا آپ کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کیا
یا رسول اللہ یہ آپ کا قدیم عہد نامہ ہے جس میں اب نئی شکستگی واقع ہوئی۔ آنحضرتؐ نے
ایک لڑکے سے فرمایا کہ اسے لڑکے کے اس کو بلند آواز سے پڑھ۔ جب اُس نے پڑھا اور آنحضرتؐ

نے سنا تو رفاہ سے واقعہ حال دریافت کیا۔ رفاہ نے سارا قصہ زید بن حارثہ کا بیان کیا۔ رسول اکرمؐ نے تین بار فرمایا کہ جو لوگ قتل ہو گئے اُن کے بارے میں میں کیا کروں؟ رفاہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ خوب واقف ہیں کہ ہم نہ آپ پر کسی حلال چیز کو حرام کرنا چاہتے ہیں نہ حرام کو حلال کرنا چاہتے ہیں۔

ابو زید بن عمرو نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو لوگ ہمارے قتل ہوئے وہ میرے اس پسر کے نیچے ہیں۔ یعنی ہم اُن کے خون کا کچھ مطالبہ نہیں کرتے جو زندہ ہیں وہی ہمارے حوالہ کر دیئے جائیں۔

رسول اللہ کا فیصلہ | رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابو زید نے سچ کہا ہے علیؑ! تم ان کے ساتھ جا کر ان کے سب قیدی چھڑا دو اور ان کا مال بھی بلا دو۔ حضرت علیؑ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! زید بن حارثہ میرا کہا نہیں مانتے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تم یہ میری عوار لے جاؤ۔ پھر حضرت علیؑ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میرے پاس سواری بھی نہیں، تب آپؐ نے ان کو ثعلبہ بن عمرو کے اونٹ پر جس کا نام کحال تھا سوار کر کے روانہ کیا۔ جب یہ لوگ مدینہ سے باہر نکلے تو دیکھا کہ زید بن حارثہؓ کا ایلچی انہیں لوگوں کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ پر جس کا نام شمر تھا سوار ہو کر آ رہا ہے۔ ان لوگوں نے اُس ایلچی کو اونٹ پر سے اتار کر اونٹ اُس سے لے لیا۔ اُس نے کہا اے علیؑ یہ کیا بات ہے؟ حضرت علیؑ نے فرمایا ان کا مال ہے۔ انہوں نے پہچان کر لے لیا۔ پھر یہ لوگ زید بن حارثہؓ کے لشکر سے مقام بیضا الفلستین میں جا کر ملے اور سارا مال و اسباب حضرت علیؑ نے مع قیدیوں کے ان کو دلوادیا۔ چنانچہ اگر کسی نے کسی عورت کا کپڑا اپنے کباہ کے نیچے بھی باندھ لیا تھا تو اُس پٹے تک کو بھی کھلوا کر دے دیا۔



غزوات و سرایا (۲)

ابن اسحاق کہتے ہیں اب میں پھر غزوات کی تفصیل کی طرف لوٹتا ہوں۔

حضرت زید کے جہاد عراق کی تفصیل | یہ جہاد زید بن حارثہ نے عراق کے راستہ میں مقام طوی

القریٰ پر پہنچ کر فرما دیا۔ پہلے اس غزوہ میں زید بن حارثہ کو شکست ہوئی۔ یہ خود بھی زخمی ہوئے اور ان کے بہت سے ساتھی مارے گئے جن میں ایک ورد بن عمرو بن ملاش ہذلی بھی تھے۔ بنی بدر کے ایک شخص نے ان کو شہید کیا تھا اور خب زید بن حارثہ اس جنگ سے واپس ہوئے ہیں تو انہوں نے قسم کھائی تھی کہ جب تک بنی فزارہ سے بدلہ نہ لے لوں گا غسل نہ کروں گا۔

چنانچہ جب ان کے زخم اچھے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ان کو لشکر کے کمر بنی فزارہ کی طرف روانہ کیا اور وادی قریٰ میں زید نے بنی فزارہ کو خوب قتل و غارت کیا۔ تیس بن مسحر بصری نے مسجد بن حکم بن مالک بن حذیفہ بن بدر کو قتل کیا اور ام قرقہ فاطمہ بنت ربیعہ بن بدر قید ہوئی۔ یہ ایک بڑی عرصہ عورت مالک بن حذیفہ بن بدر کے پاس تھی اور اس کی ایک بیٹی تھی۔ زید بن حارثہ نے تیس بن مسحر کو ام قرقہ کے قتل کرنے کا حکم دیا اور تیس نے اس کو قتل کر دیا۔

پھر زید بن حارثہ ام قرقہ کی بیٹی کو لے کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ لڑکی سلمہ بن عمرو بن اکوع کی حفاظت میں تھی کیونکہ سلمہ ہی نے اس کو گرفتار کیا۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو سلمہ نے اس لڑکی یعنی ام قرقہ کی بیٹی کے لئے آپ سے درخواست کی جو آپ نے منظور فرمائی سلمہ نے اس کو اپنے ماموں حزن بن ابی ذہب کی نذر کر دیا۔ چنانچہ حزن سے اس کے ہاں عبدالرحمن بن حزن پیدا ہوا۔

راوی کہتا ہے کہ ام قرقہ اپنی قوم میں ایسی بلند مرتبہ سمجھی جاتی تھی کہ لوگ تمنا کرتے تھے کہ ہم کو ام قرقہ کی سی عزت نصیب ہو۔

عبداللہ بن رواحہ کا غزوہ ۲۳ | عبداللہ بن رواحہ نے خیبر پر دو مرتبہ حملہ کیا جس میں سے ایک حملہ وہ ہے جس میں یسیر بن زرام کو قتل کیا۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ یسیر بن زرام نے خیبر میں آنحضرت کی جنگ کے لئے لشکر جمع کرنا شروع کیا۔ آپ نے عبداللہ بن رواحہ کو چند لوگوں کے ساتھ اس کے پاس بھیجا۔ جن میں ایک عبداللہ بن انیس بھی تھے۔ جب یہ صحابہ یسیر بن زرام کے پاس آئے تو اس سے کہا کہ تو آپ کی مخالفت نہ کر ہمارے ساتھ چل کر مسلمان ہو جا۔ ہم آنحضرت سے تجھ کو کہیں کی حکومت دلا دیں گے اور تیری بڑی عزت ہوگی۔ اس نے منظور کر لیا۔ عبداللہ بن انیس نے اس کو اپنے اونٹ پر سوار کیا اور یہ چند یہودیوں کو اپنے ساتھ لے کر روانہ ہوا۔ راستہ میں اس کے دل میں بدی کا ارادہ پیدا ہوا اور صحابہ کے ساتھ آنے سے ہچھتا یا۔ عبداللہ بن انیس اس کے ارادہ کو سمجھ گئے مگر اس نے ایک تلوار عبداللہ بن انیس کے سر پر مار دی جس سے اُن کے سر میں خیفہ زخم آیا۔

پھر عبداللہ نے ایسی تلوار اس کے مادی کہ اس کا پیرکٹ کر انگ جا پڑا اور صحابہ نے اس کے ساتھی یہودیوں کو قتل کیا مرنے والے ایک یہودی جہاں کر بچ گیا۔ جب عبداللہ بن انیس آنحضرت کی خدمت میں آئے تو آپ نے ان کے زخم پر لعاب سہاگ لگا دیا جس کی برکت سے ان کا زخم بغیر پکنے اور تکلیف دینے کے اچھا ہو گیا۔

غزوہ ابن عتیک ۲۴ | اور ایک غزوہ عبداللہ بن عتیک نے ابو دافع بن ابی الحقیق کے قتل کے لئے خیبر پر کیا۔

غزوہ عبداللہ بن انیس ۲۵ | خالد بن سفیان مقام نخلة یا عرنہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ کے لئے لشکر جمع کر رہا تھا۔ آنحضرت نے عبداللہ بن انیس کو اس کی طرف روانہ فرمایا اور عبداللہ نے جاتے ہی اس کو قتل کیا۔

عبداللہ بن انیس کہتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلا کر فرمایا کہ میں نے سنا ہے ابن سفیان بن نبیح ہذلی میرے مقابلہ کے لئے لوگوں کو جمع کر رہا ہے اور وہ نخلة میں یا عرنہ میں ہے تم جا کر اس کو قتل کر دو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی کچھ علامات بیان فرمائیے تاکہ میں اس کو پہچان لوں۔ آپ نے فرمایا جب تم اس کو دیکھو گے تو اس کے بدن میں قشعریزہ پاؤ گے۔

عبداللہ بن ابیسیس کہتے ہیں میں اپنی تلوار لے کر چلا یہاں تک کہ جب خالد کے پاس پہنچا تو عصر کا وقت تھا اور وہ اپنی عورتوں کے لئے خیمہ درست کر رہا تھا اور جو علامت نقشہ کیرہ کی آپ نے فرمائی تھی وہ میں نے اس میں دیکھی۔ چنانچہ میں اس کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں ایسا نہ ہو کہ اس کے پاس مجھے دیر لگے اور میری عصر کی نماز فوت ہو جائے اس لئے میں اس کی طرف چلتا جاتا تھا اور سر کے اشارہ سے نماز پڑھتا جاتا تھا۔

جب میں اس کے قریب پہنچا تو اس نے کہا کون ہے؟ میں نے کہا میں ایک عرب ہوں۔ تمہارے پاس اس خبر کو سن کر آیا ہوں کہ تم ان شخص کے لئے لشکر جمع کر رہے ہو۔ خالد نے کہا ہاں میں اسی کو شش نہیں ہوں۔

عبداللہ کہتے ہیں میں تقریباً دو برس کے ساتھ چلا اور جب موقع ملا تو اسے حملہ کر کے قتل کر ڈالا۔ اور وہاں سے روانہ ہوا۔ اس کی عورتیں اس کے گرد بیٹھ کر روتی تھیں۔ میں جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت نے فرمایا کامیاب آئے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس کو قتل کر آیا تو آنحضرت نے فرمایا سچ کہتے ہو اور میرا آپ مجھ کو اپنے ساتھ اپنے گھر میں لائے اور ایک عصا مجھ کو عنایت کیا اور فرمایا اس کو اپنے پاس رکھنا میں اس کو لے کر باہر آیا۔ لوگوں نے مجھ سے پوچھا یہ عصا کیسا ہے؟ میں نے کہا رسول کریم نے عنایت کیا ہے اور فرمایا ہے اس کو اپنے پاس رکھنا۔ لوگوں نے کہا تم جا کر آپ سے پوچھو کہ حضور! یہ عصا کس کام کے لئے ہے۔ میں گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ عصا کس کام کا ہے؟ فرمایا یہ قیامت کے روز میرے اور تمہارے درمیان نشانی ہوگی۔

راوی کہتا ہے عبداللہ بن ابیسیس ہمیشہ اس عصا کو اپنی تلوار کے ساتھ رکھتے تھے اور جب انتقال کیا تو وہ عصا ان کے ساتھ دفن کیا گیا۔

مزید سہرا یا کا ذکر ابن اسحاق کہتے ہیں زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک شام کے شہر موتہ کی طرف روانہ فرمایا اور یہ تینوں وہاں شہید ہوئے۔

آور کعب بن عمیر غفاری کو ذات اطلاق کی طرف جو شام کا ایک شہر ہے روانہ کیا اور وہاں کعب اور ان کے سب ساتھی شہید ہوئے۔
اور عقیقہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر کو نجی غنبر کی طرف جو بنی تمیم کی شاخ تھے روانہ فرمایا۔

عینہ بن حصن کے جہاد کی تفصیل | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عینہ بن حصن کو لشکر
دے کر بنی عنبر کی مہم پر روانہ فرمایا۔ عینہ نے
جاتے ہی اس قوم کو خوب قتل کیا اور سارا مال و اسباب لوٹ لیا اور بہت سے آدمی گرفتار کر کے
آپ کی خدمت میں لائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو
اولاد اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا آج ہی عینہ بنی عنبر کے
قیدی لے کر آئے گا ان میں سے ایک قیدی ہم تم کو دے دیں گے تم اس کو آزاد کر دینا۔
جب عینہ ان قیدیوں کو لے کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے تو
بنی تمیم کے سردار لوگ بھی ان کے پیچھے ہی ان قیدیوں کو چھڑانے کے لئے آئے۔ بنی تمیم کے
سرداروں کے نام یہ ہیں :

ربیعہ بن رفیع اور سیرہ بن عمرو اور قعقاع بن معبد اور دروان بن محرز اور قیس بن عامر
اور مالک بن عمرو اور اقرب بن حابس ان سب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی۔ آپ نے
بعض قیدیوں کو آزاد کیا اور بعض کا فدیہ لیا۔

بنی عنبر میں سے اس جنگ میں یہ لوگ قتل ہوئے تھے : عبد اللہ بن وہب اور اس کے
دونوں بھائی اور شداد بن فراس اور حنظلہ بن وادم۔

اور قیدیوں میں عورتوں میں سے بعض کے نام یہ ہیں :-
اسماء بنت مالک اور کاس بنت ادی اور بنجہ بنت خند اور جمیعہ بنت قیس اور عمر بنت مطر۔

عدی بن جنبد بنی عنبر سے تھا اور عنبر بن عمرو بن تمیم ہے۔

غالب بن عبد اللہ کے غزوہ کی تفصیل | ابن اسحاق کہتے ہیں غالب بن عبد اللہ کلبی لشکر
لے کر بنی مزہ پر گئے اور اسماء بن زید اور ایک
انصاری نے مل کر مرواس بن نہیک کو بنی حرقہ میں سے بنی مرہ کا حلیف تھا قتل کیا۔ بنی حرقہ قبیلہ
جھنہ کی ایک شاخ ہے۔

اسماء کہتے ہیں جب میں نے اور ایک انصاری نے مرواس کو دیکھا تو ہم نے اپنی تلواریں
اُس پر بلند کیں۔ اُس نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ۔ لیکن اُس وقت ہم اپنا ہاتھ نہ روک سکے اور اُس
کو ہم نے قتل کر دیا۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور یہ واقعہ آپ سے

ہیان کیا تو آپؐ نے فرمایا اے اُسامہؓ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والے کو تم نے کیوں قتل کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اُس نے جان بچانے کی خاطر کہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا یہ تمہیں کیونکر معلوم ہوا۔ اُسامہؓ کہتے ہیں قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ معجوث کیا کہ آپؐ نے اس قدر اس بات کو کمزور فرمایا کہ میں نے چاہا کاش میں پہلے مسلمان نہ ہوتا آج ہی ہوتا اور اُس شخص کو قتل نہ کرتا۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ اب کبھی کسی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والے کو قتل نہ کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا میرے بعد بھی قتل نہ کرنا۔ میں نے عرض کیا آپؐ کے بعد بھی قتل نہ کروں گا۔

عمر بن حاص کو رسول کریمؐ نے بنی عذرہ کی طرف روانہ کیا تاکہ لوگوں کو ملک شام پر جہاد کرنے کے لئے جمع کریں اور اس کا سبب یہ تھا کہ حاص بن وائل کی ماں قبیلہ بلی سے تھی۔ اس سبب سے آنحضرتؐ نے عمرو بن حاص کو ان لوگوں کے ماثوث اور مطیع کرنے کے لئے روانہ کیا۔ جب عمرو بن حاص جہاد کے ایک چشمہ پر پہنچے جس کا نام سلسل تھا اور اسی سبب سے اس غزوہ کا نام ذات السلاسل ہوا ہے تو عمرو بن حاص کو دشمنوں سے خوف معلوم ہوا اور آپؐ سے امداد طلب کی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور مہاجرین اور اولین کو ان کی امداد کے لئے روانہ کیا۔ اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اختلاف نہ کرنا۔

جب ابو عبیدہ عمرو بن حاص کے پاس پہنچے تو عمرو بن حاص نے کہا میں تم سب کا سردار ہوں کیونکہ تم میری امداد کو لئے ہو۔ ابو عبیدہؓ نے کہا تم اپنی جگہ ہو اور میں اپنی جگہ ہوں۔ اور ابو عبیدہؓ ایک نرم دل اور پاک طینت شخص تھے۔ دنیاوی باتوں کا کچھ خیال نہ کرتے تھے۔ عمرو بن حاص سے کہنے لگے کہ اگر تم میرا کہنا نہ مانو گے تو میں تمہارا کہنا مانوں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ تم دونوں اختلاف نہ کرنا۔ چنانچہ عمرو بن حاص ہی نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

رافع بن ابی رافع طائی جن کو رافع بن عمیرہ کہتے ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں ایک نصرانی تھا اور میرا نام پہلے سرحس تھا۔ میں اس زمانہ کے حال سے سب سے زیادہ واقف تھا۔ جاہلیت کے زمانہ میں ہتر مرغ کے انڈوں میں

پانی بھر کر نہیں دیتا تھا اور لوگوں کے اونٹوں کو لوٹ کر میں اس ریگستان میں چلا آتا تھا۔ پھر کوئی مجھ کو یہاں تلاش نہ کر سکتا تھا اور ان انڈوں کو نکال کر ان میں سے پانی پیتا تھا۔ پھر جب میں مسلمان ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عربین عام کے ساتھ اس غزوہ میں مجھ کو بھی بھیجا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ کسی شخص کو دوست بنا کر اس کی صحبت میں رہنا چاہیے۔ چنانچہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کی صحبت میں رہنے لگا۔ ابو بکر کے پاس مذک کا ایک کبیل تھا جب ہم منزل پر اترتے تھے تو ابو بکر اس کو بچھا لیتے تھے اور جب سواہ ہو کر چلتے تھے تو اس کو اوڑھ لیتے تھے۔

کہتے ہیں اسی سبب سے نجد کے لوگ جب ابو بکرؓ کی خلافت میں مُرتد ہوئے تو انہوں نے کہا تھا کہ ہم کبیل والے کی بیعت نہیں کرتے۔

حضرت ابو بکرؓ کی نصیحت | رافع بن غیرہ کہتے ہیں جب واپسی میں مدینہ کے نزدیک پہنچے تو میں نے ابو بکرؓ سے کہا کہ میں نے آپ کی صحبت میں رہنا اس لئے اختیار کیا تھا کہ خدا مجھ کو آپ سے کچھ نفع پہنچائے۔ لہذا آپ مجھ کو کچھ نصیحت فرمائیے ابو بکرؓ نے کہا اگر تم مجھ سے اس بات کا سوال نہ بھی کرتے تب بھی میں تم کو نصیحت کرتا۔ میں تم کو یہ حکم کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا نہ کسی کو اس کا شریک کرنا اور نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا اور رمضان کے روزے لکھنا اور کعبہ کا حج کرنا اور جنابت سے غسل کرنا اور کبھی دو مسلمانوں کا بھی سردار نہ بننا۔ میں نے کہا اے ابو بکر! میں اُمید کرتا ہوں کہ کبھی میں خدا کے ساتھ شریک نہ کروں گا اور نماز کو بھی انشاء اللہ ترک نہ کروں گا اور اگر میرے پاس مال ہوگا تو زکوٰۃ بھی دوں گا اور رمضان کے روزے بھی انشاء اللہ کبھی قضا نہ کروں گا اور حج کرنے کی اگر طاقت مجھ میں ہوئی تو حضور حج کروں گا۔ اور جنابت سے غسل بھی کروں گا۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ سردار بننے سے تم نے مجھ کو کیوں منع کیا۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھی اور لوگوں کے نزدیک بھی امارت اور سرداری ہی سے عزت پاتے ہیں۔ ابو بکرؓ نے کہا اس کا سبب میں تم کو بتاتا ہوں۔ سنو! اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دین کے ساتھ مبعوث کیا۔ چنانچہ رسول اکرمؐ نے جہاد کیا اور لوگ طوعاً و کرہاً اس میں داخل ہوئے۔ پس وہ خدا کی پناہ اور اس کے عہد میں داخل ہو گئے۔ لہذا تم کو لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عہد کو شکستہ نہ کرے اور جب سردار ہوگا تو حضور کسی پر ظلم و زیادتی کرے گا اور یہ خدا کے

غصہ اور ناراضگی کا باعث ہو گا۔

رافع بن عمر کہتے ہیں پھر میں ابو بکرؓ سے جدا ہو گیا اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے تو میں اُن کے پاس آیا اور میں نے کہا اے ابو بکرؓ! تم نے تو مجھ کو دو مسلمانوں کا بھی سردار بننے سے منع کیا تھا۔ اب تم خود کیوں سردار بنے۔ ابو بکرؓ نے کہا ہاں! میں نے تم کو منع کیا تھا اور اب بھی منع کرتا ہوں اور میں نے مجبوراً اس خدمت کو اختیار کیا ہے جبکہ مجھ کو رسول کریمؐ کی امت کے متفرق ہونے کا اندیشہ تھا۔

عوف بن مالک کی روایت | عوف بن مالک اشجعی کہتے ہیں مجھ کو اس غزوہ میں نبی اکرمؐ نے عرب بن عاص کے ساتھ بھیجا تھا اور میں ابو بکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ تھا۔ میرا ایک قوم کے پاس سے گزرا ہوا جنہوں نے اُونٹوں کو ذبح کر دکھا تھا اور گوشت بنانا دجانتے تھے میں اس کام کو خوب جانتا تھا میں نے اُن لوگوں سے کہا کہ اگر تم لوگ مجھ کو اس گوشت میں سے حقہ دو تو میں بنا دوں۔

انہوں نے قبول کیا اور میں نے جھٹ پٹ گوشت بنا کر اُن کے حوالہ کیا۔ انہوں نے میرا حقہ مجھ کو دیا۔ اُس کو لے کر میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور پکا کر خود بھی کھایا اور اُن کو بھی کھلایا۔ جب کھا چکے تو ابو بکرؓ اور عمرؓ نے مجھ سے پوچھا کہ اے عوف! یہ گوشت تم کہاں سے لائے تھے؟ میں نے اُن سے سادہ واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے کہا تم نے یہ اچھا نہ کیا جو یہ گوشت ہم کو کھلایا اور پھر وہ اُٹھ کر تھے کہہ لگے۔

جب ہم اس سفر سے واپس ہوئے تو سب پہلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ آپ اُس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ جب فارغ ہوئے تو مجھ سے فرمایا کہ کیا عوف بن مالک ہیں؟ میں نے عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہاں میں ہوں۔ فرمایا کیا اُونٹوں والے؟ اور اس سے زیادہ کچھ فرمایا۔



غزوات و سرایا (۳)

ابن اسحاق کہتے ہیں یہ غزوہ فتح مکہ سے پہلے ہوا ہے۔

غزوہ ابی حدرود

عبداللہ بن ابی حدرود کہتے ہیں محمد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند مسلمانوں کے ساتھ جن میں ابو قتادہ حارث بن ربیع اور معلم بن جشمہ بن قیس بھی تھے بطن انم کی طرف روانہ کیا۔ جب ہم لوگ بطن انم میں پہنچے تو عامر بن ضبط افصحی اپنے چند اونٹ اور دو دوسرے بھری ہوئی مشک ساتھ لئے ہوئے ہم کو ملا۔ اُس نے ہم کو سلام کیا۔ ہم سب لوگ توڑک گئے مگر معلم بن جشمہ نے بسبب کسی عداوت کے جو ان کے آپس میں تھی اُس کو قتل کر دیا اور ساما سامان بھی اُس کا لے لیا۔ پھر جب ہم لوگ مدینہ میں آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم نے یہ واقعہ عرض کیا تو یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا كُنْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبِتَّيْئَرُوا وَدَلَّيْتُمْ لَوْ أَنَّ لِلنَّاسِ الْفَيْدُ
الَّذِي كُنْتُمْ تَبْتَغُونَ عَرْنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خُفَّ عَنَّا لَكُمُ

اقرع ابن حابس اور عینہ بن حصن
لاوی کہتا ہے میں نے جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ظہر کی نماز پڑھ چکے تو ایک درخت کے سایہ میں
دو فوج افرز ہوئے اور اقرع بن حابس اور عینہ بن حصن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں جھگڑتے ہوئے آئے۔ عینہ بن حصن عامر بن ضبط کا قصاص چاہتے تھے اور یہ قبیلہ غطفان
کے سردار تھے اور اقرع بن حابس معلم بن جشمہ کی طرف سے مدافعت کرتے تھے۔ کیونکہ یہ
ان کا قریبی تھا۔

لاوی کہتا ہے ہم سن رہے تھے کہ عینہ بن حصن نے عرض کیا یا رسول اللہ! جیسا اُس نے میری
عورتوں کو بے وارث کیا ہے میں بھی خدا کی قسم جب تک اُس کی عورتوں کو ایسا ہی نہ کر لوں گا اِس
کو نہ بھونڈوں گا۔ رسول اقدس یہ فرما رہے تھے کہ تم پچاس اونٹ غنہما کے اب لے لو اور پچاس ہم

مدینہ میں چل کر دیں گے۔ عینہ بن حصن اس سے انکار کرتے تھے۔

پھر ایک شخص بنی لیث میں سے جس کا نام بکیر تھا کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! اسلام کے اندر میں اس مقتول کی مثال ایسی پاتا ہوں جیسے بکریوں کے ریوڑ میں سے جو بکری آگے ہو اُس کو کوئی پتھر مارے تو پچھلی بکریوں کو بھی بھگا دے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بلند کر کے فرمایا بس تم کو خونبہا ہی ملے گا پچاس اونٹ اب لے لو اور پچاس مدینہ میں چل کر دیں گے۔ آخر عینہ وغیرہ نے خونبہا قبول کر لیا۔

راوی کہتا ہے اس کے بعد لوگوں نے کہا کہ تمہارا امداعلیہ کہاں ہے اُس
رسول اللہ کی بددعا کولاؤ۔ رسول اکرم سے اُس کے لئے دعائے مغفرت کرائیں۔ چنانچہ

ایک دراز قد گندم گون شخص ایک محلہ پہنچے ہوئے کھڑا ہوا۔ یہ محلہ اُس نے اپنے قتل کی تیاری کے لئے پہنا تھا۔ پھر یہ شخص رسول کریم کے سامنے جا کر بیٹھ گیا۔ آنحضرت نے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ اُس نے کہا معلم بن جثامہ۔

راوی کہتا ہے ہم سب لوگ اس اُسید میں تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے لئے دعائے مغفرت کریں گے۔ مگر آنحضرت نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا کی کہ اے خدا اس کی بخشش نہ فرما۔ تین بار یہی فرمایا۔ راوی کہتا ہے معلم رسول اکرم کی اس بددعا کو سن کر اپنی چادر سے اُنسو پونچھتا ہوا اٹھا۔

حسن بصری کہتے ہیں جب معلم حضور کے سامنے جا کر بیٹھا تو آپ نے فرمایا میں نے
بددعا کا اثر تو اُس کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے سبب سے امن دیا اور تو نے اس کو قتل کر دیا۔

پھر آپ نے اُس کے لئے بددعا فرمائی۔ چنانچہ سات روز کے بعد یہ مر گیا اور جب لوگوں نے اس کو دفن کیا تو زمین نے اس کو باہر نکال کر ڈال دیا۔

حسن کہتے ہیں قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں حسن کی جان ہے جتنی مرتبہ لوگوں نے اس کو دفن کیا اتنی ہی مرتبہ زمین نے باہر پھینک دیا۔ آخر مجھ کو لوگوں نے اس کو ایک گڑھے میں ڈال کر اوپر سے اس قدر پتھر اس پر ڈالے کہ اُس کو ڈھک دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زمین اس سے زیادہ گنہگار کو اپنے اندر لے لیتی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے ساتھ تم کو آپس میں خون کرنے کی عبرت دکھلائی ہے جس کو اُس نے تم پر حرام کیا ہے۔

عامر بن الاصبط کی دیت | ابن اسحاق کہتے ہیں جب اقرع بن حابس اور عینہ بن حصن میں لڑائی ہوئی تو اقرع بن حابس نے کہا اے قیس کے گروہ جب ایک مقتول کے ہارے میں آنحضرت فیصلہ فرماتے ہیں تم اس کو منظور کیوں نہیں کرتے ہو۔ کیا تم اس بات سے بے غور و خطر ہو کہ آپ نادان ہو کہ تم پر لعنت کریں اور آپ کے لعنت کرنے سے خدا بھی تم پر لعنت کرے اور رسول اللہ کا تم پر غضب ہو اور پھر اللہ تعالیٰ کا بھی غضب ہو۔ تم اس مقدمہ کو رسول اکرم کی دانت پر چھوڑ دو جس طرح آپ چاہیں فیصلہ فرمائیں ورنہ میں پچاس آدمی بنی تمیم کے ساتھ آؤں جو تم کو لکھا کہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ تمہارا آدمی یعنی عامر بن اصبط شرک کی حالت میں معلوم کے ہاتھ سے مارا گیا ہے۔ کہیں اس نے نماز نہیں پڑھی۔ پھر یہ تمہارا دعویٰ بالکل باطل ہو گا تب عینہ بن حصن نے خوبہا لینا قبول کیا۔

غزوہ ابی حدر اور رفاعہ بن قیس کا قتل | عبداللہ بن ابی حدر دکتے ہیں میں نے اپنی قوم غزوہ ابی حدر اور رفاعہ بن قیس کا قتل میں سے ایک عورت سے شادی کی اور دو بچے پیدا کئے۔ اس کے مہر کے مقررہ مجھ کو دینے لازم ہوئے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تاکہ آپ سے ادالہ میں کچھ امداد طلب کروں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ کس قدر مہر ہے؟ میں نے عرض کیا دو سو درہم ہیں۔ رسول کریم نے فرمایا واللہ میرے پاس نہیں ہیں ورنہ میں دیدیتا۔ کہتے ہیں پھر چند ہی روز گزرے تھے کہ ایک شخص رفاعہ بن قیس بنی حشم میں سے اپنی قوم کو لے کر مقام غابہ میں آکر آگرا۔ یہ شخص اپنی قوم میں بڑا عزت دار تھا اور بنی قیس کو رسول مقبول کی جنگ پر آمادہ کرنے آیا تھا۔ آنحضرت نے مجھ کو اور دو مسلمانوں کو میرے ساتھ بلا کر فرمایا کہ جاؤ اس شخص کی خبر لاؤ جو غابہ میں آکر ٹھہرا ہے اور ایک اونٹ سواری کے لئے آنحضرت نے ہم کو دیا اور فرمایا اس پر باری باری سے سوار ہونا۔ یہ اونٹ ایسا کمزور تھا کہ جب ہم میں سے ایک آدمی اس پر سوار ہوا تو اس سے اٹھانہ گیا۔ بمشکل لوگوں نے پیچھے سے سہارا دے کر اس کو اٹھایا۔

ہم تینوں آدمی اپنے تیر و کمان اور ہتھیاروں سے مسلح ہو کر روانہ ہوئے۔ جب ہم مقام غابہ میں پہنچے تو شام ہو گئی تھی اور شورج غروب ہو رہا تھا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم دونوں اس طرف چھپ جاؤ اور میں ادھر چھپ جانا ہوں۔ اور جب تم میری تکبیر کی آواز سکو تو فوراً تکبیر کہتے ہوئے حملہ کرنا پھر ہم وہیں چھپے ہوئے موقع دیکھ رہے تھے اور رات کی

سیاہی نے عالم پر پردہ ڈال دیا تھا کہ رفاعہ بن قیس نے اپنے لوگوں سے کہا کیا وجہ ہے کہ آج میل چرواہا اب تک ٹاونٹوں کو لے کر نہیں آیا معلوم ہوتا ہے کسی مصیبت میں گرفتار ہو گیا۔ میں اُس کی خبر لینے جاتا ہوں۔ لوگوں نے کہا آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں ہم جاتے ہیں۔ اُس نے کہا میں نہیں خود ہی جاؤں گا۔ لوگوں نے کہا ہم بھی ساتھ چلتے ہیں اس نے کہا تمہاری کچھ ضرورت نہیں ہے۔ تم یہیں رہو میں تنہا ہی جاؤں گا اور پھر یہ اکیلا چرواہے کو تلاش کرنے روانہ ہوا۔

عبد اللہ بن ابی سدرہ کہتے ہیں جب رفاعہ بن قیس میرے تیر کی زد میں آیا تو میں نے ایک ایسا تیر اُس کے مانا کہ اُس کے دل کے پار ہو گیا اور وہ گبرائیں نے اُس کو آواز کئے تک کی فرصت نہ دی۔ فوراً اُس کا سر کاٹ لیا اور پھر اُس کے لشکر کی طرف متوجہ ہو کر حملہ کیا اور بگیر کے ساتھ آواز بلند کی۔ میرے ساتھیوں نے بھی بگیر کہتے ہوئے حملہ کیا۔ چنانچہ خدا کی قسم وہ لشکر اپنی عورتوں اور جن چیزوں کو کھانے کا سکا لے کر بھاگ گیا اور ہم تیغوں آدمی بہت سے اونٹ اور بکریاں مال غنیمت کو لے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رفاعہ کا سر بھی میں نے آپ کے سامنے پیش کیا۔ آنحضرت نے اُس مال میں سے تیرہ اونٹ مجھ کو مہرہ ادا کرنے کے لئے دینے میں اُن کو لے کر اپنی بیوی کے پاس گیا۔

عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں۔ میں نے بعروہ کے ایک شخص کو سنا کہ وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے حمامہ کا شملہ نکشت پر لٹکا

رسول اللہ کے ارشادات کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا میں تم سے اس کے متعلق بیان کرتا ہوں۔ ہم دس آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور عبدالرحمنؓ بن عوف اور ابن مسعود اور معاذ بن جبل اور حذیفہ بن یمان اور ابوسفید خدری اور دستاویں میں تھا کہ انہار میں سے ایک جوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور سلام کر کے بیٹھ گیا۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ! مؤمنوں میں افضل کون شخص ہے؟ فرمایا اچھے اخلاق والا۔ اُس نے عرض کیا ہوشیار اور عقلمند کون ہے؟ فرمایا موت کو یاد رکھنے والا اور اُس کے لئے تیاری کرنے والا اُس کے آنے سے پہلے وہی ہوشیار ہے۔ وہ جوان خاموش ہو گیا۔ پھر رسول کریمؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے گروہ مہاجرین! پانچ باتیں ایسی ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ تم پر نازل ہوں۔

۱۔ جس قوم نے اعلانیہ بخش فعل کرنے شروع کئے اُن میں طاعون اور ایسے درد

اور بیماریاں پیدا ہوتی ہیں کہ جو ان کے باپ دادا میں کبھی نہ ہوئی ہوں گی۔ اور جو لوگ کم تولنا اور کم دنیا اختیار کرتے ہیں وہ قسط سالی اور سختیوں اور بادشاہ کے ظلم میں گرفتار ہوتے ہیں۔ اور جو لوگ نہ کفایت نہیں دیتے ان پر باران رحمت نازل نہیں ہوتا۔ اگر جانور نہ ہوں تو ایک قطرہ آسمان سے ان پر نہ برسے۔“

اور جو لوگ خدا و رسول کے عہد کو توڑتے ہیں خدا ان پر ان کے دشمنوں کو مستط کرتا ہے جو ان کی سب چیزوں پر قبضہ کر لیتا ہے۔ اور جو لوگ حکیم خدا کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کے آپس میں ایک کو دوسرے کا دشمن بنا کر ایک کو دوسرے سے خوف زدہ کرتا ہے۔“

غزوہ عبد الرحمن بن عوف | عبد الرحمن بن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کو لشکر کی تیاری کا حکم دے دیا چنانچہ عبد الرحمن بن عوف ایک سیاہ عمامہ باندھ کر رسول کریم کی خدمت میں آئے۔ آپ نے ان کے عمامہ کو کھول کر پھر عمامہ باندھا اور اس کا شملہ چار آنکھوں یا اسی کے قریب قریب پشت پر چھوڑا اور فرمایا اے عبد الرحمن اس طرح عمامہ باندھا کرو۔ یہ بہت اچھا ہے۔

پھر بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ نشان لے آؤ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر اپنے اوپر درود بھیجا اور عبد الرحمن سے فرمایا۔ اس نشان کو لو اور اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو اور کفار کو قتل کرو اور غنائت اور غمد نہ کرو نہ کسی کو مٹا کرو اور نہ بچوں اور عورتوں کو قتل کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا عہد اور اُس کے نبی کا طریقہ ہے۔ عبد الرحمن نے نشان کو لیا اور پھر دومتہ الجندل کی طرف روانہ ہوئے۔

غزوہ ابو عبیدہ بن جراح | آنحضرتؐ نے ایک چھوٹے لشکر پر ابو عبیدہؓ بن جراح کو مراء مقرر کر کے سیف البحر کی طرف روانہ فرمایا اور کچھ مجبور بھی گزارہ کے لئے عنایت کیں۔ چنانچہ جب وہ تھوڑی دہ گئیں تو ابو عبیدہؓ ان کو گن گن کر باٹا کرتے تھے یہاں تک کہ آخر میں ایک ایک مجبور ہر شخص کو تقسیم ہوئی اور وہ بھی ایک آدمی کو نہ پہنچا۔ پھر جب ہم لوگ بھوک سے بہت بے تاب ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے سمندر میں سے ایک مچھلی ہم کو عنایت کی اور ہم لوگوں نے بیس روز تک اُس کا گوشت خوب کھایا اور خوب

اُس کی چربی اپنے برتنوں میں بھر کر رکھ لی۔ پھر ہمارے امیر لشکر نے حکم دیا کہ اس مچھلی کی ایک پسلی راستہ پر رکھو۔ پھر ایک قوی ہیکل اونٹ پر ایک زبردست آدمی کو سوار کر کے اُس کے نیچے سے گزرنے کا حکم دیا۔ پس وہ پسلی اُس کے سر کو نہ لگی۔ پھر جب ہم آپ کی خدمت میں آئے تو اس مچھلی کے کھانے کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا وہ رزق اللہ تعالیٰ نے تم کو عنایت کیا تھا۔

جلیش عمرو بن اُمیہ | ابن اسحاق کہتے ہیں۔ مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے خلیف بن عدی اور ان کے ساتھیوں کے

شہید ہونے کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ ضمری اور جبار بن صخر انصاری کو مکہ کی طرف ابوسفیان بن حرب کے قتل کے لئے روانہ فرمایا۔ جب یہ دونوں مکہ میں پہنچے تو اپنے اونٹ کو انہوں نے ایک پہاڑ کی گھاٹی میں باندھ دیا اور خود رات کے وقت مکہ میں داخل ہوئے۔ جبار نے عمرو سے کہا کہ چلو کعبہ کا طواف کر کے دو رکعتیں تو پڑھیں۔ عمرو نے کہا لوگ شام کا کھانا کھا کر کعبہ میں آ بیٹھتے ہیں۔ اگر ہم گئے تو ہم کو پہچان لیں گے جبار نے کہا نہیں ایسا انشاء اللہ نہ ہوگا۔

پس ہم دونوں نے کعبہ کا طواف کیا اور نماز پڑھی۔ پھر ہم ابوسفیان کی تلاش میں پھر رہے تھے کہ مکہ کے ایک شخص نے ہم کو دیکھ کر پہچان لیا اور کہنے لگا عمرو بن اُمیہ ہے معلوم ہوتا ہے تم ضرور شہادت کے لئے آئے ہو۔

عمرو کہتے ہیں۔ میں نے اپنے ساتھ سے کہا اب چلو یہاں ٹھہرنا اچھا نہیں۔ پس ہم سہاگ کو ایک پہاڑ پر چڑھے اور لوگ ہم کو ڈھونڈنے آئے۔ چنانچہ جب ہم پہاڑ کے اوپر پہنچ گئے قریش ہماری تلاش میں ناامید ہو گئے اور ہم نے پہاڑ کے ایک غار میں رات گزاری اور صبح سے پھر اپنے پاس جمع کر لئے تھے۔

قریشی کا قتل | جب صبح ہوئی تو میں نے دیکھا کہ میرے قریب ہی ایک شخص اپنے گھوڑے کو لئے ہوئے چلا جا رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ ہم کو دیکھ لے گا تو ضرور قتل مچائے گا اور پھر ہم کو قریش پکڑ کے قتل کر دیں گے۔ اس سے یہی بہتر ہے کہ تم پہلے اس شخص کو قتل کرو۔

پس میں نے وہ خنجر جو ابوسفیان کے لئے تیار کیا تھا لے کر اس شخص کے سینہ میں مارا۔ اُس نے ایک پیچخ مادی جو تمام اہل مکہ نے سنی اور وہ دوڑ کر اُس کے پاس آئے۔ اس میں کچھ

دق باقی تھی۔ پوچھنے لگے تم کو کس نے قتل کیا؟ اس نے کہا عمرو بن أمیہ نے۔ پھر اسی وقت یہ مری گیا اور ہمارا نشان اس کو نہ بتلا سکا۔ قریش اس کو اٹھا کر لے گئے۔ جب شام ہوئی تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا اب چلو اور ہم مدینہ کی طرف واپس روانہ ہوئے۔ پس ہم اُن لوگوں کے پاس سے گزرے جو خبیب بن عدی کی لاش کی حفاظت کر رہے تھے اور اُن میں سے ایک شخص نے ہم کو جانتے دیکھ کر کہا کہ اس شخص کی چال عمرو بن أمیہ کی چال سے کسی قدر مشابہ ہے۔ اگر عمرو بن أمیہ مدینہ میں نہ ہوتا تو میں کہتا کہ یہی ہے۔ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے ایک لکڑی کھڑی کر رکھی تھی۔ میرا ساتھی جب اُس کے قریب پہنچا تو اُس کو اکھاڑ کر لے بھاگا اور میں بھی بھاگا۔ یہ لوگ بھی ہمارے پیچھے بھاگے۔ میرے ساتھی نے اُس کو ایک پہاڑی نالہ میں ڈال دیا۔ اور یہ لوگ اُس کے نکالنے سے عاجز ہوئے۔ پھر میں نے اپنے ساتھی سے کہا تم اوتھ پر سوار ہو کر چلے جاؤ۔ میں ان لوگوں کو تم تک پہنچنے نہ دوں گا۔

بنو بکر کے آدمی کا قتل | چنانچہ وہ تو مدینہ کو روانہ ہوئے اور میں مقام بنحان میں آکر اُتار کو پہاڑ کے ایک غار میں پناہ گزین ہوا۔ میرے بعد بنی دیل میں سے ایک بیک چشم شخص اُس غار میں آیا اور مجھ سے پوچھا کہ تم کس قبیلہ سے ہو؟ میں نے کہا بنی بکر سے۔ پھر میں نے اُس سے پوچھا کہ تم کس قبیلہ سے ہو؟ اُس نے کہا میں بھی بنی بکر سے ہوں۔ میں نے کہا مر جا۔ خوب ہوا جو آپ تشریف لائے۔ وہ شخص اُس غار میں لیٹ رہا اور پھر اپنی آنکھ اٹھا کر کہنے لگا۔

وَلَسْتُ بِمُسْلِمٍ مَا دُمْتُ حَيًّا وَآدِیْنِ بِدِیْنِ الْمُسْلِمِیْنَ

۱۰ جب تک میں زندہ ہوں کبھی مسلمان نہ ہوں گا اور نہ مسلمانوں کا دین اختیار کروں گا۔
 عمرو بن أمیہ کہتے ہیں میں نے اُس کا یہ شعر سن کر کہا کہ دیکھ اچھی میں تجھ کو ابھی طرح بتاتا ہوں۔ اور جب وہ موی گیا میں نے اپنی کمان کا سر اُس کی تندرست آنکھ میں گھسا کر ایسا نور کیا کہ ہڈی تک جا پہنچا اور میں وہاں سے بھاگ کر جب یثیع کے میدان میں پہنچا تو وہ شخص مجھ کو آتے ہوئے طے یہ دو لوگوں قریش میں سے تھے اور قریش نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبروں کے لئے مدینہ بھیجا تھا وہاں سے یہ خبریں لیکر آ رہے تھے۔ میں نے اُن سے کہا کہ تم دونوں میرے ہاتھ میں گرفتار ہو جاؤ۔ انہوں نے انکار کیا۔ میں نے اُن میں سے ایک شخص کو تیرے قتل کر کے دوسرے کو گرفتار کیا اور مدینہ میں لا کر آنحضرت کی خدمت میں پیش کیا۔

غزوات و سرایا (۴)

غزوہ زبید بن حارثہ حضرت فاطمہ بنت حسین بن علی رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبید بن حارثہ کو لشکر دے کر مدین کی طرف روانہ کیا اور اس لشکر میں حضرت علیؑ کے آزاد غلام ضمیرہ اور ان کے بھائی بھی تھے۔ اس لشکر نے جبکہ اہل امنیا کے بہت سے لوگوں کو گرفتار کیا اور بہت سا مال غنیمت ان کے ہاتھ آیا اور یہ مقام سمندر کے کنارہ پر ہے۔ پس لشکر کے لوگوں نے قیدیوں کو جدا جدا فروخت کرنا شروع کیا۔ یہ قیدی دوتے ہوئے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے حکم دیا کہ جدا جدا فروخت نہ کرو۔ یعنی ماں کو ایک کے ہاتھ اور بچہ کو دوسرے کے ہاتھ فروخت نہ کرو بلکہ ماں اور بچے کو ایک ہی شخص کے ہاتھ فروخت نہ کرو۔

غزوہ سالم بن عمیر ابو علفک بن عمرو بن عوف کی شاخ بنی عبید میں سے تھا اور اس کا اتفاق اُس وقت ظاہر ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرث بن سويد بن عامر کو قتل کرایا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار کہے۔ رسول مقبولؐ نے فرمایا ایسا کون شخص ہے جو اسکی گوثالی کرے۔ بنی عمرو بن عوف میں سے سالم بن عمیر اس مہم پر روانہ ہوئے اور ابو علفک کو قتل کر دیا۔

غزوہ عمیر بن عدی حصاء بنت مروان بنی خطمہ میں سے ایک شخص کی بیوی تھی جب اُس نے ابو علفک کے قتل ہونے کا حال سنا تو یہ منافق ہو گئی۔ اور اسلام اور مسلمانوں کی ہجو میں اشعار کہنے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کون شخص ہے جو مروان کی بیٹی کو تنبیہ کرے۔ عمیر بن عدی نے آنحضرتؐ کا یہ فرمان سن کر رات کو اس عورت کے گھر جا کر اس کو قتل کیا اور صبح کو آنحضرتؐ کے پاس آکر عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا کچھ گناہ تو مجھ پر نہیں ہوا۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ پھر عمیر اپنی قوم

بنی خطمہ کے پاس آئے اور بنی خطمہ کی تعداد اُن دنوں بہت تھی۔ خاص اُس عورت کے پانچ بیٹے جو ان سے تھے۔ عمیر نے کہا اے قوم! میں نے مروان کی بیٹی کو قتل کیا ہے تم سب اکٹھے ہو کر جو کچھ کر سکو وہ کر لو۔

داوی کہتا ہے بنی غطمہ میں اُسی دن سے اسلام ظاہر ہوا اور نہ بہت سے لوگ قوم کے خلاف سے پوشیدہ مسلمان تھے۔ جب انہوں نے اسلام کا یہ غلبہ دیکھا اعلانِ مسلمان ہوئے اور بہت سے اور لوگ بھی مسلمان ہوئے۔

بنی خطمہ میں سے پہلے جو شخص مسلمان ہوئے وہ عمیر بن عدی ہیں اور انہی کا لقب قاری بھی ہے۔ اور خزیمہ بن ثابت اور عبداللہ بن اوس اور بہت سے لوگ بھی اس دن مسلمان ہوئے۔

ثمامہ بن اثال کا اسلام | ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر جاد با تھلا راستہ میں ان کو بنی حنیفہ میں سے ایک شخص ملا۔ اس لشکر نے اس کو گرفتار کر لیا اور یہ نہ جانتے تھے کہ یہ کون شخص ہے۔ یہاں تک کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے۔ رسول مقبولؐ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ تم نے کس کو گرفتار کیا ہے؟ یہ ثمامہ بن اثال حنفی ہے اس کو اچھی طرح سے دیکھو اور جو کچھ کہنا تمہارے پاس ہوا کرے وہ اس کے پاس لایا کر دو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کے لئے دھکم دیا کہ اُس کا دودھ صبح اور شام دونوں وقت ثمامہ کو پلایا جائے۔

داوی کہتا ہے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ثمامہ سے بیٹے فرماتے اسے ثمامہ اسلام قبول کر لے۔ ثمامہ کہتا اے محمدؐ! اگر تم مجھ کو قتل کرو گے تو قتل کر ڈالو اور اگر فدیہ چاہتے ہو تو جو کہو میں منگوادوں۔ اسی طرح چند روز گزر گئے۔ آخر ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثمامہ کو چھوڑ دو اور چھوڑ دیا تو ثمامہ بیعت میں آئے اور وہاں خوب اچھی طرح سے غسل اور دھو کر کے آنحضرتؐ کی خدمت میں آئے اور رسول پاکؐ کی بیعت کر کے مسلمان ہوئے۔ شام کو جب حسب دستور ان کا کھانا آیا تو انہوں نے اس میں سے بہت حقوڑا سا کھایا اور ایسا ہی قلیل دودھ بھی پیا۔ مسلمانوں کو اس بات سے تعجب ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا تم کس بات سے تعجب کرتے ہو کہ ایک شخص نے صبح کو تو کافر کی انٹری میں کھانا کھایا اور شام کو مسلمان کی انٹری میں۔ کافرسات آنٹوں میں کھانا کھاتا ہے اور مسلمان ایک آنٹ

میں کمانا کھاتا ہے۔

ابن ہشام کہتے ہیں پھر ثمامہ عمرو کے ارادے سے مکہ میں گئے اور وہاں جا کر انہوں نے بقیع کوئی اور سی مسلمانوں میں سے پہلے شخص ہیں جس نے مکہ میں داخل ہو کر بقیع کسی ہے۔ قریش نے ان کو پکڑ لیا اور قتل کرنے لے چلے۔ ایک شخص نے کہا اس کو قتل نہ کرو کیونکہ تم لوگ پیامہ سے غلہ لانے کے محتاج ہو۔ تب قریش نے ان کو چھوڑ دیا۔

ثمامہ کا عمرہ | ارادہ کہتا ہے جب ثمامہ مسلمان ہوئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے عرض کیا کہ پہلے آپ کا چہرہ سب سے زیادہ مجھ کو مغوی تھا اور اب سب سے زیادہ محبوب ہے اور ایسے ہی آپ کا دین اور آپ کا شہر میرے نزدیک سب سے بڑے تھے اور اب سب سے اچھے ہیں۔ پھر اس کے بعد ثمامہ مکہ میں عمرہ کے لئے گئے۔ اہل مکہ نے کہا اے ثمامہ تو بے دین ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں بلکہ میں سب دینوں سے بہتر محمد کے دین میں داخل ہوا ہوں۔ اور اللہ اے قریش اب پیامہ سے تم کو ایک دانہ نہ پہنچے گا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم نہ دیں گے۔

چنانچہ جب ثمامہ پیامہ میں پہنچے تو اپنی قوم کو منع کر دیا کہ خبردار مکہ والوں کے ہاتھ ایک دانہ فروخت نہ کرنا۔ اہل مکہ جب بہت تنگ ہوئے تو انہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرضہ بھیجا کہ آپ تو صلہ رحم کا حکم فرماتے ہیں۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ باپوں کو تو آپ نے تلوار سے قتل کیا اور اب اولاد کو آپ بھوک کی شدت سے ہلاک کریں گے۔ آنحضرت نے ثمامہ کو لکھا کہ اہل مکہ کے ساتھ حسب دستور خرید و فروخت جاری رکھو۔

جلیش علقمہ بن مجززہ | جب وقاص بن مجززہ مدیجی ذی قرد کی جنگ میں شہید ہوئے تو علقمہ بن مجززہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھ کو لشکر دے کر مشرکین کے تعاقب میں روانہ کیا جائے تاکہ میں اُن سے بدلہ لوں۔

ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جس لشکر کے ساتھ علقمہ کو روانہ کیا تھا میں بھی اُس میں تھا۔ جب ہم اپنے انتہائی مقام پر پہنچے یا اُس کے راستے ہی میں کسی جگہ ٹھہرے علقمہ نے ایک جگہ آگ جلانے کا حکم دیا۔ اور علقمہ کی طبیعت میں ہنسی اور مزاح کا مادہ بہت تھا۔ جب آگ تیار ہو گئی تب قوم یعنی ساتھیوں سے کہا کہ کیا میں تمہارا سردار نہیں ہوں اور کیا میری اطاعت تم پر فرض نہیں ہے۔ سب نے کہا ہاں بے شک ہے۔ علقمہ نے کہا میں تو میں تم سے

اپنی اطاعت اور اپنے حق کی قسم دلا کر کہتا ہوں کہ اس آگ میں گر پڑو۔ لوگ گرنے کو تیار ہوئے۔ تب علقمہ نے کہا میں تم سے مذاق کر رہا تھا۔ جب یہ لوگ آپ کی خدمت میں گئے اور آنحضرت کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو فرمایا جو شخص تم کو گناہ کا حکم کرے اس کا حکم نہ مانا کرو۔ راوی کہتا ہے اس لشکر کشی میں ہجرت نہیں ہوئی۔

سریا کر زبن جابر **ابن ثعلبہ کے غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک غلام سیار نامی آیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے اُونٹوں کے چرانے کے لئے چراگاہ میں بھیج دیا اور وہیں اُونٹوں کے گلے میں یہ غلام رہا کرتا تھا۔ اس کے بعد قبیلہ بنی نضیر کے چند لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مدینہ کی آب و ہوا کے ناموافق آنے سے ان لوگوں کو استسقاء کا مرض ہو گیا۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم ہمارے اُونٹوں کے گلے میں چلے جاؤ اور اُونٹوں کا دودھ اور پیشاب پتو تو اچھے ہو جاؤ گے۔ یہ لوگ گلے میں آگئے اور دودھ وغیرہ پی کر تندرست ہو گئے۔ کچھ مرض باقی نہ رہا۔ تب ایک روز انہوں نے آنحضرت کے چرواہے سیار کو شہید کیا اور اس کی آنکھوں کو پھوڑ دیا اور سب اُونٹوں کو لے کر بھاگ گئے۔ اور اسلام سے مرتد ہوئے۔ آپ کو جس وقت یہ خبر ہوئی تو آپ نے کر زبن جابر کو ان کے گرفتار کرنے کے لئے روانہ کیا۔ چنانچہ کر زبن جابر اس وقت ان کو گرفتار کر لائے جب آپ ذی قرد کے غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ آپ نے ان لوگوں کے ہاتھ پاؤں کنوا کر حرو کے میدان میں ڈلوادیا اور ان کی آنکھیں پھوڑوا دیں۔**

غزوہ علی بن ابی طالب **حضرت علی بن ابی طالب کی مہم پر دومرتبہ تشریف لے گئے ہیں۔ ابن ہشام کہتے ہیں۔ حضرت علیؓ کے روانہ کرنے کے بعد رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو لشکر دے کر روانہ کیا اور فرمایا اگر تمہاری علیؓ سے ملاقات ہو تو علیؓ تمہارے سردار ہیں۔** **لشکر اُسامہ** **ابن اسماعیل کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسامہ بن زید بن حارثہ کو لشکر دے کر روانہ کیا اور حکم دیا کہ بقاء اور فرار روم فلسطین کے شہروں کو پامال کریں اور اس لشکر میں اُسامہ کے ساتھ زیادہ تر لوگ مہاجرین اولین تھے اور یہ آنحضرت کا آخری لشکر تھا جو آپ نے روانہ فرمایا۔**

رسول اللہ ﷺ کا وصال

مرض کی ابتداء آخر صفر یا شروع ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ علالت شروع ہوئی جس میں آپ نے جو ایہ رحمت پروردگار کی طرف رحلت فرمائی۔

اس علالت کا بیان مجھ کو اس طرح پہنچا ہے کہ ایک ذات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بقیع غرقہ کے قبرستان میں تشریف لے گئے اور وہاں کے اہل قبور کے لئے دعائے مغفرت کر کے پھر اپنے دولت خانہ پر واپس تشریف لائے اور اسی ذات کی صبح کو آپ کے درد شروع ہوا۔

بقیع میں دعائے مغفرت ابو موسیٰ یمنیہ کہتے ہیں ایک شب کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے ابو موسیٰ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ

میں اہل بقیع کے لئے دعائے مغفرت کروں۔ پس تم بھی میرے ساتھ چلو۔ میں آپ کے ساتھ ہو لیا۔ جب حضور قبرستان میں تشریف لائے تو فرمایا۔ السلام علیکم یا اہل المقابر! جس حالت میں تم ہو یہ تم کو مبارک ہے۔ یہ حالت اس حالت سے بہت بہتر ہے جس میں لوگ گرفتار ہیں۔ اندھیری ذات کی طرح سے فتنے اُن پر آنے والے ہیں۔ اُن کا آخر اقل کے پیچھے ہو گا اور آخر کا فتنہ اقل کے فتنہ سے بدرجہا بڑھ کر ہو گا۔

پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے ابو موسیٰ مجھ کو دنیا کے غزانوں کی اور جنت کی گنجیاں دی گئی ہیں۔ پس میں نے جنت اور پروردگار کی ملاقات کو اختیار کیا ہے۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ پہلے دنیا کے غزانوں اور دنیا میں رہنے کو اختیار کریں پھر اس کے بعد خدا سے ملنا اور جنت میں رہنا چاہیں۔ رسول اقدس نے فرمایا نہیں اے ابو موسیٰ میں نے تو اللہ تعالیٰ کی ملاقات ہی کو اختیار کیا ہے۔ پھر آنحضرت اہل بقیع کے لئے دعائے مغفرت کر کے اپنے مکان میں تشریف لائے اور صبح کو آپ کا وہ درد شروع ہوا جس میں آپ لے وصال فرمایا۔

حضرت عائشہؓ کے گھر میں علالت | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس وقت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بقیع سے واپس تشریف لائے ہیں تو میرے سر میں درد تھا اور میں کہہ رہی تھی وَاَرَا سَاہُ یعنی ہائے سر کے درد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! قسم ہے خدا کی بلکہ میں وَاَرَا سَاہُ ہوں۔ پھر فرمایا اے عائشہ! اگر تم مجھ سے پہلے مر جاؤ تو تمہارا کچھ حرج نہیں ہے۔ میں کھڑے ہو کر تم کو کفن دوں اور تم پر نماز پڑھوں اور تم کو دفن کر دوں۔ میں نے کہا قسم ہے خدا کی اگر ایسا ہو تو پھر آپ اپنی بیویوں میں سے کسی بیوی کو لا کر میرے گھر میں رکھیں گے۔ آنحضرت میری اس بات سے ہلے اور پھر آپ کے درد شروع ہوا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادی بادی سے اپنی بیویوں کے پاس ایک ایک رات رہتے تھے۔ جس روز آپ حضرت میمونہ کے مکان میں تھے درد کی بہت شدت ہوئی اور آپ نے اپنی سب الزواج کو جمع کر کے اُن سے بحالت بیماری میرے گھر میں رہنے کی اجازت لی۔ سب الزواج نے آپ کو اجازت دے دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے۔

ازواج مطہرات کے اسماء مبارکہ | ابن ہشام کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نو الزواج مطہرات تھیں۔

عائشہ بنت ابی بکرؓ۔ اور حفصہ بنت عمرؓ بن خطاب اور اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب۔ اور اُمّ سلمہ بنت ابی امیہ بن مغیرہ۔ اور شودہ بنت لامحہ بن قیس۔ اور زینب بنت جحش بن رباب۔ اور میمونہ بنت حارث بن حزن۔ اور جویریہ بنت حارث بن ابی صراہ۔ اور صفیہ بنت حی بن اخطب۔

حضرت خدیجہ الکبریٰؓ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جن عواتین سے رشتہ الزواج قائم ہوا اُن کی تعداد تیرہ تھی۔ پہلی شادی آپ کی اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ بنت خویلد سے ہوئی اور کل اولاد آپ کی انہی سے ہے سوا ایک آپ کے صاحبزادے ابراہیمؑ کے۔ حضرت خدیجہ کی شادی آنحضرت سے ان کے والد خویلد بن اسد نے کی تھی اور بیٹے آؤث کا ثمر بندا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح ہونے سے پہلے حضرت خدیجہ ابی ہالہ بن مالک کے پاس تھیں اور ابی ہالہ سے ان کے ہاں ہند بن ابی ہالہ اور زینب بنت ابی ہالہ

پیدا ہوئے۔

اور ابی ہالہ سے نکاح ہونے سے پہلے حضرت خدیجہ عقیق بن عابد بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم کے پاس تھیں اور عقیق سے اُن کے ہاں عبد اللہ اور جادیہ پیدا ہوئے اور جادیہ سے صفی بن ابی رفاعہ نے نکاح کیا تھا۔

حضرت عائشہ | پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں حضرت عائشہ بنت ابی بکر سے جبکہ وہ سات برس کی تھیں نکاح کیا اور مدینہ میں جبکہ اُن کی عمر نو سال کی تھی انصہ فرمائی۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا کسی کنواری عورت سے شادی نہیں کی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خود ان کی شادی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی تھی اور چار سو درہم کا مہر مقرر ہوا تھا۔

حضرت سوودہ | اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوثی سے نکاح کیا۔ یہ نکاح سلیط بن عمرو نے آپ سے کیا تھا۔ اور بعض کہتے ہیں ابو حاطب بن عمرو بن شمس بن عبدود بن نصر بن مالک نے سوودہ کا نکاح رسول اللہ سے کرایا تھا اور چار سو درہم کا مہر باندھا تھا۔ ابن ہشام کہتے ہیں ابن اسحاق نے پہلے اس کے خلاف بیان کیا ہے یعنی کہا ہے کہ سلیط اور ابو حاطب حبشہ کے ملک میں تھے۔ حضرت سوودہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے سکران بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود کے پاس تھیں۔

حضرت زینب بنت جحش | اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب بنت جحش بن رباب اسدیہ سے نکاح کیا اور آنحضرت سے ان کا نکاح ان کے بھائی ابو احمد بن جحش نے کیا تھا۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سو درہم کا مہر باندھا تھا۔ آنحضرت سے پہلے زینب ندید بن حارثہ معلوم کے متبنی کے پاس تھیں اور انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے :

فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْنَبُ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاهَا

حضرت ام سلمہ | اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ بنت ابی امیہ بن غیرہ مخزومیہ سے نکاح فرمایا۔ یہ نکاح ان کے بیٹے سلمہ بن ابی سلمہ نے آنحضرت سے کیا تھا۔ اور ام سلمہ کا نام ہندہ تھا اور ان کا مہر یہ بندھا تھا کہ ایک توٹک جس میں

کھجور کا دیشہ بھل گوا اور ایک پیالہ اور ایک مجبٹہ۔ اُمّ سلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ابوسلمہ بن عبدلاسد کے پاس تھیں اور ابوسلمہ کا نام عبد اللہ تھا۔ ابوسلمہ سے ان کے ہاں یہ اولاد پیدا ہوئی:

سلمہ اور عمرو اور زینب اور رقیہ

حضرت حفصہؓ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حفصہ بنت عمر سے نکاح فرمایا۔ یہ نکاح آنحضرتؐ سے ان کے والد حضرت عمرؓ نے کیا تھا اور حضرت حفصہؓ آنحضرتؐ سے پہلے خنیس بن ابی حذافہ سہمی کے پاس تھیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار سو درہم ان کا مہر باندھا تھا۔

حضرت اُمّ حبیبہؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ حبیبہؓ سے جن کا نام نہ ملتا نکاح فرمایا۔ یہ شادی رسول اکرمؐ سے ملک حبش میں خالد بن سعید بن عباس نے کرایا تھا اور نجاشی شاہ حبش نے آنحضرتؐ کی طرف سے چار سو دینار ان کے مہر کمان کو دیئے۔ اُمّ حبیبہؓ آپؐ سے پہلے عبید اللہ بن جحش اسدی کے پاس تھیں۔

حضرت جویریہؓ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہ بنت حارث بن ابی غرار خزاعیہ سے شادی فرمائی۔ یہ بنی مصلط کے قیدیوں میں گرفتار ہو کر آئی تھیں ان کا مفصل قصہ اوپر گزر چکا ہے۔

ابن ہشام کہتے ہیں ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بنی مصلط سے واپس ہوئے تو جویریہ بنت حارث کو آپؐ نے ایک انصاری کے سپرد کر دیا تھا بطور امانت کے تاکہ وہ ان کو بھگائے مدینہ میں پہنچا دیں۔ پھر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو جویریہ کے والد حارث بن ابی ضرار اپنی بیٹی کے چھڑانے کے لئے اونٹ فدیہ لے کر مدینہ کو روانہ ہوئے۔ راستہ میں اُن اونٹوں میں سے دو اونٹ ان کو بہت اچھے معلوم ہوئے۔ اور ان کو انہوں نے پہاڑ کی ایک گھاٹی میں عقیق کے پاس چھپا دیا باقی اونٹ لے کر آنحضرتؐ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ اونٹ میں اپنی بیٹی کے فدیہ کے لئے لایا ہوں ان کو آپؐ قبول کیجئے اور جویریہ مجھے دے دیجئے۔ رسول اقدسؐ نے فرمایا اور وہ دو اونٹ

کہاں ہیں جو تم نے عقیق کے پاس پہاڑ کی گھاٹی میں غائب کر دیئے ہیں۔ حرث بن ابی ضرار نے کہا واللہ! اس حال کی ہمارے سوا کسی کو خبر نہیں ہے۔ بیشک آپ خدا کے رسول ہیں ائشہ ان لا الہ الا اللہ وائشہ امک رسول اللہ صلی اللہ علیک۔

اور حرث کے دونوں بیٹوں اور ان کی قوم کے بہت سے آدمیوں نے اسلام قبول کیا۔ اور حرث نے وہ دونوں اونٹ منگا کر بھی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہ کو چھوڑ دیا۔ جویریہ بھی مسلمان ہو گئیں۔ پھر آنحضرت نے ان کے باپ حرث کو ان سے نکاح کا پیغام دیا۔ انہوں نے آپ سے نکاح کر دیا۔ آپ نے چار سو دہم ام کے مہر کے مقرر فرمائے۔ آنحضرت سے پہلے یہ اپنے چچا زاد عبداللہ کے پاس تھیں۔

ابن ہشام کہتے ہیں اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ثابت بن قیس سے خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ پھر بالعوض چار سو دہم مہر ان سے شادی کی۔

حضرت صفیہؓ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ بنت حنی بن اخطب سے نکاح فرمایا۔ یہ خیبر کے قیدیوں میں آئی تھیں اور رسول اکرمؐ نے ان کو اپنے لئے مخصوص کر لیا تھا اور ان کے نکاح میں ولیمہ کی دعوت بھی کی تھی جس میں صرف ستلو اور کھجوریں کھلائی گئی تھیں گوشت روٹی نہ تھی۔ اور آنحضرت سے پہلے صفیہ کنانہ بن ربیع بن ابی الحقیق کے پاس تھیں۔

حضرت میمونہؓ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ بنت حرث بن حزن بن بحیر بن ہرم بن رومیہ بن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ سے شادی فرمائی۔ میمونہ کی شادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عباسؓ نے کی تھی اور آپ کی طرف سے چار سو دہم کا مہر باندھا تھا۔

اور آنحضرت سے پہلے میمونہ ابی ہرم بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدوڈ بن نصر بن مالک کے پاس تھیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ میمونہ ہی نے اپنے آپ کو آنحضرت کی نذر کر دیا تھا۔ یعنی جب حضورؐ کے پیغام کی خبر ان کو پہنچی تو یہ اس وقت اونٹ پر سوار تھیں۔ پس انہوں نے پیغام سن کر کہا کہ یہ اونٹ اور اس پر جو کچھ ہے سب خدا و رسول کے لئے ہے۔ اور میمونہ کی شان ہی میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے :-

وَاِنَّا اَمْرًا ۙ وَهَبْتُ لِنَفْسِي لَانَّبِيْ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَكْرِحَهَا
فَاِلَيْهِ تِلْكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

۱۰ اور اگر کوئی عورت اپنی ذات نبی کو چہرہ کر دے اگر نبی اُس سے نکاح کرنا چاہیں تو یہاں سے نبی نما
تمہارے لئے جائز ہے کہ مؤمنوں کے لئے ۱۱

اور بعض کہتے ہیں یہ آیت زینب بنت جحش کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ اور بعض کہتے ہیں
غزوہ جنت جابر بن وہب جو بنی منقذ بن عمرو بن معیض بن عامر بن لوئی سے تھیں۔ انہوں نے
اپنے آپ کو رسول اکرمؐ کی نذر کیا تھا۔

اور بعض کہتے ہیں یہ عورت بنی سامہ بن لوئی سے تھیں۔ اور آنحضرتؐ نے ان کا معاملہ
ملتوی کر دیا تھا۔

اور رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب بنت
حضرت زینب بنت خزيمة | غزیرہ بن حرث بن عبداللہ بن عمرو بن عبدمنان بن ہلال
بن عامر بن صعصعہ سے شادی کی۔ یہ عورت مسکینوں اور غریبوں پر بہت مہربانی کرتی تھیں۔ اس
سبب سے ان کا نام ام المساکین تھا۔ ان کا نکاح آنحضرتؐ سے قبیلہ بن عمرو ہلالی نے کیا اور
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تودہ ہم مہر کے مقرر فرمائے اور آنحضرتؐ سے پہلے یہ عبیدہ بن
حرث بن مطلب بن عبدمنان کے پاس تھیں اور عبیدہ سے پہلے ہم بن عمرو بن حرث کے پاس
تھیں جو ان کا چچا زاد تھا۔

چنانچہ یہ آنحضرتؐ کی کل گیارہ ازواج مطہرات ہیں جن سے آپؐ نے نکاح فرمایا۔ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے پہلے ان میں سے دو نے انتقال فرمایا۔ ایک خدیجہ
بنت خویلد نے اور دوسرے زینب بنت خزيمة نے۔ اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
وصال ہوا ہے تو ان میں سے نو زندہ تھیں جن کا پہلے ہم ذکر کر چکے ہیں اور دو عورتیں ایسی
تھیں جن کے ساتھ رسول پاکؐ نے نکاح فرمایا۔ مگر غلوت سے پہلے ان کو حجاب کر دیا۔

ایک اسماء بنت نعمان کندیہ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کی تو ان کے
بدن پر سفید داغ دیکھے۔ اس سبب سے ان کو رخصت کر دیا اور ان لوگوں کے پاس بھیج دیا۔
اور دوسری عورت عمرہ بنت زیدہ کلابیہ تھیں۔ جب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو
آپؐ سے پناہ مانگی۔ پس رسول اکرمؐ نے ان کو ان کے لوگوں کے پاس بھیج دیا۔ اور بعض کہتے ہیں

کندہ نے پناہ مانگی تھی اور یہ اسماء بنت نعمان کی چھانڈاؤں میں تھی۔

اور بعض کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا تو اس نے کہا تھا کہ میں اس باعزت قوم سے ہوں جن کے پاس لوگ آتے ہیں اور ہم کسی کے پاس نہیں جاتے۔ آنحضرتؐ نے یہ جواب سن کر اس عورت کو اس کی قوم کے پاس بھیج دیا۔

قریشی ازواج مطہرات ۱۲
بن اسد بن عبد العزیٰ بن قحطی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی۔

اور عائشہ بنت ابی بکر بن ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی۔
اور حفصہ بنت عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن عبد اللہ بن قریظ بن ربیع بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی۔

اور ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قحطی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی۔

اور ام سلمہ بنت ابی امیہ بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم بن یقطر بن مرہ بن کعب بن لوی۔

اور سوڈہ بنت زمرہ بن قیس بن عبد شمس بن عبد ود بن نضر بن مالک بن نضر بن عامر بن لوی۔

دیگر ازواج مطہرات ۱۳
اور باقی دیگر قبائل عرب میں سے یہ سات ازواج تھیں :-

اور میمونہ بنت حارث بن حزن بن بحیر بن ہرم بن دؤنبہ بن عبد اللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن حکیم بن حصہ بن قیس بن عیلان۔

اور زینب بنت خزیمہ بن حارث بن عبد اللہ بن عمرو بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ۔

اور جویریہ بنت حارث بن ابی ہزار خزاعیہ ثم المصطلقیہ

اور اسماء بنت نعمان کندہ

اور عمرہ بنت یزید کلابیہ

اور غیر عرب سے یہ زوجہ تھیں :-

صفیہ بنت حنی بن اعطب بنی نضیر سے۔

علمات اور حضرت عائشہؓ کے گھر قیام | حضرت عائشہؓ ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ علمات کی حالت

میں دو آدمیوں کا کندھا پکڑے ہوئے جن میں ایک فضل بن عباس تھے اور سر پر چٹی باندھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے۔ عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں تم جانتے ہو وہ کون کون شخص تھے وہ علی بن ابی طالب تھے۔

مرض کی شدت پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درد میں بہت شدت ہوئی اور آپ نے فرمایا سات کنوؤں سے مشکیں بھر کر لاؤ۔ اور میرے اوپر ڈالو تاکہ میں غل کر کے لوگوں میں نیکل کر ان سے عہد لوں۔ چنانچہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بڑے طشت میں جو نصف کا تھا بٹھایا اور اوپر سے پانی ڈالنا شروع کیا۔ جب آپ غسل کر چکے تو فرمایا میں اب ٹھہر جاؤ۔

آنحضرت کے ارشادات ایوب بن بشیر کی دعایت میں اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر پر چٹی باندھے ہوئے منبر پر تشریف لائے اور یہی گفتگو آپ نے یہ کی کہ اصحاب اُحد پر رود پڑھا اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی اور بہت دیر تک درود پڑھتے رہے۔ پھر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو دنیا کے اور اس نعمت کے اختیار کرنے میں مختار کیا ہے جو اس کے پاس ہے پس اس بندہ نے اس نعمت کو اختیار کیا ہے جو خدا کے پاس ہے۔ ابوبکر اس بات کو سمجھ گئے کہ آنحضرت اپنے بارے میں فرما رہے ہیں۔ چنانچہ ابوبکر بہت شدت سے رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر اپنی جائیں اور اپنی اولاد قربان کرنے کو موجود ہیں۔ رسول پاکؐ نے فرمایا اے ابوبکر! تم اپنی جگہ بیٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا۔ مسجد میں جس قدر لوگوں کے گروں کے دروازے ہیں ان سب کو بند کر دو سو ابوبکرؓ کے دروازہ کے کیونکہ میں ان سے بہتر اپنے معاذیوں میں سے کسی کو نہیں جانتا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی روز یہ بھی فرمایا کہ اگر میں بندوں میں سے کسی کو غلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔ مگر ابوبکرؓ سے میری صحبت اور دین کی اخوت ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور ہم کو اپنے پاس اکٹھا کرے۔



رسول اللہ کا وصال (۲)

لشکرِ اُسامہ کے لئے حکم | ابن اسحاق کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسامہ کو لشکر کا سردار بنا کر شام کی طرف بھیجا تھا تو لوگ کہتے تھے کہ آپ نے ایک نو عمر لڑکے کو بڑے بڑے مہاجرین کا سردار بنایا ہے۔ اس روز نبی کریم منبر پر تشریف فرما ہوئے تو خدا کی حمد و ثناء بیان کر کے جس کے وہ لائق ہے۔ فرمایا اے لوگو! اُسامہ کے لشکر کو بڑھاؤ اور اُس میں جا کر ملو اور اگر تم اُس کے امیر ہونے پر اعتراض کرتے ہو تو اس سے پہلے تم نے اس کے باپ کے امیر ہونے پر بھی اعتراض کیا اور بے شک اُسامہ سرداری کے لائق ہے اور اس کا باپ بھی سرداری کے لائق تھا۔ پھر آپ منبر پر سے اُتر آئے۔

اور لوگ اُسامہ کے ساتھ جانے کی تیاری میں مشغول ہوئے اور آنحضرت کا رفق بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ جب اُسامہ مدینہ سے نکل کر مقام جوف میں ٹھہرے جو مدینہ سے ایک فرسخ ہے تو اپنے لشکر کا انہوں نے قیام کیا اور آنحضرت کی صحت کی خبر کے منتظر رہے۔

انصار سے حسن سلوک کی وصیت | روایت ہے کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابِ اُحد پر درود پڑھا تھا۔ اُسی روز مہاجرین سے فرمایا کہ انصار کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور انصار وہی لوگ ہیں جن میں آکر میں پناہ گزین ہوا ان کی تعداد زیادہ نہ ہوگی۔ ان میں سے جو نیک ہیں ان کے ساتھ نیکی کرو اور جو بد ہیں ان سے درگزر کرو۔ پھر آپ منبر سے اُتر کر اپنے مکان میں داخل ہوئے اور آپ پر درود کی اس قدر شدت ہوئی کہ آپ پر غشی طاری ہو گئی اور آپ کی سب ازواجِ اہل خانہ کی عورتیں جن میں اسماء بنت عمیس بھی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئیں اور حضرت عباسؓ بھی موجود تھے۔

چنانچہ حضرت عباسؓ اور سب حاضرین کی یہ رائے طے پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

کان میں دوا ڈالیں چنانچہ ڈال دی گئی۔ جب آنحضرتؐ کو ہوش آیا تو دریافت فرمایا کہ یہ میرے ساتھ کس نے کیا ہے؟ سب نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دوا آپؐ کے چچا عباسؓ نے ڈالی ہے۔ اور یہ دوا مہاجرین و انصار میں ملک حبش سے لائی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یہ حرکت تم نے کیوں کی؟ عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو خیال ہوا کہ آپؐ کو شاید ذات الجنب ہو۔ آنحضرتؐ نے فرمایا یہ ایسا مرض ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اس مرض سے تندرست نہ کرے گا۔ پھر آپؐ نے حکم دیا کہ اس وقت گھر میں جس قدر لوگ موجود ہیں سوا میرے چچا کے سب کانوں میں دوا ڈالی جائے۔ چنانچہ بیرونہ جو اُس روز روزہ دار تھیں اُن کے کان میں بھی دوا ڈالی گئی بسبب آپؐ کے حکم کے جو تنبیہ آپؐ نے اُن کے حق میں فرمایا تھا۔

اُسامہؓ کے لئے دُعا | اُسامہ بن زید کہتے ہیں جب رسول کریمؐ کو علالت کی شدت ہوئی تو میں لوگوں کے ساتھ مدینہ میں آیا اور آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ اُس وقت خاموش تھے اور اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتے اور شجرہ پر رکھ دیتے۔ میں سمجھ گیا کہ آپؐ میرے لئے دُعا فرما رہے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتی تھی کہ آپؐ فرمایا کرتے تھے اللہ تعالیٰ ہر نبی کو اُن کے انتقال سے پہلے دنیا میں رہنے یا جنت میں تشریف لے جانے کے بارے میں اختیار دیتا ہے۔ چنانچہ آخری کلمہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا وہ یہ تھا کہ آپؐ فرما رہے تھے: **بَلِّغِ الرَّسُولَ بَلِّغِ**۔ اَلْجَنَّةَ طَابَتْ لِي اَسْبَابُهَا۔ اُس بات کو سن کر کہا کہ بس اب آپؐ ہم کو اختیار نہ فرمائیں گے۔ اور میں سمجھ گئی کہ یہ آنحضرتؐ کو وہی اختیار دیا گیا ہے جس کے بارے میں آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ ہر نبی کو اُن کے انتقال سے پہلے اختیار دیا جاتا ہے۔

حضرت ابو بکرؓ کی امامت | حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صفت غالب ہوئی آپؐ نے حکم فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! ابو بکرؓ رقیق القلب اور کمزور آواز کے آدمی ہیں۔ جب قرآن شریف پڑھتے ہیں تو بہت دھرتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ابو بکرؓ ہی کو نماز پڑھانے کا حکم کرو۔ میں نے پھر وہی عرض کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تم عورتیں جو صفت کی عورتوں کی مثل ہو۔ ابو بکرؓ ہی کو نماز پڑھانے کا حکم دو۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس غرض سے عرض کی تھی کہ میں جانتی تھی کہ لوگ آپ کی جگہ دوسرے شخص کو دیکھ کر پسند نہ کریں گے اور اس کو بدگونی سمجھیں گے اور میں اچھا نہ سمجھتی تھی کہ یہ بدگونی ابو بکرؓ کے ساتھ ہو۔

عبداللہ بن زمرہ کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ علیل ہوئے تو میں اُس وقت چند مسلمانوں کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ بلالؓ نے آپ کو نماز کی اطلاع کی آپ نے فرمایا کسی شخص کو حکم کرو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے عبداللہ بن زمرہ کہتے ہیں میں رسول پاکؐ کے پاس سے باہر نکلا اور میں نے عمرؓ کو لوگوں میں موجود پایا۔ ابو بکرؓ اُس وقت موجود تھے۔ میں نے عمرؓ سے کہا اے عمرؓ تم لوگوں کو نماز پڑھا دو۔ عمرؓ کھڑے ہوئے۔ جس وقت عمرؓ نے تکبیر کہی تو عمرؓ کی بلند آواز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُن کر فرمایا ابو بکرؓ کہاں ہیں؟ اللہ تعالیٰ اور مسلمان اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ پھر ابو بکرؓ کو بلا یا گیا اور یہ نماز تو عمرؓ نے پڑھا دی۔ اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

عبداللہ بن زمرہ کہتے ہیں مجھ سے عمرؓ نے کہا تمہارا بڑا ہوتم نے جو مجھ سے نماز پڑھانے کو کہا۔ میں تو سمجھا کہ رسول اللہؐ نے میرے نماز پڑھانے کے بارے میں حکم دیا ہے۔ اگر میں ایسا نہ سمجھتا تو ہرگز نماز نہ پڑھاتا۔ میں نے کہا خدا کی قسم! مجھ کو آنحضرتؐ نے یہ حکم نہیں دیا تھا بلکہ جب میں نے ابو بکرؓ کو نہ دیکھا تو تم کو زیادہ حق داہ پایا اس لئے تم کو کہا۔

وصال کا دن انسؓ بن مالک کہتے ہیں جب دو شنبہ کا روزہ ہوا جس میں آنحضرتؐ کی وفات ہوئی تو جس وقت صبح کی نماز ہو رہی تھی آپؐ پر وہ اٹھوا کر حجرہ کے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور مسلمان نماز میں آپؐ کی تشریف آوری کو دیکھ کر خوشی کے مارے بے چین ہو گئے۔ آپؐ نے مسلمانوں کو نماز میں دیکھ کر تبسم فرمایا۔

انسؓ کہتے ہیں اس وقت سے زیادہ میں نے کبھی رسول کریمؐ کی صورت باہر نکلنے اور اچھی نہیں دیکھی تھی۔ پھر اس کے بعد آنحضرتؐ واپس حجرہ میں تشریف لے گئے اور لوگ سمجھ گئے کہ اب آپؐ کو مرض سے افادہ ہو گیا۔ چنانچہ ابو بکرؓ بھی خوشی خوشی اپنے گھر گئے۔

قاسم بن محمد کہتے ہیں عمرؓ کے تکبیر کہنے کے وقت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکرؓ کہاں ہیں اللہ اور مسلمان اس بات کا انکار کرتے ہیں (یعنی ابو بکرؓ کی موجودگی میں کسی شخص کے نماز پڑھانے کا) تو اگر عمرؓ اپنے انتقال کے وقت یہ نہ کہتے کہ اگر میں کسی کو اپنا نائب

بناؤں تو جو مجھ سے بہتر تھے انہوں نے مجھ کو خلیفہ بنایا تھا اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ بناؤں تو جو مجھ سے بہتر تھے انہوں نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، تو لوگوں کو اس میں شک نہیں تھا کہ رسول اللہ نے ابوبکرؓ کو خلیفہ بنا دیا اور عمرؓ حضرت ابوبکرؓ پر تہمت لگانے والے نہیں تھے۔ عمرؓ کے اس آخری کلام سے لوگوں نے جان لیا کہ رسول اللہ نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا۔

مسجد میں تشریف آوری | ابن اسحاق کہتے ہیں پیر کے روز صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باندھے ہوئے تشریف لائے۔ لوگوں نے آنحضرتؐ کی آہٹ سن کر صف میں جگہ چھوڑ دی۔ ابوبکرؓ لوگوں کی آہٹ سے سمجھ گئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی تشریف آوری ہے صف میں یہ حرکت ہوئی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ پیچھے کو ہٹے آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ ابوبکرؓ کی پشت پر رکھ کر اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کے پہلو میں بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ایسی بلند آواز سے فرمایا جو مسجد سے باہر تک جا رہی تھی کہ اے لوگو! آگ روشن ہو گئی ہے اور فتنے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح آگئے ہیں اور خدا کی قسم! میں نے تمہارے لئے وہی چیز حلال کی ہے جو قرآن نے حلال کی ہے اور وہی چیزیں نے تم پر حرام کی ہے جو قرآن نے حرام کی ہے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس گفتگو سے فارغ ہوئے تو ابوبکرؓ نے عرض کیا یا نبی اللہ! میں دیکھتا ہوں کہ آپؐ نے اللہ کے فضل اور رحمت کے ساتھ صبح کی ہے جیسا کہ ہم چاہتے ہیں اور آج کا دن بخت غار جہ کا دن ہے کیا میں اس کے پاس ہواؤں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولت خاد میں داخل ہو گئے اور حضرت ابوبکرؓ اپنے گھر چلے گئے۔

حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ | عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں اُسی روز حضرت علی بن ابی طالبؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے باہر آئے۔ لوگوں نے پوچھا اے ابوالحسن! رسول اللہ کا مزاج کیسا ہے؟ حضرت علیؓ نے کہا بھلا اللہ اچھا ہے۔ حضرت عباسؓ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر کہا اے علیؓ تو اللہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ میں موت کی علامت دیکھی ہے جیسی کہ میں بنی عبدالمطلب کے چہروں پر دیکھتا تھا۔ لہذا ہم تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر دیکھیں کہ اگر یہ امر یعنی امارت و خلافت کا معاملہ ہمارے

اندھ ہو گا تب تو ہم اس کو پہچان لیں گے۔ اور اگر ہم مارے سوا اور کسی میں ہو گا تب ہم رسول اللہ سے اپنے لئے وصیت کرالیں گے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا خدا کی قسم میں ہرگز ایسا نہ کروں گا۔ اگر آپؐ نے ہم کو اس امر سے باز رکھا تو پھر کبھی آپؐ کے بعد لوگ ہم کو نہ دیں گے۔ پھر اسی روز دوسرے دن کے وقت آپؐ کا وصال ہوا۔

رسول اللہ کا وصال حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اسی روز جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے واپس تشریف لائے تو میری گود میں لیٹ رہے اور ابو بکرؓ کے گھر والوں میں سے ایک شخص ہنبر سواک لئے ہوئے میرے پاس آیا۔ رسول اکرمؐ نے اس سواک کی طرف دیکھا میں سمجھ گئی کہ آپؐ اس کو لینا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپؐ چاہتے ہیں کہ میں یہ سواک آپؐ کو دیدوں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ پس میں نے وہ سواک لے کر چائی اور نرم کر کے آنحضرتؐ کو دی۔ آپؐ نے خوب سواک کی۔ پھر میں نے دیکھا کہ نبی کریمؐ کا بدن مجاہدی ہو گیا اور یکایک آپؐ نے اوپر نگاہ کر کے فرمایا۔ بَلِ الْآزِیْنِ اِنَّ عَلٰی مِنَ الْجَنَّةِ۔ میں نے کہا قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا کہ آپؐ کو اختیار دیا گیا اور آپؐ نے اختیار کر لیا۔ فرماتی ہیں پھر رسول اللہؐ کا وصال ہو گیا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میری گود میں وصال ہوا۔ اور میری کم عمری اور نادانگیت کی یہ بات بھی کہ میں آپؐ کا سر مبارک تکبہ پر رکھ کر عورتوں کے ساتھ اپنا منہ پھینے لگی۔

حضرت عمرؓ کی کیفیت حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا حضرت عمرؓ بن خطابؓ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے منافقوں میں سے چند لوگ یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کا انتقال ہو گیا حالانکہ خدا کی قسم آپؐ کا وصال میں ہوا ہے۔ بلکہ آپؐ خدا کے پاس تشریف لے گئے ہیں جیسے کہ حضرت موسیٰؑ اللہ کے پاس گئے تھے اور چالیس روز کے بعد تشریف لے آئے اور ان کے جانے کے بعد لوگوں نے یہ مشورہ کر دیا تھا کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئیں گے۔ جو یہ کہے گا کہ آپؐ کا انتقال ہو گیا ہے میں اُس کے ہاتھ پیر کاٹ ڈالوں گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں اسی وقت ابو بکرؓ آئے اور حضرت ابو بکرؓ کا صبر و استقامت گفتگو کی طرف کچھ متوجہ نہ ہوئے اور سیدھے مجھ کو

داخل ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایک عبری چادر اوڑھا رکھی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول پاکؐ کا چہرہ مبارک کھول کر بوسہ دیا اور فرمایا میرے ماں باپ آپؐ پر خدا ہوں جو موت اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے لئے لکھی تھی اُس کو آپؐ نے چمکھ لیا۔ اب کبھی اس کے بعد آپؐ کو موت دہنچے گی۔ پھر ابوبکرؓ نے آنحضرتؐ کا چہرہ ڈھک دیا اور باہر آئے۔ عمرؓ لوگوں سے وہی گفتگو کر رہے تھے۔ ابوبکرؓ نے کہا اے عمرؓ پیچھے ہٹو اور خاموش رہو۔ مگر عمرؓ خاموش نہ رہے۔ جب ابوبکرؓ نے دیکھا کہ عمرؓ خاموش نہیں ہوتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ لوگوں نے جب حضرت ابوبکرؓ کی گفتگو سنی تو سب ان کے پاس آ گئے اور حضرت عمرؓ کو چھوڑ دیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر کہا -

”لوگو! جو لوگ محمدؐ کی عبادت اور پرستش کرتے تھے تو سن لیں کہ محمدؐ تو انتقال فرما چکے ہیں اور جو لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہیں تو اللہ بیشک زندہ ہے اور کبھی مرنے والا نہیں ہے۔“

پھر حضرت ابوبکرؓ نے یہ آیت پڑھی ۱۔

وَمَا تَقْضِيْهِ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ مَا قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهٖ الرُّسُلُ ۚ اَفَاَنْتَ تَتَاَمَّۃٌ اَوْ قَتِيْلٌ
اَنْقَلَبْتُمْ عَلٰۤی اَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلٰۤی عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ شَيْئًا ۚ
وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِيْنَ ۝۱

”اور محمدؐ فقط رسول ہیں کیا یہ اگر مر جائیں گے یا قتل ہو جائیں گے تو تم لوگ واپس ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے اور جو انچی ایڑیوں کے بل پھر جائے گا تو ہرگز وہ اللہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور عنقریب اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو اچھا بدلہ دے گا۔“

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے جب یہ آیت پڑھی تو لوگ ایسے ہو گئے کہ گویا انہوں نے کبھی یہ آیت سنی ہی نہ تھی۔ اسی وقت لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ سے اس آیت کو یاد کیا۔ عمرؓ کہتے ہیں جس وقت میں نے ابوبکرؓ سے یہ آیت سنی مجھ کو ایسا معلوم ہوا کہ گویا میرے پیپر کٹ گئے اور میں کھڑا نہ رہ سکا اسی وقت زمین پر گر پڑا اور میں نے سمجھ لیا کہ آنحضرتؐ کا وصال ہو گیا۔



سقیفہ بنی ساعدہ

بات ہی مشورے اور اختلاف | ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال ہوتے ہی ان کے سب لوگ سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے اور حضرت علیؓ

بن ابی طالب اور زبیر بن عوام اور طلحہ بن عبید اللہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں جمع ہوئے اور باقی تمام مہاجرین اور انسید بن حنفیہ بنی عبدالشمل میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پاس جمع ہوئے۔ اسی وقت ایک شخص نے اگس بیان کیا کہ سب انصار سعد بن عبادہ کے پاس سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو گئے ہیں۔ اگر تم لوگوں کو اس بات کی کچھ ضرورت ہے کہ تم انصار کے پاس جاؤ ایسا نہ ہو کہ معاملہ بڑھ جائے۔ اور رسول اللہ کا جنازہ مبارک مجھ ہی میں تھا اور تمہیں و تکفین کا کچھ سلمان نہیں ہوا تھا۔ گھر کے لوگوں نے اندر سے دروازہ بند کر لیا تھا۔

حضرت ابن عباسؓ کی روایت | حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ میں نے ابوبکرؓ سے کہا کہ چلو ہم دیکھیں تو سہی کہ ہمارے بھائی انصار کیا کر رہے ہیں۔ عبداللہ بن عباسؓ

کہتے ہیں جب حضرت عمرؓ نے آغری چج کیا ہے تو میں بھی اُس میں شریک تھا اور عبدالرحمن بن عوف بھی۔ میں نے میرے پاس ٹھہرے ہوئے تھے میں اُن کو قرآن شریف پڑھاتا تھا۔ ایک روز عبدالرحمن بن عوف نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے آکر مجھ سے کہا کہ تم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس نے امیر المؤمنین کو اگر خبر دی ہے کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ اگر عمرؓ خطاب کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں شخص کی بیعت کر لوں گا۔ کیونکہ ابوبکرؓ کی بیعت یکا یک ہو گئی تھی سو وہ پوری ہو گئی۔ عمرؓ اس کو سن کر بہت غضبناک ہوئے اور فرمایا میں انشاء اللہ شام کے وقت لوگوں میں کھڑا ہو کر اُن لوگوں کو ڈراؤں گا جو لوگوں کی حکومت کو اُن سے غصب کرنا چاہتے ہیں۔

عبدالرحمن کہتے ہیں۔ میں نے کہا اے امیر المؤمنین ایسا نہ کیجئے کیونکہ یہ حج کا موسم ہے اور اس میں ہر قسم کے لوگ جمع ہیں۔ جو عقل و ہوش سے بے بہرہ ہیں اور وہی ہجوم کر کے آپؐ کے گرد جمع

ہو جائیں گے اور جوابی عقل ہیں وہ آپ کے قریب تک پہنچ بھی نہ سکیں گے پھر جو آپ فرمائیں گے وہ لوگ کچھ سے کچھ سمجھیں گے اور لوگوں سے کچھ بیان کریں گے۔ اس لئے مناسب ہے کہ آپ مدینہ میں پہنچ کر جو کچھ بیان کرنا ہے بیان کریں۔ کیونکہ مدینہ میں تمام منافق کما بجوم نہ ہو گا۔ ابلی عقل ہوں گے جھگھٹا پت بیان کریں گے اس کو وہ خوب سمجھیں گے اور دوسروں سے بھی صحیح بیان کریں گے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تم نے درست کہا۔ مدینہ میں جاتے ہی میں پہلے ہی بات کو بیان کروں گا۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں چنانچہ غزوہ بدر میں ہم لوگ مدینہ میں واپس آئے اور جمعہ کے روز میں وہ پھر ڈھلتے ہی مسجد نبویؐ میں آیا اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو میں نے منبر کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا۔ میں بھی ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ عتوبہ بن مسعودؓ نے حضرت عمرؓ کو آتے ہوئے دیکھا۔ میں نے سعید بن زید سے کہا آج عمرؓ ایسی بات کہیں گے جو خلیفہ ہونے سے آج تک نہیں کہی ہے سعید کو میری بات کا یقین نہیں آیا اور کہا کہ ایسی کیا بات ہے جو پہلے کبھی نہیں کہی اور آج کہیں گے۔ حضرت عمرؓ کا خطبہ | اتنے میں حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ منبر پر آکر بیٹھے اور مؤذن کے اذان سے شروع ہونے کے بعد کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔

میں آج ایسی بات کہوں گا جو میری تقدیر میں کبھی لکھی تھی اور میں نہیں جانتا کہ شاید یہ بات میری آخری ہو۔ لہذا جو اس کو سمجھے اور یاد رکھے وہ اس کو جہاں تک اس سے پہنچایا جائے پہنچائے اور جو اس کو یاد نہ رکھے تو اس کو یہ نہ چاہیے کہ مجھ پر جھوٹ بولے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی بنا کر بھیجا۔ اور ان پر اپنی کتاب نازل فرمائی اور اسی کتاب میں آیت الرحم ہی نازل کی جس کو ہم نے پڑھا اور جانا اور سمجھا اور رسول اللہؐ نے رحم کیا اور ہم نے بھی آپ کے بعد رحم کیا میں ڈرتا ہوں کہ جب لوگوں پر زماہ و زاد گذرے گا تو کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ ہم کتاب اللہ میں آیت الرحم نہیں پاتے۔ پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے فریضہ کو ترک کر کے گمراہ ہو جائیں گے حالانکہ رحم کتاب اللہ میں حق ہے۔ محسن زانی مرد ہو یا عورت ہو گواہوں کے ساتھ یا حمل ہو یا اقراء ہو اور ہم کتاب الہی میں یہ آیت بھی پڑھتے تھے :-

لَا تَرْهَبُوا الَّذِينَ كَفَرُوا فَإِنَّهُمْ أَبَاءُكُمْ قَاتِلْهُمْ كَمَا كَفَرُوا بَلَّغُوا أَن تَرْهَبُوا أَفْئِسَّ
أَبَاہُمْ كُفْرًا

”اپنے باپ دادا سے روگردانی نہ کرو (یعنی غیروں کو اپنا باپ دادا نہ بناؤ) کیونکہ یہ تمہارا کفر اور

نعمت کرنا ہے۔“ ۱۱ منہ

اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میری اس طرح مبالغہ آمیز تعریف نہ کرنا جس طرح عیسیٰ بن مریم کی لوگوں نے کی تھی۔ تم مجھ کو خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہنا۔
 پھر میں تم سے یہ بات کہتا ہوں کہ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ فلاں شخص نے کہا۔ خدا کی قسم! اگر عمرؓ مرتے تو میں فلاں شخص کی بیعت کر لوں گا۔ تو کوئی شخص اس دھوکہ میں نہ رہے کہ ابوبکرؓ کی بیعت یکایک ہوئی تھی اور وہ پوری ہو گئی۔ یہ بیعت اگرچہ اسی طرح ہوئی مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے شرک سے بچایا اور محفوظ رکھا اور تم میں ایسا شخص کون سا تھا جس کی طرف ابوبکرؓ سے زیادہ لوگوں کی گردنیں متوجہ ہوتی تھیں۔

چنانچہ جو شخص بغیر مسلمانوں کے مشورہ سے کسی کی بیعت کرے گا دونوں واجب القتل ہوں گے اور ابوبکرؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد ہم سب میں افضل و بہتر تھے۔ اور انصار نے ہماری مخالفت کی اور سب سرفراہ اور ان کے اشرف ستیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے اور علیؓ اور زبیرؓ اور جرآن کے ساتھی تھے ہم سے پیچھے رہ گئے اور تمام مہاجرین ابوبکرؓ کے پاس جمع ہوئے۔ میں نے ابوبکرؓ سے کہا۔ چلو ہم دیکھیں کہ ہمارے بھائی انصار کیا کر رہے ہیں؟ چنانچہ ہم اسی انادہ سے جا رہے تھے کہ دو نیک شخص ملے اور انہوں نے ہم سے انصار کے انادہ کا حال بیان کیا اور ہم سے پوچھا کہ تم کہاں جا رہے ہو؟ ہم نے کہا ہم بھی انصار ہی کے پاس جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا اگر تم انصار کے پاس نہ جاؤ اور اپنے کام کو ٹوڑ کر تو تم پر کچھ حرج نہیں ہے۔

انصار سے گفتگو | حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا واللہ! ہم ان کے پاس ضرور جاؤں گے۔ اور ہم لعانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ ہم ستیفہ بنی ساعدہ میں آئے اور بیچ میں ہم نے ایک شخص کو چادر اوڑھے ہوئے بیٹھے دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا یہ سعد بن عبادہ ہیں۔ میں نے کہا ان کو کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا دروہ ہے۔

عمرؓ کہتے ہیں جب ہم لوگ بیٹھے تو انصار کا خطیب کھڑا ہوا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر کہا ہم لوگ انصار اور اسلام کے لشکر ہیں اور اے مہاجرین تم بھی ہم ہی میں سے ایک گروہ ہو اور تمہاری قوم نے تم کو اپنی اصل سے کاٹنا چاہا۔
 عمرؓ کہتے ہیں۔ اس خطیب کا خلاصہ یہ ہوا کہ مہاجرین ہم کو بالکل جڑ سے اکھڑ کر پہلی خلافت

کو ہم سے غصہ کرنا چاہتے ہیں۔

پھر جب یہ شخص خاموش ہو گیا تو میں نے گفتگو کرنی چاہی اور مضمون میں نے اپنے نزدیک بہت عمدہ تیار کر رکھا تھا۔ اور میں چاہتا تھا کہ میں اُس کو ابوبکرؓ کے سامنے بیان کروں اور اسی لئے اُس کو دل ہی دل میں خوب دُھرا رہا تھا۔ جب میں نے پورے کا امدادہ کیا تو ابوبکرؓ نے مجھ سے کہا کہ اے عمرؓ! تم بیٹھے رہو۔ میں نے مناسب دُجانا کہ ابوبکرؓ کو نادمی کروں۔ اور ابوبکرؓ جو مجھ سے زیادہ جانتے والے تھے۔ انہوں نے بیان کرنا شروع کیا۔ پس واللہ جو جو باتیں میں نے سوچی تھیں وہ سب انہوں نے بیان کر دیں۔ بلکہ اُن سے بھی زیادہ اور افضل اور کہا اے انصار! یہ جو تم نے کہا کہ تم میں خیر و خوبیاں ہیں، بے شک یہ تم نے سچ کہا تم ایسے ہی ہو۔ مگر اس خلافت کے امر کو تمام عرب قریش ہی کے لئے موزوں جائیں گے۔ کیونکہ یہ نسب اور وطن میں سب سے افضل ہیں۔

بیعت اور خلافت | عمرؓ کہتے ہیں۔ پھر ابوبکرؓ نے میرا اور ابو عبیدہ بن جراح کا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا اور انصار سے کہا ان دونوں میں سے جس کو تم چاہو خلیفہ بناؤ میں راضی ہوں۔ عمرؓ کہتے ہیں ابوبکرؓ کی یہ بات مجھ کو ناگوار گزری۔ کیونکہ مجھ کو اپنی گردن کاٹنا جانا آسان معلوم ہوتا تھا اس بات سے کہ میں اُن لوگوں کا سردار بنوں۔ جن میں ابوبکرؓ موجود ہوں۔ پھر انصار میں سے ایک شخص نے کہا میں اس بات کا فیصلہ کرتا ہوں۔ اے قریش ایک امیر تم میں سے ہو اور ایک امیر ہم میں سے ہو۔

عمرؓ کہتے ہیں اس کے بعد گفتگو بڑھ گئی اور مجھ کو اختلاف بڑھ جانے کا اندیشہ ہوا۔ چنانچہ میں نے ابوبکرؓ سے کہا اے ابوبکرؓ! اپنا ہاتھ پھیلاؤ۔ انہوں نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا۔ میں نے اُن کی بیعت کی اور پھر مہاجرین اور انصار سب نے اُن کی بیعت کی۔ پھر ہم سعد بن عبادہ پر چڑھ گئے۔ ایک شخص نے کہا تم نے سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا۔ ہم نے کہا کہ سعد بن عبادہ کو اللہ نے قتل کیا۔

دو انصاری | عروہ بن زبیر کہتے ہیں وہ دونوں شخص جو حضرت عمرؓ اور ابوبکر رضی اللہ عنہم کو سقیہ بنی ساعدہ کے راستہ میں ملے تھے عویم بن ساعدہ اور عی بن عدی تھے۔ عویم بن ساعدہ کے بارے میں ہم کو یہ روایت پہنچی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی :-

فِيهِ رَجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَّخِذُوا مِنْكُمْ وَاوِلًا ۚ اللَّهُ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝

”اُس میں ایسے لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو پسند کرتے ہیں اور خدا پاکیزہ بننے والوں کو پسند کرتا ہے۔“
لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا عوام بنی ساعدہ ان میں سے اچھے آدمی ہیں۔

آنحضرتؐ میں حدی کے بدلے میں ہم کو یہ دعائیت پہنچی ہے کہ جب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہت دیر سے دعا کرتے تھے کہ کاش ہم آپؐ سے پیغمبر جاتے کیونکہ رسول پاکؐ کے بعد ہم کو خبروں میں پڑ جانے کا خوف ہے تو میں نے حدی سے کہا کہ اللہ! میں رسول کی مانند ہو کر پیغمبر سے پیغمبر بن جائیسا اس لئے کہ میں چاہتا ہوں کہ بعد میں بھی آپؐ کی اسی طرح تعظیم کی جاتی ہو جیسا کہ آپؐ کی حیات میں کرتا تھا۔ میں نے حدی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بمقام پیامبر سید کتب کی جگہ میں شہید ہوئے۔

اُس بڑے مالک کہتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حضرت ابوبکرؓ کا پہلا خطبہ | استغفرنی ساعدہ میں بیعت کی گئی اُس کے دوسرے بعد ابوبکرؓ منبر پر آکر بیٹھے اور حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے پہلے گفتگو شروع کی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد بیان کیا کہ :-

اسلام کو اُنہی نے نکل تم سے ایک ایسی بات کہی تھی کہ میں کونہ میں سے کتاب اللہ میں پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق مجھ سے کوئی حد لیا تھا مگر میں نے اُس کو اس وجہ سے کہا تھا کہ میں جانتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب ہمارے ہمارے (مغرب) کی تدبیر کر رہی ہے اور بے شک خدا تعالیٰ نے تمہارے دھمیلان اچھی کتاب باقی رکھی ہے جس کے ساتھ اُس نے مجھے رسول کو ہدایت فرمائی۔ اس لئے اگر تم لوگ اُس کو مضبوط پکڑو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو اُس سے ہدایت کرے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے ہر غلطی کو تم میں بہتر شخص رسول اللہ کے صحابی ثنائی ثنائین اور ہوائی الثنائین پر چسپا ہے پس تم کھڑے ہو کر ان کی بیعت کرو :-
چنانچہ سب لوگوں نے عام طور پر حضرت صدیقؓ کی بیعت کی۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے گفتگو فرمائی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا :-

میں نے تم پر دلی بنایا گیا ہوں حالانکہ میں تم میں بہتر نہیں ہوں۔ اللہ اعلم بالصواب

نیکی کروں تو تم میری مدد کرو اور اگر میں بُرائی کروں تو تم مجھے کو سیدھا اور قائم کرو۔
وہ راست گوئی امانت ہے اور محبوبت خیانت ہے اور جو شخص تم میں کمزور ہے وہ
میرے نزدیک قوی ہے میں انشاء اللہ تعالیٰ اُس کا حق اُس کو دلوں گا اور جو شخص
تم میں قوی اور زبردست ہے وہ میرے نزدیک ضعیف اور کمزور ہے میں انشاء اللہ
اُس سے لوگوں کا حق دلوں گا جو اُس نے جبراً لے لیا ہے۔

اسلامیگو! میں قوم سے خدا کی راہ میں جہاد کرنا ترک کیا اللہ تعالیٰ اُس قوم کو
قائل و خوار کرتا ہے اور میں قوم میں فحش افعال عام طور سے رواج پاتے ہیں اللہ
تعالیٰ ہر طرح کی باتیں نازل فرماتا ہے اسے لوگو! جب تک میں خدا و رسول کی اطاعت
کروں تم میری اطاعت کرو اور جب میں خدا اور رسول کی نافرمانی کروں تو میری تم پر کچھ
اطاعت نہیں ہے۔ اب اپنی نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تم پر رحمت کرے۔

حضرت عمرؓ کی روایت | ابن عباسؓ کہتے ہیں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں ایک دفعہ
میں اُن کے ساتھ جا رہا تھا اور وہ اپنے کسی کام کے لئے جا رہے
تھے اور اپنے دل ہی دل میں کچھ باتیں کر رہے تھے۔ میرے سوا اور کوئی اُن کے ساتھ نہ تھا۔
ایک قندہ ہاتھ میں تھا اور اپنے پیروں کی پچھلی طرف دڑہ کو مارتے تھے۔ پھر یکایک میری
طرف مڑ کر کہنے لگے اے ابن عباسؓ تم جانتے ہو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
پہنچتی تھیں نے وہ بات کیوں کہی تھی (یعنی آپؐ کا وصال نہیں ہوا ہے وغیرہ) میں نے کہا میں نہیں
جانتا اے ابن عباسؓ! آپ ہی واقف ہوں گے۔ حضرت عمرؓ فرمانے لگے اس کا باعث یہ تھا
کہ میں اس آیت کو پڑھا کرتا تھا :-

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا الرَّسُوْلَ فِی الْغُلُوْلِ فَاُولٰٓئِکَ مَتَّعُوْا سَعٰیہُمْ وَاُولٰٓئِکَ لَیْسَ لَہُمْ اَجْرٌ وَّہُمْ فِیْ شَکٍّ
تخلی اور انکس اور ان سے کھلبلیاں نہ کرو اور ان کو اپنے اس حال کا جواب شافی مل گیا ہوگا۔
جو حضرت علیؓ ازل خلافت کے پہلے ہی روز بیان فرما چکے ہیں مگر دیکھتا ہے کہ مسلمان اپنے اس
مرحز کو تحقیق کر کے اور پھر اُس کی حد سے بھی واقف نہ ہو کر علاج کی طرف بھی مائل ہوتے
ہیں یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی صحت کے قائم کرنے کی توفیق دے اور اپنا امداد اُن کے
شاہن حال فرمائے۔ (مترجم)

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لَكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ
الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۝

اور اسی طرح کیا ہے ہم نے تم کو امت درمیان تاکہ تم تمام لوگوں پر گواہ ہو اور رسول
تم پر گواہ ہوں۔

اور میں یہ سمجھتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت میں قیامت تک زندہ رہ کر ان کے
اعمال کے گواہ ہوں گے۔ چنانچہ اس سبب سے اُس روز وہ گفتگو کی تھی۔

رسول اللہ کی تجہیز و تکفین ابن اسحاق کہتے ہیں جب حضرت ابو بکرؓ کی لوگوں نے بیعت کر لی

موتوبہ ہوئے۔ چنانچہ حضرت علیؓ اور عباسؓ اور قثم بن عباسؓ اور فضل بن عباسؓ اور اسامہؓ

بن زید اور آنحضرتؐ کے آزاد غلام شمران۔ یہ سب لوگ آپؐ کے غسل دینے میں شریک تھے

اور اوس بن خولی نے جو رسول کریمؐ کے صحابی انصاری اور بدری تھے اگر حضرت علیؓ سے کہا

کہ اے علیؓ! میں تم کو اللہ اور اُس حق کا واسطہ دیتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے ہم کو ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا تم بھی آ جاؤ۔ چنانچہ وہ بھی غسل دینے میں شریک ہوئے۔

حضرت علیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھے اور عباسؓ اور فضلؓ

قثم حضرت علیؓ کے ساتھ کروٹ بدلوانے میں شریک تھے اور اسامہ بن زید اور شمران پانی

ڈالتے تھے اور حضرت علیؓ رسول کریمؐ کو سینہ سے لگائے ہوئے غسل دیتے تھے اور آنحضرتؐ

جو کمرہ پہنے ہوئے تھے اُس کے اوپر سے ہاتھ سے ملتے تھے۔ پانچا پاتھ آپؐ کے جسم کو دھو لگاتے

تھے اور فرماتے تھے میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں آپؐ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں کیسے

پاک پاکیزہ اور طیب و طاہر ہیں اور آپؐ کے جسم مطہر سے کوئی چیز ایسی ظاہر نہیں ہوئی جو اکثر مردوں

سے نہوا کرتی ہے۔

غسل حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو یہ

التشویش ہوئی کہ آپؐ کے کپڑے بدن پر سے اُتار دیں یا انتہی میں غسل دیں۔ آخر جب

ہمت اختلاف ہوا تو سب کے سب لوگوں کو آؤنگھ آگئی اور ایک دم سب کی گردنیں جھک کر

ٹھوڑیاں سینہ سے لگ گئیں اور سب پر اللہ تعالیٰ نے عینہ کو غالب کر دیا اور اُس نذیر میں مکالمہ

کے ایک گوشہ سے آواز آئی کہ رسول اللہ کو کپڑوں سمیت غسل دو۔ اور کوئی کہنے والا دکھائی نہ دیا اور

خود اس آواز کو سنتے ہی سب ہوشیار ہو گئے اور کپڑوں سمیت آنحضرت کو غسل دیا۔ پانی ڈال کر گرتے گرتے اوپر ہی سے آپ کے جسم کو نکلتے تھے۔

پھر غسل کے بعد تین کپڑے کفن کے طور پر آنحضرت کو پہنائے گئے جن میں سے دو کپڑے صحابی (یعنی مقام صحابہ کے بنے ہوئے) تھے۔ اور ایک چادر جہری تھی۔

لحد ابن اسحاق کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قبر کھدوانے کی تجویز ہوئی تو ابو عبیدہ بن جراح اہل مکہ کے طریقہ پر قبر کھودتے تھے اور ابو طلحہ زید بن سہل اہل مدینہ کے مطابق لحد بناتے تھے۔ چنانچہ حضرت عباسؓ نے دو آدمیوں کو بلا کر ایک کو ابو عبیدہ بن جراح کے پاس اور دوسرے کو ابی طلحہ کے پاس ان کے بلانے کے لئے بھیجا اور دعا کی کہ اے اللہ! اپنے رسول کے لئے جیسی قبر چاہے اختیار کر۔ چنانچہ جو شخص ابو طلحہ کے پاس گیا تھا وہ ابو طلحہ کو لے آیا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لحد تیار کی اور جب سہ شنبہ کے روز رسول اکرمؐ کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے تو مکان ہی میں آپ کا جنازہ ایک تخت پر رکھا گیا۔ اب لوگوں میں دفن کرنے کے بارے میں اختلاف ہوا۔ بعض نے کہا رسول اللہ کو مسجد میں دفن کرنا چاہیے۔ اور بعض نے کہا صحابہ کے پاس دفن کرو۔

نماز جنازہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے جس نبی کا بھی انتقال ہوا وہ اسی جگہ دفن کئے گئے جہاں ان کا انتقال ہوا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچھونا اٹھا کر اس کے پیچھے قبر کھودی گئی اور لوگ نماز پڑھنے کے لئے آنے شروع ہوئے۔ تھوڑے تھوڑے آتے تھے اور نماز پڑھنے کے بعد چلے جاتے تھے۔ مردوں کے بعد عورتوں نے نماز پڑھی اور عورتوں کے بعد بچوں نے نماز پڑھی۔ بعد کسی نے رسول اللہ کی نماز جنازہ کی امامت نہیں کی۔

پھر مدینہ کے نصف شب کے وقت آنحضرت کو دفن کیا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم کو چہار شنبہ کی شب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن ہونے کی اس وقت خبر ہوئی جب ہم نے مدینہ کی آدمی رات کے وقت لوگوں کی آمد و رفت کی آواز سنی۔

حضرت علیؓ اور قثم بن عباسؓ اور آنحضرت کے انا دغلام شقران آپ کی تدفین کرانے کے لئے قبر میں اترے۔ اس بن خوی نے حضرت علیؓ کو وہی قسم دی۔ حضرت علیؓ نے

فرمایا۔ تم بھی اتر آؤ۔ چنانچہ وہ بھی اتر کر شریک ہوئے اور شقران نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چادر جس کو آپ اڑھا اور بچھایا کرتے تھے۔ اُس کو بھی آپ کے ساتھ دفن کر دیا اور کہا یہ چادر آپ کے بعد کوئی نہ اڑھے گا۔

سب آخری شخص | مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کرنے کے وقت میں نے اپنی انگوٹھی قبر میں گمراہی اور لوگوں سے کہا کہ میری انگوٹھی گر پڑی ہے۔ حالانکہ میں نے اُس کو قطعاً اس لئے گمراہ کیا تھا کہ سب کے بعد میں آپ کے ہم مبارک کو ہاتھ لگاؤں اور میرے بعد کوئی نہ لگائے۔

عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یا حضرت عمرؓ یا حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں عمرہ کیا۔ اور حضرت علیؓ اپنی بہن اُمّ ہانی بنت ابی طالب کے پاس مکہ میں جا کر ٹھہرے اور جب عمروؓ سے خائف ہوئے تو ان سے کہا کہ اس عورت کے چہرے لو گائے اور انہوں نے عرض کیا۔ اے ابوالحسن! ہم آپ سے ایک بات دریافت کرنے آئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ اُس سے ہم کو باخبر کریں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ مغیرہ بن شعبہ نے تم سے بیان کیا ہے کہ وہ سب سے زیادہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری حالات جاننے والے ہیں اور سب سے آخر میں رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ لگایا ہے۔ اہل عراق نے کہا ہاں بے شک ہم یہی بات دریافت کرنے آئے تھے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا وہ صحیح نہیں کہتے سب سے آخر میں قثم بن عباس نے آنحضرتؐ کو ہاتھ لگایا ہے۔

رسول اللہ کے آخری الشادات مبارک | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیماری کی حالت میں ایک سیاہ چادر اڑھے ہوئے تھے۔ کبھی آپ اپنا چہرہ اُس چادر سے ڈھک لیتے تھے اور کبھی کھول دیتے تھے اور فرماتے تھے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو قتل کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنایا (یعنی قبروں کو سجدہ کیا)۔ آپ اس بات سے خائف تھے کہ آپ کی اُمت بھی کہیں ایسا ہی نہ کرنے لگے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں سب سے آخر جو عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا وہ یہ تھا کہ ملک عرب میں دو دین دھوڑے جائیں۔

استداد کا فتنہ اور سید باب

ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسلمان بہت بڑے صدر میں مبتلا ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی حرب کے لوگ مرتد ہونے لگے اور یہودیت اور نصرانیت کا زور ہونے لگا۔ فقہ و فتنوں سے ظاہر ہوا اور مسلمان ایسے ہو گئے جیسے بکر یلیں پاٹے کہ اندھیری رات میں پریشان پھرتی ہیں۔ اور ان سب باتوں کا باعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال پر طلال تھا۔ یہاں تک کہ فتنہ تھلنے لے سب لوگوں کو حضرت ابوبکرؓ پر جمع کیا۔

ابن ہشام کہتے ہیں رسول کریمؐ کی وفات کے بعد اکثر اہل مکہ نے مرتد ہونے اور اسلام سے پھر جانے کا قصد کیا۔ یہاں تک کہ عتبہ بن اسید جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مکہ کے مالک تھے ان لوگوں سے مخالفانہ رویہ ہو گیا۔ تب سہیل بن عمروؓ نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر آنحضرتؐ کی وفات کا ذکر کیا اور فرمایا آپؐ کی وفات سے اسلام کو کچھ کمزوری نہیں پہنچی ہے بلکہ اسلام اور یادہ قوی ہو گیا ہے۔ پس جو شخص اسلام میں شک کرے کہ ہم اس کی گردن مار دیں گے۔ اس بات کو سن کر لوگ اپنے استداد کے ارادہ سے باز رہے اور عتبہ بن اسید بھی ظاہر ہو گئے۔

سہیل بن عمروؓ کا یہی وہ مقام ہے جس کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن میں خطاب سے ارشاد فرمایا تھا کہ حضورؐ یہ ایسے مقام میں کھڑا ہو گا کہ تم اس کو برا نہ کہو گے (پس وہ مقام یہ تھا کہ سہیل نے کھڑے ہو کر اہل مکہ کو ارشاد سے روک دیا)

سیرت نبویہ ختم ہوئی

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَقَلِيلًا وَسَلَامٌ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ
الطَّاهِرِينَ قَضَيْتُ الْخِيَارَ الرَّاشِدِينَ



عصر حاضر کی جامع ترین عربی اردو لغت۔ کم و بیش ایک لاکھ قدیم اور جدید عربی الفاظ کا مفہیم ترین ذخیرہ جو اپنی گونا گوں خصوصیات کی بنا پر اب تک کی تمام عربی اردو لغات پر فائق ہے۔ جدید الفاظ، اصطلاحات، محاورات، ضرب الامثال، مترادفات اور زائدہ اسالیب کا ایک خزانہ جس سے کوئی درس گاہ، کتب خانہ، استاد یا طالب علم مستغنی نہیں ہو سکتا۔ پاکستان اور ہندوستان میں پہلی بار شائع ہونے والی حجم جو برس ہا برس کی محنت شاقہ کے بعد علمی استفادے کے لیے دستیاب ہے۔ ایک با کمال صاحب فن کی عرق ریزی کا ثمر۔

القاموس الوحد

جامع ترین مکمل عربی اردو لغت

تالیف

مولانا وحید الزمان قاسمی کیرانوی

استاذ حدیث و ادب عربی و معاون اہم دارالعلوم دیوبند

مراجعة و تصدیق

مولانا عہد الزمان قاسمی کیرانوی

الدارۃ السالکیۃ

لاہور — کراچی

المکتبۃ الرسالۃ

۹۹۔۔۔ بے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

لبر.....15014....

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ تَعَالَى

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تحفہ خواتین

خواتین اسلام سے سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں

تالیف

مولانا محمد عاشق الہی بلند شہری علیہ السلام

جس میں اسلامی عقائد و ممانہ و مہذہ، رکوع، حج کے فضائل، حکم مذکور ہیں و ذکر تلاوت اور دعا کے فضائل و دعا کے آداب اور مختلف مواقع کی دعائیں، حج و عمرہ کی احکام، طلاق، طہارت، عبادت اللہ کے مسائل تفصیل سے لکھے ہیں اور اولاد کی دینی تعلیم و تربیت کی اہمیت اسلامی مشاہد کی تفصیل اور اس کی ضرورت بتائی گئی ہے۔ اسلامی آداب اسلامی اخلاق کی تشریح کرتے ہوئے غیر اسلامی مشاہد پر بھرپور تبصرہ کیا گیا ہے۔ آخر میں توبہ کا طریقہ اور زندگی گزارنے کا دستور اہل کلمہ دیا گیا ہے۔ خواتین کی دنیاوی زندگی کے لیے بہت جامع کتاب ہے جو سینکڑوں حادثات، شہنشاہی کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔

احادیث اسلامیہ ۱۹۰-۱۹۱ء لاہور

انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد دنیا کے مقدس ترین انسانوں کی سطور شریفہ

سِائِصِحَابِ

تاریخ اسلام، آسماء الرجال اور ذخیرہ احادیث کی گرانقدر کتابوں سے اخذ
مشتق حوالہ جات پر مبنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیر مشورہ تصانیف و تصانیف
الانبیاء کرام علیہم السلام کے مختلف حالات زندگی پر اردو میں سب سے جامع کتاب



جلد اول ۱	
خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم	
جلد دوم ۲	جلد دوم ۱
سیر انصار کال دہخے	سیر ہاجرین کال دہخے
جلد پنجم ۵	جلد چہارم ۴
چار کبار صحابہ ۱۵۰ اصفار صحابہ	اُسوہ صوفیہ کال دہخے
جلد ششم ۶	جلد ہفتم ۷
سیر الصائبا اُسوہ صحابہ اہل کتاب	تابعین کرام ۸
جلد ہشتم ۸	جلد نہم ۹
تابعین (اول)	تابعین (دوم)

مکمل پندرہ حصے نو جلدوں میں متحدہ ساڑھے پانچ ہزار صفحات، عمدتہ کتب محبت
مکرم سید کاغذ مصحوظ ڈاکی و در جلد، قیمت کال سیٹ ۹ جلد - ۱۰/-

طلبہ، ادارہ اسلامیات ۱۹۰، انارکلی، لاہور

